وقت ذکر صالحین کے رحمات وبرکات کا نزول ہوتا ہے اور مصنفات حدیث شریف کے طبقات بھی بتا دئے جائین اور کچھہ اسمار رواۃ کا بھی ضبط ہوجائے بعض شراح حدیث شریف کا ذکر بھی آجائے تاکہ وقت مطالعۂ کتاب کے بصیرت تامہ ہو ہر کتاب ومصنف کی قدر معلوم ہوجائے اونکے شرف وفریت پر اطلاع ہو ہر ایک کی ولادت ووفات پر آگاہی ہوجائے راویون کے نام پڑہنے مین دقّت نہو خلط ملط سے امن ملے اسلئے یہ چند فصلین اور ایک خاتمہ واسطے بیان امور مذکورہ کے لکہا گیا اگرچہ پوری تمنای دلی بسبب عدم تیسر مواد کے قوت سے فعل مین نہین آئی لیکن پہر بہی ایک جملۂ صالحہ عجالۂ مجتمع ہوگیا اور جو کچہہ باقی رہگیا اوسکو تیسر اسباب پر محول کیا گیا اللہ سبحانہ کے نزدیک ہر عسیر یسیر اور ہر مشکل آسان ہے بالفعل یہ جو کچھہ ہوگیا اسکی بھی امید نہ تہی مگر اوسنے اپنے فضل وکرم سے اس کام کو انجام کیا چونکہ اس رسالے مین اکثر علمار شروح الصدور کا ذکر و ترجمہ ہے اسلئے اسکا نام **الروض الممطور فی تراجم علماء شرح الصدور** رکہا اور اسکے مضامین کو چند فصول اور ایک خاتمے پر مرتب کیا فصل اول مین اون علمار کا ترجمہ ہے جنکا ذکر دیباچہ لطی الفراسخ مین آیا ہے باقی فصول مین تراجم علمار شرح الصدور وغیرہم ہین خاتمے مین ذکر طبقات کتب حدیث وغیرہ اور ضبط بعض اسمار رواۃ کا عجالۂ نافعہ سے کیا گیا ہے **تنبیہ** زمانہ سلف مین طریقہ اخذ علم کا یون تہا کہ بالمشافہہ سنتے تہے لکہنے کا دستور نہ تہا کتب علوم صدور علمار تہے دور دور سے منازل طی کرکے علمار کی خدمت مین حاضر ہوتے اور اونسے علم اخذ کرکے اپنے اوطان کو مراجعت کرتے ایک مدت تک اسی پر وار مدار رہا پہر جب حافظون مین فتور آچلا قلت علمار کی ہونے لگی تو تدوین وکتابت علم شروع ہوئی کہتے ہین کہ پہلے پہل ابن جریج نے اسلام مین تصنیف کی اسکا ذکر اونکے ترجمہ مین آئیگا پہر جب سے بتواتر کتب تالیف ہوئین لاکہون تک نوبت پہونچی علمار نے شروح حدیث لکہین رُواۃ کی تحقیق کی اونکا ضبط کیا غرضکہ اول علم سینہ تہا پہر سفینہ ہوگیا اب اگر کچہہ شک وشبہہ واقع ہو تو کتب فن کی طرف رجوع کرکے رفع شک ہوسکتا ہے مگر تیسر اسباب ومواد شرط ہے دوسرے فہم صحیح وادراک نافذ وتوفیق رب وبنیت صالح واخلاص عمل درکار ہے کتاب ثمین وہی کتاب زیادہ تر قابل اعتبار وثلج صدر کے ہوتی ہے جسکو ناقدین فن نے دیکہا

بحالاتے تصحیح ومقابلہ بکرات ومرات کیا ہے ضبط مشکل وتبیین مبہم واصلاح غلط سے اوسکی آرائش و
پیرائش کی ہے اس قسم کی وہ کتب میسر ہوسکتی ہین جو کہ درس مین داخل ہین جیسے کتب صحاح ستہ خصوصًا
صحیحین وموطا کہ ان کی شروح میسر ہین ہر چیز انکی علی طرف التمام ہو رہی ہے انکے سوا اور کتب حدیث
کا میسر آنا پھر وہ بھی صحیح بظاہر نہایت دشوار ہے لیکن اگر وہ میسر ہون تو البتہ مجمع البحار وغیرہ سے اونکے معانی
کی تحقیق ہوسکتی ہے مگر اس دیار مین پورا اسباب اسماء رجال کا میسر نہین ہے اکثر تصحیف اسماء روات
واسماء بلاد وقری مین واقع ہوتی ہے اور کاتب ناواقف سے الفاظ غریب حدیث مین تحریف وتغلیط
ہوجاتی ہے پھر اگر یہ سب بھی درست ہوجائے تو پھر ادراک وفہم مین تفاوت ہوتا ہے استیلاء النقص
علی الکمال کا ہر وقت مشاہدہ ہوتا ہے غرضکہ سارے امور کا علی وجہ الکمال درست ہونا بظاہر نہایت
مشکل ہے اگر ان سب باتون کا علی سبیل الاجتماع لحاظ کیا جائے تو افادہ واستفادہ کا باب بالکل مسدود
ہوجائے کہان حتی الامکان اصلاح ودرستی مین کوئی دقیقہ فروگذاشت نہ کرے پھر بھی اگر ہوجائے تو
الاجر علی قدر النصب سے محروم نہوگا دارمدار ہر کام کا نیت پر ہے اور نیت پر سوای اللہ عزوجل کاشف السر
والخفیات کے اورکو اطلاع نہین ہے بالفعل اس کہانی کی ضرورت اسلئے ہوئی کہ جب شرح الصدور
کا اور نسخون سے مقابلہ کیا تو عجب تماشا نظر آیا محض بتائید الٰہی چار نسخے اطراف وآفاق سے مجتمع ہوگئے
یہ صرف اوسی کا فضل ہے تو وقت مقابلے کے معلوم ہوا کہ بعض نسخون مین ایک ایک دو دو حدیثین مفقود
ہین الفاظ واسماء کا کیا ذکر ہے بعض نام ایک نسخے مین اور طرح پر دوسرے مین اور طرز پر تیسرے مین برنگ دیگر چوتھے
مین کچھ اور ہی شکل غرضکہ اس قسم کے صدہا امور پیش آئے کہ اونکی شرح مین طول ہے جس امر کی صحت
مین کچھ شبہ نہ تھا اوسکو صحیح کردیا جسمین شبہہ ہوا اوسکو بطور نسخہ حاشیہ پر لکھدیا بہزار خرابی بعد محنت وبال کاہی
ایک نسخہ درست ہوا اب جو نسخہ خاکسار کے پاس ہے وہ میرے زعم مین متعدد نسخون سے بہتر معلوم
ہوتا ہے نظر بامور مذکورہ ناظرین باانصاف سے امید واری ہے کہ اگر سہو وخطا پر مطلع ہون تو اوسکی اصلاح
فرمائین مجھسے جو ممکن تھا اوسکی اصلاح کی اور اب جس سے ہوسکے وہ بلاتکلف اصلاح کرے کیونکہ
یہ تو ایک کار خیر ہے جو کوئی جسقدر سعی کریگا علی حسب العمل اجر پائیگا مین اپنے قصور وفتور وخطا وعمد کا

معترف ہون اللہ سبحانہ سے اسکی معافی چاہتا ہون کہ وہ میرے سارے معاصی و ذنوب صغیرہ وکبیرہ سے
درگزر فرمائے اور اپنے ذیل عفو مین ڈہانکے اور مجہے اور میرے آبا و اخلاف واحباب و سائر مومنین کو اِس کے
نفع دے اور حسن خاتمہ روزی کرے جوار صالحین مین جگہہ دے اور ناظرین با تمکین سے یہ عرض ہے کہ جب
اس کتاب کا ملاحظہ فرمائین تو اس خاکسار کے واسطے دعای حسن خاتمہ و مغفرت و عفو و صفح با خلاص
نیت کرین امید ہے کہ اونکی دعای برکت اثر سے اس تودۂ معاصی کو بخشدے اور معاصی ظاہرہ و باطنہ
سے تجاوز فرما کے خلد برین مین بسائے اور تجلی خاص کا جلوہ دکہائے ای میرے سید تجہپر سب آسان ہے
تو والاک الملک غفور و رحیم و رحمٰن و ستار ہے اللھم اغفرلنا و لوالدینا و لاشیاخنا و ازواجنا و
ذریاتنا و احبابنا و لمن احسن الینا و لسائر المؤمنین و المؤمنات ممن اطلع علی ھذا
الکتاب واحسن عواقبنا فی الامور کلھا واجرنا من خزی الدنیا وعذاب البرزخ وعذاب
الآخرۃ وعذاب النار وارحمنا وتب علینا وصل وسلم علی سیدنا ومولانا محمد النبی
الامی وعلی آلہ وصحبہ وبارک علیہم عدد ما علمت وزنۃ ما علمت وملء ما علمت
انک علی ما تشاء قدیر وبالاجابۃ جدیر آمین ثم آمین یا رب العالمین ویا مجیب السائلین
ویا ارحم الراحمین

فصل بیان مین تراجم اون علماء کی جنکا ذکر دیباچہ طبع الفرائد السنیہ مین آیا ہی

ترجمہ امام سیوطی رضی اللہ عنہ مولف ابیات تثبیت و شرح الصدور و غیرہ مصنفات کثیرہ نافعہ

جناب توفیق دام مجدہ نے اتحاف النبلاء مین خود اونکی کتاب حسن المحاضرہ سے نقل فرمایا ہے کہ نام اونکا
ابو الفضل جلال الدین عبد الرحمن بن کمال ابی بکر بن محمد بن سابق الدین بن فخر عثمان بن ناظر الدین محمد بن
سیف الدین خضر بن نجم الدین ابی الصلاح الیوب بن ناصر الدین محمد بن شیخ ہمام الدین ہمام خضیری اسیوطی ہے
کہا کہ میرے جد اعلی ہمام الدین اہل حقیقت و مشائخ طریق سے تہے اور اونکے بعد کے لوگ اہل وجاہت
و ریاست مین سے تہے بعض شہر کے حاکم بعض محتسب بعض تاجر بعض متمول مین نہین جانتا ہون کہ
اونمین سے کسے نے علم کی خدمت کی ہو مگر میرے والد اور یہ بات معلوم نہین کہ میرے نسب مین جو

خضیری آتا ہے اسکی نسبت کس طرف ہے ہان خضیریہ ایک محلہ ہے بغداد مین ثقہ کی زبان سے سُنا ہے کہ میرے
والد ذکر کرتے تھے کہ جد اعلیٰ اونکے عجمی تھے یا اہل مشرق سے ظاہر یہ ہے کہ یہ نسبت محلی کی طرف ہے ہاں لیکن پیدا
میری شب یکشنبہ رجب کی چاند رات ۸۴۹ھ ہجری کو ہوئی میرا النشو و نما یتیمی مین ہوا مین آٹھہ سال کا
تھا کہ قرآن شریف حفظ کر لیا بعد اسکے کتاب عمدہ اور منہاج فقہ و اصول اور الفیہ ابن مالک یاد کر لیا اور
شغل علم شروع کیا فقہ و نحو ایک جماعت شیوخ سے اور فرائض کو علامہ فرضی زمان شیخ شہاب الدین
شارمساحی سے کہ سو برس کی عمر سے بڑھ گئے تھے حاصل کیا ۸۶۶ھ مین تدریس علوم عربیہ کی مجھکو اجازت
ملی اسّی برس مین تالیف کرنا شروع کیا پہلی کتاب جو مینے لکھی وہ شرح استعاذہ و بسملہ ہے
شیخ الاسلام بلقینی جب اوسپر واقف ہوئے تو اوسکی تقریظ لکھی اونکے انتقال تک اونکی خدمت
مین رہکر فقہ سیکھی اونکے بعد اونکے صاحبزادے سے اول تدریب اور حاوی صغیر اور اول منہاج
وغیرہ پڑہا ۸۷۶ھ مین تدریس و افتا کی اجازت ملی اونکے انتقال کے بعد شرف الدین مناوی کی ملازمت
اختیار کی اور حدیث و عربیت مین علامہ تقی الدین شبلی حنفی سے استفادہ کیا اونہون نے جمع الجوامع
وغیرہ میری کتابون پر تقریظ لکھی اور بارہا اپنی زبان و بیان سے میرے تقدم کی گواہی دی اور ایک
حدیث مین تنہا میرے قول کی طرف رجوع کیا اسلیے کہ **حکایت** اونہون نے شفا پر حاشیہ لکھا اور اوسمین
حدیث ابو الحمرا کو باب اسرا مین لائے اور اوسکو ابن ماجہ کی طرف منسوب کیا مینے ابن ماجہ مین
جہان اوسکا مظنہ تھا دیکھا نہ پایا تو ناچار تمام کتاب پر عبور کیا تو بھی اوسکو نہ پایا اور معجم صحابہ ابن قانع
سے مینے اوس حدیث کو نکالا او شیخ کے پاس آ کے خبر کی بمجرد مجھسے سُننے کے کتاب اوٹھا کر لفظ ابن ماجہ
کو غلط کیا بجای اوسکے ابن قانع لکھدیا یہ بات میری نظر مین بہت بڑی معلوم ہوئی اور شیخ کی
عظمت منزلت جو اپنے دل مین رکھتا تھا اوس سے ہیبت ناک ہوا اور مینے عرض کیا آپ کیون نہین
صبر فرماتے شاید آپ مراجعت فرمائین کہا نہین مینے جو روا ابن ماجہ کہا اسمین برہان حلبی کی تقلید کی
تہی بعد اسکے مین اونسے تا انتقال اونکے جدا نہین ہوا اور شیخ علامہ اوستاذ الوجود محی الدین کافیجی
کی چودہ سال تک ملازمت کی اونسے تفسیر و اصول و عربیت و معانی وغیرہ کا استفادہ کیا اور اونہون نے

میرے واسطے اجازت عظیمہ لکہی کشاف و توضیح و تلخیص مفتاح و عضد کے چند درس مین سیف الدین حنفی
کی خدمت مین حاضر ہوا اور بحمد اللہ تعالی ابلاد شام و حجاز و یمن و ہند و مغرب و تکرور کی مسافرت کی اور جب
حج کو گیا تو واسطے چند کامون کے آب زمزم پیا منجملہ اونکے ایک یہ بات تہی کہ فقہ مین شیخ سراج الدین
بلقینی کے رتبے کو پہونچون اور حدیث مین رتبہ حافظ ابن حجر کو ۷۱ سنہ کے مستہل سے فتوی دینا شروع کیا
اور ۷۲ سنہ کے شروع سے املای حدیث کی مجلس عقد کی سات علم مین حق تعالی نے مجھے تبحر روزی کیا
تفسیر و حدیث و فقہ و نحو و معانی و بیان و بدیع بر طریقہ عرب و بلغا نہ بر طریقہ عجم و اہل فلسفہ اور جس بات
کا مین اعتقاد رکھتا ہون وہ یہ ہے کہ ان چہ علمون سے سوای فقہ کے اور اون نقول کے جنپر مین
واقف ہوا ہون وہانتک پہونچا ہون اور واقف ہوا ہون کہ میرے شیوخ سے کوئی وہانتک نہین پہونچا
اون سے جو کم درجے کے ہین اونکا کیا ذکر ہے فقہ مین یہ بات نہین کہہ سکتا کیونکہ میرے شیخ اوسمین
اوسع النظر و طویل الباع ہین اور اصول فقہ و جدل و تصریف مین میری معرفت ان سات علمون سے
کم ہے اور ان سے کم انشاء و ترسل و فرائض اور اس سے کم قراءت انکو مینے کسی شیخ سے حاصل نہین کیا ہے
اور اس سے کم طب رہا حساب سو وہ سب چیزون سے زیادہ مشکل اور میرے ذہن سے دور تر ہے اور
جسوقت مین کسی مسئلہ متعلق بحساب مین نظر کرتا ہون تو گویا کسی پہاڑ کے اوٹہانے کا قصد کرتا ہون
بحمدہ تعالی اسوقت میرے پاس آلات اجتہاد کے کامل ہو چکے ہین اور یہ بات بطریق تحدث
بنعمت خدای تعالی کہتا ہون نہ بطور فخر کے دنیا مین کون چیز ہے کہ اوسکا حاصل کرنا فخر مین طلب
کیا جائے حالانکہ زمانہ کوچ کا قریب پہونچا بڑہاپا ظاہر ہو گیا عمر اطیب و خوشتر جا چکی اگر مین چاہون
کہ ہر مسئلے مین ایک تصنیف مع اوسکے اقوال و ادلہ نقلیہ و قیاسیہ و مدارک و نقوض اور اوسکے جواب
اور موازنہ درمیان اختلاف مذاہب کے جو اوسمین ہے لکھون تو اسپر بفضل خدا قادر ہون نہ بحول و قوت
اپنے کے فلا حول ولا قوۃ الا باللہ ماشاء اللہ لا قوۃ الا باللہ مینے شروع طلب مین علم
منطق بہی کچہ پڑہا تہا پہر اللہ تعالی نے اوسکی کراہت میرے قلب مین ڈالدی اور مینے یہ بات
سنی کہ ابن الصلاح نے اوسکی تحریم کا فتوی دیا ہے تو مینے اس علم کو چہوڑ دیا اللہ تعالی نے اوسکے

غرض مجھکو علم حدیث عنایت فرمایا جو کہ اشرف علوم ہے میرے مشائخ روایت مین سماعاً و اجازۃً تا بہت سے
ہین اونکو مینے ایک معجم مین جمع کیا ہے اونکی گنتی قریب ڈیڑہ سو کے ہے سماع روایت مین مین نے
کثرت نہین کی اسلئے کہ اوس سے جو زیادہ تر اہم تہا اوسمین شغل کیا یعنی قرارت درایت میری مؤلفات
اس دم تک یعنی تا زمانۂ تالیف حسن المحاضرہ تین سو کتاب کو پہونچ گئی ہین اور میری مصنفات کے
نام یہ ہین انتہے بعد اسکے اپنی کتابون کا ذکر کیا ہے ہر علم مین یعنی تفسیر و حدیث و فقہ و اجزای مفردہ
و فن عربیت و فن اصول و بیان تصوف و فن تاریخ و ادب یہ سب کتب نام بنام حسن المحاضرہ فی اخبار
مصر و القاہرہ مین مذکور ہین جس کسی کو اونپر مطلع ہونیکا شوق ہو وہ اوسکی طرف رجوع فرمائے
کاتنعری نے اپنے طبقات مین سیوطی رحمہ اللہ کے ترجمہ مین لکہا ہے کہ سیوطی فرماتے تہے کہ مینے
تین سو شیخ سے علم لیا ہے اور اونکی ایسی عادت تہی کہ امرا و ملوک کے پاس تشریف نہین لیجاتے تہے
زہد کا طریقہ رکہتے تہے تالیف پر متوجہ تہے اونکی مصنفات چہوٹی بڑی چارسو سا ٹہہ کو پہونچی
ہین اور اقطار و اطراف زمین مین شرق سے غرب تک منتشر و مشتہر ہوئی اور مسلمانون نے اوس سے
نفع پایا کتابت و قرارت منطق کو حرام و مکروہ جانتے تہے علمار عصر نے اونسے پچاس سوال کئے
ہر سوال کے جواب مین ایک رسالہ لکہا لوگ بسبب دعوی کرنے اجتہاد کے اونکے دشمن ہو گئے
اونکی ایذا دہی اور نکالنے مین کوشش کی علمار عصر کے ہاتہہ سے اونپر ہول و خوف بہت کچہہ
ہوا کیونکہ اونکے نزدیک مدعی اجتہاد کا بعد ائمۂ اربعہ رضی اللہ عنہم کے مستحق تادیب کا ہے گویا محال
کا دعوی کرتا ہے ولیکن انبیار و اولیار کو اس سے بہی زیادہ تر محنت و تکلیف پہونچی ہے اونہون نے
علمار سے مناظرہ کیا بیان کیا کہ مجتہد دو طرحکا ہے ایک تو مجتہد مطلق اور یہ اجتہاد ائمۂ اربعہ پر ختم
ہو گیا دوسرا مجتہد منتسب یعنی اپنے فتوون مین منتسب الیہ کی رای کا متبع ہے اور یہ نوع روز قیامت
تک منقطع نہین ہے وہ مدعی اسی قسم اجتہاد کے تہے اونہون نے یہ نہین کہا کہ مین مجتہد مطلق ہون
اور اسی لئے مذہب امام شافعی رضی اللہ عنہ کے ساتہہ فتوی دیتے تہے اور ساتہہ مذہب اصحاب
امام شافعی کے اور کہتے تہے کہ سائل مذہب پوچہتا ہے نہ میرے اجتہاد سے اور جس مسئلے کا کہ مین

جواب دیتا ہون اپنا کھڑا رہنا روز حساب کو اور اوس جواب کا پیش کرنا اپنے اوپر یاد کرتا ہون اپنے زمانے کے علماء پر سات سوال وارد کئے تہے کوئی بہی جواب نہ لکہہ سکا کاشغری اِن سب سوالون کو لاکر کہتے ہین کہ حقیقت اِن تمام سوالون کی ایک سوال ہے کہ واضع باتا ثا الخ کا کون ہے وفات امام سیوطی رضی اللہ عنہ کی ۹۱۱ سنہ ہجری مین ہوئی اٹھارہ دن دو مہینے اکسٹھہ ۶۱ سال کی عمر پائی یہ تو اتحاف النبلاء سے لکھا گیا اب وہ سنو جو امام ربانی قاضی محمد بن علی شوکانی رحمہ اللہ نے بدر طالع مین اونکا حال لکھا ہے جناب توفیق دام مجدہ تاج مکلل مین بدر طالع سے نقل فرماتے ہین کہ سیوطی رضی اللہ عنہ امام کبیر صاحب تصانیف ہین اونکے عصر کے اکابر علماء نے سائر امصار سے اونکو اجازت دی جمیع فنون مین بارز و ظاہر ہوئے اور اقران و امصار پر فائق ہوئے اونکا ذکر مشہور ہوا شہرہ اونکا دور تک پہونچا تصانیف اون کی مقبول دن کی طرح اقطار و اطراف مین سائر دائر ہوئین لیکن وہ اِس سے صحیح وسالم نہ رہے کہ کوئی حاسد اونکے فضل پر حسد نہ کرے اور کوئی منکر اونکے مناقب کا منکر نہ ہوئے کیونکہ سخاوی نے جو کہ اونکے اقران سے ہین ضوء لامع مین اونکا ترجمہ مظلم و تاریک لکھا ہے غالب و اکثر اوس ترجمہ کا ثلب قطیع وسب شنیع و انتقاص اور غمط اونکے مناقب کا صراحۃً و اشارۃً ہے یعنی اونکو عیب لگایا ہے تبرا کیا ہے برا کہا ہے کم کیا ہے اونکے فضائل و خوبیون کو حقیر بتایا ہے لاجرم سارے فضلای ہمعصر مین سخاوی کا یہی داب و عادت ہے سخاوی کے اور سیوطی کے باہم ایسا تنافس و تحاسد ہوا کہ سیوطی نے ایک رسالہ لکھا اوسکا نام الکاوی لدماغ السخاوی رکھا پس جو شخص ترجمہ امام سیوطی پر ضوء لامع مین مطلع ہوا اوسکو چاہیئے کہ یہ بات خوب پہچان لے کہ وہ ترجمہ اونکے خصم سے صادر ہوا ہے جسکا قول اونپر مقبول نہین ہے انتہی پہر اوس عبارت کو نقل کیا ہے جو سخاوی نے سیوطی کے ذم مین لکھی ہے اور کہا یعنی امام شوکانی نے کہ مین کہتا ہون کہ اس عبارت منقول مین جو تحامل ہے اس امام پر وہ منصف پر مخفی نہین ہے کیونکہ سیوطی نے جو اپنے اوپر علم حساب کے مشکل ہونیکا اقرار کیا ہے یہ اوسپر نہین دلالت کرتا ہے جو سخاوی نے ذکر کیا ہے کہ وہ ذکی نہ تھے اسلئے کہ اس فن مین ذکی پر فتوح نہین ہوتا ہے مگر نادر جیسا کہ اب ہم اپنے ہمعصر والون مین مشاہدہ کر رہے ہین

اسی طرح جسوقت کسی قائل نے اونسے کہا تہا کہ ہم تمہارے واسطے ہر فن والے کو فنون اجتہاد سے جمع کرین تو اونہون نے سکوت کیا کیونکہ صاحب فنون کثیرہ اونمین سے ہر ایک فن کی تحقیق مین اوس درجے کو نہین پہونچتا ہے جسکو وہ شخص پہونچتا ہے جو تنہا اوسی فن مین مشغول رہتا ہے اس بات کو ہر شخص جانتا ہے ایسا ہی سخاوی کا یہ قول ہے کہ سیوطی نے یہ مسخ کیا یہ اخذ کیا سو یہ بہی کچہہ عیب نہین ہے کیونکہ ہمیشہ سے مصنفون کا داب چلا آیا ہے کہ پچہلا آتا ہے تو اپنے اگلے کی کتابون سے لیتا ہے مختصر کرتا ہے یا واضح کرتا ہے یا اعتراض کرتا ہے یا اسکے مثل اور غرضین ہین جو تصنیف پر باعث ہوتی ہین وہ کون شخص ہے کہ کسی فن کی طرف قصد کرے جسمین اوسکے اگلے نے تصنیف کی ہے وہ پہر اوسکے کلام سے اخذ نہ کرے اور یہ قول سخاوی کا کہ اونہون نے بعض تصانیف سیوطی کو ایک ورقے مین دیکہا ہے یہ بہی اوسکو مخالف نہین ہے جو سیوطی نے اپنی مصنفات کی گنتی ذکر کی ہے کیونکہ سیوطی نے یہ نہین کہا ہے کہ اونکی مصنفات تین سو مجلد پر زیادہ ہو گئی ہین بلکہ اونہون نے تو یہ کہا ہے کہ وہ تین سو کتاب پر زیادہ ہو گئی ہین اور یہ اسم کتاب کا ایک ورق پر اور ورق سے زیادہ پر صادق آتا ہے اور یہ قول سخاوی کا کہ سیوطی کثیر التصحیف والتحریف ہین سو یہ مجرد دعوی ہے برہان و دلیل سے خالی ہے یہ اونکی مؤلفات ہین پشت زمین پر اچہی طرح سے محرر و مہذب ہین خوب طور پر متقن و محکم ہین بہر حال سخاوی کا قول سیوطی پر غیر مقبول ہے کیونکہ تم خوب جان چکے ہو کہ جرح و تعدیل کی اماموں نے کہا ہے کہ قول اقران کا آپس مین مقبول نہین ہے باوجود ظہور ادنی منافسہ کے پہر اوس جیسی منافست کا کیا ذکر ہے جو ان دونون آدمیون کی آپس مین ہے جسکی یہانتک نوبت پہونچی کہ بعض نے بعض کے حق مین تالیف کی یعنی باہم رسالہ بازی ہوئی ایک نے دوسرے کی رد مین رسالہ لکہا کیونکہ اس سے کمتر منافست موجب عدم قبول ہوتی ہے سخاوی رحمہ اللہ اگرچہ امام غیر مدفوع ہین یعنی اونکی امامت مانی ہوئی ہے کوئی اوسکو دفع نہین کر سکتا ہے لیکن وہ اپنے اکابر اقران پر بہت کچہہ تحامل کیا کرتے ہین یعنے زبردستی بتکلف رد و قدح بہت کرتے ہین چنانچہ اس بات کو وہ شخص خوب جانتا ہے جسنے اونکی کتاب ضوء لامع کو مطالعہ کیا ہے کیونکہ وہ اپنے معاصرین

کے واسطے کوئی وزن قائم نہین کرتے یعنی اونکو محض بے قدر جانتے ہین بلکہ غالب اونکے ہمعصر اونکی حط و قدح سے سلامت نہین رہتے ہین اور صرف اپنے مشائخ و تلامذہ کی تعظیم کرتے ہین اور اونکی جنکو وہ پہچانتے نہین ہین اون لوگون مین سے جو اول قرن شہر مین اونکے پیدا ہونیسے پہلے مرچکے ہین یا اونکی جو شہر مین نہین ہین یا اوسکی جسکی خیر کی امید رکھتے ہین یا اوسکے شر سے خوف کرتے ہین رہے اقوال اون علماء کے جو سوزن حط و قدح ہین سیوطی پر جنکو سخاوی نے نقل کیا ہے سو سبب اوسکا دعوی کرنا سیوطی کا ہے اجتہاد کو جیسے کہ خود اونہون نے اوسکی تصریح کی ہے اور یہ ہمیشہ سے لوگون کا داب رہا ہے اوس شخص کے ساتھہ جو اوس رتبے تک پہونچگیا ہے ولیکن ہمنے ترجمہ شیخ الاسلام ابن تیمیہ مین تمکو یہ بتادیا ہے کہ اللہ سبحانہ کی عادت جاری ہوئی ہے جیسا کہ اسپر استقرار دلالت کرتا ہے کہ جس شخص کے ساتھہ بسبب اوسکے علم و تصریح بالحق کی عداوت کی جاتی ہے تو اللہ تعالی اوسکی شان کو بلند کرتا ہے اور اوسکے محاسن و خوبیان بعد موت کے منتشر ہوتی ہین اور اوسکا ذکر بلند ہوتا ہے اور لوگ اوسکے علم سے نفع لیتے ہین اور یہی حال صاحب ترجمہ کا ہوا کیونکہ اونکی مؤلفات اقطار و اطراف مین پھیل گئی اور قافلے بلند و پست زمین مین اونکو لیگئے اور اللہ تعالی نے اونکے ذکر حسن و ثناء جمیل کو ایسا بلند کیا جو اونکے معاصرین مین سے کسی کے واسطے نہوا والعاقبة للمتقین تجاوز اللہ عنہا جمیعا وعنا بفضلہ و کرمہ ولادت امام سیوطی رضی اللہ عنہ کی ۸۴۹ سنہ ہجری مین ہوئی اور سنہ ۹۱۱ مین وفات پائی انتہی رحمہ اللہ تعالے رحمة واسعة ورضی عنہ وارضاہ وجعل الفردوس منزلہ وماواہ آمین +

ترجمہ سید محمد بن اسمعیل امیر مؤلف جمع الشتیت شرح ابیات التثبیت رحمہ اللہ تعالی الخ

جناب توفیق دام مجدہ نے اتحاف النبلاء مین فرمایا ہے محمد بن اسمعیل بن صلاح امیر یمانی صنعانی امام کبیر بدر منیر محدث فقیہ اصولی متکلم ناظم ادیب مجتہد معقول و منقول مین بارع و فائق صاحب تصانیف مشہورہ ناصر سنن ماثورہ ناشر اخبار صحیحہ مشہورہ اعلم علماے یمن میمون سے صاحب ریاست و امارت تھے فروع احکام مین کسی کی تقلید نہین کرتے تھے اپنے اجتہاد پر عمل کرتے تھے علوم حدیث وغیرہ شیخ عبد القادر بن علی بدری اور شیخ محمد طاہر بن شیخ ابراہیم کردی اور شیخ سالم بن عبد اللہ بن سالم البصری مکی اور شیخ عبد الرحمن ابن

ابی الغیث شافعی مدنی خطیب مدینہ منورہ وغیرہم سے اخذ کئے اور ایک خلق کثیر نے اونسے اخذ کیا اونمین
سے یہ لوگ ہین سید امام عبد القادر بن احمد بن ناصر اور اونکے بیٹے سید عبد اللہ بن محمد امیر اور لطف الباری
بن احمد وردا اور شیخ علامہ ناصر بن حسین المحبش اور شیخ عبد الخالق مزجاجی زبیدی وغیرہم رحمہم اللہ تعالی
فقہ وحدیث مین انکی تصانیف مدیدہ محققانہ ہین بعض تصانیف مین ابحاث لطیفہ وایرادات نفیسہ کئے
ہین اپنے علماء عصر کے بہت سے سوالون کے جواب مستقل جزؤن مین لکھے اصل انکی فرقہ زیدیہ صنعاء سے
ہے یہ جبکہ مرتبہ کمال وتکمیل علوم وفنون کو پہونچے اور اس فرقے کے مذہب کا بطلان دریافت کیا تو
مذہب اہل سنت وجماعت کی طرف انتقال کیا اونکے ایمہ مجتہدین سے ہوئے خلائق کا مرجع ٹہیرے
ایک عالم کثیر نے اونسے نفع پایا شیخ ابو الحسن سندی مدنی بہی اونکے شیوخ مین سے ہین انکی مؤلفات
بہت ہین مجتہدانہ کلام کرتے ہین نہایت انصاف وصواب کی رعایت فرماتے ہین منجملہ انکی تصانیف کے
یہ کتابین ہین شرح جامع صغیر سیوطی دو جلد سبل السلام شرح بلوغ المرام دو مجلد کلان اسبال المطر شرح
قصب السکر نظم نخبۃ الفکر فی علم الاثر ثمرات النظر فی علم الاثر توضیح الافکار شرح تنقیح الانظار علوم حدیث مین
یواقیت فی المواقیت النہر المورود فی الکلام علی آیۃ ہود وقیل یا ارض ابلعی ماءک الخ اسمین
اکیس نوع علم بدیع کے ذکر کئے ہین افادۃ الامہ باحکام اہل الذمہ ارشاد النقاد الی تیسیر الاجتہاد ہدایۃ المرتاب
الی صحۃ نیۃ العبادات لنیل الثواب ودفع العقاب رفع الاستار لابطال ادلۃ القائلین بفناء النار اسمین
ابن عربی پر رد کیا ہے القول المبین فی قبول صلۃ السلاطین اسکے سوا اور کتب ہین محرر سطور نے
اکثر ان کتب کو اونکی دستخط خاص کی لکہی ہوئین سفر حج مین دیکہین اور اونسے فائدہ حاصل کیا
اونمین سے بعض میرے پاس موجود ہین یہ تین واسطے سے سلسلہ سند حدیث مین میرے شیوخ
سے ہین پہر اونکے بعض اشعار کو ذکر کیا ہے سنہ ۱۱۸۲ ہجری مین انکی وفات ہوئی پہر تاج مکلل مین بدر
طالع سے یون نقل فرمایا ہے کہ سید محمد بن اسمعیل بن صلاح امیر الکحلانی ثم الصنعانی امام کبیر مجتہد مطلق
سنہ ۱۰۹۹ ہجری کو کحلان مین پیدا ہوئے پہر اپنے والد کے ہمراہ مدینہ صنعاء کی طرف نقل کر آئے اور علماء
صنعاء سے اخذ کیا یعنی علم اور مکے کی طرف رحلت کی وہان کے اور مدینہ منورہ کے اکابر علماء پر حدیث

شریف پڑہی جمیع علوم مین فائق ہوئے اقران و امثال پر بڑہ گئے صنعاء مین متفرد بہ ریاست علم ہوئے
اجتہاد کا اظہار کیا عامل بادلہ ہوئے تقلید سے نفرت کی جن آراء فقہیہ پر کوئی دلیل نہ تھی اونکو زیف ا ور کہوٹا
کیا ہمراہ اپنے اہل عصر کے خطوب و حوادث و محن واقع ہوئے اللہ تعالی اس نے اونکے کید و مکر سے اونکو محفوظ
رکہا اور اونکے شر سے اونکی کفایت کی امام منصور نے جامع صنعاء مین خطابت کا اونکو متولی کیا ہمیشہ
علم کو تدریس و افتاء و تصنیف سے پہیلاتے رہے عامہ نے اونکو نصب یعنے خروج کے ساتہہ متہم کیا اسپر
یون استدلال کیا کہ وہ امہات یعنی کتب صحاح ستہ اور باقی کتب حدیث پر جمے ہوئے ہین جو کچہہ اونمین ہے
اوسپر عمل کرتے ہین اور جو شخص یہ کام کرتا ہے اوسکو عامہ متہم بخروج کرتے ہین خاصکر جبکہ وہ سنن نماز
سے کوئی شئی کرے جیسے رفع یدین و ضم یدین اور مثل اسکے کیونکہ وہ اوس سے نفرت کرتے ہین اور اوسکے
دشمن ہو جاتے ہین اور اوسکے واسطے کوئی وزن قائم نہین کرتے یعنی محض بے قدر سمجہتے ہین اور جو
شخص ایسا ہو اوسکی دشمنی مین عامہ کا کوئی گناہ نہین جنکو معارف علمیہ سے کچہہ تعلق نہین ہے کیونکہ
وہ تو ہر چیخنے والیکے پیچہے ہو جاتے ہین جسوقت کوئی شخص جسکی ہیئت اہل علم کی ہوتی ہے اونسے کہتا ہے
کہ یہ امر حق ہے تو وہ کہتے ہین حق ہے اور اگر کہدیتا ہے کہ باطل ہے تو وہ کہتے ہین باطل ہے
گناہ تو اوس جماعت کا ہے جنہون نے کتب فقہ سے کچہہ پڑہا ہے اور اوسمین امعان و غور نہین
کیا ہے اور اوسکے سوا اور کچہہ نہین جانا پہچانا ہے اونہون نے بسبب اپنے قصور کے یہ گمان
کیا ہے کہ اوسمین سے کسی شئی کی مخالفت شریعت کی مخالفت ہے بلکہ قطعیات شریعت سے کسی
قطعی کی مخالفت ہے باوجود اسکے کہ وہ اونہین کتابون مین پڑہتے ہین کہ اکابر و اصاغر ائمہ نے اوس
بات کی مخالفت کی ہے جو کہ اون کتب کے مصنفون کی مختار ہے ولیکن وہ حقیقت کو نہین سمجہتے
اور نہ راہ کی طرف راہ پاتے ہین بلکہ جسوقت اونکے معاصرین مین سے کوئی بہی رتبہ اجتہاد کو پہونچتا
ہے اور اپنے اجتہاد سے کسی شئی کی مخالفت کرتا ہے تو اوسکو دین سے خارج ٹہیراتے ہین اور غالب
اونپر یہی ہے کہ یہ بات کچہہ مقاصد دینی کے سبب سے نہین ہے بلکہ دنیوی منافع کے واسطے ہوتی
ہے جو شخص اونمین تامل و غور کرتا ہے اوسکو یہ امر ظاہر ہو جاتا ہے اور وہ دنیوی مقصد یہ ہین

کہ لوگون مین یہ بات شایع ہوجائے کہ جو شخص اکابر علمار پر انکار کرتا ہے اونکے اجتہادات کا جو مخالف مذہب ہین تو وہ خالص شیعہ سے ہوتا ہے اور یہ شہرت غالباً منافع و فوائد دنیا سے کسی شئی کا فائدہ دیتی ہے اسلئے وہ اکابر علمار کے خاطی قرار دیے مین ہمیشہ قائم و ثابت رہا کرتے ہین اور نصب و خروج و مخالفت اہل بیت کی اونکو تہمت لگایا کرتے ہین پھر عام لوگ اسکو سنکر حق گمان کرتے ہین اور اوس منکر کی تعظیم و توقیر فرماتے ہین کیونکہ اونکی عقلون پر اوسکے قول کی سچائی چل گئی اور اوسکو خیال کرتے ہین کہ وہ اون لوگون مین سے ہے جو کہ مذاہب ائمہ سے دفع کیا کرتے ہین اور اگر حقیقت حال کا کشف کرین تو اوس منکر کو پائین کہ مذہب ائمۂ اہلبیت کا مخالف رہی ہے بلکہ وہ اونکے اجماع سے خارج ہے کیونکہ اون سب نے تقلید کو حرام کیا ہے اوس شخص پر جو مرتبۂ اجتہاد کو پہونچ گیا ہے اور اوس پر واجب کیا ہے کہ وہ خود اپنی رای کا اجتہاد کرے اور اسکو مسئلہ دون مسئلہ کے ساتھہ خاص نہین کیا ہے ولیکن متعصب نابینا ہوتا ہے اور مقصد صواب کی طرف راہ نہین پاتا اور سدا اپنے اعتقاد سے خارج ہوتا ہے مگر اوسوقت کہ وہ اہل عقل سے ہو باوجود اسکے کہ مسئلہ تحریم تقلید کا مجتہد پر اون کتابون مین لکھا ہوا ہے جنکو چھوٹے طلبہ پڑھتے ہین بڑے طلبہ کا کیا ذکر ہے صاحب ترجمہ کی خاصہ و عامہ سے بہت اتباع ہوئی اونکے اجتہاد پر عمل کیا اور اسکو ظاہر کیا اور اونپر کتب حدیث کو پڑہا اور وہ ہمیشہ خاصہ و عامہ مین انکو پھیلاتے رہے مخالفون نے جو اونکو دھمکایا ڈرایا اوسکی کچھہ پروا نہ کی اس اثنا مین بڑے فتن واقع ہوئے اللہ تعالی نے اونکے شر سے اونکو بچایا اونکی مصنفات حافلہ جلیلہ ہین منجملہ اونکے سبل السلام ہے اسکو مغربی کے بدر تمام سے مختصر کیا ہے اور منحۃ الغفار اسکو جلال کے ضوء النہار پر حاشیہ ٹہیرایا ہے اونمین سے ایک عدہ ہے اسکو ابن دقیق العید کی شرح عمدہ پر حاشیہ کیا ہے اور اونمین سے شرح تنقیح ہے علوم حدیث مین اسکے سوا اور اونکی مصنفات ہین اور بہت سے مسائل کو علیحدہ تصنیف کیا کہ اگر وہ جمع کئے جائین تو کئی مجلد مین آئین اونکے شعر فصیح منسجم ہوتے اور اونکے اکثر اشعار مباحث علمیہ مین اور ابنار عصر سے اظہار درد و حزن اور اونکی رد مین ہوسکتے تھے حاصل یہ ہے کہ وہ اون ائمہ سے تھے جو معالم و آثار دین کی تجدید کرتے ہین **حکایت** امام ربانی محمد بن علی

شوکانی رحمہ اللہ تعالی فرماتے ہین کہ مینے اونکو ۱۲۰۶ھ ہجری مین خواب مین دیکھا کہ وہ پیدل چل رہے ہین
اور مین سوار ہون ایک جماعت مین جو میرے ہمراہ ہے جب مینے اونکو دیکھا تو مین سواری سے اوتر پڑا
اونکو سلام کیا پھر میرے اور اونکے درمیان مین بات چیت ہوئی اوس سے مینے یہ یاد رکھا مجھسے فرمایا
دقق الاسناد وتانق فی تفسیر کلام رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم اوسوقت میرے
دل مین یہ خطرہ گزرا کہ وہ اوس بات کی طرف اشارہ کرتے ہین جسکو مین قرارت بخاری مین کیا کرتا ہون
جو کہ جامع مسجد مین ہوتی ہے اور اوس قرارت مین ایک جماعت علمار کی حاضر ہوتی ہے اور عوام سے
ایک عالم بیشمار جمع ہوتا ہے سو مین بعض اوقات الفاظ حدیثیہ کی اس طور پر تفسیر کرتا ہون جسکو عوام
حاضرین سمجھین مینے ارادہ کیا کہ کہون کہ ایک جماعت حاضر ہوتی ہے وہ بعض الفاظ عربیہ کو نہین سمجھتے
تو اونہون نے مجھسے مبادرت کی اور میرے کلام کرنے سے پہلے فرمایا کہ مینے مقرر جان لیا کہ تجھپر ایک جماعت
پڑھتی ہے اور اونمین عامہ ہین ولکن دقق الاسناد وتانق فی تفسیر کلام رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم پھر مینے اسوقت اونسے اہل حدیث کا پوچھا کہ اونکا کیا حال ہے آخرت مین فرمایا
کہ وہ اپنی حدیث کے سبب جنت کو پہونچ گئے یا اپنی حدیث کے سبب سے رحمن کے روبرو پہونچ گئے شک
میری طرف سے ہے پھر بہ بکار عالی روئے اور مجھے چمٹا لیا اور مجھسے مفارقت کی پھر مینے بعض معبرین
سے اسکو بیان کیا اور بکار و ضم کی تعبیر پوچھی کہا ضرور تیرے لئے کچھ امتحان جاری و واقع ہوگا
اوس امتحان سے جو اونکے لئے ہوا تھا پھر بعد اس خواب کے عجائب و غرائب واقع ہوئے اللہ تعالی
نے اونکے شر سے کفایت فرمائی تیسری شعبان ۱۲۱۸ھ مین اونکی وفات ہوئی بعض لوگون نے
نظم کی تو یہ مصرعہ نکلا ع ما فی جنان الخلد قد نزلا ۰ شعراء عصر نے اونکے مرثیے لکھے اور اونپر
تاسف کیا انکے تلامذہ نبلاء علماء مجتہد ہوئے منجملہ اونکے ایک سید علامہ عبد القادر کوکبانی دوسرے
قاضی احمد قاطن تیسرے علامہ احمد بن ابی الرجال ہین انکے سوا اور ہین جنکو حصر احاطہ نہین کرسکتا ہے
انکے والد منجملہ اون فضلاء کے تھے جو دنیا مین زاہد عمل مین راغب ہوتے ہین اور عارف بھی تھے
شعر عمدہ کہتے تھے ۱۱۴۲ھ مین اونکا انتقال ہوا اور اونکے فرزند صاحب ترجمہ اوسوقت شہارہ مین تھے

انتھے حاصلہ تمام ہوا بیان تاج مکلل کا +

ترجمہ مولانا رفیع الدین مراد آبادی رحمہ اللہ تعالی مؤلف قصر الآمال بذکر الحال و المآل

حاجی رفیع الدین خان مراد آبادی بن فرید الدین خان رحمہما اللہ تعالی فضلای معتبرین ہند سے تھے علم حدیث مولوی خیر الدین سورتی تلمیذ شیخ محمد حیات سندی رحمہ اللہ اور حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رضی اللہ عنہ سے حاصل کیا اور بیعت طریقت شیخ محمد غوث لاہوری رحمہ اللہ سے کی اور سعادت حج وعمرے سے مشرف ہوئے اس باب مین ایک کتاب لکھی اوسکا نام حالات الحرمین رکھا انکو حضرت شاہ عبد العزیز دہلوی رضی اللہ عنہ سے علوم کا مذاکرہ اور منطوق ومفہوم کا استفاضہ رہا ہے مشکل مسائل تفسیر وحدیث کے اونسے پوچھتے تھے اور اونمین مال کی کمال نکالا کرتے تھے انکی تصانیف بہت ہین ازانجملہ یہ کتب ہین قصر الآمال بذکر الحال و المآل سلوۃ الکئیب بذکر الحبیب ترجمہ عین العلم شرح اربعین نووی کنز الحساب تذکرۃ المشائخ کتاب الاذکار تذکرۃ الملوک شرح غنیۃ الطالبین تاریخ افاغنہ انکے سوا اور کتابین ہین انتقال انکا بلدہ مراد آباد مین پانزدہم ذیحجہ بمرض استسقا ۱۲۱۸ہجری مین ہوا رحمہ اللہ تعالی کذا فی اتحاف النبلاء

ترجمہ حضرت قاضی ثناء اللہ پانی پتی رحمہ اللہ مؤلف تذکرۃ الموتی والقبور

قاضی صاحب مرحوم اولاد سے شیخ جلال الدین کبیر اولیای چشتی کے ہین انکا نسب عالی حضرت عثمان رضی اللہ عنہ تک منتہی ہوتا ہے علوم عقلیہ ونقلیہ مین تبحر تمام رکھتے تھے فقہ واصول مین مرتبہ اجتہاد کو پہونچے تھے ایک کتاب مبسوط فقہ مین لکھی ہے اوسمین مجتہدین اربعہ رضی اللہ عنہم کے ماخذ ودلائل ومختار کو ہر مسئلے مین بیان فرمایا ہے اور جو کچھ اونکے نزدیک اقوی ثابت ہوا اوسکو ایک رسالۂ جداگانہ ماخذ الاقوی نام مین لکھا ہے اصول مین بہی اپنے مختارات کو تحریر کیا ہے ایک تفسیر طولانی لکھی اوسمین اقوال قدمای مفسرین کو اور تاویلات جدیدہ کو جنکے ریزش مبدء فیاض سے اونکے لطیفۂ روحانی پر ہوئی جمع کیا ہے تصوف وتحقیق معارف حضرت مجدد الف ثانی رضی اللہ عنہ مین کئے رسالے تحریر فرمائے اونکے ذہن کی صفائی طبیعت کی جودت فکر کی قوت

عقل کی سلامتی زائد الوصف تہی طریقہ شیخ محمد عابد سے اخذ کیا فرط سرعت وشوق وصول سے تمام سلوک کو
پچاس توجہ مین انجام کو پہونچایا اٹھارہ برس کی عمر تہی کہ علم ظاہر کی تحصیل سے فراغت پائی خدمت مین
حضرت میرزا جان جان رضی اللہ عنہ کی پہونچی ملقب بہ علم الہدیٰ ہوئے حضرت شاہ عبد العزیز محدث
دہلوی قدس سرہ قاضی صاحب کو بیہقی وقت فرمایا کرتے تہے ایام تحصیل مین تین سو پچاس کتابون کا
سوای کتب تحصیل کے مطالعہ کیا منامات مین شیخ جلال اپنے دادا سے اور حضرت شیخ عبد القادر
جیلانی رضی اللہ عنہ سے تربیت وبشارتین پائین حضرت مرزا مظہر فرماتے تہے در دل فقیر مہابت ایشان
می آید از روی صلاح وتقوی ودیانت مروج شریعت منور طریقت ملکی صفت اند ملائکہ تعظیم ایشان میکنند میفرمودند
اگر خدای تعالی روز قیامت از بندہ پرسد کہ بدرگاہ ما چہ تحفہ آوردی عرض کنم ثناء اللہ پانی پتی را اوقات کو
طاعت وعبادت سے معمور رکہتے تہے ایک سو رکعت نماز وظیفہ مقرر فرمایا تہا ایک منزل قرآن شریف کی
تہجد مین پڑہتے تہے قضا کا منصب اختیار کیا اور اوسکا حق جیسا کہ چاہیئے بجالائے قاضیون کے
رسوم متعارفہ اون سے ظاہر نہین ہوتے تہے اونکے اصحاب سے پیر محمد اور سید محمد اور گہیسا اونکی صحبت مین پہونچکر
طریقے کی نسبتون سے فائز ہوئے مدۃ العمر افاضہ کمالات ظاہر وباطن واشاعت علوم وفصل خصومات
وافتای سوالات وحل معضلات مین مصروف رہے علم تفسیر وفقہ وکلام وتصوف مین ید طولی رکہتے تہے
اونکی کتب مؤلفہ بہت ہین اور سب کی سب نافع ومفید ومقبول ومشہور ہین مالا بدمنہ بزبان فارسی فقہ مین تذکرۃ
الموتی والقبور وتذکرۃ المعاد تفسیر مظہری سات جلد رسالہ حرمت متعہ وحرمت سرود حقوق الاسلام
شہاب ثاقب ارشاد الطالبین وصیت نامہ انکے سوا اور کتابین تیس عدد سے متجاوز ہین حدیث
شریف مین سماع وروایت حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رضی اللہ عنہ سے رکہتے تہے اون کے
کمالات وفضائل اس سے زیادہ ہین کہ اس مختصر مین سمائین علمائے حنفیہ مین کم کوئی شخص مثل اونکے
تحقیق وانصاف وعدم تعصب مذہب واتباع دلیل مین بسرزمین ہند اوٹہا ہوا اونکی وفات غرہ رجب
۱۲۲۵ہجری مین ہوئی اونکی تاریخ وفات قرآن شریف سے یہ آیت کریمہ ملی فہم مکرمون فی جنت
النعیم لفظ جنات اس تاریخ مین بدون الف موافق رسم خط قرآنی کے ماخوذ ہے کذا فی اتحاف النبلاء

ترجمۂ حافظ ابن القیم رحمہ اللہ تعالیٰ مؤلف کتاب الروح

جناب توفیق دام مجدہ اتحاف النبلاء مین فرماتے ہین کہ شمس الدین ابوعبد اللہ محمد بن ابی بکر بن ایوب بن سعد بن حریز بن قیم زرعی دمشقی حنبلی امام عالم کامل فقیہ اصولی نحوی مفسر محدث حافظ حجہ متقن متکلم تھے انکی ولادت سنہ ۶۹۱ ہجری مین ہوئی تقی الدین سلیمان اور ابوبکر بن عبد الدائم اور شیخ الاسلام ابن تیمیہ حرّانی رحمہ اللہ اور شہاب نابلسی عابر اور فاطمہ بنت جوہر اور عیسیٰ مطعم اور ابن شیرازی اور اسمٰعیل بن مکتوم اور ایک جماعت کبار علماء پر سماعت کی ابن رجب نے اپنے طبقات مین کہا ہے کہ مذہب مین تفقہ کیا فتویٰ دیا اور فائق ہوئے علوم اسلام مین تفنن کیا تفسیر و اصول دین کے عارف تھے لا یجاری وفیہما الیہ المنتہی حدیث و معانی و فقہ و دقائق استنباط کے عالم تھے لا یلحق فی ذلک فقہ و اصول و عربیت و ادب خوب جانتے تھے ولہ فیہما الید الطولیٰ علم کلام و علم سلوک و کلام اہل تصوف اور اونکے اشارات و دقائق کو جانتے پہچانتے تھے اونکو ہر فن مین ان فنون سے دستگاہ تام تھی صاحب عبادت و تہجد و طول صلاۃ تا غایت قصویٰ تھے تالہ و لہج بذکر و شغف بمحبت و انابت و افتقار الی اللہ و انکسار مین رہتے اور اسکے آستانۂ عبودیت پر پڑے رہتے مینے ان امور مین اونکی مثل نہین دیکھا اور نہ زیادہ تر وسیع اونسے علم مین اور نہ معانی قرآن شریف و سنت مطہرہ و حقائق ایمان کا زیادہ تر اونسے جاننے والا دیکھا وہ کچھ معصوم نہ تھے لیکن اونکے کام مین اونکا مثل دیکھا نہین گیا بار ہا حج کیا اور مکۂ معظمہ مین مجاور رہے مکے والے اونکی شدت عبادت و کثرت طواف سے تعجب کرتے تھے مین ایک برس سے زیادہ اونکی وفات سے پہلے اونکی مجالست کا ملازم رہا قصیدہ نونیۂ طویلہ جو کہ سنت مین ہے اوسکو اونپر سنا اور اونکی دوسری تصانیف کے بہی بہرہ مند ہوا خلق بیشمار نے اونسے علم اخذ کیا حالت حیات مین اونکے شیوخ کے یہانتک کہ انتقال کیا فضلاء زمان اونکی تعظیم کرتے تھے اور اونکی شاگردی سے ناز کرتے تھے ابن الہادی وغیرہ اونکے شاگردون سے ہین قاضی برہان الدین زرعی نے کہا ما تحت ادیم السماء اوسع علما منہ یعنی آسمان کے نیچے اونسے زیادہ تر وسیع علم مین کوئی نہین ہے مدرسۂ

صدریہ مین درس کہا اور جوزیہ مین ایک مدت امامت کی اور اپنے ہاتہہ سے اس قدر لکہا کہ کثرت کی وجہ سے اوسکا بیان نہین ہوسکتا ہے علم وکتابت ومطالعۂ کتب وتصنیف وجمع کتب کی بہت محبت رکہتے تہے کتب سے جو کچہہ اونہون نے انتخاب کیا وہ ہرگز اونکے غیر کو حاصل نہین ہوا بارہا اونکو محنت پہونچی اور ایذا دئے گئے مرتبۂ آخر مین اونکو شیخ تقی الدین بن تیمیہ کے ساتہہ قلعے مین اونسے جدا قید کیا اس مدت مین قرآن شریف کی تلاوت کا بتدبر وتفکر شغل رکہتے تہے قرآن شریف سے خیر کثیر اونپر مفتوح ہوئی اور ایک حصۂ عظیم اذواق ومواجید صحیحہ سے اونکو حاصل ہوا اور اوسکی وجہ سے اہل معارف کے علوم مین کلام کرنے پر اور اونکے غوامض وباریکیون مین داخل ہونے پر اونکو تسلط حاصل ہوا چنانچہ انکی تصانیف اِن باتون سے مالامال ہے بعد وفات ابن تیمیہ کے اِنکی رہائی قید سے ہوئی تمام ہوا کلام ابن رجب رحمہ اللہ کا حافظ ابن حجر عسقلانی رحمہ اللہ نے درر کامنہ مین بذیل انکے ترجمہ کے لکہا ہے کہ اونہون نے عربیت کو ابن فتح اور مجد تونسی سے اور فقہ کو مجد حرانی اور ابن تیمیہ سے پڑہا انکے والد کو فرائض مین دستگاہ تہی یہ علم اونسے اخذ کیا اور اصول کو صفی ہندی اور ابن تیمیہ سے حاصل کیا جری الجنان والقلب واسع العلم تہے خلاف ومذاہب سلف کو خوب جانتے تہے ابن تیمیہ رحمہ اللہ کی محبت اونپر یہانتک غالب ہوئی تہی کہ کسی چیز مین اونکے اقوال سے باہر نہین جاتے تہے بلکہ سارے اقوال مین اونکا انتصار کرتے تہے اونکی کتابونکی تہذیب کرنیوالے اور اونکے علم کے نشر کرنیوالے یہی تہے انکو نزدیک امرای مصر کے حظ وافر تہا انکی اہانت ہوئی شہر مین اونٹ پر تشہیر کئے گئے دُرّی سے مار گئے بعد اسکے ابن تیمیہ کے ساتہہ قلعے مین قید ہوئے ابن تیمیہ کا جب انتقال ہوگیا تو انکو رہا کردیا کان ینال من علماء عصرہ وینالون منہ یعنی یہ علماء عصر کو بُرا کہتے وہ انکو برا کہتے تہے ذہبی نے مختصر مین کہا ہے کہ خلیل علیہ السلام کی قبر کے واسطے سفر کرنیکا انکار کیا اس سبب سے ایک مدت قید رہے اشتغال ونشر علم کے واسطے متصدر ہوئے ولیکن امور پر جری اور اپنی رای کے ساتہہ معجب تہے اِنکی مدت ملازمت ساتہہ ابن تیمیہ کے اونکے زمانہ عود سے مصر سے تا وفات اونکی تہی ابن کثیر نے کہا ملازم اشتغال رات دن کثیر الصلوٰۃ والتلاوۃ

حسن الخلق کثیر التودد بے حسد حقد وکینہ تہے بعد اسکے کہا کہ مین اپنے زمانے مین نہین پہچانتا ہون کسی کو اہل علم سے کہ وہ عبادت مین اونسے اکثر ہو نماز کو بہت لنبی پڑہتے اور رکوع وسجود دراز کرتے تہے لوگ مسئلۂ طلاق کے فتویٰ دینے کے سبب سے اونکا قصد کرتے تہے یہانتک کہ درمیان اونکے اور ابن سبکی کے اس باب مین لڑائی ہوگئی جب نماز صبح کی پڑہ چکتے تو اپنی جگہہ مین بیٹہہ کے سورج بلند ہونے تک ذکر اللہ کیا کرتے تہے اور کہتے کہ یہ میری غذا ہے اگر مین یہ نہ کرون تو میرے قویٰ ساقط ہوجائین اور کہتے کہ بالصبر والفقر تنال الامامة فی الدین یعنی امامت دین مین صبر وفقر سے ملتی ہے اور یہ بہی فرماتے لابد للسالك من همة تسيرة ترقيه وعلم يبصره ويهديه یعنی سالک کو ذراسی ہمت ضرور ہے کہ وہ اوسکو ترقی دے اور علم کہ وہ اوسکو بصیرت دے بینا کردے اور راہ بتائے کتابین جمع کرنے کا اتنا شوق تہا کہ اسقدر جمع کی تہین کہ اونکا حصر نہین ہو سکتا ہے یہانتک کہ بعد اونکے اونکی اولاد نے زمانہ دراز تک اونکو فروخت کرکے صرف کیا سوای چند کتب کے کہ اونکو منتخب کرکے اپنے پاس رکہا بعد اسکے صاحب اتحاف دام مجدہ نے طبقات حافظ ابن رجب سے اونکی تصانیف کا ذکر کیا ہے اکتالیس کتابین نام بنام بتائی ہین وفات انکی وقت عشاء آخر کے لیلة الخمیس تئیسوین ۲۳ رجب ۷۵۱ھ ہجری کو ہوئی دوسرے دن جامع جراح مین بعد ظہر کے نماز جنازہ پڑہکر مقبرۂ باب صغیر مین دفن کیا خلق کثیر نے اونکی مشایعت کی منامات کثیرہ حسنہ اونکے واسطے دیکہے گئے اپنے مرنے سے پہلے شیخ تقی الدین ابن تیمیہ کو خواب مین دیکہا تہا اور اپنی منزل ومرتبہ سے پوچہا تہا اونہون نے انکے علو رتبے کا فوق بعض اکابر کے اشارہ کیا اور فرمایا کہ تو قریب تہا کہ ہمارے ساتہہ ملے ولیکن تو اب طبقۂ ابن خزیمہ مین ہے انتہی حافظ ابن حجر نے انکی تصانیف مین اغاثة اللهفان فی مصائد الشیطان اور قضاء وقدر اور کتاب الروح کو بہی ذکر کیا ہے اور کہا ہے کہ کانت جارته حافلة جدا ورءيت له منامات حسنة ومن نظمه قصيدة لاثوانية تبلغ ستة آلاف بيت انتهى صاحب قاموس حدیث مین اونسے سماع رکہتے ہین یہان سے انکا تبحر دریافت کرنا چاہیے کہ کس قدر ہے رضی اللہ عنہ یہ تلخیص ہے اتحاف النبلاء کی اور تاج مکلل مین بہی

انکا ترجمہ بہت بسط سے لکہا ہے اور روضہ غنا تاریخ دمشق سے نقل کیا ہے کہ مدرسہ صابونیہ کے مقابل دفن کیئے گئے اور اونکے قبر پر قبہ بنا ہوا ہے کشف الظنون مین کتاب الروح دو لکہی ہین ایک تو شیخ محی الدین محمد بن علی بن عربی الطائی متوفی ۶۳۸ھ کی دوسری حافظ ابن قیم جوزیہ کی اسکا اختصار برہان الدین ابراہیم بن عمر بقاعی نے کیا ہے اور اوسکا نام سر الروح رکہا ہے انکی وفات ۸۸۵ھ مین ہوئی اول اوسکا یہ ہے الحمد للہ المتصف بصفات الکمال الخ اور یہ مشتمل ہے اکیس ۲۱ مسئلون اور اونکے جواب پر

ترجمۂ علامۂ قرطبی رضی اللہ عنہ صاحب کتاب التذکرہ فی امور الآخرہ

مقری نے کتاب نفح الطیب من غصن الاندلس الرطیب مین کہا ہے ابو عبد اللہ محمد بن احمد بن ابی بکر بن فرح قرطبی حافظ مقریزی نے کہا فرح بسکون را ہو حافظ عبد الکریم نے اونکے حق مین کہا ہے کہ وہ عباد اللہ صالحین اور علماء عارفین ورعین سے تہے جو کہ دنیا مین زہد کرتے اور اوس چیز کا شغل رکہتے ہین جو کہ اونکو نفع دے یعنی امور آخرت اور درمیان توجہ و عبادت و تصنیف کے مشغول رہتے ہین اونہون نے تفسیر قرآن شریف مین ایک کتاب پندرہ جلد کی جمع کی ہے اور دو مجلد مین اسماء حسنی کی شرح کی ہے اور دو مجلد مین انکی کتاب التذکرہ فی امور الآخرہ ہے اور تقصی کی شرح لکہی ہے انکے سوا اور تالیف مفیدہ ہین یہ بے تکلف تہے ایک کپڑے مین چلتے پہرتے اور سر پر ایک طاقیہ ہوتی انہون نے شیخ ابو العباس احمد بن عمر قرطبی صاحب مفہم فی شرح مسلم سے بعض اس شرح کا سنا ہے اور ابو الحسن علی بن محمد بن علی بن حفص یحصبی اور حافظ ابو علی حسن بن محمد بن محمد بکری وغیرہما سے حدیث کی ہے شب دوشنبہ نوین تاریخ شوال ۶۷۱ھ ہجری کو منیہ ابن خصیب مین وفات پائی اور وہین مدفون ہوئے رحمہ اللہ تعالی تاریخ کتبی مین انکے حق مین یون لکہا ہے کہ شیخ فاضل تہے اور انکی تصانیف مفیدہ ہین جو کہ انکی کثرت اطلاع اور وفور علم پر دلالت کرتی ہین منہا تفسیر القرآن ملیح الی غایۃ اثنا عشر مجلدا انتہی انکے بعض تلامذہ نے حاشیہ پر یہ لکہدیا کہ مصنف نے اونکے ترجمہ مین نہایت اجحاف کیا و کان متفننا متبحرا فی العلم انتہی بعض نے اس کلام کے بعد یون لکہا کہ قال الذہبی رحل وکتب وسمع

وكان يَقِظاً فهماً حسن الحفظ مليح النظم حسين المذاكرة ثقة حافظا انتهى دوسرے نے
اسی کلام کے بعد یہ لکھا مشاحۃ شیخنا المصنف فی ہذہ العبارۃ مالھا فائدۃ فان الذہبی
قال فی تاریخ الاسلام العلامۃ ابو عبد اللہ محمد بن احمد بن ابی بکر بن فرح الامام القرطبی
امام متفنن متبحر فی العلم لہ تصانیف مفیدۃ تدل علی کثرۃ اطلاعہ ووفور عقلہ
وفضلہ ثم ذکر موتہ وقال بعدہ وقد سارت بتفسیرہ العظیم الشان الرکبان ولہ الاسنی
فی شرح الاسماء الحسنی والتذکرۃ واشیاء تدل علی امامتہ وذکائہ وکثرۃ اطلاعہ انتہی
اور کسی نے اس کلام کے بعد یہ لکھا غفر اللہ لک اذا کان الذہبی ترجمہ بما ذکرت وھو
واللہ فوق ذلک فکیف تقول ان مشاحۃ شیخک لا فائدۃ فیہا وتسیئ الادب معہ
وتقول ان کلامہ لا فائدۃ فیہ فاللہ یستر علیک انتہی تمام ہوا کلام نفح الطیب کا جمع تشتیت
مین کہا ہے قرطبی بضم قاف منسوب ہے طرف قرطبہ کے وہ ایک بلدہ ہے مغرب مین کذا فی القاموس
وھو العلامۃ الکبیر الحافظ المحدث ابو عبد اللہ محمد بن حسن بن ابی بکر بن فرح الانصاری
الاندلسی من ائمۃ الحدیث لہ التذکرۃ فی علوم الآخرۃ انتہی نفح الطیب مین اس شہر
کا بیان خوب بسط سے کیا ہے وہان کے انہار وبساتین ومکانات وآب وہوا اور علماء وفضلاء کا
تفصیلوار حال لکہا ہے اتحاف النبلاء مین کہا ہے تذکرۃ القرطبی شیخ محقق شمس الدین محمد بن احمد
بن فرح انصاری اندلسی متوفی سنہ احدی وسبعین وستمائہ یہ ایک کتاب مشہور ہے ایک مجلد ضخیم
مین اول اوسکا یہ ہے الحمد للہ العلی الاعلی اسمین ذکر موت وموتی وحشر ونشر وجنت ونار وفتن و
شرور اور حوادس سے تعلق رکھتا ہے کتب آثار سے جمع کرکے ابواب پر مبوب کیا ہے ہر باب کے
بعد ایک فصل بیان غریب وایضاح مشکل مین منعقد کی ہے اور نام اوسکا التذکرۃ باحوال الموتی
والآخرۃ رکہا ہے بعض اہل علم نے اوسکو مختصر کیا ہے انتہی +

ترجمۂ امام شعرانی رضی اللہ عنہ مؤلف مختصر تذکرۂ قرطبی رحمہ اللہ

تاج مکلل مین فرمایا ہے شیخ عبد الوہاب احمد بن علی شعرانی اور شعراوی بہی کہتے ہین عالم محدث صوفی صاحب

کرامات کثیرہ وتالیفات نفیسہ سنت کے متبع بدعت سے مجتنب جامع شریعت وطریقت تھے انکی وفات ۹۷۳ سنہ
ہجری مین ہوئی جناب توفیق دام ظلہ نے انکی طبقات کا ترجمہ بزبان اردو نہایت سلیس و فصیح و بلیغ
فرمایا ہے اور اوسکا نام ذخیرۃ الخیرہ رکھا ہے مطبوع ہوکر فیض بخش طالبہ علم ہوچکا ہے اسی طرح انکی مِنن
کبریٰ کا ترجمہ فتح الخلاق نام کیا ہے وہ بہی طبع ہوکر دست برد شائقین اہل دین ہوا ہے یہ پوری
کتاب گویا جناب شعرانی رحمہ اللہ کا ترجمہ ہے اونکی کرامات و احوال اور بدایت و نہایت کی کیفیت
تمام اوسمین موجود ہے جو شخص اوس کتاب کو بغور مطالعہ فرمائیگا اوسکو بخوبی معلوم ہوجائیگا کہ اونکا
وجود آیۃ من آیات اللہ تھا؛

ترجمہ سید یحیی بن حسین رحمہ اللہ صاحب کتاب واجیرنا فیما جری من عذاب المقابر

کتاب تاج مکلل مین کہا ہے کہ سید یحیی بن حسین بن امام قاسم انکی ولادت تقریباً ۱۰۳۵ سنہ ہجری مین ہوئی
بدر طالع مین کہا ہے کہ انکے اہل عصر نے انکا ذکر نہین کیا شاید واللہ اعلم اسکا یہ سبب ہو کہ یہ مائل تھے
طرف عمل کے ساتھ اوس چیز کے جواحمات حدیث مین ہے اور جو شخص نصوص صحیحہ کا خلاف کرتا اوسپر
رد کرتے تھے مینے اونکی ایک تالیف دیکھی اوسکا نام صوارم الیقین لقطع شکوک القاضی احمد بن
سعد الدین رکھا قاضی پر رد کیا ہے اسلیئے کہ اونکے شکوک ایمۂ اہل حدیث کی رد کو متضمن تھے یہ
کتاب ایک مؤلف ممتع ہے اوسکے مصنف کی طول باع پر دلالت کرتا ہے اسی طرح اونکی ایک اور
تصنیف دیکھی ہے جسکا نام ایضاح لما خفی من الاتفاق علی تعظیم صحابۃ المصطفیٰ
انکے اور انکے اہل عصر کے درمیان قلاقل واقع ہوئی بسبب اظہار اوس امر کے جسکا ذکر متقدم ہوا بالجملہ
یہ اہل قرن حادی عشر سے ہین طبقات سید ابراہیم مین ہے کہ انسے کئی جماعتون نے اخذ کیا اور انکی
کتب حدیث مین روایات ہین یہ امام محقق تھے انکی تصانیف جلیلہ ہین منجملہ اونکے کتاب تاریخ
ہے دو جلد مین چالیس سے زیادہ اونکی تصانیف کو بیان کیا ہے بعض مورخین نے کچھہ اوپر ایک ہزار
اسّی مین انکی وفات لکھی ہے رحمہ اللہ تعالیٰ

فصل بیان مین تراجم اون حضرات ابا برکات کے جنکی کتب سے امام سیوطی رضی اللہ عنہ نے

شرح الصدور وغیرہ مین نقل کیا ہی ترجمہ امام مالک رضی اللہ عنہ

ابو عبد اللہ مالک بن انس بن مالک بن ابی عامر بن عمرو بن حارث بن غیمان بن خثیل بن عمرو بن ذی اصبح
غیمان بغین معجمہ و یای تحتیہ و عثمان بعین مہملہ و ثای مثلثہ بہی کہتے ہین اور خثیل بجیم و ثای مثلثہ
و یای ساکنہ قالہ ابن خلکان اور ابن سعد سے نقل کیا ہے کہ وہ خثیل بخای معجمہ ہے اور اسی طرح
حافظ ابن حجر نے اصابہ مین ضبط کیا ہے اور ذی اصبح کا نام حارث اصبحی مدنی ہے ذہبی نے تجرید
الصحابہ مین ابو عامر جد اعلای امام مالک کو ذکر کیا ہے اور کہا ہے مینے اوس شخص کو نہین دیکہا جسنے
ابو عامر کو منجملہ صحابہ کے ذکر کیا ہے اور وہ زمانہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مین تہے اور اونکے بیٹے
مالک کو حضرت عثمان وغیرہ صحابہ رضی اللہ عنہم سے روایت ہے اور ایسا ہی اصابہ مین ہے محمد بن
ابراہیم بن خلیل نے شرح مختصر خلیل مین جو کہ فقہ مالکی مین ہے یون کہا ہے کہ ابو عامر مالک کے والد صحابی
ہین سوای بدر کے اور سارے مغازی مین ہمراہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حاضر ہوئے
واللہ اعلم بالجملہ امام مالک دار الہجرۃ اور فرد کامل ایمہ اعلام سے ہین انکی ولادت سنہ ۹۳ ہجری مین ہوئی
یحیی بن بکیر نے اسی طرح کہا ہے انکے حمل کی مدت دراز ہوئی تہی کسی نے دو سال کسی نے تین
سال بتائی ہے حلیہ شریف اونکا یہ ہے کہ دراز قد فربہ اندام سفید رنگ مائل بزردی کشادہ چشم خوب
صورت بلند بینی تہے سر کے بال پیشانی پر کم تہے ایسے شخص کو لغت عرب مین اصلع کہتے ہین جنانچہ
امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق اور حضرت علی رضی اللہ عنہما بہی اصلع تہے داڑہی اونکی دراز
وانبوہ تہی سینے تک پہونچتی تہی مونچہون کے بال کنارۂ لب سے لیتے تہے اور اوسکے حلق کو مکروہ جانتے
اور کہتے کہ یہ باب مثلہ سے ہے بروت انکی وافر تہی اس بات مین حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ
کے فعل کے ساتہہ تمسک کرتے تہے کیونکہ اونسے مروی ہے کہ جسوقت اونکو کام مہم پیش آتا تو وہ اپنے
بروت کو تاؤ دیتے واقدی نے کہا کہ امام مالک نے ۹۰ نوّے برس کی عمر پائی اور سفید بالون کو خضاب نہین
کرتے تہے اور کبہی حمام کے اندر نہین گئے نہایت خوش لباس تہے اور جامہای عدن کہ ایک شہر ہے
یمن مین اور وہان کے کپڑے نہایت نفیس و بیش قیمت ہوتے ہین پہنتے تہے اور مصر و خراسان کے

کپڑون سے اعلیٰ قسم کا استعمال فرماتے تھے غالب اوقات اونکا لباس سفید ہوتا تہا اکثر اوقات عمدہ عطر ملتے
تھے اور فرماتے کہ مین دوست نہین رکہتا ہون کہ حق تعالیٰ کسی کو نعمت و ثروت دے اور اوسکا اثر اوسپر
ظاہر نہو کیونکہ کتمان نعمت کا ایک نوع ہے کفران کی بستان المحدثین مین اسجگہ فرمایا ہے کہ نفاست ثیاب
اور اوسکی ضد مین سلف صالح کی نیت صالح تہی جو شخص نفاست کو دوست رکہتا تہا وہ اظہار نعمت الٰہی
کے واسطے کوشش کرتا تہا اور جو شخص لباس دون اختیار کرتا بہ نیت تواضع و عدم شہرت کے کرتا تہا
پس اونمین سے ہر ایک مصیب ہے اور ہر کسیکو ثواب مطابق اوسکی نیت کے نصیب انتہیٰ اشہب شاگرد امام
مالک نے کہا ہے کہ امام جسوقت عمامہ سر پر باندہتے تو ایک پلہ اوسکا ٹہوڑی کے نیچے سے
نکال کر اوسکو پیچ دیتے اور ایک جانب اوسکے درمیان دونون شانون کے چہوڑ دیتے اس دیار کے
عرف مین اوسکو شملہ کہتے ہین اور عرب عذبہ بولتے ہین اور جسوقت بضرورت آنکہہ مین سرمہ لگاتے
تو گہر مین بیٹہے رہتے باہر نہین آتے تھے اور بغیر علت و مرض کے سرمہ لگانے کو مکروہ رکہتے تہے
انگشتری اونکی چاندی کی تہی نگینہ اوسکا سیاہ تہا اور یہ آیت کریمہ اوسپر منقوش تہی حسبنا اللہ ونعم
الوکیل سطر اونکے شاگردون نے وجہ اختیار کرنے اس نقش کی پوچہی تو فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے
کلام مین مومنین کے حق مین فرمایا ہے قالوا حسبنا اللہ ونعم الوکیل مینے چاہا کہ مضمون اس
کلمے کا میرے نصب العین اور میرے دل کا نقش ہو اپنے دروازے پر یہ کلمہ لکہا تہا ماشاء اللہ جب
پوچہا تو فرمایا کہ حق تعالیٰ نے فرمایا ہے ولولا اذ دخلت جنتك قلت ماشاء اللہ اور میری جنت
میرا گہر ہے مینے چاہا کہ ہر بار گہر مین آؤن تو یہ کلمہ مجہے یاد آجائے اور میری زبان پر جاری ہو انکا گہر
مدینے مین حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا گہر تہا جو کہ کبار صحابہ رضی اللہ عنہم سے ہین اور
جای نشست مسجد شریف نبوی مین حضرت امیر المومنین عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی مجلس تہی فرماتے
تھے کہ مینے تمام عمر کسی سفیہ و سبک عقل کے ساتہہ ہمنشینی نہین کی امام احمد رحمہ اللہ نے فرمایا کہ یہ ایک
امر عظیم ہے کہ ہرگز سوای امام مالک کے غیر کو میسر نہین ہوا زمرۂ علماء مین اس سے بہتر کوئی فضیلت نہین ہے
کیونکہ صحبت سفہاء کی نور علم کو تیرہ و تاریک کر دیتی ہے کم سے کم ہمنشین انکا ذروۂ تحقیق سے حضیض

تقلید کی طرف تنزل کرتا ہے یہ بات نفاست علم مین قدح کرتی ہے امام مالک کو کسی نے کہاتے پیتے
مین نہین دیکہا یہ کام تنہائی مین کرتے اور باوجود اس تمام تمکین و وقار کے حسن خلق مین ساتہہ اہل
و اولاد و خدم و حشم کے مرتبہ عظیم مین تہے اس باب مین اتباع سنت و طریقۂ صحابۂ کرام کی رعایت فرماتے تہے
طلب علم کی حرص او نپر غالب تہی شروع طلب مین کہ سرمایۂ ظاہری اتنا نہ تہا گہر کی چہت او کہاڑ کر اوسکی
لکڑیون کو فروخت کر کے کتاب کے کام مین صرف کرتے بعد اسکے دنیا او نپر ہجوم کر آئی اور فتوح عظیم
ہوئی ابن خلکان نے کہا کہ اونہون نے قرارت بطور عرض کے نافع بن ابی نعیم سے اخذ کی اور
زہری و نافع مولا ی حضرت ابن عمر و محمد بن منکدر اور جماعت دیگر تابعین و تبع تابعین سے سماعت حدیث
کی کی اور او نسے اوزاعی و یحیی بن سعد نے اخذ کیا اور ہمراہ ربیعۂ رای کے نزدیک سلطان کے فتوی
دیکر فرماتے تہے کہ کم کوئی شخص ہے کہ اوس سے مینے علم سیکہا مگر وہ میرے پاس آیا اور مجہسے فتوی
پوچہا ابن وہب نے کہا کہ مینے مدینۂ منورہ مین منادی سنی کہ کوئی شخص فتوی نہ دے لوگون کو مگر
مالک بن انس اور ابن ابی ذئب حفظ بدرجۂ اتم رکہتے تہے فرماتے ایسا نہین ہوا کہ کسی چیز کو مینے اپنے
حافظے مین جگہہ دی ہو اور پہر اوسکو فراموش کیا ہو **حکایت** ابتدا جاوس کی مجلس افتا و تعلیم مین
سترہ برس کی عمر مین تہی کہتے ہین کہ اون دنون مین ایک عورت نے مدینے کی معدہ عورتون مین سے
قضا کی تہی غسالہ نے جسوقت نہلانے مین اوسکی شرمگاہ پر ہاتہہ رکہا تو کہا کہ یہ فرج کیا زناکار تہی
ہاتہہ فرج سے چپک گیا ہرچند تردد و تلاش کیا ہاتہہ اوس جگہہ سے جدا نہوتا تہا فقہا و علما کی طرف
رجوع کر کے چارہ کار چاہا سب کے سب علاج سے عاجز ہوئے حضرت امام حقیقت کو سمجہہ گئے فرمایا اس
غسالہ کو قذف کی حد لگاؤ اسی درے لگائے کہ ہاتہہ فرج سے جدا ہو گیا اوس دن سے انکی امامت
و ریاست لوگون کے ذہن مین مستقر و راسخ ہو گئی فرماتے تہے کہ مینے اپنے ہاتہہ سے ہزار حدیثین لکہی ہین
ابن حبیب کہ اونکے اصحاب برگزیدہ سے ہین کہتے ہین کہ امام تمام مجلس افادہ و اسماع حدیث مین ایک
طور پر جلوس فرماتے تہے زانو نہین بدلتے تہے واسطے تادب کے ساتہہ حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ
و آلہ وسلم کے اونکو اس باب مین نہایت احتیاط تہا جب کوئی شخص واسطے طلب علم کے اون کے

دروازے پر آتا تو اپنی لونڈی سے کہتے جا اور پوچھ کہ فتوی چاہتا ہے یا حدیث اگر کہتا کہ فتوی چاہتا ہون تو باہر آکے اوسکے فتوی کا جواب دیدیتے اور اگر کہتا حدیث چاہتا ہون تو اوسکو بٹھاتے اور تازہ غسل کرتے لباس پاکیزہ پہنتے اور خود کو مطیب و منظف کرتے و سادہ رکھتے و سادی پر باہیبت و وقار جلوس کرتے اوسوقت اجازت دیتے تو وہ شخص آتا اور اوسکو حدیث سنواتے جب اس باب مین گفتگو کی تو فرمایا مین دوست رکھتا ہون کہ رسول الله صلی الله علیہ وآلہ وسلم کی حدیث کی تعظیم کرون اور اوسکو بیان نہ کرون مگر طہارت پر متمکن ہوکر راہ مین اور کہڑے اور جلدی حدیث نہین کرتے تھے اور فرماتے مین دوست رکھتا ہون کہ جو مین رسول الله صلی الله علیہ وآلہ وسلم سے حدیث کرتا ہون اوسکو سمجھون باوجود ضعف و کبرسن کے مدینہ منورہ مین سوار نہین ہوتے تھے اور فرماتے مین سوار نہین ہوتا ہون اوس شہر مین جسمین رسول الله صلی الله علیہ وآلہ وسلم کا جثہ مبارک مدفون ہے **حکایت** ابن مبارک رضی الله عنہ فرماتے ہین کہ مین ایک دن نزدیک امام کے حاضر ہوا اور امام روایت حدیث فرمارہے تھے بچھونے ڈنک مارا اور دس بار یا زیادہ مارا امام کے چہرے کا رنگ متغیر ہوا اور زرد پڑگیا لیکن روایت حدیث کی قطع نہین کی اور کوئی لغزش کلام مین ظاہر نہ ہوئی بعد تمامی مجلس اور متفرق ہوجانے لوگون کے مینے کہا یہ کیا تہا فرمایا یہ صبر مینے واسطے اظہار تجلد و دلیری و شکیبائی کے نہین کیا بلکہ محض واسطے تعظیم حدیث شریف کے یہ تحمل کیا **حکایت** سفیان ثوری رضی الله عنہ اونکی مجلس مین حاضر ہوئے اور عظمت و جلال و شوکت و ابہت اوس مجلس کو اور کثرت انوار و برکات کو دیکہا تو یہ قطعہ پڑہا **قطعہ**

والسائلون نواکس الاذقان	یدع الجواب فلا یراجع ھیبۃً
فھو المھاب ولیس ذا سلطان	ادب الوقار وعز سلطان التقیٰ

حکایت بشر حافی رضی الله عنہ نے فرمایا ہے کہ منجملہ زینت دنیا کے یہ نعمت ہے کہ کوئی کہے حدثنا مالک یعنی اونکی شوکت و ابہت کا رتبہ وہانتک پہونچا ہے کہ اونکا تلمذ مفاخر دنیا وی مین معدود ہے باوجود اسکے کہ حقیقت مین وسائل آخرت و امور دین سے ہے امام مالک رحمہ الله تعالی اس بیت کو بہت پڑہا کرتے تھے **ع**

بستان المحدثین مین فرمایا ہے کہ یہ شعر باب حکمت سے ہے کہ مضمون حدیث نبوی کو نظم فرمایا ہے منجملہ اونکے کلام کے ایک یہ ہے کہ لیس العلم بکثرۃ الروایۃ انما ھو نور یضعہ اللہ فی القلب یہ کلمہ انکا ایک تحقیق رکہتا ہے بس عمیق کما لا یخفی ایک دن اونسے پوچہا کہ آپ طلب علم مین کیا فرماتے ہین فرمایا حسن جمیل لکن انظر ما یلزمك من حین تصبح الی ان تمسی فالزمہ اونکے اس کلام مین بہی غور کرنا چاہئے اور فرمایا لا ینبغی للعالم ان یتکلم بالعلم عند من لا یطیقہ فانہ ذل واھانۃ للعلم انتھے تمام عمر حد حرم مدینہ منورہ مین قضای حاجت نہین کی حرم شریف سے باہر جاتے تھے مگر مرض وضرورت مین اونکی مجلس مین شور وغوغا اور آواز بلند نہین ہوتی تہی اور خود کسی پر نہین پڑہتے تہے تلامذہ پڑہتے اور خود سنتے تہے یہ تقید اس واسطے تہا کہ اونکے زمانے مین ایک جماعت اہل عراق کی قرارت علی الشیخ کو وجوہ تحمل حدیث سے شمار نہین کرتے تہے اور لفظ شیخ سے سماع چاہتے تہے اوس جماعت کے وہم دور کرنے کو اکثر علماء مدینہ منورہ وحجاز نے یہ روش اختیار کی تہی ورنہ قدیم مین نزدیک محدثین کے قرارت الشیخ علی التلمیذ مروج ومعمول تہی باوجود اسکے یحیی بن بکیر نے چودہ بار کتاب مؤطا کو امام مالک سے بقرارت اونکی سنا **حکایت** ابو عروہ نے کہا ہے کہ مین ایک دن امام مالک کے پاس تہا کہ ایک شخص آیا اور عیوب ونقائص صحابہ رضی اللہ عنہم کے ذکر کرنے لگا امام نے اوس سے فرمایا سُن اور یہ آیت کریمہ پڑہی محمد رسول اللہ والذین معہ اشداء علی الکفار رحماء بینھم اور یہانتک پہونچے لیغیظ بھم الکفار اور فرمایا کہ جو شخص اصحاب پیغمبر کے ساتہہ باطن مین بُرا ہوا اور اونسے ناخوش زندگی کرے تو وہ اِس لفظ مین داخل ہے اسکو سمجہہ لے **حکایت** حافظ ابو نعیم اصفہانی رضی اللہ عنہ نے حلیۃ الاولیاء مین بسند صحیح امام مالک کے ذکر مین کہا ہے کہ ایک شخص نے اصحاب ابن مبارک سے جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خواب مین دیکہا عرض کیا یا رسول خدا آپ کا زمان برکت نشان منقضی ہو چکا اب اگر امور دین مین ہمکو کوئی شک وشبہہ دل مین آوے تو کس آدمی سے تحقیق کرین فرمایا کہ جو مشکل تمکو

لہ تحقیقی از اولاد حضرت زبیر رضی ... [illegible]

پیش آئے مالک بن انس سے پوچہہ **حکایت** اسی کتاب مین ہے کہ ابوعبداللہ مولائی شیبین کہ آدمی
متقی وعابد تہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت سے مشرف ہوا دیکہا کہ آپ مسجد مین تشریف رکہتے ہین
اور لوگ آپکے گرد حلقہ مارے ہوئے ہین اور امام مالک آپ کے روبرو کہڑے ہین اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
کے آگے مشک کہا ہوا ہے آپ اوس مشک سے مٹہی مٹہی امام کو عنایت فرماتے ہین امام بطریق نثار اوسکو
لوگون پر چہڑکتے ہین تعبیر اسکی دل مین ایسی آئی کہ علم نبوی اول امام مالک مین ظاہر ہوا بعد اسکے اونکے
واسطہ سے دوسرے لوگون کو پہونچا **حکایت** محمد بن رمح مصری اوستاد مسلم صاحب صحیح نے کہا کہ
ایکدن مینے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خواب مین دیکہا اور عرض کیا کہ ہم لوگ مالک ولیث کے حق
مین مختلف ہین کہ ان دونو مین سے کون زیادہ تر عالم ہے فرمایا مالک میرے تخت کا وارث ہے اوسوقت مین
ایسا سمجہا کہ گویا مراد تخت سے علم ہے **حکایت** واقدی نے کہا کہ امام مالک اول مسجد مین آتے جمعہ و
جنائز کی نمازون مین حاضر ہوتے بیمارونکی عیادت کرتے اور بعض حقوق اونکے ادا فرماتے مسجد مین
جلوس کرتے لوگ اونکے پاس جمع ہوتے تہے بعد اسکے بیٹہنا ترک کیا نماز پڑہکر گہر چلے جاتے اور جنائز
مین نہ آتے بلکہ اونکے گہر والون کی تعزیت کرتے بعد اسکے یہ سب چہوڑ دیا جب اسمین گفتگو کی تو فرمایا
لیس کل الناس یقدر ان یتکلم بعذرہ یعنی سب لوگ اپنا عذر بیان نہین کرسکتے ہین **حکایت**
ہارون رشید نے امام مالک کو تین ہزار دینار دئے اور کہا میرے ہمراہ مدینہ سے باہر چلو تاکہ تمسے علم دین کا فائدہ
حاصل کرون امام نے فرمایا مین ساری دنیا کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مدینے پر اختیار
نہین کرتا ہون یہ تیرے دینار ہین تو چاہے تو لیلے چاہے اونکو چہوڑدے **حکایت** ہارون
رشید نے امام مالک سے کہا کہ آپ ہمارے پاس آیا کرین تاکہ ہمارے بچے آپ سے سنین یعنی موطا کو
فرمایا ای امیر المومنین یہ علم تمسے باہر آیا ہے تم چاہو اوسکا اعزاز کرو تو وہ معزز ہوگا تم چاہو ذلیل
کرو تو وہ ذلیل ہوگا العلم یوتی ولا یاتی یعنی علم کے پاس آتے ہین علم خود نہین آتا ہارون نے
کہا سچ کہتے ہو اور اطفال کو فرمایا کہ مسجد مین جاکر ہمراہ دوسرون کے سُنین امام مالک تبع تابعین سے
ہین بعض نے اونکو تابعین سے شمار کیا ہے کیونکہ اونہون نے عائشہ دختر سعد بن ابی وقاص

رضی اللہ عنہا کو دیکہا ہے اور وہ صحابیات مین تہین یہ کبہی مدینۂ منورہ سے باہر نہیں گئی مگر ایک بار حج کے واسطے مدت العمر مسجد آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور روضۂ شریف مین درس کہتی تہی **حکایت** حافظ ابو عبد اللہ حمیدی نے جذوۃ المقتبس مین قعنبی سے روایت کیا ہے کہ مین امام کے پاس آیا اونکے مرض موت مین اور سلام کر کے بیٹہہ گیا مینے دیکہا کہ وہ روتے ہین مینے کہا آپ کیون روتے ہو فرمایا مین کیون نہ روؤن مجہسے زیادہ ترحقدار رونیکا کون ہے قسم ہے خدا کی مین دوست رکہتا ہون کہ عوض ہر فتوی و مسئلے کہ مینے اپنی رای سے کہا ہے مجہکو کوڑے مارے جاتے مجہے گنجایش تہی اوس امر مین جسکی طرف مینے سبقت کی کاش مین فتوی نہ دیتا **حکایت** امام شافعی رضی اللہ عنہ فرماتے ہین کہ میری پہوپہی نے مجہسے کہا کہ مینے آجکی رات ایک عجیب خواب دیکہا ہے گویا کوئی کہتا ہے کہ آجکی رات وہ شخص جو کہ ساری زمین والون سے علم و فقہ دین مین زیادہ تہا مر گیا جب مینے اوس رات کا حساب کیا تو وہ رات امام مالک کی وفات کی تہی اونکی وفات سنہ یکصد و ہفتاد و نہ ہجری مین ہوئی کسی بزرگ نے اونکے تولد و وفات کی تاریخ اس رباعی مین نکالی ہے **رباعی**

فخر الایمۃ مالک +	نعم الامام السالک		
مولدہ نجم الہدی	وفاتہ فاز مالک		:

ابن الفرات نے اپنی تاریخ مین کہا ہے کہ دہم ربیع الاول کو وفات ہوئی اور ولادت سنہ ۹۰ نوے یا یکانوے مین اور سمعانی نے کہا ترانوے یا چورانوے مین بقیع مدینۂ منورہ مین مدفون ہوئے جناب توفیق دام مجدہ فرماتے ہین کہ جب سنہ ۱۲۸۵ ہجری مین بحضور مدینۂ منورہ شرف اندوز ہوا تو اونکے مزار مبارک پر کہ اندر گنبد رفیع کے ہے پہونچکر دعای ماثور و فاتحہ پڑہی وللہ الحمد یہ تلخیص ہے اتحاف النبلاء کی امام عالی مقام کے مناقب بسیار و بیشمار ہین ایمۂ دین نے اس باب مین مستقل کتابین لکہی ہین حطہ و تاج مکلل و بستان المحدثین مین بہی خوب بسط سے انکا ترجمہ لکہا ہے رحمہ اللہ تعالی +

ترجمۂ امام احمد رضی اللہ عنہ صاحب مسند

ابو عبد اللہ احمد بن محمد بن حنبل بن ہلال بن اسد بن ادریس بن عبد اللہ بن حیان بن عبد اللہ بن انس بن

عوف بن قاسط بن مازن بن شیبان بن ذہل بن ثعلبہ بن عکابہ بن صعب بن علی بن بکر بن وائل بن
قاسط بن ہنب بن اقصیٰ بن دعمی بن جدیلہ بن اسد بن ربیعہ بن نزار بن معد بن عدنان شیبانی مروزی
اِنکے نسب مین صحیح یہی ہے اِنکی والدہ شریفہ حالت حمل مین بلدۂ مرو سے نکلین اور بغداد مین آئین
ربیع الاول کی بارہوین یا دسوین تاریخ ۱۶۴ھ ہجری کو یہ پیدا ہوئے بعض نے کہا کہ مرو ہی مین متولد ہوئے
اور بحالت شیرخوارگی بغداد کو لیگئے یہ امام محدثین روی زمین ہین انہون نے اپنی مسند مین وہ حدیثین
جمع کی ہین کہ انکے غیر کو اتفاق نہین ہوا اور اِنکو الف الف حدیثین یاد تہین یہ امام شافعی رضی اللہ
عنہ کے اصحاب سے ہین ہمیشہ اونکے مصاحب رہے یہانتک کہ امام شافعی نے مصر کی طرف سفر کیا اِنکے
حق مین فرماتے تھے کہ مین بغداد سے نکلا اور مینے وہان اِنسے زیادہ تر متقی و فقیہ نہین چھوڑا حضرت
شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمہ نے اشعۃ اللمعات ترجمۂ مشکوٰۃ شریف مین لکھا ہے کہ امام احمد حدیث
و فقہ و زہد و ورع و عبادت مین پیشوا و مقتدا تھے اِنہین کے سبب سے صحیح سقیم سے اور مجروح معدل
سے پہچانا گیا انکا نشو و نما بغداد مین ہوا اوس دیار مین طلب علم و تحصیل حدیث کی اور جب اوس طرف
کے مشائخ کی سماع حدیث سے فارغ ہوئے تو واسطے تحصیل سند عالی اور سماع حدیث کے اپنے
وطن سے طرف کوفہ و بصرہ و مکہ و مدینہ و یمن و شام و جزیرہ کے رحلت کی ان شہرون کے علماء
و مشائخ سے کتابت و سماع حدیث فرمائی یزید بن یحییٰ بن سعید بن قطان اور سفیان بن عیینہ اور بہت
خلائق سے روایت رکہتے ہین اور آنسے مشائخ عظام و علماء اعلام روایت رکہتے ہین جیسے محمد بن
اسمٰعیل بخاری و مسلم بن حجاج قشیری و ابو زرعہ و ابوداؤد سجستانی اور غیر اِنکے اسحٰق بن راہویہ رحمہ اللہ
نے اِنکے حق مین کہا ہے کہ احمد بن حنبل حجت ہین درمیان خدا اور بندگان خدا کے روی زمین پر
احمد سعید دارمی نے کہا مینے کسی جوان کو نہین دیکہا کہ وہ زیادہ تر حافظ ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ و
آلہ وسلم کی حدیث کا احمد بن حنبل سے اِنکا مسند درمیان لوگون کے مشہور و معروف ہے اور اِنکی
کتاب اِنہین کے زمانے مین اعلیٰ و ارفع و اجمع کتب تہی ابوداؤد سجستانی سے منقول ہے کہا مجالست
ساتھ احمد بن حنبل کی مجالست آخرت کی ہے اور کسی چیز کی امور دنیا سے اونکی مجلس ہین یاد نہوتی تہی

حکایت کہتے ہین کہ اونہون سنے فقر اختیار کیا تہا ستر برس اوسپر صبر کیا کسی آدمی سے کوئی چیز قبول نہین کی محمد بن موسی کہتے ہین کہ حسن بن عبدالعزیز کے لیے اونکی میراث ایک لاکہہ دینار زر سرخ مصر سے لد واکر بغداد بہیجے اونہون سنے اونمین سے تیس توڑے سونے کے کہ ہر ایک ہزار اشرفی کا تہا واسطے امام احمد کے بہیجے اور کہا ای ابوعبداللہ یہ وجہ مجہکو میراث حلال سے پہونچے ہین تم انکو لے لو اور اپنے عیال پر خرچ کرو امام احمد نے کہا مجہکو کچہہ حاجت نہین ہے اور اوسمین سے کچہہ قبول نہین کیا

گرچہ گرد آلود فقرم شرم باد از ہمتم	۵	گر بآب چشمۂ خورشید دامن ترکنم

باب صبر و توکل و استغنا و ورع و احتیاط مین حکایات عجیب و غریب اونسے نقل کی ہین وہ دلالت کرتی ہین اسپر کہ وہ درجۂ علیا و مرتبۂ قصوی کو پہونچے ہوئے تہے رحمۃ اللہ علیہ رحمۃ واسعۃ کاملۃ اقوای حجج و اسنای براہین و علو مقام و رفعت مکان و قوت مذہب و اجتہاد اس امام اجل و اکرم سے یہ بات ہے کہ شیخ شیوخ و قدوۂ اولیا و قطب اقطاب و فرد احباب حضرت شیخ محی الدین عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ و ارضاہ اونکے مذہب کے حامل ہو تابع اونکے اقوال کے ہین بہجۃ الاسرار مین اور اونکے مناقب مین لکہا ہے وکان یفتی علی مذہب الشافعی و احمد بن حنبل بیان سے ظاہر ہوتا ہے کہ آنحضرت کا اجتہاد تہا کہ ان دونون مذہب مشہور سے ایک کے ساتہہ موافقت رکہتا تہا سقر وہی بات ہے کہ وہ حنبلی مذہب ہین اور ذکر اونکا حنابلہ مین واقع و ثابت ہے غرضکہ مناقب انکے بیحد ہین ایک جماعت نے انکے ترجمہ مین کتابین مستقل تالیف کی ہین یہ بطور نمونہ کے اتحاف النبلا سے نقل کیا گیا ہے حطہ و تاج مکلل وغیرہ مین نہایت بسط کے ساتہہ انکا ترجمہ منقول ہے وفات انکی روز جمعہ بارہوین ربیع الاول یا تیرہوین ربیع الآخر ۲۴۱ھ دو سو اکتالیس ہجری کو بغداد مین ہوئی مقبرۂ باب حرب مین مدفون ہوئے باب حرب منسوب ہے طرف حرب بن عبداللہ کے یہ ایک شخص تہے اصحاب ابوجعفر منصور سے اور محلہ حربیہ بہی اسی دروازے کی طرف منسوب ہے قبر امام احمد کی وہان مشہور ہے یزار و یتبرک بہ جب ہمراہیان جنازۂ امام کا شمار کیا تو آٹہہ لاکہہ مرد اور ساٹہہ ہزار عورتین تہین کہتے ہین کہ اونکے وصال کے دن بیس ہزار نصرانی و یہودی مسلمان ہو گئے قال ابن خلکان

حکایت ابوالفرج بن جوزی نے کتاب اخبار بشر بن حارث حافی کے باب چھیالیس مین ذکر کیا ہے کہ ابراہیم حربی نے حدیث کی کہا کہ مینے بشر حافی رضی اللہ عنہ کو خواب مین دیکھا گویا وہ باب مسجد رصافہ سے خارج ہوئے اور اونکی آستین مین کوئی شئی حرکت کرتی تہی مینے کہا اللہ نے تمہارے ساتہہ کیا کیا کہا مجھے بخشدیا اور میرا اکرام کیا مینے کہا کہ آپ کی آستین مین یہ کیا ہے کہا ہمپر رات کو احمد بن حنبل کی روح آئی سوا وسپر دُر و یاقوت نثار ہوئے پس یہ اونمین سے ہین جو مینے اوٹھا لیے تہے مینے کہا کہ یحیی بن معین و احمد بن حنبل نے کیا کیا کہا مین نے اونکو چھوڑا ہے کہ اونہون نے رب العالمین کی زیارت کی اور اونکے لیے دستر خوان رکہے گئے ہین مینے کہا کہ تمنے کیون اونکے ساتہہ نہ کہایا کہا اوسنے جان لیا کہ کہانا میرے نزدیک بی قدر ہے اسلیے اوسنے اپنی وجہ کریم کی طرف نظر کرنا میرے لیے مباح کردیا ہے انتہے یہ خواب اور اسکے سوا اور خواب آخر کتاب مین مذکور ہین امام احمد رضی اللہ عنہ کے دو فرزند تہے عالم کامل ایک صالح دوسرے عبداللہ اول صالح کا انتقال ہوا رمضان ۲۶۶ھ دوسو چہیاسٹھ کو اصفہان مین اور وہ وہانکے قاضی تہے ولادت اونکی ۲۰۳ھ دوسو تین مین ہوئی تہی اور عبداللہ ۲۹۰ھ دوسو نوے تک باقی و زندہ تہے اونکی وفات روز یکشنبہ ہشتم جمادی الاولی یا اُخریٰ لعمر ۷۷ سال ہوئی انکی کنیت ابوعبدالرحمن ہے امام احمد انہین کے ساتہہ کنیت کیے جاتے تہے انہین نے اپنے والد کی مسند کو ترتیب دیا اور اوسپر زیادہ کیا رحمہم اللہ تعالی

ترجمۂ امام بخاری صاحب جامع صحیح رضی اللہ تعالی عنہ

محمد بن ابی الحسن اسمعیل بن ابراہیم بن مغیرہ بن احنف جعفی بالولاء بخاری حافظ حجۃ علم حدیث مین صاحب جامع صحیح و تاریخ طلب حدیث مین طرف اکثر محدثین اعصار کے رحلت کی خراسان و جبال و مدن و عراق و حجاز و شام و مصر مین لکہا بغداد مین آئے وہان کے لوگ اونکے پاس جمع ہوئے اونکے فضل کا اعتراف کیا اور علم روایت و درایت مین اونکے تفرد کی شہادت دی حمیدی نے جذوۃ المقتبس مین اور خطیب نے تاریخ بغداد مین ذکر کیا ہے کہ جب بخاری بغداد مین پہونچے تو اہل بغداد نے کہ اصحاب حدیث تہے اونکی خبر سُنی واسطے امتحان کے متن و اسناد ایک سو حدیث کے مقلوب کیے اور ایک حدیث کا متن دوسری حدیث کی اسناد کو دیا اور وہ سو حدیثین بحساب فی کس دس دس حدیث کی دس آدمیون کے سپرد کین اور کہا کہ تم ان حدیثون

کو مجلس معین مین بخاری سے پوچھو جب مجلس حدیث منعقد ہوئی اور اصحاب حدیث کا اونمین بعض غربائے
خراسان وغیرہ بھی تھے حاضر ہوئے ایک آدمی سنے اون دس آدمیون سے نکل کر ایک حدیث
اون حدیثونمین سے پوچھی بخاری نے کہا لا اعرفہ یعنی مین اس حدیث کو نہین پہچانتا ہون دوسری
حدیث کا پوچھا یہی جواب پایا یہانتک کہ ساری حدیثون کا سوال کر کے فارغ ہوا فقہای مجلس سے
بعض نے بخاری کی فطانت کا حکم لگایا بعض نے عجز و تقصیر کا حکم کیا اسکے بعد دوسرا آدمی اوٹھا
اور ایک حدیث کا پوچھا بخاری نے کہا لا اعرفہ پس ہر حدیث کو سائل نے یکی بعد دیگری پیش کیا
یہانتک کہ اپنی دس حدیثون سے فارغ ہوا اور بخاری اس طرح لا اعرفہ کہتے تھے بعد اسکے تیسرا چوتھا
آدمی اوٹھا اور پوچھا یہانتک کہ دس کے دس آدمی فارغ ہو گئے اور کوئی باقی نرہا بخاری نے سائل
اول کی طرف توجہ کی اور کہا کہ تیری پہلی حدیث ایسی اور دوسری ایسی ہے یہانتک کہ دسون کو بیان
کیا ہر متن کو اوسکی اسناد کی طرف اور ہر اسناد کو اوسکے متن کی طرف قلب کیا اسی طرح دوسرون کے
ساتھہ کیا لوگ اونکے فضل و حفظ کے مقر و مذعن ہوئے ابن صاعد جب بخاری کا ذکر کرتے تو کہتے
الکبش النطاح یعنی مینڈھا سینگ مارنے والا ابو یعلی خلیلی نے کہا یعنی کتاب الارشاد مین کہ ولادت
بخاری کی بارھوین رات شوال روز جمعہ بعد نماز عشا سنہ ۱۹۴ ایک سو چورانوے مین ہوئی ایک مرد لاغر جسم
تھے نہ دراز نہ کوتاہ اول شخص جو انکے لوگون مین سے مسلمان ہوا وہ مغیرہ ہین اول مجوسی تھے یمان
جعفی والی بخارا کے ہاتھہ پر اسلام لائے اس واسطے بخاری کی نسبت طرف جعفی کی کہتے ہین بخاری پیشوا
و مقتدا فن حدیث اور اہل حدیث کے تھے اشعۃ اللمعات مین لکھا ہے کہ اونکے لقب درمیان محدثین کے
امیر المومنین فی الحدیث اور ناصر الاحادیث المصطفویہ و ناشر المواریث المحمدیہ ہین علمای زمان نے
اونکی بیحد و اندازہ مدح و تعظیم کی ہے مسلم صاحب صحیح جب اونکے پاس آتے تو کہتے کہ تم مجھے چھوڑ دو تاکہ
مین تمہارے پاؤن کا بوسہ لون ای طبیب الاحادیث اور ای استاذ الاوستاذین اور ای سید المحدثین
ترمذی نے کہا ہے اونکی مثل نہین دیکھا اللہ تعالی نے اونکو اس امت کی زینت کیا ہے ابن المدینی
فرماتے تھے کہ اونہون نے اپنا مثل نہین دیکھا ابن خزیمہ نے فرمایا کہ نہین ہے نیچے کبودی آسمان کے

زیادہ تر حدیث کا جاننے والا اور زیادہ تر یاد رکھنے والا اون سے بعض علماء نے کہا ہے کہ وہ ایک
آیت تھی آیات الٰہی سے کہ روی زمین پر چلتی ہے انکے والد ابرار اخیار و اہل روایت سے تھے ابن مبارک
کے ساتھہ صحبت رکھتے اور اونکو روایت حدیث کی اصحاب امام مالک اور اونکے طبقے سے تھے اور مستجاب الدعوۃ
تھے یہانتک کہ بارہا کہتے خداوندا میری دعاؤن کو مستجاب مت کر اور کچھہ واسطے آخرت کے رکھہ چھوڑ انکی
والدۂ شریفہ بھی مستجاب الدعوت تھین کہتے ہین کہ دس برس کی عمر مین ملہم بحفظ حدیث ہوئے
گیارہوین برس مین اپنے شیخ کی غلطی بیان کی سولہ برس کی عمر مین کتاب ابن مبارک و وکیع حفظ کر ڈالے
اور کتب اصحاب رای پر اطلاع پائی اوسوقت انکے والد مع والدہ و برادر انکو واسطے حج کے لے گئے
اٹھارہ برس کے سن مین کتاب قضایای صحابہ و تابعین تصنیف کی بعد اسکے مدینہ منورہ مین حضور صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کی قبر معطر و منور و مطہر کے نزدیک تاریخ کبیر تالیف فرمائی چاندنی راتون مین لکھتے واسطے
سماع و قرات حدیث شریف کے متعدد سفر بلاد اسلام کے کئے اونسے منقول ہے کہ کہا مینے دوبار واسطے
استفادۂ حدیث شریف کے مصر و شام کا سفر کیا اور چار بار بصرے مین آیا اور چھہ برس حجاز مین اقامت
کی اور مین شمار نہین کر سکتا ہون کہ کتنی بار ہمراہ محدثون کے کوفہ و بغداد مین آیا اور فرمایا کہ مین ایک
ہزار اسی آدمیون سے روایت رکھتا ہون اور حفظ کتاب حدیث کا اونسے کیا ہے اور اس عدد مین
غیر صاحب حدیث کا نہ تھا مشائخ انکے پانچ طبقے پر ہین تبع تابعین[1] و اتباع[2] تبع[3] و اقران[4] اور اصحاب
اونکے اور بعض[5] اونکے شاگرد ہین کہ اونسے بھی روایت کی ہے اونسے منقول ہے کہ فرمایا محدث کامل
نہین ہوتا ہے یہانتک کہ لکھے اپنے من فوق اور اپنے مثل اور اپنے من دون سے اور بہت سے
خلائق انسے روایت حدیث رکھتے ہین جیسے مسلم اپنے غیر صحیح مین اور ترمذی و ابن خزیمہ و فربری
اور انکے سوا اور ہین اور قریب ایک لاکھہ آدمیون کے بخاری سے حدیث کی روایت رکھتے ہین
ذکر کیا ہے کہ امام بخاری نہایت متمول تھے بسبب اوس مال کے جو اونکو اپنے والد کی میراث سے پہونچا
تھا اور جوانمرد و سخی و صاحب مروت و متورع و محتاط تھے سارے امور مین اور فقراء پر تصدق کرتے
طالبان علم حدیث شریف کی بہت رعایت فرماتے تھے اور نہایت کم کھاتے تھے مروی ہے کہ ایکبار

نمازمین تھے زنبور نے سترہ بار ڈنک مارا نماز نہین توڑی امام بخاری رضی اللہ عنہ کے سوای جامع صحیح کے اور کتابین بھی ہین جیسے کتاب ادب مفرد وغیرہ ان دنون مین جناب توفیق دام ظلہ نے کتاب ادب مفرد کا ترجمہ زبان اردو مین لکھا ہے اور اوسکا نام توفیق الباری لترجمۃ الادب المفرد للبخاری رکھا ہے یہ ترجمہ نہایت سلیس عام فہم خوش عبارت خوش اسلوب ہے حیز طبع مین ہے اللہ سبحانہ اوسکو قبول فرمائے اور توفیق حسن عمل کی روزی کرے اور اونکے فیض کو تا دیرگاہ قائم دائم رکھے اور عافیت دارین اور حسن خاتمہ ارزانی فرمائے آمین ثم آمین **حکایت** جسوقت بخاری بخارا سے باہر گئے اور یہ خبر سمرقند مین پہونچی تو سمرقند والون نے ایک خط لکھا اور درخواست کی کہ سمرقند مین تشریف لائین امام بخاری سمرقند کی طرف متوجہ ہوئے جب قریہ خرتنگ مین پہونچے تو معلوم ہوا کہ وہان کے لوگ انکے رہنے مین اختلاف رکھتے ہین اوس جگہہ توقف کیا کہ دیکھین کہ امر کس بات پر قرار پاتا ہے ایک رات ملاحظہ اختلاف واختلاط خلائق اور اونکے فتنے مین واقع ہونیکے خوف سے ملول دل تنگ تھے بعد نماز تہجد کے دعا کے واسطے ہاتھ اوٹھائے اور کہا اللھم ضاقت علی الارض بما رحبت فاقبضنی الیک اوسی ماہ مین وہان رنجور ہوئے اور بعد نماز عشا غرہ شوال ۲۵۶ھ دوسو چھپن شب شنبہ کو وفات پائی اور روز عید الفطر بعد نماز ظہر مدفون ہوئے خرتنگ بفتح خاء معجمہ وسکون را ایک گانون ہے سمرقند کے گانون سے اور بخارا ایک شہر ہے مدن ماوراء النہر سے درمیان اوسکے اور سمرقند کے آٹھ دن کی مسافت ہے کسی شخص نے تاریخ ولادت ووفات وسالہای عمر کے اس رباعی مین نظم کی ہے

رباعی

کان البخاری حافظا ومحدثا	جمع الصحیح مکمل التحریرا
میلادہ صدق ومدۃ عمرہ	فیہا حمید وانقضی فی نورا

حکایت ابوبکر خطیب بغدادی نے بسند خود عبد الواحد طراد سے نقل کیا ہے کہا مینے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خواب مین دیکھا کہ ساتھ ایک جماعت کے اصحاب سے کھڑے ہوئے انتظار فرماتے ہین مینے سلام عرض کیا آپنے میرے سلام کا جواب دیا مینے عرض کیا یا رسول اللہ اس جگہہ مین آپ کے

کہڑے رہنے کا کیا سبب ہے فرمایا انتظار محمد بن اسمعیل یعنی مین محمد بن اسمعیل کا انتظار کر رہا ہون بعد چند دن کے امام بخاری کی وفات کی خبر پہونچی مینے جب اونکی وفات کا وقت تفحص کیا تو وہی گہڑی تہی جو کہ خواب مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو مینے دیکہا تہا ماشاء اللہ تعالی ؎

بچہ ناز رفتہ باشد زجہان نیاز مندی		کہ بوقت جان سپردن بسرش رسیدہ باشی

جب اونکو دفن کر چکے تو اونکی قبر شریف سے مشک اذفر کی خوشبو اوڑی اور اس خوشبو کو ایک مدت اونکی قبر کی مٹی سے سونگہتے تہے لوگ زیارت کے واسطے آتے اور وہانکی خاک تبرکاً لیجاتے تہے یہانتک کہ اونکی قبر شریف مین ایک گڑہا پڑ گیا لوگون نے اوسپر لکڑی کا پنجرہ بنا دیا پہر لوگ اوس پنجرے کے گرد کی مٹی لیجاتے اور وہی خوشبو سونگہتے مدت مدید تک وہ خوشبو باقی رہی ؎

ہر جا کہ تو بگذری و بر داری پی		گل روید و لالہ روید اندر پی وے
جمال ہمنشین در من اثر کرد	؎	وگرنہ من ہمان خاکم کہ ہستم

ذکر ذلك فی اشعۃ اللمعات امام بخاری رضی اللہ عنہ مستجاب الدعوۃ تہے اونہون نے واسطے قاری صحیح کے بہی دعا کی ہے وہ ضرور مستجاب ہوئی ہو گی الحمد للہ کہ یہ عاصی اونکے صحیح کے پڑہنے بلکہ پڑہانے کے ساتہہ موفق ہوا اونکے نفس مبارک سے کہ حق مین قاری کے جاری ہوا کون امید ہے کہ دامنگیر دل کی نہین ہوتی ہے اور نیز یہ بندہ بخاری الاصل ہے اگرچہ یہ نرا اشتراک نسبت ہے ولیکن بر اس اضافت کی خواہی نخواہی ماٴمول و مرجو ہے کما قیل ؎

فی الجملہ نسبتی بتو کافی بود مرا		بلبل ہمین کہ قافیہ گل شود بس ست

رزقنا اللہ تعالی علومہم واعمالہم وحشرنا یوم القیامۃ فی زمرتہم واولانا احوالہم انہ قریب مجیب یہ تلخیص ہے اتحاف النبلاء کی اذکار ترجمہ حطہ و تاج مکلل مین بہت طویل لکہا ہے طالب راغب ان کتب کی طرف رجوع کر سکتا ہے ✢

ترجمہ امام مسلم بن حجاج صاحب جامع صحیح

ابو الحسین مسلم بن الحجاج بن مسلم القشیری بن ورد بن کرشاد النیسابوری صاحب جامع صحیح ایک امام تہے

ایمۂ حفاظ و اعلام محدثین سے طلب علم مین حجاز و شام و عراق و مصر کی طرف سفر کیا اور یحیی بن یحیی نیسابوری اور امام احمد بن حنبل و اسحق بن راہویہ و عبد اللہ بن مسلمہ قعنبی وغیرہم سے سماعت کی اور بارہا بغداد مین تشریف لائے بغدادی اونسے روایت رکہتے ہین آخر آنا اونکا بغداد مین سنہ ۲۵۹ ہجری مین تہا ترمذی ایسے راوی ہین یہ ثقات حفاظ سے تہے سوای صحیح کے انکی اور تصنیفات بہی ہین انکی ولادت سنہ ۲۰۴ دوسوچہہ مین ہوئی اور وفات بالاتفاق شام یکشنبہ بست و پنجم رجب سنہ ۲۶۱ دوسو اکسٹھ مین ہوئی عمر انکی ۵۵ سال کی تہی روز دوشنبہ کو دفن ہوئے **حکایت** کہتے ہین کہ مجلس مذاکرہ حدیث مین ایک حدیث اونسے پوچہی اوسکو انہون نے نہ پہچانا گہر آئے اپنی کتابون مین اوسکے ڈہونڈہنے کے واسطے مشغول ہوئے کہجورون کا ٹوکرا اونکے روبرو رکہا تہا ایک ایک بطور نقل کے اوٹہا کر کہاتے تہے یہانتک کہ کہجورین تمام ہوگئین اور حدیث کی فکر مین کچہہ شعور نہ رہا اور حدیث ملگئی یہ کثرت اکل اونکی موت کا سبب ہوگئی **حکایت** ابوحاتم رازی نے کہ اجلہ محدثین سے ہین جناب مسلم کو خواب مین دیکہا اور اونکا حال پوچہا کہا حق تعالی نے مجہپر جنت کو مباح کردیا ہے جس جگہہ چاہتا ہون رہتا ہون **حکایت** ابوعلی زاغونی رحمہ اللہ کو بعد وفات کے کسی نے خواب مین دیکہا اور پوچہا تمنے کس چیز کے سبب سے نجات پائی کہا بسبب اس جزو کے جو کہ میرے ہاتہہ مین ہے وہ جزو صحیح مسلم کا تہا کذا فی بستان المحدثین جناب توفیق دام ظلہ فرماتے ہین کہ اگر بسبب ایک جزو صحیح مسلم کے عاصیون کو بخشتے ہین تو تعجب نہین ہے کہ وہ لوگ جو تمام جزو اوسکے بلکہ صحاح ستہ بلکہ سوای اوسکے اور بعض کتب حدیث کے اپنے نزدیک رکہتے ہین اور تمام ہمت اونکی اونکے تحصیل و تدریس و مذاکرہ مین بسر ہوتی ہے اور اعتقاد بموجب اونکے مضامین کے حاصل کیا ہے یہ خبر نیک سبب اونکی شادی مرگ کا ہوجائے وما ذلك علی اللہ بعزیز ○

	گنہ راست شادی مرگ دیدم		الٰہی تا غفور اسمت شنیدم	

اللھم اجعلنا ممن غفرتہم بسبب حمایت للنبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم والحقنا بہم فی ہذہ الدار ودار السلام برحمتك یا ارحم الراحمین کذا فی اتحاف النبلاء المتقین ◆

ترجمہ محمد بن عیسیٰ ترمذی صاحب جامع رضی اللہ تعالیٰ عنہ

محمد بن عیسی بن سورہ بن موسی بن ضحاک السلمی الضریر البوغی الترمذی حافظ مشہور ایک امام ہین اون اماموں
مین سے جو کہ علم حدیث مین مقتدا و پیشوا ہوئے ہین کتاب الجامع والعلل انکی تالیف ہے اتقان و احکام
مین انکی مثل بیان کرتے ہین یہ شاگرد ہین امام بخاری کے اور بعض شیوخ مین اونکے مشارک ہین
جیسے قتیبہ بن سعید و علی بن حجر و ابن بشار وغیرہ انکو خلیفہ بخاری کہتے ہین انکا تورع و زہد و خوف
اتنا تہا کہ اوس سے فوق متصور نہین ہے خوف الٰہی سے کئی سال گریہ وزاری کی اور نابینا ہوگئے
حکایت انکے حفظ کی صحیح حکایات سے ایک یہ قصہ ہے کہ مکے کی راہ مین ایک شیخ سے ملے سابق
اس شیخ سے دو جزو حدیث کے لکہہ لئے تہے اور فرصت عرض و قرارت کی نہین پائی تہی اسوقت
شیخ سے درخواست سماع کی کی شیخ نے قبول کیا اور کہا اجزای مرقومہ لاؤ اور اپنے ہاتہہ مین رکہہ تاکہ
مین پڑہون اور اونکا مقابلہ کرا اتفاقاً وہ دو جزو گم ہوگئے تہے بسبب کمال شوق کے شاگردونکی طرح
بیٹہے اور شیخ نے پڑہنا شروع کیا ناگاہ شیخ نے نظر کی دیکہا کہ اونکے ہاتہہ مین سفید جزو ہین بہت غضبناک
ہوکر فرمایا کہ تو مجہسے ٹہٹہا کرتا ہے کہا کہ مینے اپنے اجزای مرقومہ گم کردئے ہین لیکن حدیثون کو محفوظ
رکہتا ہون بہتر لکہے ہوئے سے شیخ نے کہا پڑہ سب کو یاد سے پڑہ دیا تعجب شیخ کا زائد ہوا اور کہا
مجہسے یقین نہین آتا ہے کہ بمجرد ایک بار سننے کے یاد کرلیتا ہو سابق سے تو یاد رکہتا ہے ترمذی نے
کہا امتحان کرنا چاہئے شیخ نے دوسری چہل حدیث اپنے غرائب سے کہ دوسرے کے نزدیک نہین
تہی پڑہی اونہون نے وہ تمام مع اونکی اسانید کے فی الفور اعادہ کی اور کسی جگہہ خطا نہین پڑہا
اس قسم کا امتحان بارہا دربارۂ حفظ واقع ہوا کذا فی البستان وفات امام ترمذی کی روز دوشنبہ
شب سیزدہم رجب ۲۷۹ھ ہجری کو ترمذ مین اتفاق ہوا اور سمعانی نے کہا انکی وفات قریۂ بوغ مین
۲۷۵ھ مین ہوئی ابن خلکان نے کہا بوغ بضم بای موحدہ و سکون واو ایک قریہ ہے قرای ترمذ
سے چہہ فرسخ پر انتہے بستان المحدثین مین زیادہ کیا ہے کہ ترمذ ایک شہر قدیم ہے کنارۂ آب مویہ پر کہ
اوسکو جیحون و نہر بلخ بہی کہتے ہین اور لفظ ماوراء النہر مین یہی نہر مراد ہوتی ہے ترمذی شاگرد بخاری کے

ہین اور اونکی روش سیکھی ہے بصرہ وکوفہ وواسط وری وخراسان وحجاز مین سالہا طلب علم حدیث مین لسر کئے بہت سی تصانیف اس فن شریف مین اونسے یادگار ہین رحمہ اللہ تعالی کذا فی اتحاف النبلاء +

	ترجمہ ابن ماجہ صاحب سنن رضی اللہ تعالی عنہ	

ابو عبداللہ محمد بن یزید بن ماجہ ربعی بولاء قزوینی حافظ مشہور مصنف کتاب سنن ہر حدیث یہ حدیث مین امام اور علوم حدیث کے عارف اور جو کچھ اوس سے تعلق رکھتا ہے اوس سب کو جانتے تھے عراق وبصرہ وکوفہ وبغداد ومکہ وشام ومصر وری کی طرف واسطے حدیث لکھنے کے رحلت کی انکی تفسیر قرآن کریم اور تاریخ ملیح ہے اور انکی کتاب ایک کتاب ہے صحاح ستہ سے ۲۰۹ھ ہجری مین پیدا ہوئے جبارۃ بن مغلس وابراہیم بن منذر وابن نمیر وہشام بن عمار اور اس طبقے کے دوسرے اجلہ سے علم حدیث کا اخذ کیا اور ابوبکر بن شیبہ سے استفادہ فرمایا ابوالحسن قطان کہ اونکے سنن کے صاحب روایت ہین اونکے اعیان تلامذہ سے ہین صحیح یہ ہے کہ ماجہ بتخفیف جیم انکی ماں تھین پس بن کے اوپر الف لکھنا چاہئے کہ ابن ماجہ صفت محمد کی ہے نہ عبداللہ کی جیسے عبداللہ بن مالک ابن بحینہ اور مثل صحابی مشہور اور جیسے اسمعیل بن ابراہیم ابن علیہ معاصر امام شافعی رحمہ اللہ اور انکی وفات پیر کے دن بائیسوین تاریخ رمضان ۲۷۳ھ ہجری کو ہوئی انکے بھائی ابوبکر نے انپر نماز پڑہی اور انکے بیٹے عبداللہ متولی دفن کے ہوئے اور ربعی بفتح را وسکون بای موحدہ نسبت ہے طرف ربیعہ کے کہ نام چند قبائل کا ہے معلوم نہین کہ انمین سے کونسے کی طرف نسبت ہے قزوینی بفتح قاف وسکون زای نسبت طرف قزوین کے ہے کہ مشہور ترین سن عراق عجم سے ہے ایک جماعت علمار کی دیا اونسے اوٹھی ہے اشعۃ اللمعات مین لکھا ہے کہ وہ پیشوایان وحافظان حدیث سے ہے اور ثقہ ومجمع بہ ہین اصحاب امام مالک ولیث سے حدیث کا سماع کیا اور حدیث کی طلب مین بلاد کا سفر کیا اور اونکی کتاب کتب اسلامیہ سے ایک کتاب ہے کہ درمیان علمار کے ساتھ اصول وکتب ستہ وصحاح ستہ کی مشہور ہوئی ہین جب محدث کہین کہ رواہ الجماعۃ تو مراد یہ ہے کہ ان چھ آدمیون نے ان چھ کتابون مین روایت

کی ہے اور جب رواۃ الاربعۃ بولیں تو مراد یہ چار آدمی ہین سوای بخاری و مسلم کے انکی چند حدیثین مثلاً
ہین فضل قزوین مین ایک حدیث لائے ہین کہ منکر بلکہ موضوع ہے اسی جہت سے طعن کی ہے فضل قزوین
مین بہت سی حدیثین آئی ہین کہ وہ سب محدثون کے نزدیک موضوع ہین میسرہ نام ایک شخص نے اونکو
وضع کیا ہے واللہ اعلم

ترجمۂ امام نسائی صاحب سنن رضی اللہ عنہ

ابو عبد الرحمن احمد بن علی بن شعیب بن علی بن سنان بن بحر نسائی بہمزۂ مکسورہ بی مد نسبت ہے طرف نسا
کے کہ ایک شہر ہے خراسان کا اور عرب کبھی اس نسبت مین نسوی کہتے ہین ہمزہ کو واو سے بدل کرتے
ہین قیاس کے موافق یہی ہے لیکن اول اشہر ہے ولادت انکی بسنہ دوسو چودہ یا پندرہ مین یا اکیس
مین ہوئی علی اختلاف الاقوال یہ ایک شخص ہین حفاظ حدیث وائمۂ فقہ سے اور مقدم و مشار الیہ و عمدہ
و قدوہ و امام اپنے زمانے کے ہین بلا خلاف انہون نے شیوخ کبار کو پایا ہے خراسان و حجاز و عراق
و جزیرہ و شام و مصر وغیرہ کی طرف گئے ہین اول رحلت انکی پندرہ برس کی عمر مین تھے طرف قتیبہ
بن سعید بلخی کے اونکے پاس ایک سال و دو ماہ ٹھیرے اور علم حدیث کا کسب کیا بعد اوسکے اسحق بن
راہویہ و علی بن خشرم و محمود بن غیلان و ابو داؤد سجستانی کی خدمت سے اخذ کیا اور روایت کی اور عبد اللہ
بن امام احمد بن حنبل سے ملاقات فرمائی طحاوی و ابو بکر بن السنی و ابو القاسم طبرانی انکے شاگرد ہین مذہب
شافعی رکھتے تھے جیسا کہ اس پر اونکا منسک دال ہے ابو علی نیسابوری نے کہا کہ مینے اپنے وطن و سفر
مین چار آدمیون کو ائمۂ حدیث سے دیکھا اور اول نسائی کا نام لیا حاکم نے کہا کہ نسائی اپنے زمانے مین افقہ
و اعرف مشائخ تھے ساتھہ صحیح و سقیم آثار و رجال کے ذہبی نے کہا کہ وہ مسلم سے احفظ ہین دارقطنی
نے کہا کہ جن لوگون کا علم حدیث و جرح و تعدیل رواۃ حدیث کے ساتھہ ذکر کیا جاتا ہے نسائی اون پر
مقدم ہین انکی کتابین معتبر ہین حدیث و علل مین کتاب سنن اون سب سے زیادہ تر مشہور ہے حاکم نے
کہا کہ انکا کلام فقہ حدیث پر اوس سے زیادہ تر ہے کہ ذکر کیا جائے جو شخص اونکی کتاب سنن مین نظر کرتا ہے
وہ اونکے حسن کلام مین حیران ہوتا ہے اور بغایت ورع و پرہیز گار تھے اسی جگہہ سے یہ بات ہے کہ اپنے

سنن مین حارث بن مسکین سے روایت کرتے ہین جو کہ عالم صالح اور قاضی مصر تھے باین طریق کہ قرئ
علیہ وانا اسمع اور یون نہین کہتے کہ حدثنا واخبرنا جسطرح وقت روایت کے اپنے دوسرے مشائخ سے
کہتے ہین باعث اسکے کہ درمیان اونکے اور حارث کے کچہہ خشونت ہوگئی تہی اونکی مجلس مین ظاہر نہین ہوسکتے
تھے پس اونکی روایت کے وقت گہر کے کونے مین چہپکر اس طور پر حدیث سنتے تھے کہ حارث کی آواز کو تو
سنین اور اپنا شخص اونپر ظاہر نہ کرین عراقی نے فرمایا ہے کہ انکے طریقے مین اتساع ہے تخریج احادیث مین
اون لوگون سے جو کہ مختلف فیہ ہین اور انہون نے کہا ہے کہ میرے نزدیک آدمی متروک نہین ہوتا ہے
مگر اوسوقت کہ سب اوسکے ترک پر اتفاق کرین اور اگر ایک توثیق کرتا ہے اور دوسرا تضعیف تو مین اوسکو
بسبب تشدید بعض کے ترک نہین کرتا ہون کہتے ہین کہ ابوداؤد بہی اسی راہ پر چلتے ہین بعض مواضع
مین کہ ابوداؤد و ترمذی نے اخراج حدیث کا کیا ہے نسائی اوس سے اجتناب کرتے ہین بلکہ اخراج حدیث
سے بعض رجال شیخین کے بہی اجتناب فرماتے ہین بالجملہ یہ ایک بزرگ ہین بزرگان حدیث سے صوم داؤدی
پر مواظبت ومداومت رکہتے تھے اور باین ہمہ کثیر الجماع تھے انکی چار بی بیان تہین نزدیک ہر ایک کے
ایک رات بسر کرتے تھے اور لونڈیان بہی بہت تہین قاله ابن عساکر مصر سے انکا نکلنا ماہ ذیقعدہ
۳۰۲ سنہ تین سو دو مین ہوا **حکایت** تاریخ ابن خلکان وتاریخ امام یافعی رضی اللہ عنہ واشعۃ اللمعات و
بستان المحدثین وغیرہا مین انکی موت کا سبب یہ لکہا ہے کہ جب تصنیف مناقب مرتضوی یعنی خصائص
کبری سے فارغ ہوئے تو چاہا کہ اوس کتاب کو جامع دمشق مین برملا بیان کرین تا کہ جو لوگ اوس جگہہ
کے بسبب طول سلطنت بنی امیہ کے اوس دیار مین مائل طرف مذہب نواصب کے ہوئے ہین ہدایت
پا جائین کسی قدر اوس کتاب سے ذکر کیا تہا کہ ایک سائل نے کہا کہ مناقب امیر المومنین معاویہ مین بہی کچہہ
تمنے لکہا ہے انہون نے کہا اما یرضی معاویة ان یخرج راسا براس حتی یفضل یعنی معاویہ کو
یہی بس ہے کہ سر بسر نجات پائین اونکے مناقب کہان ہین ایک روایت مین یہ آیا ہے کہ یہ کلمہ کہا ما
اعرف له فضیلة الا لا اشبع الله بطنك عوام لوگون نے اونکو تشیع کی تہمت لگا کر لکد کوب
کیا بستان المحدثین مین فرمایا ہے کہ چند ضرب اونکے خصیتین مین پہونچی کہ بسبب اوسکے نیم جان ہوگئے

انتہےٰ لفظ ابن خلکان کا یہ ہے وکان یتشیع فما زالوا یدفعون فی حضنہ حتی اخرجوہ من المسجد وفی روایۃ اخری یدفعون فی خصییہ وداسوہ ثم حمل الی الرملۃ فمات انتہیٰ اور جب اونکے خادم اونکو اوٹھا کر گھر لائے تو فرمایا کہ مجھے اسی دم مکہ معظمہ کو روانہ کرو تا کہ مکے مین یا مکہ کی راہ مین مرون کہتے ہین کہ مکے مین وفات پائی اور درمیان صفا و مروہ کے مدفون ہوئے اونکی وفات روز دوشنبہ تیرہوین صفر کسی نے کہا شعبان ۳۰۳ سنہ ہجری مین ہوئی قالہ الدارقطنی ابو نعیم اصفہانی نے کہا کہ جب اونکو دمشق مین روندا اور روندنے کے سبب سے وفات پائی انہون نے کتاب خصائص فضل حضرت علی و اہلبیت علیہم السلام مین تصنیف فرمائی اور اکثر روایتین اونکی اوس کتاب مین امام احمد بن حنبل رضی اللہ عنہ سے ہین اور نیز دارقطنی نے کہا ہے کہ انکو دمشق مین محنت پہونچی پس شہادت پائی اور مکے مین انتقال کیا کسی نے کہا رملہ مین ارض فلسطین سے بعض نے کہا کہ اونکی نعش کو رملہ سے مکے مین پہونچایا واللہ اعلم رضی اللہ عنہ کذا فی الاتحاف

ترجمہ ابو داود صاحب سنن رضی اللہ تعالیٰ عنہ

ابو داود سلیمان بن اشعث بن اسحق بن بشیر ازدی سجستانی رحمہ اللہ ایک حافظ ہین حفاظ حدیث شریف و علم علل حدیث سے درجہ عالیہ مین تھے نسک و صلاح سے گشت بلاد کا کیا اور عراقیون خراسانیون سے شامیون مصریون جزیریون سے لکھا اونکے سنن کتاب قدیم ہے جسکو بغداد مین تالیف کیا اور اوس ناحیہ کے لوگون نے اوسکی روایت اونسے کی اور امام احمد پر اوسکو عرض کیا اور اونہون نے اوسکو جید و مستحسن کہا اون سے منقول ہے کہ مین پانسو ہزار حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو قید کتابت مین لایا اور اپنے سنن کو اونسے نکالا اور اوس کتاب مین چار ہزار چہ سو حدیث کو وارد کیا جو کہ صحیح ہین یا مقارب صحیح انکے مذہب مین اختلاف ہے ابو اسحق شیرازی نے اونکو طبقات الفقہاء مین منجملہ اصحاب امام احمد شمار کیا ہے اور بعض کہتے ہین کہ شافعی تھے ابراہیم حربی نے کہا کہ جب ابو داود نے کتاب سنن تصنیف کی تو حدیث واسطے اونکے مثل لوہے کے واسطے داود علیہ السلام کے نرم و آسان ہو گئی حافظ ابو طاہر سلفی نے اس مضمون کو نظم کیا اور کہا **نظم**

ان الحدیث وعلمه بکماله	لامام اهلیه ابی داؤد
مثل الذی لان الحدید وسبکه	لنبی اهل زمانه داؤد

حکایت سہل بن عبد اللہ تستری رضی اللہ عنہ انکے پاس آئے اور کہا مین تمسے ایک کام رکہتا ہون کہا کیا ہے کہا اگر اتم کرو با امکان کہا اگر ممکن ہے تو مین ضرور کرونگا کہا تم اپنی زبان نکالو کہ جسکے ساتہہ تمنے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے حدیث کی ہے کہ مین اوسکو بوسہ دون ابوداؤد نے زبان نکالی تستری نے اوسکو چوما **ولادت** انکی سنہ ۲۰۲ ہجری مین ہوئی بارہا بغداد مین آئے بعد اسکے بصرے کی سکونت اختیار کی اور اکثر بلاد اسلام مین خصوصًا مصر وشام وحجاز وعراق وخراسان وجزیرے مین گشت کرکے علم حدیث کا اخذ کیا حفظ حدیث واتقان روایت وتقوی واحتیاط مین درجۂ عالی رکہتے تہے ایک آستین انکی کشادہ اور دوسری تنگ تہی اسبات کا اونسے پوچہا تو کہا کہ کشادہ واسطے رکہنے اجزاء کتاب کے ہے اور دوسرے کو کشادہ رکہنا اسراف ہے یہ شاگرد ہین امام احمد وقعنبی وابو الولید طیالسی ومسلم بن ابراہیم ویحیی وغیرہم کے اور ترمذی ونسائی واحمد بن خلال وغیرہم انسے روایت رکہتے ہین انکی تلامیذ سے چار آدمی سرآمد محدثین ہوئے ایک تو انکے فرزند ابو بکر دوسرے ابن اعرابی تیسرے لولوی چوتہے ابن واسہ امام احمد رحمہ اللہ باوجودیکہ انکے استاذ ہین عیرت کی حدیث کو انسے روایت کیا موسی بن ہارون نے کہ ایک بزرگ ہین بزرگان اوس عہد کے انکے حق مین کہا ہے کہ ابوداؤد دنیا مین واسطے حدیث کے اور عقبی مین واسطے جنت کے پیدا کئے گئے ہین وفات انکی سولہوین شوال سنہ ۲۷۵ دوسو پچہتر ہجری مین بعمر تہتر سال ہوئی بصرے مین مدفون ہین انکے فرزند **ابو بکر عبد اللہ بن ابی داؤد** رحمہ اللہ اکابر حفاظ بغداد سے تہے عالم متفق علیہ امام بن امام انکی کتاب مصابیح ہے اپنے والد کے شیوخ مین مصر وشام مین شریک رہے اور بغداد وخراسان واصفہان وسجستان وشیراز مین سماعت کی سنہ ۳۱۶ تین سو سولہ ہجری کو انکی وفات ہوئی مصنفان صحیح سے ابو علی حافظ نیسابوری وابن حمزۂ اصفہانی نے انکے ساتہہ احتجاج کیا ہے ابن خلکان نے کہا کہ سجستانی بکسر سین مہملہ وجیم وسکون سین ثانیہ وفتح تای مثناۃ فوقیہ اور بعد الف نون نسبت ہے طرف سجستان اقلیم مشہور کے اور کہا گیا ہے بلکہ انکی نسبت

طرف سجستان یا سجستانہ کے ہے جو کہ ایک قریہ ہے قرای بصری سے انتہے بستان المحدثین مین فرمایا ہے کہ
ابن خلکان باوجود کمال تاریخ دانی و تصحیح انساب کے اس نسبت مین اونکو غلط ہوا شیخ تاج الدین سبکی نے
بعد نقل اونکی عبارت کے کہا ہے کہ یہ وہم ہے اور صواب یہ ہے کہ یہ نسبت ہے طرف اقلیم معروف کے جسکی سرحد بلاد
ہند سے ملی ہوئی ہے انتہی یعنی یہ نسبت طرف سیستان کے ہے جو کہ ایک ملک مشہور ہے مابین سند
وہرات متصل قندہار کے اور چشت کہ مکان بزرگان چشتیہ کا ہے وہ بہی اس ملک مین واقع ہے اور
بست قدیم الزمان مین پای تخت اوس ملک کا تہا اور عرب اس ملک کی نسبت مین سجزی کبہی کہتے
ہین انتہے کذا فی اتحاف النبلا ر

ترجمہ ابوداؤد الطیالسی رضی اللہ عنہ

سلیمان بن داؤد بن جارود طیالسی اصل مین شہر فارس کے تہے آخر کو بصرے کی سکونت اختیار کی
وہان کے محدثون سے جیسے شعبہ و ہشام دستوائی و ابن عون وغیرہم بہت سی روایات رکہتے ہین
احادیث طویلہ کو بہت خوب یاد رکہتے تہے اس صفت مین اپنے اہل زمان مین معروف و ممتاز تہے
علم حدیث ہزار شیخ سے اخذ کیا اور اونسے بہت سی خلق نے روایت کی اور منتفع ہوئے کہتے ہین کہ جو
کچہہ اونسے لکہا ہے شمار مین چالیس ہزار حدیث کو پہونچا ہے یعنی مع طرق و آثار موقوفہ کے یحیی
بن معین و ابن مدینی و فلاس و وکیع اور دوسرے علماء اسمای رجال نے اونکی تعدیل و توثیق مفرط
کے ہے حق یہ ہے کہ وہ اسی قسم کے آدمی تہے ساٹہہ ۶۰ برس زندہ رہے سنہ ۲۰۴ دوسو چار مین انتقال
کیا یہ ابوداؤد صاحب سنن کے غیر ہین کیونکہ یہ اونپر بہت زمانہ مقدم ہین جیسا کہ انکی تاریخ وفات
سے ظاہر ہے اصحاب صحاح ستہ غالبا اونسے بیک واسطہ روایت کرتے ہین کذا فی بستان المحدثین

ترجمہ ابونعیم صاحب کتاب حلیۃ الاولیاء رضی اللہ عنہ

ابونعیم احمد بن عبداللہ بن احمد بن اسحق بن موسی بن مہران اصبہانی حافظ مشہور صاحب کتاب حلیۃ الاولیاء
اعلام محدثین و اکابر حفاظ دین و ثقات صوفیہ متقین سے ہین سنہ ۳۳۶ ہجری مین پیدا ہوئے چہہ برس
کی عمر مین مشائخ عمدہ حدیث نے بطریق تبرک اونکو اجازت دی اور جب جوان ہوئے تو اجلہ مشائخ سے

سماع کیا اور حدیث حاصل کی طبرانی و ابو الشیخ وجابی و ابو علی صواف و ابو بکر آجری و ابن خلاد نصیبی بن
عبد الکبیر خطابی سے استفادۂ تامہ کیا جب بڑھاپے کو پہونچے اور متوجہ افادہ کے ہوئے تو حفاظ
فن حدیث شریف نے اونکی طرف رجوع کیا اور اونکے دروازے پر ہجوم کیا اور بہت فائدہ حاصل کیا
خطیب بغدادی انکے اخص تلامذہ سے ہین اور ابو سعید مالینی اور بہت سے محدث انکے شاگرد ہین
اشتغال علم حدیث مین یہانتک نوبت پہونچی تہی کہ سوای سماع حدیث اور اوسکی تصنیف کے اونکی
غذا نہ تہی اول آدمی جو انکے اجداد سے مشرف باسلام ہوا مہران ہین اور مہران مولی ہین عبد اللہ
بن معاویہ بن عبد اللہ بن جعفر بن ابی طالب کے انکی بہت تصنیف ہے منجملہ اوسکے کتاب معرفۃ الصحابۃ
اور کتاب دلائل النبوت دو جلد اور مستخرج بخاری و مسلم پر اور تاریخ اصفہان اور کتاب صفۃ الجنۃ
اور کتاب الطب اور کتاب فضائل الصحابہ اور کتاب المعتقد اور رسائل دیگر بہی ہین سنہ ۴۳۰ ہجری
ہشتم محرم کو دار آخرت کی طرف رحلت فرمائی ۹۴ برس کی عمر تہی کذا فی اتحاف النبلاء رحمہ اللہ تعالی

ترجمۂ ابو یعلی موصلی رضی اللہ عنہ

ابو یعلی احمد بن علی بن مثنی بن یحیی بن عیسی بن ہلال تمیمی موصلی انکی ولادت سنہ ۲۱۰ مین ہوئی پندرہ
برس کے تہے کہ طلب علم حدیث کے شوق مین سفر کیا اور عمر طویل پائی علی بن جعد اور یحیی بن معین
و دیگر محدثین عمدہ کے شاگرد ہین ابن حبان و ابو حاتم و اسمعیل انکے شاگرد ہین لوگون کو انکے صدق
و دیانت و امانت و علم و تقوی و دیگر صفات محمودہ مین اعتقاد عظیم تہا تصنیف و ترویج علم مین سنت
صالحہ رکہتے تہے محض حسبۃً للہ تعلیم علم حدیث شریف مین مشغول رہتے تہے انکی ثلاثیات بہی
ہین کہ درمیان انکے اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تین واسطے سے زیادہ نہین ہین ابن حبان
نے انکا ذکر ثقات مین کیا ہے وفات انکی سنہ ۳۰۷ مین ہوئی جسدن انہون نے انتقال فرمایا
اوسدن موصل کے بازار بند ہو گئے لوگ گریان و سوزان انکے جنازے پر جمع ہوئے ؎

گریان جگر زمین کشادند	وان کان ہنر دران نہادند

رحمہ اللہ تعالی اسمعیل بن محمد فضل تمیمی نے کہا ہے کہ ساری مسانید مثل نہرون کے ہین اور مسند ابو یعلی

کا مثل دریا کے ہے تو یہ مجمع انہار ہوگا*

ترجمہ ابن ابی شیبہ صاحب مصنف رضی اللہ عنہ

ابوبکر عبد اللہ بن محمد بن ابی شیبہ ابراہیم بن عثمان عبسی صاحب مصنف فی الحدیث موالی بنی عبس بباے موحدہ ساکنہ بعد عین مہملہ سے تھے اسلیئے اونکو عبسی کہتے تھے بستان المحدثین مین لکھا ہے کہ یہان تین صورتین مشتبہ کتب حدیث مین وارد ہوتی ہین پس علامت فارقہ درمیان ہر تین کے یہ ہے کہ اگر وہ شخص جسکی نسبت مین یہ صورت ہو اہل کوفہ سے ہے تو وہ عبسی بباے موحدہ وسین مہملہ سے ہے اور اگر اہل بصرے سے ہے تو عیشی ہے بیاے تحتیہ وشین معجمہ اور اگر اہل شام سے ہے تو عنسی ہے بنون وسین مہملہ اور یہ ابوبکر اہل کوفہ سے ہین اور آنکے سواے اس مصنف کی ایک اور مسند اور بعض تصانیف بھی ہین استفادہ علم حدیث کا شریک بن عبد اللہ قاضی کوفہ اور ابوالاحوص اور ابن المبارک اور ابن عیینہ وجریر بن عبد الحمید اور اونکے اقران سے کیا اور اونسے ابوذرعہ وبخاری ومسلم وابوداؤد وابن ماجہ اور خلائق بسیار نے یہ علم حاصل کیا ہے یہ ایمہ فن حدیث شریف سے ہین ابوزرعہ نے کہا کہ ہمارے زمانے مین علم حدیث کا چار آدمیون کی طرف منتہی ہوا ہے ابوبکر بن ابی شیبہ کہ سرد حدیث مین یکتا ہین اور احمد بن حنبل فقہ وفہم حدیث مین مستثنٰی ہین اور ابن معین جمع وتکثیر حدیث مین ممتاز ہین اور علی بن مدینی علل حدیث اور اوسکے مخرج مین یگانہ و بے ہمتا ہین لیکن وقت مذاکرہ مین ابوبکر سارے اہل عصر سے احفظ تر ہین تہذیب وترتیب مین بھی اپنے اقران پر امتیاز رکھتے ہین ماہ محرم سنہ ۲۳۵ ہجری مین انتقال کیا رحمہ اللہ تعالی*

ترجمہ خطیب صاحب تاریخ بغداد رضی اللہ عنہ

ابوبکر احمد بن علی بن ثابت بن احمد بن مہدی بن ثابت بغدادی معروف بخطیب حفاظ متقنین و علماء متبحرین سے تھے کہا ہے کہ اگر سواے تاریخ کے اونکی اور کوئی کتاب نہوتی تو یہی کتاب کفایت کرتی کیونکہ یہ اونکی اطلاع عظیم پر دلالت کرتی ہے لیکن اونکی مصنفات ساٹھ کتابون سے زیادہ قریب سَو کے ہین اونکا فضل اونکے وصف سے اشہر ہے منجملہ اونکی کتب کے موتلف ومختلف اور کتاب الرواۃ عن

مالک اور روایة الابناء عن الآباء وغیرہ کتب مفیدہ ہین ولادت انکی روز پنجشنبہ بست و چہارم ذی قعدہ
سنہ ۳۹۲ یا چہٹی تاریخ ماہ جمادی الآخرہ کو ہوئی انکے والد ماجد بہی علم حدیث کے ساتہہ مناسبت رکہتے تہے
وہ انکو اس فن شریف کی تحصیل پر حرص دلاتے تہے گیارہ برس کے تہے کہ طلب علم مین شروع کیا اور
سفر اختیار کئے بصرہ و کوفہ و نیشاپور و اصفہان و دینور و ہمدان و ری و حجاز مین ابو نعیم صاحب حلیہ
اور ابو سعید مالینی و ابو الحسن بن بشران و دیگر علماء سے استفادہ کیا اور فقہ ابو الحسن محاملی و قاضی
ابو الطیب طبری وغیرہ سے حاصل کی باوجود اسکے کہ فقیہ تہے حدیث شریف و تاریخ اونپر غالب آگئی
تہی ابن ماکولا کہ محدث مشہور ہین منجملہ اونکے شاگردون کے ہین صحیح بخاری مکہ معظمہ مین ستی کریمہ
پر کہ مشاہیر رُوات بخاری سے ہین پانچ دن مین ختم کی اور ابو عبد الرحمن اسمعیل بن احمد حیری
نیساپوری معروف بضریر پر بخاری شریف تین مجلس مین پڑہی اور کشمیہنی سے بہی بخاری شریف
کا سماع کیا وقت مغرب کے اوسکا پڑہنا شروع کرتے اور متصل نماز فجر کو بس کرتے اسی طرح کئی
راتین گذرین اور تیسرے دن چاشت سے مغرب تک اور مغرب سے صبح تک پڑہتے گئے اور تمام کیا ذہبی
نے کہا کہ یہ قوت دماغ کی اور مہارت پڑہنے مین نوادر سے ہے بعد فراغ کے ان کتب سے بغداد مین اقامت
اختیار کی اور تصنیف و روایت حدیث مین اوقات اپنے مصروف کئے یہانتک کہ دار الرضوان کی طرف دوڑ گئے
ہر روز قرآن شریف کا ختم کرتے اور تجوید و ترتیل سے پڑہتے تہے سفر حج مین لوگ اونسے لفظ بلفظ سنتے
اور باوجود سفر کی تکان کے اس ورد کو ناغہ نہین کرتے تہے اللہ تعالی نے ثروت ظاہری بہت
کچہہ اونکو بخشی تہی طالبان اس فن شریف پر صدقات و خیرات بہت جاری رکہتے تہے حج مین جب
متصل آب زمزم پہونچے تو تین بار اوس آب مبارک سے سیر ہو کر پیا اور تین چیز کی اللہ تعالی سے دعا کی
کیونکہ دعا اوس حالت مین مستجاب ہوتی ہے اول یہ کہ تاریخ بغداد کی روایت کرین اور وہ منتشر ہو جائے
دوسرے یہ کہ جامع منصور مین جو کہ بہترین بقاع بغداد ہے املا و تعلیم حدیث شریف مین مشغول ہون
تیسرے یہ کہ مدفن اونکا متصل حضرت بشر حافی رضی اللہ عنہ کے ہو یہ تینون حاجتین اونکی روا ہوگئین
اور بغداد مین اونکا مرتبہ یہانتک پہونچا کہ خلیفہ وقت نے حکم کیا کہ کوئی آدمی واعظان و خطیبان و دیگر اصناف علماء سے

کسی حدیث کو ذکر نہ کرین جب تک کہ اوس حدیث کو خطیب پر پیش نہ کرین اور وہ اجازت نہ دین حکایت
اِنکے عہد مین بعض یہودیون نے جو کہ خیبر مین سکونت رکھتے تھے اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے وقت
مین وہان سے اوٹھکر اطراف و جوانب شام مین منتشر ہو گئے تھے روبکاری خلیفہ مین حضور صلی اللہ علیہ
و آلہ وسلم کا نامہ مبارک پیش کیا حضرت علی رضی اللہ عنہ کا خط تھا اور مہر نبوی اور شہادت ایک جماعت
کثیر صحابہ کی اوسپر ثبت تھی مضمون خط کا یہ تھا کہ مینے فلان فلان قبیلہ یہود سے جزیہ ساقط کیا اور
معاف کر دیا خلیفہ نے اوسکو خطیب کے پاس بھیجا خطیب نے بعد تامل کے فرمایا کہ یہ تمام زور و جعل ہے
اِسواسطے کہ اوسمین گواہی معاویہ و سعد بن معاذ کی ثبت ہے اور معاویہ فتح خیبر کے وقت مسلمان نہ تھے
اور شرف صحبت حاصل نہ کیا تھا اور سعد نے غزوۂ خندق مین تیر کا زخم کھایا اور متصل غزوۂ بنی قریظہ کے
وفات پائی فتح خیبر کے وقت وہ زندہ نہ تھے یہ حکایت بستان المحدثین مین لکھی ہے سید علامہ محمد
بن اسمعیل امیر رسالہ افادۃ الامہ بذکر احکام اہل الذمہ مین بتفصیل اوسکو لائے ہین جناب خطیب باوجود اسن
علم و فضل کے شعر کے ساتھ بھی الفت رکھتے تھے ایک قطعہ بغایت فصیح و بلیغ اونکی نظم شریف کا
اتحاف مین ذکر فرمایا ہے جب بیمار ہوئے تو خلیفہ سے کہلا بھیجا کہ مین کوئی وارث نہین رکھتا ہون میرا
مال بیت المال کو پہونچتا ہے اگر اذن ہو تو مین اوسکو بطور خود للہ صرف کر دون خلیفہ نے کہا اسبارے
ہے تمام کتابون کو وقف کر دیا اور تمام اجناس مال کو راہ خدای تعالیٰ مین صرف کیا ساتوین ذی حجہ
سنہ ۴۶۳ ہجری کو بغداد مین وفات پائی سمعانی نے کہا کہ شوال مین انتقال کیا شیخ ابو اسحق شیرازی نے
کہ مشاہیر مشائخ شافعیہ سے اور جامع علوم ظاہر و باطن تھے اونکے جنازے کو اپنے کاندھے پر لیا
کہتے ہین کہ اونہون نے اونسے بہت نفع حاصل کیا تھا اور اونکی تصانیف مین مراجعت کرتے تھے خطیب
اپنے وقت مین حافظ مشرق تھے اور ابن عبد البر حافظ مغرب لطف یہ ہے کہ دونون نے ایک ہی سال
مین انتقال کیا رحمہما اللہ تعالیٰ حکایت محب الدین بن نجار نے تاریخ بغداد مین کہا ہے کہ ابو البرکات
اسمعیل بن ابی سعد صوفی رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا ہے کہ شیخ ابو بکر بن زہرا صوفی نے ایک گور جانب قبر
شریف حضرت بشر حافی رضی اللہ عنہ کے اپنے واسطے بنائی تھی ہر ہفتہ کو وہان جا کے اوسمین سوتے

حالات حیات مین اپنی قبر بنانا

اور قرآن شریف پڑہتے تہے جب خطیب نے انتقال کیا اور وصیت کی کہ جانب قبر حضرت بشر حافی مین دفن کرنا تو اصحاب حدیث نے ابن زہرا کے پاس آکے اوس قبر مین دفن خطیب کے درخواست کی وہ سخت ممتنع ہوئے اور کہا کہ جو جگہہ مینے برسون سے اپنے واسطے بنائی ہے وہ کیونکر مجہسے لیجاتی ہے جب یہ حال دیکہا تو میرے والد ابو سعد سے آکر ماجرا کہا میرے والد نے اونکو اپنے پاس بلاکر کہا کہ ہم یہ نہین کہتے ہین کہ تم قبر کی یہ جگہہ اونکو دو ولیکن ہم تو یہ کہتے ہین کہ اگر حضرت بشر حافی زندہ ہوتے اور تم اونکے پہلو مین ہوتے اور ابو بکر خطیب آتے اور تمسے زیادہ ترلیت جگہہ مین بیٹہتے تو آیا تمکو اچہا لگتا کہ تم اونسے بالاتر بیٹہو کہا نہین بلکہ مین اوٹہتا اور اپنی جگہہ مین اونکو بٹہاتا کہا تو پہر اسی طرح اس وقت مین بہی چاہیے شیخ کا دل اس باتسے خوش ہوگیا اور اذن دفن کا دیا پس اونکو جانب بشر باب حرب مین دفن کردیا **حکایت** بعض صلحای بغداد نے بعد وفات کے انکو خواب مین دیکہا اور اونکے حال سے پوچہا تو کہا انا فی روح وریحان وجنۃ نعیم

ترجمۂ طبرانی صاحب معاجم ثلاثہ رضی اللہ تعالی عنہ

ابو القاسم سلیمان بن احمد بن ایوب بن مطیر اللخمی طبرانی بلاد شام کے شہر عکہ مین سنہ ۲۶۰ ہجری ماہ صفر کو پیدا ہوئے اور ۲۷۳ مین طلب علم شروع کی اکثر بلاد شام وحرمین شریفین ویمن ومصر وبغداد وکوفہ وبصرہ واصفہان وجزیرہ ودیگر معمورہای اسلام مین گشت کیا اور ہزار شیخ بلکہ زیادہ سے سماعت واستفادہ کیا نسائی وعلی بن عبد العزیز لغوی وبشیر بن موسی وادریس عطار وابو زرعۂ ثقفی اور انکے اقران طبرانی کے شیوخ مین معدود ہین انکے باپ طلب علم حدیث پر تحریص وتاکید کرتے تہے اور اونکو اپنے ہمراہ لیکر شہر بشہر گشت کرتے تہے اور اساتذہ کے حضور مین پہونچاتے تہے انکی بہت تصانیف ہین اور انکے معاجم ثلاثہ اشہر ترین کتب ہین حافظ ابو نعیم اور ایک خلق کثیر انسے راوی ہے اور کتاب الدعا انکی مؤلفہ جس سے صاحب حصن حصین ناقل ہین ایک بڑا مجلد ہے اور کتاب المسالک وکتاب عشرۃ النساء وکتاب النوادر وکتاب دلائل النبوۃ اور انکی ایک تفسیر ہے بہت بڑی اور انکے سوا اور تو الیف ہین کہ بالفعل دستیاب نہین ہوتی ہین حافظ ابن مندہ نے اون سب کو ذکر کیا ہے اونکو طلب علم حدیث مین بہت

محنت و مشقت ہوئی تیس برس تک بوریئے پر سوئے اور راحت و آرام اپنے اوپر حرام کرلیا توسع علم حدیث و کثرت روایت حدیث مین ممتاز و مستثنیٰ تھے ابو العباس احمد بن منصور شیرازی نے کہا کہ مینے طبرانی سے تین لاکھہ حدیثین لکھی ہین آخر عمر مین بوجہ رد مذاہب قرامطہ کہ اسماعیلیہ کہ اوسوقت مین اعدائی اہل سنت تھے انپر سحر کیا دونون آنکھین بصارت ظاہری سے عاری ہوگئین آٹھوین ذیقعدہ ۳۶۰ھ ہجری مین وفات ہوئی حافظ ابو نعیم صاحب حلیۃ الاولیا نے انکے جنازے کی نماز پڑھی انکی عمر یکصد سال و دو ماہ کی ہوئی ابن خلکان نے کہا انکی پیدائش ۲۶۰ھ کو طبریہ شام مین ہوئی سکونت اصفہان مین رکھتے تھے تا وفات کہتے ہین کہ روز شنبہ ماہ ذی قعدہ یا شوال مین مرے اور جانب حجمہ دوسی صاحب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مین مدفون ہوئے طبرانی بفتح طای مہملہ و بای موحدہ نسبت ہے طرف طبریہ کے اور لخمی بفتح لام و سکون خای معجمہ نسبت ہے طرف لخم کے اور نام انکا مالک بن عدی ہے اور وہ جذام کے بھائی ہین اور مُطیر تصغیر ہے مطر کی رحمہ اللہ تعالیٰ ؀

ترجمۂ حاکم صاحب مستدرک رضی اللہ عنہ

ابو عبد اللہ محمد بن عبد اللہ بن محمد بن حمدویہ بن نعیم بن حکم ضبی طہمانی حاکم نیسابوری حافظ معروف بابن بیّع اپنے زمانے مین امام اہل حدیث تھے اور اسباب ہین کتابین تالیف کین کہ مثل اونکے مسبوق نہین ہوئین حاکم عالم عارف واسع العلم ہین ابو سہل محمد بن سلیمان صلعوکی پر تفقہ کرکے اور ابو علی بن ابی ہریرہ فقیہ پر قرأت کی اور طلب حدیث شریف کی فرمائی حدیث شریف انپر غالب ہوگئی اور اوس کے ساتھہ شہرت پائی حدیث شریف کو ایک جماعت لاتحصیٰ سے سُنی انکے شیوخ کی معجم دو ہزار آدمیون کو پہونچتی ہے انکی تصانیف علوم مین ایک ہزار پانسو جزو کو پہونچتی ہے منجملہ اونکے مدخل الی علم الصحیح اور مستدرک علی الصحیحین ہین دارقطنی کے ساتھہ مباحثہ کیا اور دارقطنی نے اوسکو پسند فرمایا ۳۵۹ھ مین قاضی نیسابور کے ہوگئے تھے ایام دولت سامانیہ مین بغداد سے قاضی جرجان کے ہوکر ممتنع ہوگئے بستان المحدثین مین فرمایا ہے کہ انکو حاکم اسلئے کہتے ہین کہ یہ قاضی ہوگئے تھے اور طہمانی نسبت ہے طرف ایک جد کے انکے اجداد سے جسکا نام طہمان تھا اور ابن البیع بفتح موحدہ و تشدید تحتیہ اوس سبب سے کہتے ہین کہ ایک

شخص انکے اجداد سے بیع تہا مع کو لغت ہندی مین بیوپاری کہتے ہین انکی ولادت ۳۲۱ سنہ کو نیسابور مین ہوئی انکے والد نے مسلم کو دیکہا تہا اور یہ اپنے باپ سے روایت رکہتے ہین اور ابو العباس اصم و ابو عبد اللہ اخرم و ابو العباس بن محبوب و ابو عمرو بن السماک و ابو علی نیسابوری و دیگر اجلۂ علمای اس فن سے اور ابو ذر صاحب روایت بخاری و ابو یعلی خلیل و ابو القاسم قشیری و بیہقی و دیگر اساتذہ اس صنعت کی انسے روایت کرتے ہین حکایت انکی وفات عجیب طور پر واقع ہوئی ایک دن حمام مین آئے اور غسل کیا جب وہان سے نکلے تو ایک آہ کہینچی اور جان دیدی ہنوز لنگ بندہا ہوا تہا اور کپڑے نہین پہنے تہے یہ واقعہ ماہ صفر ۴۰۵ سنہ مین ہوا بعد وفات کے انکو خواب مین دیکہا کہ کہتے تہے مینے نجات پائی پوچہا کس چیز مین کہا حدیث کے لکہنے مین انتہی سچ ہے حدیث شریف ایسی ہی چیز ہے کہ اسکا لکہنا نجات بخشتا ہے تو پہر اسکے پڑہنے اور روایت کرنے اور اسکے پہونچانے کا طرف لوگون کے اور خود اوسپر عمل کرنے کا کیا پوچہنا ہے اللّٰہم اجعلنا منہم واحشرنا فی زمرتہم بجاہ صاحب الحدیث صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وارزقنا شفاعتہ یوم القیامۃ آمین حمدویہ بفتح حای مہملہ و سکون میم و ضم دال مہملہ و سکون واو و فتح یای تحتیہ قالہ ابن خلکان

ترجمۂ ابن عبد البر صاحب کتاب تمہید و استیعاب رضی اللہ عنہ

یوسف بن عبد اللہ بن محمد بن عبد البر بن عاصم نمری قرطبی کبار علمای مغرب سے ہین حدیث شریف و اثر و ما یتعلق بہا مین امام عصر تہے جمعے کے دن کہ امام خطبے مین تہا ۳۶۸ سنہ ماہ ربیع الاول مین پیدا ہوئے یہ اگرچہ خطیب بغدادی کے معاصر ہین لیکن انکا طلب کرنا علم حدیث کو قبل تولد خطیب سے ہے انہون نے قرطبہ مین ایک جماعت علماء سے علم اخذ کیا اور روایت کی اور علماء دور دست نے انکے واسطے اجازتین لکہین حفظ و اتقان مین سر آمد اہل زمان تہے موطا مین کتب مفیدہ تالیف کین منجملہ اونکے کتاب التمہید ہے مرتب اسماء شیوخ مالک پر یہ ایک ایسی کتاب ہے کہ پہلے اسکے مثل نہین ہوئی اور یہ ستر جز ہے یہ کتاب نادرۂ روزگار و سرمایۂ مجتہدان اولی الایدی و الابصار سے ہے اور جمع اسمائے صحابہ مین ایک کتاب مفید جلیل لکہی مسمی باستیعاب اول امر مین ظاہری تہے بعد اوسکے مالکی ہو گئے

معہذا فقہ امام شافعی کی طرف بہی میل رکہتے ہین کتاب الدرر فی اختصار المغازی والسیر اور کتاب العقل والعقلاء وما جاء فی اوصافہم اور کتاب بہجۃ المجالس وغیرہ انکی تصنیف ہین روز جمعہ آخر روز ربیع الآخر سنہ ۴۶۳ کو مدینۂ شاطبہ شرقی اندلس مین انتقال کیا انتقال خطیب بغدادی کا بہی اسی سال مین ہوا یہ حافظ مغرب تہے اور وہ حافظ مشرق اور اس فن مین دونون امام وقت تہے نمری نسبت ہے طرف نمر بن قاسط کے کہ ایک قبیلہ کبیر و مشہور ہے رحمہ اللہ تعالی تمہید کا پورا نام یہ ہے التمہید لما فی الموطا من المعانی والاسانید انکی ایک کتاب استذکار لمذاہب ایمۃ الامصار فیما تضمنہ الموطا من المعانی والآثار ہے یہ کتاب بڑی ہے بخط جلی قریب تیس جلد کے اور بخط خفی پندرہ جلد کے ہے +

ترجمہ مروزی رحمہ اللہ تعالی

ابو اسحق مروزی ابراہیم بن احمد ایک امام ہین ایمہ دین و اصحاب وجوہ سے ابن سریج پر تفقہ کیا امام جلیل زاہد ورع بحر خضم غواص معانی دقیقہ تہے ریاست علم کی بغداد مین انکی طرف منتہی ہوئی اور فقہ نے انکے اصحاب سے بلاد مین انتشار پایا انہون نے شرح مختصر مزنی اور کتب دیگر اصول مین تصنیف کین آخر عمر مین مصر آ گئے سال قرامطہ مین اور یہ امام شافعی کی مجلس مین بیٹہے اور لوگ انپر جمع ہوئے اور انکی مجلس سے نشر امام اصحاب حدیث کے آفاق و اطراف کو گئے اور آفاق سے سواریان کس کر لوگ طرف انکے آئے وفات انکی مصر مین سنہ ۳۴۰ مین ہوئی نزدیک امام شافعی رضی اللہ عنہ کے دفن ہوئے امام سیوطی رضی اللہ عنہ نے حسن المحاضرہ مین انکا ذکر کیا ہے ابن خلکان فرماتے ہین کہ یہ اپنے زمانے کے امام تہے فتوی و تدریس مین فقہ ابو العباس بن سریج سے اخذ کی اور اوسمین بارع و فائق ہوئے درب مروزی بغداد مین انہین کی طرف منسوب ہے مروزی بفتح میم و سکون راء و فتح واو و بعد اوسکے زای معجمہ نسبت ہے طرف مرو شاہجان کے جو کہ ایک کرسی ہے کراسی خراسان سے یعنی پای تخت اور خراسان کے کراسی چار ہین نیسابور ہرات بلخ مرو اوسکو مرو شاہجان واسطے تمیز کے مرو الروذ سے کہتے ہین بانی اوسکا اسکندر ذو القرنین تہا اور پای ملک خراسان کا ہے اوسکی نسبت مین زاء زیادہ کر دیا جیسا کہ نسبت ری مین رازی بولتے ہین اور اصطخر مین اصطخرزی ولیکن یہ زیادت مختص

بہ بنی آدم ہے نزدیک اکثر اہل علم نسب کے پس فلان مروزی کہین گے نہ ثوب مروزی بلکہ اوسکی نسبت مین مروی بولین گے بسکون را مہملہ اور بعض نے یہ فرق نہین کیا ہے +

ترجمہ محمد بن نصر مروزی رحمہ اللہ تعالیٰ

ابو عبد اللہ امام فقہا بغداد مین پیدا ہوئے اور نیشاپور مین نشو و نما پایا ایک مدت مصر مین اقامت کی بعدہ سمرقند مین وطن اختیار کیا اختلاف صحابہ و تابعین و من بعدہم سب سے زیادہ ترجانتے تھے انکی تصانیف جلیلہ ہین حدیث و فقہ و عبادت مین سردار تھے انکے شیخ محمد بن عبد الحکم ہین محرم ۲۹۴ سنہ مین انتقال کیا اور وہ نوے کی دہائی مین تھے ابن کثیر نے اپنی تاریخ مین کہا ہے مروی ہے کہ دیار مصریہ مین محمد بن نصر اور محمد بن جریر و محمد بن منذر جمع ہوئے اور گہر مین واسطے کتابت حدیث کے بیٹھے اونکے پاس قوت نہ تہا قرعہ ڈالا تاکہ جسکے نام کا قرعہ نکلے وہی دوسرون کے کہانے کے واسطے سعی کرے قرعہ اونمین سے ایک کے نام پر نکلا وقت قیلولہ کا تہا اونہون نے اوٹھکر نماز شروع کی اور اللہ تعالیٰ سے دعا کی نائب مصر کہ اوس وقت سوتا تہا اوسنے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خواب مین دیکھا کہ آپ فرماتے ہین تو سوتا ہے اور محمدین کے پاس کوئی چیز نہین ہے کہ اوس سے قوت کرین امیر بیدار ہوا حال دریافت کیا لوگون نے ان تین آدمیون کا ذکر کیا فی الفور ہزار دینار اونکی خدمت مین پہونچائے رحمہم اللہ تعالیٰ +

ترجمہ بزّار رضی اللہ عنہ

ابو بکر احمد بن عمرو بن عبد الخالق بزار بتقدیم زای معجمہ بر را مہملہ جو کہ تخم فروشی کرتا ہے ہندی مین اوسکو پنساری کہتے ہین یہ اہل بصرہ سے ہین علم حدیث شریف کا ہدبۃ بن خالد شیخ بخاری و مسلم اور عبد الاعلی بن حماد و حسن بن علی بن راشد و عبد اللہ بن معاویہ جمحی سے حاصل کیا اور ان سے ابو الشیخ و طبرانی و عبد الباقی بن قانع اور دیگر محدثین روایت رکہتے ہین اپنی آخر عمر مین واسطے تعلم علم اور نشر کرنے اون حدیثون کے جو اونکے نزدیک تہین سفر کیا برعکس اوسکے جو متعارف ہے کہ ایام جوانی مین واسطے تحصیل و استفادہ و تعلم کے سفر کرتے ہین اور ایک مدت اصفہان و شام مین بایں نیت صالحہ اقامت کی کہ کہا ہے تحصیل العلم من المهد الی اللحد اور ایک خلق کثیر کو علم حدیث شریف کا فیض دیا دارقطنی نے

انکا ذکر کیا ہے اور انپر ثنا کی ہے بعد اوسکے کہا کہ روایات مین خطا بھی رکھتے ہین بیشتر اپنے حفظ و یاد پر اعتماد کرتے تھے اور نسخہ صحیحہ کو نہین دیکھتے تھے باین وجہ انکی روایت مین خطا واقع ہوتی تھی سنہ ۲۹۲ ہجری مین رملہ مین بلاد شام سے وفات پائی رحمہ اللہ انکی مسند کو مسند کبیر بھی کہتے ہین اول اوسکا مسند ابی بکر رضی

ترجمہ ابن سعد صاحب الطبقات رحمہ اللہ تعالی

ابو عبد اللہ محمد بن سعد زہری کاتب واقدی ایک فاضل نبیل ہین واقدی کے مصاحب رہے سفیان بن عینیہ اور اونکے انظار و امثال سے سماع کیا اور انسے ابو بکر بن ابی الدنیا و ابو محمد حارث بن ابی اسامہ تمیمی نے روایت کی اور ایک بڑی کتاب طبقات صحابہ و تابعین اور اپنے وقت تک کے خلفا مین تصنیف کی اوسمین اجادہ و احسان کیا وہ پندرہ مجلد مین داخل ہوتی ہے صدوق ثقہ تھے اور کثیر العلم غزیر الحدیث والروایہ کثیر الکتب یعنی کتب حدیث و فقہ وغیرہا تھے خطیب نے تاریخ بغداد مین کہا ہے کہ محمد بن سعد ہمارے نزدیک اہل عدالت سے تھے اور انکی حدیث انکے صدق پر دال ہے کیونکہ اپنی بہت سی روایت مین تحری کرتے تھے بنی العباس کے موالی مین سے تھے سنہ ۲۳۰ ہجری بغداد مین وفات پائی رحمہ اللہ تعالی کذا فی التاج المکلل

ترجمہ ابن ابی الدنیا رحمہ اللہ تعالی

ابو بکر عبد اللہ بن محمد بن عبید بن سفیان قشیری مولی بنی امیہ کے معروف با بن ابی الدنیا تھے انکی ولادت سنہ ۲۰۸ مین ہوئی مکتفی باللہ کے مودب و اتالیق تھے اونکے لڑکا پن مین یہ ایک شخص ہین ثقات مصنفین اخبار و سیر سے انکی بہت سی کتابین ہین زیادہ ایک سو تالیف سے مشائخ حدیث سے جیسے علی بن جعد و خلف بن ہشام و سعید بن سلیمان اور عمدہ محدثون سے سماعت کی اور انسے ایک جماعت نے روایت کی منجملہ اونکے ابو بکر شافعی صاحب غیلانیات اور حارث بن اسامہ صاحب مسند اور ابو بکر نجار و احمد بن خزیمہ وغیرہم اس فن کے علما ہین ابن ابی حاتم نے کہا کہ مینے اپنے والد کے ہمراہ انسے لکھا اور یہ صدوق تھے اور جسوقت کسی کی مجالست کرتے تو اگر چاہتے اوسکو ہنسا دیتے اگر چاہتے تو رلا دیتے سنہ ۲۸۲ مین وفات پائی ذکرہ فی فوات الوفیات کذا فی الاتحاف

ترجمۂ ابوبکر شافعی صاحب غیلانیات رحمہ اللہ تعالیٰ

ابوبکر محمد بن عبداللہ بن ابراہیم سدربہ یہ بھی محدثین عراق سے ہین بغداد مین سکونت رکھتے تھے ولادت انکی جبل مین کہ ایک شہر ہے متصل واسط کے ۲۶۰ھ ہجری مین ہوئی ۲۷۶ھ مین آغاز طلب علم کا کیا یہ بزار تھے کپڑے فروخت کیا کرتے تھے موسی بن دشا کہ آخرین اصحاب اسمعیل بن عُلَیّہ کے تھے اِنسے استفادہ اِس صنعت کا کیا اور محمد بن شداد کہ خاتمۂ یاران یحیی قطان کے تھے اِنسے بھی تکمیل کی اور ابوبکر بن ابی الدنیا وابو قلابہ رقاشی اور دیگر محدثین اجلہ کا تلمذ کیا طرف جزیرہ ومصر اور دور شہرون کے واسطے طلب اس علم شریف کے سفر کیے دارقطنی وعمر بن شاہین وابن المحاملی وابو طالب بن غیلان وابن لشران وابو علی بن شاذان ودیگر علمار اِس فن کے اِنکے شاگرد ہین دارقطنی و خطیب نے اِنکی تعریف وتوصیف کی ہے اِنکی وفات ۳۵۴ھ ہجری مین ہوئی فوائد انکی کتاب ہے جسکو غیلانیات بھی کہتے ہین اسلئے کہ شیخ ابوطالب محمد بن محمد بن ابراہیم بن غیلان سروی نے اِس کتاب کی روایت کی اونکی طرف نسبت مشہور ہوگئی یہ کتاب کل گیارہ جزو ہے دارقطنی نے اِنکی رباعیات کو رسالۂ مستقل مین جدا لکھا ہے کہ اکثر متداول ہے اور وقت تحصیل اجازت وسماع کے اوسکو پڑھتے ہین

کذا فی بستان المحدثین

ترجمۂ ابن عساکر صاحب تاریخ دمشق رحمہ اللہ تعالیٰ

حافظ ابوالقاسم علی بن ابی محمد الحسن بن ہبۃ اللہ بن عبداللہ بن حسین معروف بابن عساکر دمشقی ملقب بہ ثقۃ الدین اپنے وقت مین محدث شام کے اور اعیان فقہای شافعیہ سے تھے حدیث شریف اونپر غالب ہوئی اور اوسکے ساتھہ مشہور ہوگئے اور حدیث کی طلب مین مبالغہ کرکے ایسی چیز جمع کی کہ اِنکے غیر کو اتفاق نہوا رحلت وطواف وگشت وسفر بلاد کا کیا اور مشائخ سے ملاقات کی رحلت مین حافظ ابوسعد عبدالکریم بن سمعانی کے رفیق تھے درمیان متون واسانید کے جمع کرکے حافظ دنیا ہوئے سماعت اِنکی بغداد مین ۵۲۰ھ مین اصحاب برکی وتنوخی وجوہری سے ہے دمشق کی طرف رجوع کیا خراسان گئے نیشاپور وہرات واصبہان وجبال مین داخل ہوئے تصانیف مفیدہ تالیف کیے

تخریج تخاریج کے جمع وتالیف مین احادیث محفوظہ پرخوب کلام کرتے تہے دمشق کی تاریخ کبیر اسی جلد مین انکی تالیف سے تاریخ بغداد کے طور پر ہے اوسمین عجائب لائے ہین سوای اسکے اونکی اور تولیف بہی ہین اور شعر لاباس بہ کہتے تہے انکی ولادت اول محرم ۴۹۹ھ مین ہوئی اور ۵۷۱ھ کو دمشق مین وفات پائی نزدیک اپنے والد واہل کے مقابر باب الصغیر مین مدفون ہوئے سلطان صلاح الدین وشیخ قطب الدین نیشاپوری نماز جنازے مین حاضر ہوئے دو شخص اور با بن عساکر معروف ہین ایک تو ابو منصور عبد الرحمن بن محمد بن حسن بن ہبۃ اللہ بن عبد اللہ بن حسین دمشقی ملقب بہ فخر الدین معروف با بن عساکر فقیہ شافعی علم ودین مین اپنے وقت کے امام تہے یہ ابن عساکر صاحب تاریخ کے برادر زادے ہین ولادت انکی ۵۵۰ھ مین ہوئی اور دسوین رجب روز چہار شنبہ ۶۲۰ھ کو انتقال کیا قبر انکی دمشق کے باہر مقابر صوفیہ مین ہے دوسرے عبد الصمد بن عبد الوہاب بن زین الامناء ابی البرکات حسن بن محمد بن عساکر امام محدث زاہد امین الدین ابو الیمن دمشقی شافعی نزیل حرم یہ اپنے دادا اور شیوخ عصر سے سماعت رکہتے ہین انکی ولادت ۶۱۴ھ مین ہوئی اپنے وقت مین حجاز کے شیخ تہے حدیث شریف مین انکی تالیف ہے امام نووی رضی اللہ عنہ کے ہمعصر ہین ۶۸۶ھ مین وفات پائی کذا فی الاتحاف *

ترجمہ اسماعیلی صاحب صحیح رحمہ اللہ تعالی

ابو بکر احمد بن ابراہیم بن اسمعیل بن عباس اسماعیلی یہ شہر جرجان مین امام وقت تہے فقہ وحدیث مین لوگ انکو مقتدا شمار کرتے تہے ۲۷۷ھ مین اکیس برس بعد وفات امام بخاری سے پیدا ہوئے بعض محدثین عمدہ نے کہا ہے کہ اونکو لائق تہا کہ کوئی کتاب مستقل سنن مین تصنیف کرتے کیونکہ وہ مرتبہ اجتہاد کو پہونچ گئے تہے بہت سی کتابین اونکو یاد تہین اور علم وافر وذہن سلیم اونکو نصیب ہوا تہا نہ یہ کہ تابع بخاری کے ہون اور فقط اونکی مرویات کی اسانید کو بیان کرین حضرت شاہ عبد العزیز محدث دہلوی قدس سرہ بستان المحدثین مین فرماتے ہین کہ سوای اس مستخرج کے اونکی اور تصانیف بہی ہین ایک معجم اور مسند کبیر بہت بڑا قریب سو جلد کے ہے لیکن وہ مسند مشہور نہوا وفات اونکی غرہ صفر ۳۷۱ھ کو ہوئی یہ صحیح مستخرج ہے صحیح بخاری پر شیخ السنہ ابو الفضل ابن حجر رحمہ اللہ نے اوس سے انتخاب کیا

تعلیقات بخاری کو کہ اسماعیل سے نے اونکا وصل کیا ہے جدا لکہا ہے اوسکو منتقی ابن حجر کہتے ہین انکا حال بہ تفصیل لبستان مین لکہا ہے

ترجمہ یحیی ابن معین رضی اللہ عنہ صاحب تاریخ

فی اسماء الرجال ابوزکریا یحیی بن معین مُرّی یہ موالی بنی مرہ سے تہے انکا وطن بغداد ہے سنہ ۱۵۸ ہجری مین پیدا ہوئے انکے والد عمدہ نولیسندگان دفتر سے تہے اور انشا مین بہی خوب دستگاہ رکہتے تہے کہتے ہین کہ یحیی بن معین کو اپنے والد کی میراث سے لاکہ درہم نقد ہاتہہ آئے تہے بایں سبب وہ کمال ثروت رکہتے تہے ہشیم و ابن مبارک و معمر بن سلیمان بن طرخان اور انکے اقران سے سماع رکہتے ہین امام احمد و بخاری و مسلم و ابوداؤد نے اِنسے استفادہ کیا ہے اس فن کے اماموں سے ایک امام ہین نقد احادیث و معرفت احوال رجال و کثرت معلومات و محفوظات مین اپنا نظیر نہین رکہتے تہے اِنسے منقول ہے کہ مین نے اپنے ہاتہہ سے لاکہہ حدیثین لکہی ہین **حکایت** انکو بعد وفات کے خواب مین دیکہا پوچہا کہ اللہ تعالی نے تمہارے ساتہہ کیا کیا کہا کہ مجہکو بخشش و بہت عطایا دیے منجملہ اونکے تین سو حورتون حورعین سے میرا نکاح کیا **حکایت** سنہ ۲۳۳ ہجری مین بغداد سے حج کو روانہ ہوئے اول مدینہ منورہ مین پہونچکر زیارت سے فارغ ہوئے پہر خانہ کعبہ کا قصد کیا اول منزل مین سو رہے تہے کہ ایک ہاتف نے اونکو آواز دیا کہ ای ابوزکریا تو ہماری ہمسائگی سے کہان جاتا ہے معلوم کیا کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی روح مبارک ہے کہ اونکو ساتہہ اوس تشریف کے مشرف فرمایا جلد پہر گئے اور مدینے مین اقامت کی اور بعد تین روز کے وفات پائی انکی سعادت سے ایک یہ بات ہے کہ انکو اوسی تختے پر غسل دیا کہ جسپر حضور صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو غسل دیا تہا انکو نظم کی طرف بہی میل تہا یہ چند بیت اوس سے ہین

المال ینفد حلہ وحرامہ	یوما ویبقی فی غد آثامہ
لیس التقی بمتق فی دینہ	حتی یطیب شرابہ وطعامہ
ویطیب ما یحوی وتکسب کفہ	ویکون فی حسن الحدیث کلامہ

نطق النبی لنا به عن ربه	فعل النبی صلی اللہ وسلم

کذا فی البستان تاج المکلل مین انکا ترجمہ حافلہ لکہا ہے اور انکا نسب یون ذکر کیا ہے کہ ابوزکریا یحییٰ
بن معین بن عون بن زیاد بن بسطام مری بغدادی حافظ مشہور امام عالم حافظ متفنن تہے کہتے ہین کہ
یہ قریہ نقیاری نام کے تہے جو کہ انبار کی طرف ہے اور انکے والد عبداللہ بن مالک کے کاتب تہے کسی نے
کہا خراج رئی پر تہے اونکا انتقال ہوا تو اپنے فرزند یحییٰ کے واسطے الف الف درہم اور پچاس ہزار
درہم چہوڑے انہون نے سارا مال حدیث شریف پر خرچ کر دیا کسی نے انسے پوچہا کہ تمنے کتنی حدیثین
لکہین کہا اپنے اس ہاتہہ سے چہ لاکہہ حدیثین لکہین راوی اس خبر کے احمد بن عقبہ نے کہا مین
گمان کرتا ہون کہ محدثین نے انکے واسطے اپنے ہاتہون سے بارہ لاکہہ حدیثین لکہین خطیب نے
انکی وفات ساتوین ذی قعدہ سنہ ۲۳۳ ہجری مین لکہی ہے پہر صاحب تاج نے اسکو غلط کہا ہے اسلئے
کہ وہ حج کے واسطے مکے گئے پہر مدینہ منورہ کی طرف آئے اور وہین انتقال کیا جس شخص نے
حج کیا وہ کیونکر اوس سال کے ذی قعدہ مین مر سکتا ہے پہر ابن خلکان سے نقل کیا ہے کہ صحیح
یہی ہے کہ قبل حج کرنیسے مرے ❖

ترجمہ ابن حبّان رحمہ اللہ صاحب صحیح

ابو حاتم محمد بن حبان بن احمد بن حبّان بن معاذ بن سعد انکا نسب زید مناۃ بن تمیم کی طرف پہونچتا ہے
پس تمیمی ہین اور انکو بُستی بہی کہتے ہین اسلئے کہ بست مین ساکن تہے جو کہ سیستان مین ہے یہ
شاگرد ہین نسائی کے اور ابو یعلی موصلی و حسن بن سفیان و ابوبکر بن خزیمہ صاحب صحیح سے بہی تلمذ
کیا ہے خراسان سے مصر تک سیر کیا اور ہر عالم سے فیض لیا سوای علم حدیث کے اور علوم بہی رکہتے
تہے فقہ لغت طب نجوم کو خوب جانتے تہے حاکم نے انسے اخذ کیا اور انکی شاگردی کی اور خود ابن
حبان نے کتاب الانواع مین کہا ہے کہ لعلنا کتبنا عن الفی شیخ انکی وفات سنہ ۳۵۴ دوسری شوال
روز جمعہ مین ہوئی انکی صحیح کو تقاسیم و انواع بہی کہتے ہین اسکے سوا اور تصانیف کثیر مشہور ہین
بستان المحدثین مین بعض کتب کا ذکر فرمایا ہے کشف الظنون مین کہا ہے ابو عبداللہ محمد بن محمد بن جعفر

البستی المعروف بابی الشیخ الحافظ المتوفی سنۃ اربع وخمسین وثلثمائۃ +

ترجمۂ ابن مبارک رضی اللہ عنہما صاحب کتاب الزہد والرقاق

ابو عبد الرحمٰن عبد اللہ بن مبارک بن واضح حنظلی مروزی انکے والد ماجد غلام ترک ایک تاجر کی تجار ہمدان سے مملوک تھے وہ تاجر بنے حنظلہ سے تہا جو کہ ایک قبیلہ ہے بنی تمیم سے اسلئے اونکو حنظلی کہتے ہین بسبب نسبت ولا کے **حکایت** تاریخ عامری مین کہا ہے کہ انکے والد جناب مبارک نہایت متورع و متقی تھے اونکو اونکے مالک نے اپنے باغ کا داروغہ کیا تہا مالک نے کہا کہ ایک ترش انار باغ سے لاؤ وہ گئے لے آئے انار شیرین نکلا کہا کہ مینے تو ترش انار منگایا تہا مبارک نے کہا مین کیا جانون کو درخت مین شیرین لگتے ہین اور کس درخت مین ترش ہوتے ہین جسنے اونکو چکہا ہو وہ یہ فرق جانتا ہے مالک نے کہا تو نے ابتک نہین چکہا کہا آپ نے چکہنے کا اذن نہین دیا ہے مین تو نگہبانی بجا لاتا ہون جو کہ میری خدمت کا لازمہ ہے مالک اونکی اس دیانت و امانت سے بہت خوش ہوا اور کہا تو تو اسکے قابل ہے کہ میری مجلس مین رہے اور باغبانی دوسرے کے سپرد کردی ابن خلکان نے اس حکایت کو بحوالہ بعض نسخ حضرت ابراہیم بن ادہم رضی اللہ عنہ کی طرف منسوب کیا ہے اور اسی طرح طرطوشی نے ادل سراج الملوک مین اوسکو ذکر کیا ہے لیکن بستان المحدثین مین موافق اس کتاب کے ذکر فرمایا ہے اور کہا ہے۔

حکایت اونکے مالک نے ایک دن اپنی لڑکی کی شادی کے باب مین جو کہ حد جوانی کو پہونچ گئی تہی اونسے مشورہ پوچہا مبارک نے کہا کہ جاہلیت کے عرب تو اپنی بیٹی حسب و نسب کے واسطے دیتے تھے اور یہود واسطے مال کے اور نصاری واسطے جمال کے اور اسلام مین اعتبار دین کا ہے ان چار مین سے جو پسند خاطر شریف ہو وہ اختیار فرمائین انکے مالک کو انکی عقل بہت پسند آئی گہر مین جا کر لڑکی کی مان سے یہ مشورہ بیان کیا اور کہا مین چاہتا ہون کہ لڑکی مبارک کو دون کہ وہ ورع و تقوی و دینداری مین سرآمد زمانہ ہے گو غلام ہے اونکی مان بہی راضی ہو گئی لڑکی اونکو دیدی اوس سے عبد اللہ بن مبارک پیدا ہوئے انکا تولد ۱۱۸ھ یا ۱۱۹ھ مین ہوا انہون نے اوس تاجر کا بہت سا مال وراثت مین پایا ایام جوانی مین مبتلای شرب نبیذ تھے اور جو کچھ اس شغل کے لوازم سے ہے یعنی ملاہی و سرود سننا اور صحبت

یاران کذائی کی اوسکو بہی ہاتہہ سے نہ دیتے تہے ایک بار موسم پختگی سیب مین باغ کے اندر آئے اور
یاروں رفیقون کو بہی بلایا اور طعام و شراب بتکلف حاضر کرکے لہو و طرب مین مشغول ہوئے یہانتک
کہ مستی غالب ہوئی اور بیہوش پڑے آخر سحر کو بیدار ہوئے چاہا کہ چنگ لیکر بجائین دیکہا کہ چنگ
آواز نہین دیتا ہے چونکہ اس کام مین مہارت تمام رکہتے تہے اوسکے تارون کو مضبوط و محکم کیا پہر
بہی اوسنے آواز نہ دی اور اللہ کی قدرت سے بولا اور یہ آیت شریف پڑہی الم یأن للذین امنوا ان تخشع
قلوبہم لذکر اللہ وما نزل من الحق انہون نے متنبہ ہوکر چنگ کو توڑ پہوڑ ڈالا نبیذ کو پہینک دیا
جامہای منقش و رنگا رنگ کو پہاڑ کر علم و عبادت کی طلب کے واسطے نکلے اس حکایت کو ابو عبد اللہ
بن حماد بہین اسلوب تاریخ مختصر المدارک مین لائے ہین اور طبقات کفوی مین اور طرح مذکور ہے بعد
ذکر قصۂ باغ و شرب و سکر کے کہا ہے کہ جب وہ سوئے تو دیکہا کہ ایک جانور خوش الحان اونکے سر پر
کسی درخت کے اوپر یہی آیت پڑہ رہا ہے بستان المحدثین مین فرمایا ہے احتمال ہے کہ اول خواب مین
جانور کی آواز سے خبر کی ہو پہر بیداری مین باواز چنگ اوسکی تاکید فرمائی ہو بہرحال اس شغل مین مراد
و مجذوب وہی تہے اول امر مین حضرت امام اعظم رضی اللہ عنہ کے شاگردون سے تہے اور اونکی فقہ کا
طریق سیکہتے تہے جب حضرت امام نے وفات پائی تو مدینہ منورہ مین نزدیک امام مالک رحمۃ اللہ علیہ
کے تفقہ کیا اس جگہہ سے اونکا اجتہاد گویا ہیئت مجموعیہ ہر دو طریق کا ہے اسی لئے حنفیہ اونکو خود سے
شمار کرتے ہین اور مالکیہ اپنے طبقات مین لکہتے ہین اور محدث اپنے طبقات مین لاتے ہین تمام عمر
اونکی سفر مین گزری کبہی حج مین کبہی غزو مین کبہی تجارت کے واسطے اقالیم اسلام مین گشت کیا امام
مالک و سفیان ثوری و سفیان بن عیینہ و ہشام بن عروہ و عاصم احول و سلیمان تیمی و حمید طویل و
خالد حذاء و دیگر علماء کبار تابعین و تبع تابعین سے علم حدیث شریف کا اخذ کیا اور سائر طبقات عمدۂ
محدثین کے جیسے عبد الرحمن اسدی و یحیی بن معین و ابوبکر و عثمان پسران ابی شیبہ و امام احمد و حسن بن
عرفہ اونکے شاگرد ہین وہ فرماتے تہے کہ مینے چار ہزار شیخ سے علم جمع کیا ہے لیکن مین روایت نہین کرتا
ہون مگر ہزار آدمی سے عجائب سے یہ بات ہے کہ سفیان ثوری نے کہ اونکی اجل شیوخ سے ہین اونسے اخذ

کیا ہے سفیان ثوری رضی اللہ عنہ باوجود اوس کمال کے جو حیرت دہ اہل کمال ہے فرماتے تھے کہ
مینے بہت جہد کیا کہ تین رات دن تمام سال مین ابن مبارک کی وضع پر گزارون مجھکو میسر نہوا کبھی یون
فرماتے کہ کاش میری تمام عمر برابر اوسکے تین دن رات کے ہوتی **حکایت** حسن بن شقیق رحمہ اللہ فرماتے
ہین کہ ایک دن نماز عشا پڑھکر ہمراہ ابن مبارک کے نکلا وہ چاہتے تھے کہ اپنے گھر جائین اور رات بہت
سرد تھی جب ہم دروازہ مسجد پر پہونچے تو مینے اونسے ایک حدیث کا ذکر کیا اونہون نے جواب مین
شروع کیا مین اوسی جگہہ کھڑا رہا یہانتک کہ مؤذن آیا اور فجر کی اذان دی اونکی تورع کی حکایات عجیب
منقول ہین بستان المحدثین وغیرہ کتب مین اونکو ذکر کیا ہے **حکایت** جبدن کہ ابن مبارک شہر رقہ
مین داخل ہوئے ہارون رشید خلیفہ عباسی بہی وہان تھے تو تمام شہر مین شور پڑا اور غلغلہ بلند ہوا اور
لوگ دوڑے زنان خاصہ ہارون رشید مین سے ایک عورت نے محل کے اوپر سے یہ شور و غوغا دیکھکر پوچھا
کہ یہ سب غوغا کیا ہے اور کسکے واسطے ہے کہا کہ ایک عالم خراسان سے آیا ہے اوسکو عبد اللہ بن مبارک
کہتے ہین وہ بولی کہ بادشاہی حقیقت مین یہی ہے جو یہ شخص رکھتا ہے نہ وہ جو ہارون رشید رکھتا ہے
کیونکہ وہ بزور چابک و چوبدستی لوگون کو جمع کرتا ہے **حکایت** حضرت فضیل بن عیاض رضی اللہ
عنہ نے اونکے حق مین فرمایا ہے قسم ہے اس گھر کے رب کی کہ میری دونون آنکھون نے اوسکا مثل
نہین دیکھا ہے ایک دن لوگ اونکے پاس واسطے طلب علم حدیث شریف کے آئے اور کہا ای عالم
دمشق کے ہمکو حدیث کہو حضرت سفیان ثوری وہان بیٹھے ہوئے تھے فرمایا ویحکم عالم المشرق
والمغرب وما بینہما ان کنتم تعلمون یعنی تمہاری خرابی ہو وہ تو مشرق مغرب کے اور جو اونکے بیچ ہے
اوسکے عالم ہین اگر تم جانتے ہو **حکایت** ابو علی غسانی نے کہا کہ ابن مبارک سے پوچھا کہ کون افضل
ہے معاویہ بن ابی سفیان یا عمر بن عبد العزیز فرمایا وہ غبار جو معاویہ کی ناک مین ہمراہ آنحضرت صلی اللہ
علیہ و آلہ وسلم کے گہسا وہ ہزار بار عمر بن عبد العزیز سے بہتر ہے معاویہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ و
آلہ وسلم کے پیچھے نماز پڑھی اور جب آپنے کہا سمع اللہ لمن حمدہ تو معاویہ نے کہا ربنا ولک الحمد کہا پھر
اسکے بعد اور کیا ہوگا یہ دو شعر بہت پڑھا کرتے تھے ؎

	ذا عفاف وحیاء وکرم		واذا صاحبت فاصحب ماجدا
	واذا قلت نعم قال نعم		قوله للشیٔ لا ان قلت لا

اونکے کلام بلاغت نظام سے یہ چند لولوی آبدار وگوہر شاہوار ہین کہ واسطے آویزہ گوش حق نیوش
طالب صادق کے کافی وافی ہین تعلمنا العلم للدنیا فدلنا علی ترك الدنیا یعنی ہمنے علم کو دنیا کے
واسطے سیکہا سواوسنے ہمکو ترک دنیا پر رہنمائی فرمائی یہ بہی فرماتے تہے کہ اول علم مین چاہیے کہ نیت
صحیح ہو بعد اوسکے حرف استادون کا بکمال توجہ سننا بعد اوسکے بتامل فہم کرنا بعد اوسکے اوسکو حفظ کرنا
بعد اوسکے تلامذہ ومستفیدون مین نشر کرنا پہیلانا اور جسنے ان پانچ شرطون سے ایک کو فوت کیا
اوسکے علم مین نقصان ظاہر ہوا یہ بہی فرماتے تہے کہ مینے چار ہزار حدیث سے چار باتین انتخاب
کی ہین ایک یہ کہ دنیا کے مال پر مغرور نہ ہونا چاہیے اور فریب نہ کہانا چاہیے دوسرے یہ کہ پیٹ
مین اوس چیز کو داخل نہ کرنا چاہیے جسکے ہضم کی کماً وکیفاً طاقت نہین رکہتا ہے تیسرے یہ کہ
علم سے اوس قدر سیکہنا چاہیے کہ نافع ہو چوتہے یہ کہ عورت پر کسی چیز مین اعتماد نہ کرنا چاہیے جب
اونکی وفات قریب ہوئی اور علامات احتضار کے ظاہر ہو گئے تو اپنے غلام نصر نام کو جو کہ معتبرین
رُوات حدیث سے ہے فرمایا کہ مجہکو فرش سے خاک پر ڈالدے غلام رونے لگا فرمایا تو کیون روتا
ہے کہا آپ کی ثروت ودولت یاد آئی اور آپ کی یہ حالت غربت ومسافرت وبیکسی کی دیکہکر بیتاب
ہو گیا فرمایا خاموش مین ہمیشہ خدا سے چاہتا تہا کہ زندگانی میری دولتمندون کی زندگانی ہو اور مرنا
میرا مثل مرنے خاکسارون کے انکی وفات کا غربت وسفر مین اتفاق ہوا غزو سے پہرے تہے
راہ مین قصبۂ ہیت کو پہونچے جو کہ توابع موصل سے ہے بیمار ہو گئے جان بحق تسلیم کی یہ واقعہ رمضان
سنہ ۱۸۱ ہجری مین واقع ہوا بعد وفات کے صالح آدمیون نے خواب مین دیکہا کہ کہنے والا کہتا ہے کہ
ابن مبارک فردوس اعلےٰ مین پہونچے موضع ہیت بکسر ہا وسکون تحتانیہ اور بعد اوسکے فوقانیہ ایک
شہر ہے فرات پر فوق انبار اعمال عراق سے لیکن بر شام مین ہے اور انبار بر بغداد مین اور فرات
درمیان ان دونون کے فاصل ہے جیسا کہ دجلہ میان انبار وبغداد کے فاصل ہوا ہے اور انکی

قبر ظاہر سے زیارت کی جاتی ہے رضی اللہ عنہ

ترجمہ بیہقی رضی اللہ عنہ صاحب دلائل النبوہ وشعب الایمان وغیرہ مؤلفات نافعہ ابوبکر

احمد بن حسین بن علی بن عبد اللہ بن موسی بیہقی خسروجردی فقیہ شافعی حافظ کبیر مشہور اپنے وقت مین
پیشوایان ومقتدایان حدیث وفقہ سے ایک شخص تھے انکی تحقیقات علوم مین بہت ہین مباحثہ
ومناظرہ مین بغایت انصاف کے رعایت فرماتے تھے تصانیف انکی بیشمار ہین کہتے ہین کہ ایک ہزار
جز کو پہونچی ہین علم مین انکا ثانی نہین ہے بعض نے کہا ہے سات آدمی ہین کہ اونہون نے اسلام
مین تصنیف کی اور مسلمانون نے اونکی تصانیف سے نفع لیا ایک دارقطنی دوسرے حاکم ابوعبد اللہ
نیسابوری تیسرے ابو محمد عبد الغنی بن سعید ازدی مصری چوتھے ابونعیم احمد بن عبد اللہ اصفہانی پانچوین
ابوعمرو بن عبد البر نمری حافظ اہل مغرب چھٹے بیہقی ساتوین خطیب بغدادی انہون نے فقہ کو شیخ
صعلوکی سے حاصل کیا اور حدیث کی روایت حاکم نیسابوری وابوطاہر محمد بن زیادی وابن فورک
وابوعبد اللہ سلمی سے کی انکی تصانیف مشہور دست ہے یہ کتب ہین کتاب السنن دو جلد کتاب دلائل النبوة
تین جلد کتاب معرفة العلوم کتاب بعث ونشور ایک جلد کتاب آداب کتاب فضائل صحابہ کتاب فضائل
اوقات کتاب شعب الایمان دو جلد کتاب خلافیات ۲ جلد کذا فی اشعة اللمعات بستان المحدثین مین
لکھا ہے کہ معمورہ ہای اسلام کا گشت کیا اور باوجود اس تمام تبحر وعلو اسناد کے سنن نسائی وجامع ترمذی
وسنن ابن ماجہ اونکے نزدیک نہ تھے ان تین کتابون پر کما ینبغی اطلاع نہین رکھتے تھے حق تعالی نے
اونکے علم مین برکت عظیم دی اور بکمال قوت فہم عطا فرمائی تصانیف عجیبہ اونسے یادگار ہین کہ مثل
اونکے تصانیف سابقین سے ظاہر نہوا منجملہ اونکی تصانیف گزیدہ ونافعہ سے کتاب الاسماء والصفات
دو مجلد ہے سبکی نے کہا لا اعرف لہ نظیرا اور کتاب الاعتقاد ایک جلد اور کتاب دعوات الکبیر ایک جلد سبکی
نے کہا مین اسپر قسم کہاتا ہون کہ ان کتابون کا عالم مین نظیر نہین ہے اور کتاب الزہد ایک جلد اور کتاب الترغیب
والترہیب ایک جلد **حکایت** جب انہون نے تصنیف کتاب معرفة السنن والآثار مین شروع کیا
تو ایک صالح نے خواب مین دیکھا کہ امام شافعی رضی اللہ عنہ کسی جگہہ مین ہین اور اونکے دست مبارک مین چند

جز اس کتاب کے ہین اور فرماتے ہین کہ ہمنے آج کتاب فقیہ احمد سے ساتھہ جزو لکہے یا پڑہے **حکایت** ایک اور فقیہ نے بہی امام شافعی کو خواب مین دیکہا کہ جامع مسجد مین ایک تخت پر بیٹھے ہوئے ہین اور فرماتے ہین کہ آج ہمنے کتاب فقیہ احمد یعنی بیہقی سے فلان حدیث استفادہ کی **حکایت** محمد بن عبد العزیز مروزی فقیہ مشہور فرماتے ہین کہ مین ایک دن خواب مین دیکہتا ہون کہ ایک صندوق زمین سے طرف آسمان کے اوڑتا ہوا جا رہا ہے اور گرداگرد اوسکے ایک ایسا نور درخشندہ ہے کہ آنکہہ کو خیرہ کئے دیتا ہے مین پوچہتا ہون کہ یہ کیا چیز ہے فرشتے کہتے ہین کہ یہ صندوق بیہقی کی تصانیف کا ہے کہ بارگاہ کبریا مین مقبول ہوا کبہی شعر کی طرف بہی مائل ہوتے تہے یہ چند بیتین اونکے نظم شریف سے ہین ع

من اعتز بالمولی فذاک جلیل	ومن رام عزا عن سواہ ذلیل
ولو ان نفسی مذ براہا ملیکہا	مضی عمرہا فی سجدۃ لقلیل
احب مناجاۃ الحبیب باوجہ	ولکن لسان المذنبین کلیل

انکی ولادت ماہ شعبان ۳۸۴؁ھ مین ہوئی اور دہم ماہ جمادی الاولی ۴۵۸؁ھ کو شہر نیشاپور مین وفات پائی لیکن ایک تابوت مین رکہکر بیہق کو لیگئے اور خسروجرد مین دفن کیا بیہقی نسبت ہے طرف بیہق کے کہ

نام چند دیہہ ست متصل ہم در نسبت کروہی نیشاپور مجموع آن دیہات را بیہق گویند مثل بارہہ دہر یا نہ در نواح دہلی وکلان ترین آن دہات خسروجرد ست مدفن بیہقی ابن خلکان نے کہا خسروجرد بضم خاء معجمہ وسکون سین وفتح راء مہملتین وسکون واو وکسر جیم بعد اوسکے راء اودال مہملتین ہین رحمہ اللہ تعالے

ترجمہ عبد بن حمید رحمہ اللہ صاحب مسند

ابو محمد عبد الحمید بن حمید بن نصر کشی شروع ۲۰۰؁ھ ہجری کو اپنے وطن سے رحلت کی انکو علم حدیث شریف کے طلب کرنیکا شوق جوانی مین پیدا ہوا یزید بن ہارون وعبد الرزاق ومحمد بن بشیر ودیگر ائمہ فن حدیث سے استفادہ کیا مسلم رحمہ اللہ صاحب صحیح وترمذی رحمہ اللہ ودیگر محدثین کرام انسے بہت روایت رکہتے ہین امام بخاری رحمہ اللہ اپنی صحیح کی دلائل النبوۃ مین بطریق تعلیق انسے روایت

کرتے ہین یہ اس فن کے ایمہ سے تھے اور بہت ثقہ و معتبر تھے سنہ ۲۴۳ مین رحلت فرمائی انکی تصانیف
سے ایک تو مسند ہے جسکو مسند کبیر کہتے ہین اسلئے کہ اس مسند سے ایک انتخاب کرکے مسند صغیر بنایا ہے
دوسری ایک تفسیر ہے جو کہ دیار عرب مین متداول و مشہور ہے انکے سوا اور تصانیف بھی ہین رحمہ اللہ
کذا فی البستان کش بالفتح ایک گانون ہے جرجان مین +

ترجمۂ دیلمی صاحب فردوس رحمہ اللہ تعالی

حافظ شیرویہ بن شہردار بن شیرویہ دیلمی یہ ہمدان مین تھے تاریخ ہمدان بھی انکی تصانیف سے ہے
یوسف بن محمد بن یوسف مستملی و سفیان بن حسن بن فنخویہ و عبدالحمید بن حسن قضاعی و عبدالوہاب بن مندہ
و احمد بن عیسی دینوری و ابوالقاسم بن السری و دیگر علماء بیشمار سے علم حدیث کا اخذ کیا ہمدان و
اصفہان و بغداد و قزوین و دیگر شہرہای اسلام کا گشت کیا حافظ یحیی بن مندہ نے انکے حق مین کہا
ہے کہ ایک جوان زیرک حسن الخلق مذہب سنت مین متصلب اور اعتزال سے دور ہے مردکم گو دلیر دل ہے
لیکن اوسکے اتقان معرفت و علم مین قصور ہے صحیح سقیم حدیثون مین تمیز نہین کرتا ہے اسی لئے اوسکی
اس کتاب مین موضوعات و واہیات تودہ تودہ مندرج ہین انکا بیٹا شہردار دیلمی اور حافظ ابوموسی
مداینی و حافظ ابوالعلاء حسن بن احمد عطار رازی انسے روایت رکھتے ہین نہم رجب سنہ ۵۰۹ ہجری مین
وفات پائی انکے فرزند شہردار بن شیرویہ بن شہردار دیلمی کی کنیت ابو منصور ہے حدیث شریف کے علم کی
معرفت و فہم مین اپنے والد سے بہتر تھے چنانچہ سمعانی نے بھی انکے حق مین فہم و معرفت کی گواہی
دی ہے اور علم ادب کو بھی خوب جانتے تھے مرد سبکروح و عابد تھے اپنی مسجد مین جمے رہتے تھے غالباً
شغل اسماع حدیث اور اوسکے لکھنے مین اوقات بسر کرتے تھے طلب علم حدیث مین اپنے والد کے
ساتھ شریک تھے سنہ ۵۰۵ سفر اصفہان مین اونکے ہمراہ تھے اور بعد وفات اپنے والد کے سنہ ۵۳۰
مین طرف بغداد کے جاکر بہت سے استادون سے تحصیل کی اور بعض محدثون سے اجازت حاصل فرمائی
کتاب فردوس مثل جامع صغیر کے حروف تہجی پر مرتب ہے اوسکو اس وضع پر انہون نے ترتیب
دی ہے اور اس کتاب کی سندون کو بمحنت تمام جمع کیا ہے جب اوسکی تنقیح و ترتیب سے فارغ ہوئے

تو اِنکے فرزند ابو مسلم احمد بن شہردار دیلمی اور ایک اور جماعت نے اونکے شاگردون سے اس کتاب کو اونسے روایت کی وفات شہردار کی سنہ ۵۵۸ھ مین ہوئی نسب اس خاندان کا فیروز دیلمی کی طرف پہونچتا ہے جو کہ اسود عنسی کے قاتل تھے اونکے حق مین جناب رسالت مآب نے فرمایا ہے فاز فیروز اور وہ صحابی تھے رضی

ترجمۂ ابن المنذر صاحب کتاب الاشراف فی مسائل الخلاف رضی اللہ عنہ

ابو بکر محمد بن ابراہیم بن المنذر نیشاپوری حرم شریف کے مجاور تھے وہان علم حدیث کی تعلیم کرتے تھے اسلئے انکو شیخ الحرم بھی کہتے ہین انکی کتابین نادرۂ وقت تہین کہ اِنسے پہلے اسلام مین مثل اونکے تصنیف نہین ہوئین منجملہ اونکے ایک یہ کتاب ہے دوسری کتاب المبسوط فقہ مین اور کتاب الاجماع وکتاب التفسیر وکتاب السنن وغیرہ بالجملہ انکی تصانیف بایۂ اجتہاد وتحقیق ہین علم فقہ ومعرفت اختلاف علما اور ہر ایک کی ماخذ ودلیل پہچاننے مین بہت ماہر تھے اور خود مجتہد تھے کسی کی تقلید نہین کرتے تھے لیکن ابو اسحق نے اونکو اپنے طبقات مین زمرۂ فقہاء شافعیہ مین لکھا ہے اسلئے کہ امام شافعی کے اجتہاد کے ساتھہ اونکا اجتہاد بکثرت متولد ہوتا تھا شیخ ابو اسحق نے کہا ہے کہ اونکی تصانیف کی سب کو احتیاج ہے خواہ اونکے مذہب کے موافق ہو یا مخالف کیونکہ آئین استنباط وطریق اجتہاد سیکھتا ہے علم حدیث مین محمد بن میمون وربیع بن سلیمان ومحمد بن اسمعیل صائغ ومحمد بن عبد اللہ بن عبد الحکیم ودیگر اجلۂ محدثین کے شاگرد ہین اور دمیاطی محمد بن یحیٰی بن عمار اور ابو بکر بن المقری اور دیگر محدث عمدہ انکے شاگرد ہین سنہ ۳۱۸ھ مین وفات پائی انکی کتاب الاشراف بغایت نفیس ہے اسمین اختلاف علماء کا مع دلائل کے ذکر کیا ہے اور حدیثون کو اس طور پر بیان کیا ہے کہ اجتہاد واستنباط آسان ہو گیا رحمہ اللہ تعالےٰ

کذا فی البستان

ترجمۂ سعید بن منصور صاحب سنن رحمہ اللہ تعالیٰ

ابو عثمان سعید بن منصور بن شعبہ مروزی کہتے ہین کہ یہ اصل مین طالقانی ہین آخر کو بلخ مین سکونت اختیار کی جب انکی عمر آخر کو پہونچی تو مکہ معظمہ مین مجاور ہو گئے ماہ رمضان سنہ ۲۲۹ھ کو وہین وفات پائی انکی عمر درمیان اسّی اور نوّے کے تھی امام مالک رحمہ اللہ سے موطا اور حدیث دیگر حاصل کئے

لیث بن سعد وابو عوانہ وفلیح بن سلیمان ودیگر محدثین اوس طبقے سے استفادہ کیا امام احمد ومسلم وابو داود وخلائق بسیار نے انسے روایت کی امام احمد رحمہ اللہ انکی بہت تعظیم فرماتے تھے اور انکی ثنا وتعریف کرتے تھے ابو حاتم نے انکی توثیق وتعدیل واجبی کی ہے یہ قوی الحفظ تھے دس ہزار حدیثین یاد سے لکھوا تے تھے رحمہ اللہ تعالی ۔

ترجمہ ابو عوانہ صاحب صحیح یعنی مستخرج صحیح مسلم رحمہ اللہ تعالی

۴۱

ابو عوانہ یعقوب بن اسحق بن یزید اسفرائن کے لوگون مین سے ہین آخر کو نیشاپور مین سکونت اختیار کی خراسان وعراق ویمن وحجاز وشام وجزیرہ وفارس واصفہان ومصر وثغور کا گشت کیا علمار دہار سے حدیث جمع کی مذہب مین شافعی تھے امام شافعی رحمہ اللہ کے مذہب کو پہلے پہل اسفرائن مین یہی لائے اور رواج دیا فقہ مین شاگرد مزنی وربیع کے ہین جو کہ اجل اصحاب امام شافعی سے ہین اور حدیث مین مسلم بن حجاج ویونس بن عبد الاعلی ومحمد بن یحیی ذہلی کے شاگرد ہین طبرانی واسمٰعیلی وابو علی نیشاپوری ودیگر محدثین عمدہ انکے شاگرد ہین حاکم نے انکے حق مین کہا ہے کہ ابو عوانہ علمار حدیث اور اونکے اثبات سے ہین مینے اونکے فرزند محمد سے سنا ہے کہ سنہ ۳۱۶ مین اونکی وفات ہوئی رحمہ اللہ تعالی کذا فی البستان ✤

ترجمہ ابن جریر صاحب تفسیر کبیر وتاریخ شہیر رحمہ اللہ تعالی

۴۲

ابو جعفر محمد بن جریر بن یزید بن خالد الطبری وقیل یزید بن کثیر بن غالب صاحب تفسیر کبیر وتاریخ شہیر فنون کثیرہ مثل تفسیر وحدیث وفقہ وتاریخ وغیرہ مین امام تھے فنون عدیدہ مین انکی مصنفات ملیحہ ہین وہ انکے سعت علم وغزارت فضل پر دلالت کرتے ہین یہ ایک مجتہد ہین ایمہ مجتہدین سے تقلید کسی کی نہین کی ابو الفرج معافی بن زکریا نہروانی معروف بابن طرار انکے مذہب پر تھے نقل مین معتمد ہین تاریخ انکی اصح التواریخ ہے شیخ ابو اسحق شیرازی نے انکا ذکر طبقات فقہار مین منجملہ مجتہدین کیا ہے ولادت انکی آمل طبرستان مین سنہ ۲۲۴ کو ہوئی اور وفات روز شنبہ آخر روز ۲۶ شوال سنہ ۳۱۰ کو بغداد مین ہوئی اپنے گھر کے اندر مدفون ہوئے رحمہ اللہ تعالی کذا فی الاتحاف ✤

ترجمہ عبد الرزاق صاحب مصنف رحمہ اللہ تعالی

ابوبکر عبد الرزاق بن ہمام بن نافع حمیری بالولار ساکن صنعا تھی جو کہ یمن کا دار الملک ہے عبید اللہ بن عمر عمری سے قلیل الروایت ہین اور ابن جریج و اوزاعی و ثوری سے بہت استفادہ کیا ہے امام احمد و اسحق بن راہویہ و یحیی بن معین نے انسے حدیث شریف کا استفادہ کیا ہے اور یہ اجل تلامذہ معمر سے ہین سات برس تک اونکی صحبت مین رہے ہین اسی لئے معمر کی حدیث کے حفظ مین مشہور و ممتاز ہین انکی روایت صحاح ستہ مین واقع ہوئی ہے انمین کوئی عیب نہین پایا مگر اتنا کہ فی الجملہ تشیع رکہتے تھے لیکن غالی نہ تھے اور باوجود اس تشیع کے کہتے تھے کہ مین تفضیل امیر المومنین علی پر اوپر امیر المومنین ابوبکر و عمر کے جرات نہین کرسکتا ہون اور دل میرا اسکے ساتھ یاری نہین دیتا ہے کیونکہ امیر المومنین علی سے اوسقدر متواتر ہوا ہے کہ مجہکو ان دونون پر تفضیل مت دو کہ سرحد یقین کو پہونچ گیا ہے رضی اللہ عنہم اجمعین شیعی کا کام نہین ہے کہ وہ حضرت امیر المؤمنین علی کے فرمائے ہوئے سے تجاوز کرے نصف شوال ۲۱۱ھ ہجری کو وفات پائی عمر طویل ہوئی ۸۵ برس جئے رحمہ اللہ تعالی کذا فی الاتحاف

ترجمہ حکیم ترمذی صاحب نوادر الاصول رضی اللہ عنہ

ابوعبد اللہ محمد بن علی بن حسین بن بشیر مؤذن ملقب بحکیم ترمذی اپنے وقت کے رئیس زہاد تھے اپنے والد علی اور قتیبہ بن سعید بلخی و صالح بن عبد اللہ ترمذی اور انکے اقران سے روایت کرتے ہین او قاضی یحیی بن منصور اور دیگر علمار نیشاپور نے انسے روایت کی ہے **حکایت** ۲۸۵ھ ہجری مین وارد نیشاپور ہوئے ظاہر مین لوگون نے جبکہ انکی کتاب ختم الاولیار و علل الشریعہ مین نظر کی تو اونہون نے ان کتابون سے تفضیل ولایت کی نبوت پر یعنی فضیلت اولیار کی انبیار پر اور اسکا اونکا مذہب ہونا استنباط کیا اور اونکا احتجاج بہی اس معنی کا شاہد ہے کیونکہ اونہون نے اس لفظ سے تمسک کیا ہے کہ یغبطہم النبیون والشہداء اور کہا ہے کہ اگر بعض اولیاء انبیار و شہدار سے افضل نہین ہین تو غبطہ کیون ہے ترمذ کے لوگون نے بسبب اس عقیدۂ وحشت ناک کے اونکو وہان سے نکالدیا جب بلخ مین پہونچے تو وہان کے لوگون نے اونکو قبول کیا اور حکیم نے اونکے آگے ان کلمون کا

عذر بیان کیا اور کہا کہ مین مذہب مین تمہارا موافق ہون غرض میری تفضیل اولیاء کی انبیاء پر نہین ہے
ایک دن اونہون نے صفت حلق کا پوچھا کہا ضعف ظاہر ہو دحوی حرلیتہ منجملہ اونکے لطائف کے ایک یہ لطیفہ
ہے کہا کہ پانچ آدمیون کے واسطے پانچ جگہون سے بہتر نہین ہے لڑکے کو مکتب سے جوان کو مکان
سے طالب علم و بڈہے آدمی کو مسجد سے اور عورت کو اپنے گہر سے اور موذی کو قید خانہ سے بستان
المحدثین مین بعد اسکے تحریر فرمایا ہے کہ انکی تصانیف مین غیر معتبر اور موضوع حدیثین بہت مندرج
ہین سبب اس حادثے کا خود اونہون نے بیان کیا ہے کہ مینے کبھی تامل و تفکر و تدبر کار تصنیف سے
پہلے نہین کیا ہے اور نہ میری یہ غرض ہے کہ کوئی ان مولفات کو میری طرف نسبت کرے بلکہ جب
مجھکو قبض وقت ہوتا تو تصنیف کے سبب سے تسلی و آرام خاطر ڈہونڈہتا تھا اور جو کچھ دل مین آتا اوسکو
لکہتا تھا یہان سے معلوم ہوا کہ اونکی اکثر مصنفات قبیل مسودات سے ہین نظر ثانی و تہذیب و حذف و
اصلاح کے محتاج رہے ۲۵۵ھ ہجری مین شہید ہوئے رحمہ اللہ تعالی کذا فی الاتحاف +

ترجمۂ دینوری صاحب کتاب المجالسہ رضی اللہ عنہ

ابوبکر احمد بن مروان مالکی نزیل مصر اور اسی جگہہ انتقال کیا قاضی اسمعیل و یحیی بن معین و ابن ابی الدنیا
سے اخذ کیا انپر حدیث غالب ہوگئی انکی ایک کتاب ہے فضائل امام مالک مین ۲۹۳ھ مین بعمر ۸۴
سال بماہ صفر وفات پائی ابن فرحون نے انکا ذکر طبقات مالکیہ مین کیا ہے ذکرہ السیوطی
رحمہ اللہ فی حسن المحاضرۃ بستان المحدثین مین فرمایا ہے کہ کتاب المجالسہ دینوری کی ایک کتاب
مشہور ہے کتب قدیمہ مین اوس سے بہت نقل آئی ہے کشف الظنون مین کہا ہے کہ اس کتاب
کو کتب احادیث و اخبار سے اور محاسن نوادر و آثار سے اور حکم منتقی و اشعار سے جمع کیا ہے اور بعض
نے اوسکا انتخاب فرمایا ہے اوسکا نام نخبۃ المؤانسہ من کتاب المجالسہ رکھا ہے اور تاریخ مولف کی
انتقال کی ۳۱۰ھ لکھی ہے اتحاف النبلاء کے باب اول مین بھی اسی طرح ہے واللہ اعلم +

ترجمہ جوہری صاحب صحاح رحمہ اللہ تعالی

امام یافعی رضی اللہ عنہ نے تاریخ مرآۃ الجنان مین بذیل حوادث ۳۹۳ھ ہجری تحریر فرمایا ہے کہ اسی سنہ

مین امام ابونصر صاحب صحاح جوہری اسمعیل بن حماد ترکی لغوی اصدارکان لغت نے وفات پائی کہتے ہین کہ جودت وضعہ گی خط مین طبقۂ ابن مقلہ ومہلہل مین تہے سفر بہت کیا پہر نیشاپور مین سکونت اختیار کی کہا ہے کہ نیشاپور مین چہت پر سے گرکے انتقال کیا رحمہ اللہ تعالی +

ترجمۂ قشیری صاحب رسالہ رحمہ اللہ تعالی

ابوالقاسم عبدالکریم بن حوازن قشیری فقیہ شافعی فقہ وتفسیر وحدیث واصول وادب وشعر وکتابت وعلم تصوف مین علامہ تہے درمیان شریعت وحقیقت کے جمع کیا تہا ایک قافلے مین حج کو گئے ادسمین شیخ ابومحمد جوینی والد امام الحرمین اور احمد بن حسین بیہقی اور ایک جماعت مشاہیر لوگون کی تہی اونسے بغداد وحجاز مین حدیث شریف سنی اور اپنے واسطے املاء حدیث کی مجلس عقد کی خطیب نے اپنی تاریخ مین اِنکا ذکر کیا ہے اور کہا ہے کہ وہ پہر آئے یعنی طرف بغداد کے ۴۴۸ھ مین اور بغداد مین حدیث کی اور ہمنے اونسے لکہا ثقہ حسن الوعظ ملیح الاشارت تہے ابوالفتح محمد بن محمد فراوی نے کہا کہ ابوالقاسم قشیری کسی شخص کے یہ شعر بہت پڑہا کرتے تہے ؎

لو کنت ساعة بیننا ما بیننا	وشہدت کیف نکرر التودیعا
ایقنت ان من الدموع محدثا	وعلمت ان من الحدیث دموعا

یہ دونون شعر ذوالقرنین بن حمدان کے ہین ولادت انکی ۳۷۶ھ مین ہوئی اور روز یکشنبہ قبل طلوع شمس ۱۶ ربیع الاول ۴۶۵ھ کو شہر نیشاپور مین وفات پائی مدرسہ مین زیر قبر اونکے شیخ ابوعلی دقاق رحمہ اللہ تعالے کے مدفون ہوئے اِنکے فرزند ابونصر عبدالرحیم امام کبیر تہے علوم ومجالس مین اپنے والد ماجد کے مشابہ تہے ہمنے بعض مجامیع مین اونکے یہ ابیات دیکہے ہین اور سمعانی نے بہی اونکو ذیل مین ذکر کیا ہے

القلب نحوك نازع	والدهر فيك منازع
جرت القضية بالنوى	ما للقضية وازع
الله يعلم انني	لفراق وجهك جازع

انکی وفات ۵۱۴ھ مین نیشاپور مین ہوئی رحمہ اللہ تعالی کذا فی التاج المکلل +

ترجمہ ابن العربی رحمہ اللہ تعالی صاحب عارضۃ الاحوذی فی شرح الترمذی وغیرہ مولفات نافعہ

ابوبکر محمد بن عبد اللہ بن محمد بن عبد اللہ بن احمد معروف بابن العربی معافری اندلسی اشبیلی حافظ مشہور یہ حافظ متبحر ختام علمای اندلس اور آخر ایمہ وحفاظ اندلس ہین ابن بشکوال نے کتاب الصلۃ مین کہا ہے کہ مینے اونکو اشبیلیہ مین وقت ضحی روز دوشنبہ سوم ماہ جمادی الآخر ۵۱۶ھ کو دیکھا ہے وہ کہتے تھے کہ مینے ہمراہ والد کے روز یکشنبہ مستہل ماہ ربیع الاول ۴۸۵ھ کو طرف مشرق کے رحلت کی شام مین داخل ہوا ابوبکر محمد بن ولید طرطوشی پر تفقہ کیا اور بغداد مین آکر وہان کے اعیان مشائخ کی ایک جماعت سے سماعت کر کے داخل حجاز ہوا ۴۸۹ھ کے موسم مین حج کر کے بغداد کی طرف عود کیا اور صحبت مین ابوبکر شاشی و ابو حامد غزالی وغیرہما من العلماء والادباء کے رہا اور اونکے پاس سے آکر مصر و اسکندریہ مین ایک جماعت محدثین سے ملا اون سے لکھا اور استفادہ کیا اور فائدہ دیا پھر ۴۹۳ھ مین اندلس کی طرف لوٹ آیا اور اشبیلیہ مین علم کثیر لیکر آئے کہ اونسے پہلے کوئی مثل اونکے وہان داخل نہ ہوا تھا اون لوگون مین سے جنہون نے طرف مشرق کے رحلت کی غرضکہ مینے اونکی ولادت کا پوچھا تو کہا کہ مین شب پنجشنبہ بست ودوم ماہ شعبان ۴۶۸ھ کو پیدا ہوا اور وفات اونکی ۵۴۳ھ ماہ ربیع الآخر کو شہر فاس مین ہوئی انکا ترجمہ اتحاف وبستان وغیرہ کتب طبقات وتاریخ مین خوب بسط سے لکھا ہے انکی تصانیف کثیرہ کا ذکر کیا ہے*

ترجمہ ابن ابی حاتم صاحب تفسیر وغیرہ مولفات نافعہ رضی اللہ عنہ

عبد الرحمن بن محمد بن ادریس بن المنذر بن داود بن مہران ابو محمد بن ابی حاتم التمیمی الحنظلی الامام ابن الامام الحافظ ابن الحافظ اپنے والد سے اور اور لوگون سے سماعت رکھتے ہین ابن مندہ نے کہا کہ انکا مسند ہزار جزو مین ہے اور اونکی کتاب الزہد وکتاب الکنی و فوائد کبری و فوائد الرازیین ومقدمۃ الجرح والتعدیل ہے اور فقہ واختلاف صحابہ وتابعین وعلماء امصار مین بہی تصنیف کی ہے جرح وتعدیل اونکی چند مجلد مین ہے اونکی سعت حفظ وامامت پر دلالت کرتی ہے اور کتاب الرد علی الجہمیہ ایک بڑی کتاب ہے اور ایک تفسیر کلان ہے اور آثار مسندہ ہین چار مجلد مین ابو علی خلیلی نے کہا ہے کہ

وہ ابدال سے شمار کیے جاتے تھے اور ایک جماعت علمار نے زہد و ورع تام و علم و عمل کی اونپر ثنا کی ہے انکی وفات ماہ محرم ۳۲۲؁ سنہ ہجری مین ہوئی کذا فی الاتحاف *

ترجمہ ابن مندہ صاحب تاریخ اصبہان رحمہ اللہ تعالی

ابو عبد اللہ محمد بن یحیی ابن مندہ العبدی الحافظ المشہور حفاظ ثقات و خاندان کبیر سے تھے ایک جماعت علمار کی اس خاندان سے اوٹھی اور یہ عبیدیین سے نہ تھے لیکن چونکہ انکی مان برہ بنت محمد بنی عبد یالیل سے تھین اس لئے طرف اخوال کے منسوب ہوگئے وفات انکی ۳۰۱؁ سنہ ہجری مین ہوئی مندہ بفتح میم و دال ہے رحمہ اللہ تعالی

ترجمہ خلال صاحب کرامات الاولیا رحمہ اللہ تعالی

ابو محمد حسن بن محمد بن حسن بن علی بغدادی ۳۵۲؁ سنہ مین متولد ہوئے ابو بکر وراق و ابو بکر بن شاذان اور انکے طبقے سے علم حدیث شریف کا اخذ کیا خطیب بغدادی و ابو الحسین طیوری و جعفر بن احمد سراج و علی بن عبد الواحد دینوری و دیگر محدثان عمدہ انسے روایت رکھتے ہین اور سب کے نزدیک ثقہ و معتبر تھے حفظ حدیث شریف مین اپنے ابنار روزگار کے سرآمد تھے انکا ایک مسند ہے صحیحین پر لیکن وہ تمام نہوا ماہ جمادی الاول ۳۳۹؁ سنہ مین وفات پائی کذا فی البستان *

ترجمہ سلفی صاحب مشیخہ بغدادیہ رحمہ اللہ تعالی

ابو طاہر احمد بن محمد بن احمد سلفی اصفہانی ملقب بصدر الدین حفاظ مکثرین سے ہین طلب حدیث شریف مین رحلت کی اور اعیان مشائخ سے ملے شافعی المذہب تھے بغداد مین وارد ہوئے گیا ابی الحسن علی ہراسی پر فقہ کا اشتغال کیا خطیب ابی زکریا یحیی ابن علی تبریزی لغوی پر لغت کا شغل فرمایا ابو محمد جعفر بن السراج وغیرہ ایمہ اماثل حدیث شریف سے حدیث کی روایت کی بلاد آفاق کا گشت کیا سیوطی رحمہ اللہ نے فرمایا ہے کہ امام متقن حافظ ناقد ثبت دین خیر تھے انکی طرف علو اسناد منتہی ہوا انکی حیات مین حفاظ نے انسے روایت کی انکی تصانیف ہین علم حدیث مین اپنے زمانے کے اوحد اور قوانین روایت کو خوب جانتے تھے انکا انتقال ہوا اور انکی عمر یکصد و شش سال کی تھی انتہے انکے امالی و تالیف بہت ہین ولادت

سنہ ۵۷۲ہ مین ہوئی تقریباً اصفہان مین اور وقت چاشت روز جمعہ یا شب جمعہ پانچوین ربیع الآخر سنہ ۵۷۶ہ ثغر اسکندریہ مین وفات پائی اور وعلہ مین کہ ایک مقبرہ ہے داخل سور کے نزدیک باب الخضر کے دفن ہوئے اس قبرستان مین ایک جماعت صالحین کی ہے جیسے طرطوشی وغیرہ نسبت سلفی کے اونکے جد ابراہیم سلفہ کی طرف ہے بکسر سین مہملہ وفتح لام وفا اور آخر مین ہا ہے یہ لفظ عجمی ہے معنی اسکے تین ہونٹھ یا مین اسلیے کہ اونکا ایک ہونٹھ چرگیا تھا مثل دو ہونٹھ کے ہوگیا تھا سوا ہی دوسرے اصلی ہونٹھ کے اصل اسمین سلبہ ببای موحدہ ہے وہ فا سے بدل گئی یعنے سلفہ واللہ اعلم رحمہ اللہ تعالی کذا فی الاتحافات مقصد اول اتحاف مین کہا ہے کہ مشیخہ البغدادیہ شیخ امام ابوطاہر احمد بن محمد سلفی کا ہے اور مین جم غفیر کو مع فوائد بیشمار جمع کیا ہے جملہ اوسکا سو جزو پر زیادہ ہے +

ترجمہ اصبہانی صاحب ترغیب وترہیب رحمہ اللہ تعالی

شیخ امام قوام السنہ ابوالقاسم اسمعیل بن محمد طلحی اصبہانی متوفی سنہ ۵۳۵ہ منذری رحمہ اللہ تعالی نے فرمایا ہے کہ کتاب ابوالقاسم مین جو کچھ تھا کہ وہ کتب مذکورہ مین نہ تھا مینے اوس سب کا استیعاب کرلیا اور وہ قلیل ہے اور جو حدیثین کہ متحقق الوضع تہین اونکے ذکر سے اعراض کیا رحمہ اللہ تعالی کذا فی الاتحاف

حمید بن زنجویہ صاحب فضائل الاعمال

اتحاف مین کہا ہے کہ ترغیب وترہیب نام ایک کتاب ہے ابن زنجویہ حمید بن مخلد بن قتیبہ ازدی کی انکا انتقال سنہ ۲۴۸ہ ہجری مین ہوا ہے +

ترجمہ ابن النجار صاحب تاریخ بغداد رحمہ اللہ تعالی

محمد بن محمود بن الحسن بن ہبۃ اللہ بن محاسن حافظ کبیر محب الدین بن النجار بغدادی صاحب تاریخ ماہ ذی قعدہ سنہ ۵۷۸ہ مین پیدا ہوئے ابن کلیب وابن جوزی واصحاب ابن الحصین اور ایک جماعت اہل علم سے سماع رکہتے ہین انہون نے شام ومصر وحجاز واصفہان وخراسان ومرو وہرات ونیسابور کی طرف بہت کچھ سفر کیا اور بہت سماع فرمایا اور اصول ومسانید جمع فرمائے اور تاریخ خطیب پر ذیل لکہی اور اسمین اوسپر استدراک کیا انکی یہ تاریخ نفیس مجلدین ہے وہ انکے تبحر پر دلالت کرتی ہے اس شان مین اور

قولہ حمید بن زنجویہ [illegible] المعروف بابن زنجویہ النسائی [illegible] نسبۃ النسائی [illegible] حمید بن [illegible] بن عبد اللہ الازدی النسائی الامام الفاضل صاحب کتاب الترغیب والآداب رحل الی العراق والحجاز والشام ومصر [illegible] [illegible] ابن ابی حاتم [illegible] [illegible] ثقۃ ثبت [illegible] صاحب تصانیف [illegible] انتہی ۱۲

اونکے حفظ وسیع پر امام ثقہ حجت مقری مجود حسن المحاضرہ کیّس متواضع تھے انکی مشیخۃ تین ہزار شیخ پر مشتمل ہے ستائیس سال سفر مین گزارے انکی ایک کتاب ہے القمر المنیر فی المسند الکبیر اوسمین ذکر ہر صحابی کا مع عدد اوسکی مرویات کے کیا ہے اور موتلف ومختلف اوسپر ابن ماکولا نے ذیل لکہی ہے اور متفق ومفترق اور نسبۃ المحدثین الی الآباء والبلدان وکتاب عوالی وکتاب معجم وجنۃ الناظرین فی معرفۃ التابعین والکمال فی معرفۃ الرجال اور الدرۃ الثمینۃ فی اخبار المدینۃ ونزہۃ الوریٰ فی اخبار ام القریٰ وغرر الفوائد چہہ مجلد مین اور مناقب امام شافعی رحمہ اللہ یاقوت نے معجم الادبا مین کہا ہے کہ اونہون نے مجہکو یہ شعر اپنے سُنائے ؎

وقائل قال یوم العید لی ورای	تململی ودموع العین تنہمر
مالی اراک حزینا باکیا اسفا	کان قبلک فیہ النار تستعر
فقلت انی بعید الدار عن وطن	وحلق الکف والاحباب قد ہجروا

کذا فی الاتحاف

ترجمہ ابن جوزی رحمہ اللہ تعالیٰ صاحب تصانیف غرّا وتالیف زہرا

ابو الفرج عبد الرحمن بن ابی الحسن علی بن محمد بن علی قرشی تیمی بکری بغدادی فقیہ حنبلی واعظ ملقب بہ جمال الدین حافظ نسل محمد بن ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے ہین علم حدیث شریف وصناعت وعظ مین علامۂ عصر وامام وقت تھے فنون عدیدہ مین انکی تصانیف ہین انکی کتابین بیشمار ہین اور اپنے خط سے بہی بہت کچہہ لکہا ہے لوگ بطور مبالغہ کے کہتے ہین کہ اگر انکے لکہے ہوئے اجزا کو جمع کرکے انکی مدت عمر کا حساب کرین اور اجزا کو اوس مدت پر تقسیم کرین تو ہر دن نو جزو حساب مین آئین ابن خلکان نے بعد اسکے کہا ہے کہ یہ ایک شئی عظیم ہے لگتا نہین ہے کہ عقل اسکو قبول کرے

حکایت

کہا ہے کہ جب انکے قلمون کے چہیلن کو کہ جس سے اونہون نے حضور صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حدیث شریف لکہی تہی جمع کیا تو ایک بڑا انبار ہوگیا وصیت کی کہ موت کے غسل کا پانی اسی سے گرم کرین بعد اوسکے اوس پانی سے غسل دین ایسا ہی کیا تو وہ چہیلن اس کام کو کافی ہوئی بلکہ کچہہ بچ گئی

لطیفہ

اشعار

کہتے تہے مجالس وعظ مین اجوبۂ نادرہ اونکے منقول ہین منجملہ اونکے ایک یہ ہے حکایت بغداد مین درمیان اہل سنت وشیعہ کے درباب مفاضلہ حضرت ابوبکر صدیق وحضرت علی رضی اللہ عنہما نزاع واقع ہوا دونون فریق انکے جواب پر راضی ہو گئے یعنی جو کچہہ وہ کہین ہم اوسکو قبول کرینگے ایک شخص کو پوچہنے کے واسطے کہڑا کیا اور وہ مجلس وعظ مین اپنی کرسی پر تہے جواب دیا من کانت ابنتہ تحتہ اور فی الحال کرسی پر سے اوتر پڑے تاکہ اس باب مین مراجعت کی صورت واقع نہو اہل سنت نے کہا کہ وہ ابوبکر ہین کیونکہ انکی صاحبزادی عائشہ آپکی بی بی تہین اور شیعہ نے کہا کہ وہ علی ہین کیونکہ حضرت فاطمہ علیہا السلام بنت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم انکی بی بی تہین ابن خلکان نے کہا کہ یہ جواب لطائف اجوبہ سے ہے اگر بعد فکر تام واممعان نظر کے حاصل ہوتا تو غایت حسن مین تہا چہ جای اسکے کہ اونہون نے فی البدیہہ کہدیا سیوطی رحمہ اللہ نے تاریخ الخلفا مین کہا ہے کہ سائل اس سوال کا ناصر الدین اللہ خلیفۂ عباسی تہا اسکو میل تہا طرف مذہب امامیہ کے انکی ایک کتاب تلبیس ابلیس نہایت عمدہ ہے لیکن خالی افراط وتجاوز حد اعتدال سے نہین ہے اسی لئے اوسکے مطالعہ سے تحذیر کی ہے یہ بغداد مین تہے زمانۂ حضرت شیخ عبد القادر جیلانی قدس سرہ العزیز مین اور اپنی کتابون مین حضرت شیخ کا ذکر نہین کیا خواجہ محمد پارسا رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہے کہ حضرت شیخ پر انکار کرنیکے سبب سے پانچ برس قیدخانہ مین رہے حضرت شیخ عبد الحق رحمہ نے اشعۃ اللمعات مین نقل کیا ہے کہ بعض مشائخ وعلماء زمانہ ابن جوزی کو اوٹہاکر حضرت شیخ کے حضور مین لیگئے اور اونسے عفو وصفح وتجاوز طلب کیا پس حضرت شیخ نے عفو کیا اور اونکے جریمہ سے درگذر فرمائی جب یہ قصہ مینے شیخ عبد الوہاب متقی رحمہ اللہ سے ذکر کیا تو فرمایا الحمد للہ علی ذلک مرد عالم محدث کبیر ہے انکی ولادت ۵۰۸ھ یا ۵۱۰ھ مین ہوئی اور شب جمعہ ۱۲ رمضان ۵۹۷ھ مین وفات پائی اور باب حرب مین مدفون ہوئے جوزی بفتح جیم وسکون واو نسبت ہے طرف فرضۃ الجوز کے کہ ایک موضع مشہور ہے کذا فی الاتحاف +

ترجمۂ آجری صاحب کتاب الشریعہ فی السنہ رحمہ اللہ تعالی

ابوبکر محمد بن حسین بن عبد اللہ آجری فقیہ شافعی محدث صاحب کتاب الاربعین حدیثا یہ کتاب انہین سے مشہور ہے عابد صالح تہے ابو مسلم کجی وابو شعیب حرانی واحمد بن یحیی حلوانی ومفضل بن محمد جندی اور ایک

خلق کثیر سے راوی ہین محمد بن سحٰق ندیم نے انکا ذکر اپنی کتاب فہرست نام مین کیا ہے تصانیف انکی فقہ و حدیث مین بہت ہین ذکرہ الخطیب فی تاریخہ اور کہا ہے کہ ثقہ و صدوق و دیّن تھے اور انکی تصانیف بہت ہین بغداد مین حدیث کی پہر مکے کی طرف انتقال کیا اوسین سکونت کی یہانتک کہ وہین وفات پائی ایک جماعت حفاظ کی اِنسے راوی ہے منجملہ اونکے ابونعیم اصبہانی صاحب کتاب حلیۃ الاولیاء و ابوالحسن بن بشران و ابوالحسن حمامی وغیرہم ہین کتاب الشریعہ سنت مین انکی تصانیف سے ہے زمانہ مجاورت مکہ معظمہ مین حجاج و مغاربہ کو اِنسے فیض اِس علم کا بہت پہونچا عالم باعمل متبع سنت تھے **حکایت** کہتے ہین کہ جب مکے مین داخل ہوئے تو مکہ معظمہ انکو خوش آیا کہا اللھم ارزقنی الاقامۃ بہا سنۃ یعنی الٰہی تو سال بہر ٹہیرنا مکے مین مجھے نصیب کر ایک ہاتف کو سُنا کہ کہتا ہے بل ثلثین سنۃ یعنی بلکہ تیس برس بعد اوسکے تیس سال زندہ رہے ماہ محرم ۳۶۰ھ مین مکے مین واصل رحمت حق ہوئے آجُری بفتح ہمزۂ ممدودہ و ضم جیم و تشدید رای مہملہ النسبت ہے طرف آجر کے مین نہین جانتا ہون کہ کون معنی سے طرف اوسکے منسوب ہین حاشیہ کتاب الصلہ مین دیکہا کہ یون لکہا آجری منسوب ہین طرف ایک قریہ کے قرای بغداد سے جسکو آجر کہتے ہین واللہ اعلم کذا فی الاتحاف

ترجمۂ عمر بن شبّہ صاحب تاریخ مدینہ سکینہ علی صاحبہا الصلوٰۃ و التحیۃ رحمہ اللہ تعالیٰ

عمر بن شبہ نمیری متوفی ۲۶۲ھ کذا فی الاتحاف تاج مکلل مین لکہا ہے ابو زید عمر بن شبّہ نام انکا زید ہے اور شبہ لقب ابن عبیدہ بن زید کا اور ابن ابطہ نمیری البصری بہی کہتے ہین یہ صاحب اخبار و نوادر و اطلاع کثیر تہے بصرے کی تاریخ تصنیف کی اِنسے ابومحمد بن جارود نے سماع کیا ابوحاتم رازی سے کسی نے انکا پوچہا تو کہا کہ صدوق ہین حافظ محمد بن ماجہ صاحب سنن وغیرہ نے اِنسے روایت کی ہے ماہ رجب ۱۷۳ھ مین پیدا ہوئے اور ۲۶۲ھ یا ۲۶۳ھ کو سُرمن رای مین وفات پائی رحمہ اللہ تعالیٰ ❊

ترجمۂ زبیر بن بکار صاحب موفقیات فی الحدیث رحمہ اللہ تعالیٰ

ابو عبد اللہ زبیر بن بکار اور کنیت انکی ابوبکر بن عبد اللہ بن مصعب بن ثابت بن عبد اللہ بن الزبیر بن العوام

القرشی الاسدی اعیان علماء سے ہین قضائے مکہ کے متولی ہوئے کتب نافعہ تصنیف کیے منجملہ اونکے کتاب انساب قریش ہے اوسمین شئی کثیر جمع کی ہے اور لوگون کا اوسپر اعتماد ہے اپنے نسب کی معرفت مین اسکے سوا اور مصنفات ہین جو اونکی اطلاع و فضل پر دلالت کرتی ہین ابن عیینہ اور انکے طبقے سے اونکی ہین انسے ابن ماجہ و ابن ابی الدنیا وغیرہما نے روایت کی ہے **حکایت** زبیر نے کہا کہ میرے بھانجے نے میری بی بی سے کہا کہ میرے مامون اپنی بی بی کے واسطے اچھے آدمی ہین کہ نہ سوت رکھتے ہین نہ لونڈی خریدتے ہین میری بی بی نے کہا کہ البتہ یہ کتابین مجھپر تین سوتون سے زیادہ تر سخت و دشوارتر ہین ذکرہ ابن خلکان وفات انکی ۲۵۶ھ بعمر ۸۴ سال مکہ معظمہ مین ہوئی رحمہا اللہ تعالی کذا فی الاتحاف *

ترجمہ امام نسفی رحمہ اللہ صاحب عقائد نسفیہ

محمد بن محمد بن محمد ابو الفضل للبرہان النسفی امام عالم فاضل مفسر محدث اصولی متکلم انکا ایک مقدمہ خلاف مین مشہور ہے اور ایک تصنیف کلام مین ہے اور ایک تلخیص ہے تفسیر کبیر امام رازی کی انکی ولادت تقریبا ۶۰۰ھ مین ہے ماہ ذی حجہ ۶۸۶ھ مین وفات پائی جامع فوائد بہیہ کہتے ہین کہ علی قاری رحمہ اللہ نے تاریخ وفات ۶۷۹ھ بتائی ہے اور ذکر کیا ہے کہ پہلوی مشہد منور حضرت امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ مین دفن ہوئے انکی تصنیف کلام مین مشہور عقائد نسفیہ ہے جسکی شرح سعد الدین تفتازانی رحمہ اللہ وغیرہ نے لکھی ہے زرقانی وغیرہ نے اسی طرح ذکر کیا ہے اور صاحب کشف الظنون نے اس کتاب کو ابو حفص عمر بن محمد نسفی کی طرف منسوب کیا ہے جنکی وفات ۵۳۷ھ مین ہوئی کذا فی الفوائد البہیہ فی تراجم الحنفیہ لمولوی عبد الحی اللکنوی رحمہ اللہ تعالی آمین اور جناب توفیق مدمجدہ نے بھی بغیۃ الرائد فی شرح العقائد کے دیباچہ مین اس عقائد کو نجم الدین عمر نسفی کی طرف منسوب کیا ہے *

ترجمہ نکساری حنفی رحمہ اللہ تعالی

محمد بن ابراہیم بن حسین محی الدین النکساری انہون نے حسام الدین توقانی بن شمس الدین محمد بن حمزہ فناری و محمد بن ارمغان پر قرارت کی اور بمدرسہ اسمعیل بلدہ قسطنطنیہ مین مدرس ہوئے علوم شرعیہ و فنون عقلیہ کے عالم اور قرآن عظیم کے بجمیع الروایات حافظ تھے شرح وقایہ و تفسیر بیضاوی پر انکے حواشی

ہین سنہ ۹۰۱ مین وفات پائی کذا فی الفوائد البہیہ *

ترجمۂ بزازی حنفی رحمہ اللہ تعالی

محمد بن محمد بن شہاب بن یوسف کردری بریقینی خوارزمی شہیر بہ بزازی صاحب فتاوی مسماۃ بوجیز معروف بہ بزازیہ فروع واصول مین افراد دہر سے تہے حائز قصبات سبق تہے علوم مین اپنے والد سے اخذ کیا اپنے بلاد مین ماہر ومشہور ہوئے یہ بلدۂ سرای قریب نہر اتل مین تہے پہر رحلت کی طرف بلدۂ قدیم کے یہ ایک بلدہ ہے خارج ترخان کے ساحل نہر مذکور مین وہان کئی برس رہے وہان ایمۂ اعلام سے مناظرہ کیا اور فقہاء کو درس دیا پہر اپنے بلاد کی طرف لوٹ آئے پہر بلاد روم کی طرف رحلت کی وہان شمس الدین فناری کے ساتہہ مباحثہ کیا اور روم مین داخل ہونیسے پہلے وجیز کو جمع کیا آخر کتاب الاجارہ مین یون کہا ہے ثم وقد مضی جزء من اللیل فی اول ربیع الاول سنہ ۸۱۲ انکی ایک کتاب ہے بغایت نافع مناقب حضرت امام اعظم رحمہ اللہ مین مشتمل ہے مطالب عالیہ پر اواسط رمضان سنہ ۸۲۷ مین وفات پائی کذا فی الفوائد البہیہ *

ترجمۂ نسفی صاحب کنز رحمہ اللہ تعالی

عبد اللہ بن احمد بن محمود ابو البرکات حافظ الدین نسفی اپنے زمانے مین امام کامل عدیم النظیر فقہ واصول مین راس وسردار حدیث ومعانی حدیث مین بارع وفائق تہے شمس الائمہ محمد بن عبد الستار کردری اور حمید الدین ضریر اور بدر الدین خواہر زادہ پر تفقہ کیا انکی تصانیف معتبرہ ہین منجملہ اونکے وافی ایک متن لطیف ہے فروع مین اور اوسکی شرح کافی اور کنز الدقائق متن مشہور ہے فقہ مین اور مصفی شرح منظومہ نسفیہ اور مستصفی شرح الفقہ النافع اور منار ایک متن ہے اصول مین اور اوسکی شرح کشف الاسرار اور اعتماد شرح العمدہ سنہ ۷۱۰ کو بغداد مین داخل ہوئے اور اسی سنہ مین انکی وفات ہوئی علی قاری رحمہ اللہ نے انکی وفات سنہ ۷۰۱ مین لکہی ہے اور ذکر کیا ہے کہ مدارک تفسیر مین انکی تصانیف سے ہے کذا فی الفوائد البہیہ مختصرًا کشف الظنون مین بہی کنز الدقائق کو انہین کی تصنیف بتایا ہے

ترجمۂ نسفی صاحب بحر الکلام رحمہ اللہ تعالی

شیخ امام ابو المعین میمون بن محمد النسفی الحنفی متوفی سنہ ۵۰۸ ہجری کذا فی کشف الظنون *

۶۵

ترجمہ حلیمی شافعی رحمہ اللہ تعالی

ابوعبداللہ حسین بن حسن بن محمد فقیہ شافعی معروف بہ حلیمی جرجانی ۳۳۸ھ کو جرجان مین پیدا ہوئے اونکو طرف بخارا کے لیگئے حدیث شریف ابوبکر محمد بن احمد بن حبیب وغیرہ سے اخذ کی تفقہ ابوبکر اودنی اور ابوبکر قفال پر کیا امام معظم مرجوع الیہ ماوراءالنہر کے ہین اُنکے وجوہ حسنہ ہین مذہب مین نیسابور مین تحدیث کی حاکم وغیرہ نے اُنسے روایت کی اُنکی وفات ۴۰۳ھ مین ہوئی اُنکی نسبت حلیمی طرف جد اعلی حلیم نام کے ہے

کذا فی الاتحاف

۶۶

ترجمہ صابونی صاحب کتاب المائتین رحمہ اللہ تعالی

ابوعثمان اسمعیل بن عبدالرحمن بن احمد بن اسمعیل بن ابراہیم بن عابد بن عامر صابونی نیسابور مین رہتے وعظ وتفسیر مین مہارت تمام رکھتے تھے ۳۷۳ھ مین پیدا ہوئے علماء عہد سے اخذ کیا اور اُنسے خلائق بسیار نے روایت کی منجملہ اونکے ایک بیہقی ہین بیہقی نے اونکے حق مین یون کہا ہے کہ اخبرنا امام المسلمین و شیخ الاسلام ابوعثمان الصابونی بعد اُسکے ایک حکایت دراز بیان کی سارے علماء عصر نے اونکے کمال کی علم تفسیر وحفظ احادیث مین گواہی دی ستر برس متصل وعظ مین مشغول رہے اور جامع نیسابور مین بیس برس تک خطبہ وامامت نماز کی رہی کی اُنکی تصانیف بہت ہین یہ کتاب اُنکی دو سو حدیث دو سو حکایات دو سو قطعہ شعر پر مشتمل ہے کہ مناسب مضمون ہر حدیث کے لائے ہین روز جمعہ چوتھی تاریخ ماہ محرم ۴۴۹ھ مین وفات پائی وقت عصر کے نماز جنازہ پڑہکر اونکو دفن کیا **حکایت** بشارات عمدہ سے اُنکے حق مین امام الحرمین کا خواب ہے کہ جناب رسالت مآب علیہ الصلوٰۃ والسلام کی رویت سے خواب مین مشرف ہوئے اس خواب سے پہلے مذاہب فلاسفہ ومعتزلہ واہل سنت مین نظر کی اور ہر طرف کے دلائل کو با قوت دیکہکر سراسیمہ وحیران ہو گئے تھے اوس خواب مین جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ علیک باعتقاد الصابونی یعنی تو عقیدۂ صابونی کو لازم پکڑ یہ عقیدہ مع دیگر عقائد اہل سنت کتاب معتقد المتقدمین بزبان اُردو مطبع انصاری دہلی مین مطبوع ہو چکا ہے عجب منور عقیدہ ہے کہ اوسکے ملاحظہ سے اوسکی قدر معلوم ہوتی ہے صابونی کا حال بستان المحدثین مین بسط سے لکہا ہے یہ بقدر ضرورت لکہا گیا ہے

۶۷

ترجمۂ محاملی صاحب اَمالی رحمہ اللہ تعالی

ابو عبد اللہ حسین بن اسمعیل بن محمد طیبی بغدادی محاملی ایک محدث ہین محدثان بغداد سے اور ایک شیخ ہین مشائخ اوس بلدۂ مبارک بغداد سے اِنکو قاضی حسین بھی کہتے ہین اِسلیئے کہ قضای کوفہ پر مدت ساٹھہ برس تک رہے ہین اِنکا تولد ۲۳۵ سنہ مین ہوا ہے ابتدای طلب مین ابو حذافہ سہمی راوی موطا سے اخذ اس علم کا سال ۲۴۴ سنہ مین کیا اور عمر بن علی فلاس و احمد بن مقدام و لیعقوب بن ابراہیم دورقی و محمد مثنی و زبیر بن بکار و دیگر علما اوس طبقے سے روایت کی اور دار قطنی و جمیع و دعلج و دیگر محدث عمدہ نے اِنسے اقتباس کیا ہے اِنکے شیوخ اصحاب سفیان بن عیینہ سے قریب ستر آدمی کے ہین اِنکی مجلس املا مین دس ہزار آدمی تقریبا حاضر ہوتے تھے آخر کو قضا سے استعفا دیا جب تک قاضی رہے محمود خلائق تھے کسی نے اونپر اعتراض وانہام نہین کیا اِنکا گھر کوفے مین مجمع اہل علم تھا ہر روز لوگ واسطے شغل اس علم شریف کے اِنکے گھر مین جمع ہوتے تھے اور فائدے لیتے تھے **حکایت** محمد بن حسین ایک بزرگ نے اوس عہد کے بزرگون مین سے کہا ہے کہ مین نے خواب مین دیکھا کوئی کہنے والا کہتا ہے کہ حق تعالی اہل بغداد سے بسبب برکت محاملی کے بلا کو دور کرتا ہے دوسری تاریخ ربیع الآخر سنہ ۳۳۰ ہجری کو بعد درس حدیث شریف حسب عادت اوٹھے اور بیمار ہو گئے بعد پندرہ روز کے وفات پائی رحمہ اللہ تعالی کذا فی الاتحاف ❊

۶۸

ترجمۂ ابن شاہین صاحب السنہ رحمہ اللہ تعالی

ابن شاہین عمر بن عثمان حافظ واعظ بغدادی حدیث شریف مین ثقہ و مکثر تھے ایک جماعت سے روایت و حدیث کی اور اِنسے بہت لوگون نے سماع کیا ولادت اِنکی سنہ ۲۹۱ مین اور وفات ۳۸۵ سنہ مین ہوئی اِنکی تالیفات مفیدہ ہین منجملہ اونکے ایک جزء ہے حدیث مین اور کتاب ناسخ و منسوخ حدیث ہے ابراہیم بن علی معروف بہ عبد الحق نے اوسکو مختصر کیا ہے کذا فی التاج المکلل رحمہ اللہ تعالی ❊

۶۹

ترجمۂ بلقینی مصری رحمہ اللہ تعالی

قاضی القضاۃ علم الدین صالح بن شیخ الاسلام سراج الدین البلقینی حامل لوای مذہب شافعی اپنے عصر مین تھے ۷۹۱ سنہ مین متولد ہوئے فقہ اپنے والد و برادر سے اخذ کی اور نحو شطنوفی سے اور اصول عز الدین بن جماعہ

حاصل کی اور جز الجمعہ و ختم دلائل وغیرہ اپنے والد پر اور جز ابن نخیہ شہاب حجی پر سماعت کیا
اور حافظ ابو الفضل عراقی کے نزدیک املا مین حاضر ہوئے اور تربیۂ خشابیہ کے متولی ہوئے
اور بعد اپنے بھائی کے برقوقیہ مین مدرس تفسیر ہوئے بعد اسکے متولی تدریس شریفیہ کے ہوئے
مدرسۂ قایتبائی مین حدیث کا درس کیا اور قضای اکبر کو پہونچے بعد عزل شیخ ولی الدین کے فقہ
مین اپنے زمانے کے متفرد تھے جم غفیر نے ان سے اخذ کیا اصاغر کو ساتھ اکابر کے اور احفاد کو ساتھ
اجداد کے ملحق کر دیا ایک تفسیر قرآن شریف پر لکھی اور تدریب والد کو کامل فرمائی وغیر ذلک سیوطی رحمہ اللہ
حسن المحاضرہ مین فرماتے ہین کہ مینے ان پر قرات کی اور انہون نے مجھکو اجازت تدریس کی دی اور میری
تصدیر مین حاضر ہوئے مینے انکا ترجمہ مستقل لکہا ہے روز چہارشنبہ پانچوین رجب ۸۶۹ھ کو وفات پائی

رحمہ اللہ تعالی کذا فی الاتحاف

ترجمۂ حافظ ابن حجر العسقلانی صاحب اصابہ و فتح الباری و دیگر مؤلفات ممتعۂ نافعہ

رضی اللہ عنہ

شہاب الدین ابو الفضل احمد بن علی بن محمد بن علی بن محمود بن حجر کنانی عسقلانی ثم المصری الشافعی قاضی القضاۃ
۲۲ شعبان ۷۷۳ھ مین متولد ہوئے **حکایت** کہتے ہین کہ انکے والد ماجد کا بچا جیتا نہ تہا کبیدہ خاطر
شیخ صنافیری کے حضور مین آئے یہ اولیای کرام سے تھے شیخ نے فرمایا تیری پشت سے ایک ایسا لڑکا نکلیگا
کہ تمام دنیا کو اپنے علم سے بہر دیگا انکے علم مین و اوقات مین جو برکت ہوئی وہ دعای شیخ سے تہی واسطے
طلب علم کے مصر سے اسکندریہ کو گئے اور شام و قبرص و حلب و حجاز و یمن کا گشت کیا عیون علوم سے
سیراب ہوگئے نظم و نثر مین قدرت تمام و پایۂ عالی رکھتے تھے سیوطی رحمہ اللہ فرماتے ہین کہ شعر سیکہا اور فن
حدیث کو پہونچے پہر حدیث شریف طلب کی بہت کچھ سماع کیا اور رحلت فرمائی اور حافظ ابو الفضل عراقی سے
تخریج کی اور اوسمین فائق ہوئے اور حدیث شریف فنون مین مقدم ہوئی رحلت و ریاست حدیث کی ساری
دنیا مین انکی طرف منتہی ہوئی سوا انکے عصر مین سوا انکے کوئی حافظ نہ تہا انتہی انکی ساری تصانیف
مقبول ہوئین انکی حیات مین دور دور سے لوگون نے انکی تصانیف طلب کین اساتذہ و مشایخ انکی عظمت

وجلالت کے اس علم شریف مین قائل ہوئے اور خود پر انکو تقدیم و ترجیح دی غرضکہ انکی وفات شب شنبہ ۲۸ ذی حجہ ۲۱ ۸۵۲؁ کو قاہرہ مصر مین ہوئی اور قرافۂ صغری متصل مزار بنی الجزولی کے مدفون ہوئے انکے جنازے مین لوگون کا ازدحام بہت ہوا بادشاہ نے بنفس نفیس تبرکاً انکا جنازہ اوٹھایا بعدہ امرا اور رؤسا دست بدست تا مزار اونکو لیگئے اور انکے مرنے سے فن حدیث شریف ختم ہوگیا سیوطی رحمہ اللہ نے حسن المحاضرہ مین کہا ہے کہ شہاب منصوری شاعر عصر نے مجھسے بیان کیا کہ وہ اونکے جنازے مین حاضر ہوئے تھے آسمان نے اونکے جنازے پر پانی برسایا اور مصلے تک قریب رہا حالانکہ زمانہ مطر کا نہ تھا یہ تو انکے ترجمے کے چند لفظ ہین اتحاف وغیرہ کتب طبقات مین انکا ترجمہ خوب بسط سے لکھا ہے اور علماء نے مستقل کتابین اس باب مین تالیف فرمائی ہین رحمہ اللہ تعالی

ترجمۂ ابن وہب صاحب جامع رحمہ اللہ تعالی

ابو محمد عبد اللہ بن وہب بن مسلم قرشی بالولاء اپنے عصر کے ائمہ سے ایک امام تھے بیس برس امام مالک رحمہ اللہ کی صحبت مین رہے موطای کبیر و موطای صغیر تصنیف کی امام مالک نے انکے حق مین فرمایا ہے کہ یہ ایک امام ہے کہ اسنے اصحاب ابن شہاب زہری سے بیس آدمیون سے زیادہ کو پایا ہے انکی قبر مین اختلاف ہے ولادت انکی سنہ ۱۲۵ یا سنہ ۱۲۴ کو مصر مین ہوئی اور وہین روز یکشنبہ ۲۵ شعبان سنہ ۱۹۷ کو وفات پائی فقہ مین انکی مصنفات معروفہ ہین اور یہ محدث تھے **حکایت** یونس بن عبد الاعلی شاگرد امام شافعی رحمہ اللہ کہتے ہین کہ خلیفہ نے قضاء مصر کے باب مین انکی طرف لکھا یہ چھپ گئے اور اپنے گھر مین بیٹھ رہے اسد بن سعد انپر مطلع ہوگئے یہ اپنے گھر کے صحن مین وضو کر رہے تھے اسنے کہا کہ تم کیون نہین لوگونکی طرف نکلتے کہ درمیان اونکے کتاب اللہ و سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ حکم کرو اونکی طرف سر اوٹھایا اور کہا تیری عقل یہانتک پہونچی کیا تو نہین جانتا ہے کہ علماء کا حشر انبیاء کے ساتھ ہوگا اور قاضی سلاطین کے ساتھ محشور ہونگے یہ عالم صالح خائف للہ تعالی تھے سبب انکی موت کا یہ ہوا کہ کتاب الاہوال انکے جامع کی انپر پڑھی گئی اونکو ایک شی نے مثل غشی کے پکڑ لیا اونکو اوٹھا کر گھر لائے اسی حال پر رہے یہانتک کہ اونکا انتقال ہوگیا کذا فی التاج المکلل رحمہ اللہ تعالی ✣

ترجمہ ابن لال صاحب معجم الصحابہ رضی اللہ عنہ

شیخ ابن لال احمد بن علی ہمدانی شافعی متوفی ۳۹۸ھ قاضی ابن شہبہ نے اپنی تاریخ مین کہا ہے کہ مین نے اوس سے زیادہ تر بہتر کوئی چیز نہین دیکھی پہر کہا کہ اونکی قبر کے نزدیک دعا مستجاب ہوتی ہے کذا فی الاتحاف

ترجمہ ابن خزیمہ صاحب صحیح

ابو عبد اللہ محمد بن اسحق بن خزیمہ رحمہ اللہ کذا فی البستان ابن خزیمہ ابو عبد اللہ محمد بن اسحق نیسابوری متوفی ۳۱۱ھ ہجری کذا فی الاتحاف ✦

ترجمہ طحاوی صاحب شرح معانی الآثار رحمہ اللہ تعالی

امام حافظ ابو جعفر احمد بن محمد بن سلامہ بن عبد الملک ازدی حجری مصری طحاوی طحا ایک دیہہ ہے دیہات مصر سے ہارون بن سعید ایلی و یونس بن عبد الاعلی و محمد بن الحکم و بحیر بن نصر اور ایک جماعت کثیر شاگردان ابن وہب سے سماع حدیث شریف کا کیا اور اونسے احمد بن قاسم خشاب و ابو بکر مقری و طبرانی و محمد بن بکر بن مطروح اور محدثان دیگر نے روایت کی ہے ۲۳۹ھ مین پیدا ہوئے مرد ثقہ و فقیہ و عاقل تھے مصر مین ریاست حنفیہ کی اونسے تعلق رکہتی تہی اول حال مین شافعی تھے اور مزنی شاگرد امام شافعی رحمہ اللہ سے تلمذ کرتے تھے اثنا درس مین مزنی سے اونکو بلادت کی عار دلائی اور کہا قسم بخدا تجھسے کچھہ نہوگا یہ کلمہ اونکو گران گزرا اور صحبت مزنی کی ترک کر کے ابو جعفر احمد بن ابی عمران حنفی کے درس کی طرف انتقال کیا اور بہت سعی کی یہانتک کہ فقہ مین مہارت پیدا کی اور ایک مختصر تصنیف کیا کہ اوسکو مختصر طحاوی کہتے ہین اور بعد اس مختصر کے کہتے تہے کہ ابو ابراہیم یعنی مزنی کو اللہ رحم کرے کہ اگر وہ زندہ ہوتے تو اپنی قسم کا کفارہ دیتے اونکی تصانیف بہت ہین بستان المحدثین مین اونکا ذکر فرمایا ہے غرہ ذیقعدہ ۳۲۱ھ ہجری بعمر ہشتاد و چند سال انتقال کیا رحمہ اللہ تعالی

ترجمہ تمام بن محمد الرازی صاحب کتاب الرہبان رحمہ اللہ تعالی

ابو القاسم تمام بن محمد ابی الحسین بن جعفر بن الجنید البجلی الرازی ثم الدمشقی ۳۳۰ھ ہجری مین پیدا ہوئے اونکے والد ماجد ابو الحسین محمد بہی حفاظ حدیث سے تھے انہون نے اپنے والد سے روایت حدیث کی کی

اور خیثمہ بن سلیمان طرابلسی و احمد بن خدلم قاضی و حسن بن صلت حضایری و ابو میمون بن راشد و دیگر علمای خیار سے یہ علم حاصل کیا ابو الحسن میدانی و ابو علی اہوازی و عبد العزیز بن احمد کتانی و احمد بن عبد الرحمن طریفی و دیگر محدثان عمدہ نے انسے تلمذ کیا یہ علل حدیث کے ساتھہ آشنا تھے اور معرفت رجال مین مہارت تمام رکھتے تھے حفظ حدیث و جمیع خیرات و محاسن مین اپنے زمانے مین ضرب المثل تھے وفات انکی تیسری محرم ۴۱۴ھ مین ہوئی شام کی حدیث مین انسے زیادہ تر حافظ کوئی نہین گزرا کذا فی البستان بستان مین انکی کتاب فوائد کا ذکر فرمایا رحمہ اللہ تعالے

ترجمہ ابن رجب حنبلی رحمہ اللہ تعالی صاحب طبقات

علامہ زین الدین ابی الفرج عبد الرحمن بن شہاب الدین ابی العباس احمد بن حسن بن رجب شیخ الحنابلہ و المحدثین نعمان افندی قساطلی نے اپنی کتاب روضہ عنا تاریخ دمشق فیحا مین کہا ہے کہ ابن رجب امام اصولی محدث فقیہ واعظ شہیر علوم مین امام تھے انکی مصنفات کثیرہ ہین منجملہ اونکے شرح بخاری و شرح اربعین نوویہ و طبقات حنابلہ و قواعد و ریاض الانس وغیرہا ہے دمشق مین انتقال کیا اور باب صغیر مین نزدیک قبر معاویہ رضی اللہ عنہ کے مدفون ہوئے کذا فی التاج المکلل انکا ترجمہ محاسن المحسنین مین بھی لکھا گیا ہے رحمہ اللہ تعالی +

ترجمہ ابن السکن رحمہ اللہ تعالی

ابو علی سعید بن عثمان بن سعید بن السکن بفتح سین و کاف بغدادی نزیل مصر ۲۹۴ھ مین پیدا ہوئے ابو القاسم بغوی و ابن جوصا سے سماع کیا اور انسے عبد الغنی بن سعید نے اور اس شان و علم کے ساتھہ اعتنا کیا اور صحیح منتقی تصنیف کی آنکی فضیلت کا بلاد دور دست مین شہرہ ہوا ۳۵۳ھ مین وفات پائی کذا فی الاتحاف +

ترجمہ ابن ابی عاصم رحمہ اللہ صاحب السنہ

اتحاف مین لکھا ہے ابن ابی عاصم ابی بکر احمد بن عمرو شیبانی متوفی ۲۸۷ھ انکی ایک مسند کا ذکر کیا ہے کہ اوس مین قریب پچاس ہزار حدیثون کے ہین رحمہ اللہ تعالی +

ترجمہ برزالی صاحب التاریخ رحمہ اللہ تعالی

قاسم بن محمد بن یوسف معروف بابن عدل امام حافظ محدث مورخ علم الدین برزالی دمشقی ۶۶۵ھ مین پیدا ہوئے شیوخ پر گشت کیا اور جماعت کثیر سے سماع کیا شمار انکے مشایخ کا جنسے اونہون نے سماع کیا

دو ہزار آدمیون سے زیادہ ہے اور جنہون نے اِنکو اجازت دی وہ ایک ہزار سے زیادہ ہین شوکانی رحمہ اللہ
نے بدر طالع مین کہا ہے کہ ابن عبد البر و ابن عولان نے اونکو اجازت دی شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ
فرمایا کرتے تھے کہ نقل البرزالی نقر فی الحجر یعنی برزالی کی نقل پتھر کی لکیر ہے کئی مواضع مین تدلیس حدیث
کے متولی ہوئے ذہبی نے کہا کہ صدق لہجہ و امانت مین راس تھے صاحب سنت و اتباع تھے اور لزوم
فرائض کا رکھتے تھے قلوب و صدور مین انکے دو وجب تھے یہانتک کہ کہا کہ ان ہی نے طلب حدیث کو میری
طرف محبوب کر دیا مجھسے کہا کہ تیرا خط خط محدثین کے مشابہ ہے اونکے قول نے مجھ مین اثر کیا ۷۳۹ھ مین
مکے کی طرف جاتے ہوئے مسافر مرے ۷۴ سال ۲ ماہ کی عمر تھی لوگون نے اونپر افسوس کیا کذا فی التاج المکلل
اتحاف مین کہا ہے کہ تاریخ برزالی شیخ علم الدین ابی محمد قاسم بن محمد دمشقی کی ہے جنکی وفات ۷۳۹ھ مین
ہوئی اس تاریخ مین وفیات محدثین کو جمع کیا ہے بلکہ اون لوگون کے ساتھ مختص ہے جو سماع رکھتے
ہین لیکن اوسکا مسودہ سے مبیضہ نہین ہوا اوسپر ایک ذیل ہے تقی الدین بن رافع کی اونکی تاریخ سے ذہبی
نے اوسکی تہذیب کی اور کئی چیزین اوسپر زیادہ کین اور ابن رافع پر ایک ذیل ہے حافظ ابن حجر رحمہ اللہ کی

ابو حذیفہ اسحٰق بن بشر صاحب کتاب المبتدا رحمہ اللہ تعالیٰ

اتحاف مین لکہا ہے کتاب المبتدی ہی کتب الاحادیث لابی حذیفۃ اسحٰق بن نصر القرشی شرح الصدور مین بجائے
نصر کے بشر ہے واللہ اعلم کون صحیح ہے

ترجمہ ابن عدی رحمہ اللہ تعالیٰ

ابو الولید ابو احمد عبد اللہ بن عدی جرجانی معروف بابن القصار صاحب کتاب الکامل فی الجرح والتعدیل حافظ
کبیر امام شہیر ایک محدث تھے اعلام محدثین سے ۲۷۷ھ مین پیدا ہوئے خلائق و امم کثیرہ سے سماع کیا ابن
عساکر نے کہا ہے کہ ثقہ تھے مع اوس لحن کے جو اون مین ہے حمزہ سہمی نے کہا ہے کہ وہ حافظ دمشقی ہین
اونکے زمانے مین مثل اونکا نہ تھا خلیلی نے کہا عدیم النظیر ہین حفظ و جلالت مین عبد اللہ بن محمد حافظ سے
مینے اونکا حال پوچھا کہا کہ عبد الباقی بن نافع سے احفظ ہین ماہ جمادی الآخرہ ۳۶۵ھ مین وفات پائی کذا فی
سبل السلام شرح بلوغ المرام اتحاف

ترجمۂ ابو القاسم سعدی صاحب کتاب الروح رحمہ اللہ تعالیٰ

تاج الدین ابو القاسم عبد الغفار بن محمد بن عبد الکافی السعدی الشافعی المحدث عن ابن عزون والنجیب وعدۃ وخرج التساعیات والمسلسلات وتمیز واتقن وولی مشیخۃ الصالحیۃ وافتی ربیع الاول ۷۳۲ھ مین انتقال ہوا حسن المحاضرہ مین اسی طرح لکھا ہے انکی تالیف کا ذکر نہین کیا حسن المحاضرۃ تالیف امام سیوطی رحمہ اللہ کی ہے واللہ اعلم صاحب کتاب الروح یہی شخص ہین یا اور کوئی

ترجمۂ دار قطنی رضی اللہ عنہ

ابو الحسن علی بن عمر بن احمد بن مہدی بغدادی دار قطنی حافظ مشہور عالم حافظ فقیہ امام شافعی رحمہ اللہ کے مذہب پر تھے ۳۰۶ھ مین پیدا ہوئے فقہ ابو سعید اصطخری فقیہ شافعی سے اور قراءت عرضاً وسماعاً محمد بن حسن نقاش اور ابو سعید قزاز اور محمد بن حسین طبری اور انکے طبقے سے اخذ کی اور سماعت ابو بکر بن مجاہد سے فرمائی حالت صغر مین بغداد وکوفہ وبصرہ وشام وواسط ومصر ودیگر بلاد اسلام مین پہرے اور سماع حدیث کا ابو القاسم بغوی وابن صاعد وحسین محاملی اور دیگر علمای بیشمار سے کیا اپنے عصر مین علم حدیث مین ساتھ امامت کے متفرد بلا منازع تھے آخر عمر مین واسطے پڑہانیکے بغداد مین صدر ہو گئے اختلاف فقہاء کے عارف تھے اور بہت سے دواوین عرب کے ازبر یاد رکہتے تھے منجملہ اونکے سید حمیری کا دیوان ہے اور اس جہت سے طرف تشیع کے منسوب ہوئے حافظ ابو نعیم اصفہانی صاحب حلیۃ الاولیاء وحاکم وعبد الغنی مصری وحافظ منذری وتمام رازی اور جماعت کثیر انسے روایت رکہتے ہین فن حدیث ومعرفت وعلل واسماء رجال مین بی نظیر وقت ویگانہ عصر تھے جیسے کہ خطیب وحاکم ودیگر ائمہ اس صنعت نے انکی تفوق کی ان علوم مین گواہی دی ہے مذاہب فقہاء وعلم ادب کو خوب ہی جانتے تھے کتاب السنن اور مختلف ومؤتلف وغیرہما انکی تصنیف ہے انکا حافظہ بہت قوی تہا انکا قصہ بستان واتحاف مین خوب لکھا ہے منجملہ انکے لطائف و ظرائف کے ایک یہ لطیفہ ہے کہ ایک دن ابو الحسن بغدادی ایک آدمی کو کہ دور سے واسطے طلب حدیث شریف کے آیا تہا اونکے حضور مین لائے اور کہا کہ یہ شخص مسافر ہے دور سے آیا ہے چاہیے کہ آپ اوسپر چند حدیثین املا فرمائین دار قطنی نے تعلل کیا اور کہا مجھکو فرصت وفراغت نہین ہے جب ابو الحسن بہت

بحد ہوئے تواونہون نے بیس سند سے زیادہ اوسپر املا کیا اور متن سب کا یہی تہا کہ نعم الشئ الھدیۃ امام
الحاجۃ وہ مرد مسافر دوسرے دن ہدیہ مناسب لایا اوسکو اپنے نزدیک بٹھایا اور سترہ حدیثین اوسپر املا
کین کہ سب کا متن یہ تہا اذا اتاکم کریم قوم فاکرموہ **لطیفہ** اسی طرح دارقطنی ایک دن نوافل
پڑہ رہے تہے ایک شخص اونکے متصل بیٹہا ہوا حدیث پڑہ رہا تہا اور اوس نسخے مین اسمار بعض رُوات
مین نُسَیر واقع ہوا تہا بنون وسین مہملہ بصیغۂ تصغیر پڑہنے والے نے بَشیر پڑہا بیای موحدہ وشین معجمہ
دارقطنی نے نماز مین سبحان اللہ کہا پڑہنے والے نے متنبہ ہوکر پہر یُسَیر پڑہا اونہون نے پہر سبحان اللہ
کہا پڑہنے والے نے یُسیر پڑہا بالضم یای تحتیہ جب دارقطنی نے دیکہا کہ لفظ صحیح نہین سمجہتا ہے تو آواز
بلند یہ آیت پڑہی نٓ والقلم وما یسطرون **لطیفہ** ایک روز نوافل مین تہے حدیث پڑہنے والے نے
عمرو بن شعیب کو عمرو بن سعید پڑہا دارقطنی نے سبحان اللہ کہا پڑہنے والا اسند کو دہرا کر اس لفظ مین متوقف
ہوا دارقطنی نے یہ آیت تلاوت کی یَا شُعَیْبُ اَصَلٰوتُکَ تَاْمُرُکَ ولادت حافظ کی ۳۰۶؁ھ مین ہوئی
اور روز چہارشنبہ ہشتم یا دوم ذی قعدہ یا ذی حجہ ۳۸۵؁ھ کو بغداد مین وفات پائی ابو حامد اسفرائنی فقیہ مشہور
نے اونپر نماز پڑہی اور قریب حضرت معروف کرخی رضی اللہ عنہ کے مقبرہ باب حرب مین مدفون ہوئے
خواب حافظ ابن ماکولا نے کہا کہ مینے اونکو خواب مین دیکہا اور گویا فرشتون سے اونکا حال پوچہتا
ہون کہ آخرت مین کیونکر ہوا فرشتون نے کہا کہ جنت مین اونکو امام کہتے ہین دارقطنی بفتح دال مہملہ
ورار مفتوحہ وقاف مضمومہ نسبت ہے طرف دار القطن کے کہ بغداد مین ایک بڑا محلہ تہا رضی اللہ عنہ

کذا فی الاتحاف

ترجمہ ابن الاثیر الجزری رحمہ اللہ صاحب تاریخ

ابو الحسن علی ابن ابی الکرم محمد بن محمد بن عبد الکریم بن عبد الواحد الشیبانی المعروف بابن الاثیر الجزری ملقب
عز الدین جزیرہ مین پیدا ہوئے اور وہین نشو ونما پایا ہمراہ اپنے والد اور بہائیون کے موصل مین آئے
اور سکونت اختیار کی وہان ابو الفضل عبد اللہ بن احمد خطیب طوسی اور انکے طبقے سے سماعت کی بارہا
بغداد مین بطریق حج رسالت طرف سے صاحب موصل کے آئے اور شیخین ابی القاسم یعیش بن صدقہ فقیہ

شافعی اور ابو احمد عبد الوہاب بن علی صوفی وغیرہما سے حدیث کی سماعت کی اور طرف شام وقدس کے رحلت کرکے ایک جماعت سے وہان سُنا اور موصل کی طرف عود کیا منقطع ہوکر خانہ نشین ہوگئے علم وتصنیف مین توفر نظر فرماتے تھے انکا گھر مجمع اہل فضل موصل کا تھا حفظ حدیث ومعرفت متعلقات حدیث مین امام تھے تواریخ متقدمہ ومتاخرہ کے حافظ انساب وایام ووقائع عرب کے خبیر تھے تاریخ مین ایک بڑی کتاب مسمی بکامل لکھی اوسمین ابتدای زمانہ سے شروع کیا سنہ ٦٢٨ تک ابن خلکان فرماتے ہین کہ وہ خیار تواریخ سے ہے کتاب انساب سمعانی کو مختصر کیا اور اونپر استدراک فرمایا اونکی اغلاط پر تنبیہ کی اونکے اہمالات کو بڑھایا ایک مفید کتاب ہے آج کل لوگون کے ہاتھہ مین یہی مختصر ہے تین جلد مین ہے اور اصل کتاب جو آٹھہ جلد مین ہے وہ عزیز الوجود ہے ابن خلکان نے کہا مینے اوسکو سوا ایک بار مدینۂ حلب مین نہین دیکھا دیار مصریہ مین یہی مختصر مذکور پہونچا ہے اسکے سوا انکی اور تصانیف ہین غرضکہ ولادت انکی سنہ ٥٥٥ کو جزیرۂ ابن عمر مین ہوئی یہ اس جزیرے کے لوگون سے ہین انکی وفات سنہ ٦٣٠ ماہ شعبان کو موصل مین ہوئی ❊

ترجمۂ حافظ شرف الدین دمیاطی صاحب معجم رحمہ اللہ تعالی

عبد المومن بن خلف بن ابی الحسن بن شرف التونی الشافعی الامام العلامہ الحافظ الحجہ الفقیہ النسابہ المجود البارع شیخ المحدثین علم النقاد شرف الدین ابو محمد الدمیاطی صاحب المعجم قریۂ تونہ اعمال تنیس سے سنہ ٦١٣ مین متولد ہوئے اولا فقہ مین مشغول ہوئے دمیاط مین نشو ونما پایا تمیز مذہب کا کیا قرآت پڑہے بعدہ حدیث شریف کا علم طلب کیا اسکندریہ مین اصحاب حافظ سلفی سے سُنا قاہرہ مین آئے روایۃً ودرایۃً اس شان کا اعتنا کیا حافظ زکی الدین منذری کے ملازم ہوئے ابن المقیر وعلی بن مختار وابو القاسم بن رواحہ وعیسی خیاط ودیگر علماء عصر سے علم اخذ کیا سنہ ٦٤٣ مین حج کو گئے حرمین محترمین مین سماعت کی جزیرہ وعراق کی دوبار سیر کی اور عالی ونازل کو لکھا مصر واسکندریہ وبغداد وحلب وحمات وماردین وحران ودمشق ودیگر بلاد اوس ضلع کا گشت کیا صدق ودیانت وحفظ واتقان مین سرآمد ابنای زمان تھے لغت وعربیت مین مہارت تمام رکہتے تھے علم نسب کو خوب جانتے تھے حسن صورت مین ضرب المثل تھے اونکو ابن الماجد کہتے تھے

دمیاط مین مثل مشہور ہے کہ جب کسی عروس کا حسن مین مبالغہ کرتے ہین تو کہتے ہین کا نہا ابن المجد غرضکہ فضائل و مناقب بے حد ہین اور صاحب تصانیف کثیرہ ہین انکو ذم علم منطق مین مبالغہ تہا اوسکی بہت ہجو کرتے تہے چند فقرے ذم منطق سکے بستان و اتحاف مین ذکر فرمائے ہین ؎

ترجمہ ابن الاثیر جزری صاحب نہایہ رحمہ اللہ تعالی

ابو السعادات مبارک بن ابی الکرم محمد بن محمد بن عبد الکریم بن عبد الواحد الشیبانی المعروف بابن الاثیر الجزری الملقب مجد الدین انکی مصنفات بدیعہ و رسائل وسیعہ ہین منجملہ اونکے جامع الاصول فی احادیث الرسول وکتاب النہایہ فی غریب الحدیث پانچ جلد اسکے سوا اور بہت تصنیف ہے ولادت انکی جزیرۂ ابن عمر مین ۵۴۴ کو ہوئی وہین نشو و نما پایا اور روز پنجشنبہ سلخ ذی حجہ ۶۰۶ مین انتقال کیا اور اپنے رباط مین مدفون ہوے

ترجمہ دارمی صاحب مسند رحمہ اللہ تعالی

ابو محمد عبد اللہ بن عبد الرحمن بن الفضل بن بہرام بن عبد الصمد الدارمی السمرقندی التمیمی صاحب مسند صاحب رحلت و اسفار ہین اکثر بلاد اسلام کا گشت کیا اور علم حدیث کا بلدان بعیدہ سے جمع کیا مسلم صاحب صحیح و ابو داؤد و ترمذی و عبد اللہ بن الامام احمد و محمد بن یحیی ذہلی اِنسے روایت رکہتے ہین عبد اللہ بن امام احمد نے کہا ہے کہ میرے والد کہتے تہے کہ علم شریف حدیث کے خراسان مین چار آدمی ہین ابو زرعہ و محمد بن اسمعیل بخاری و دارمی و حسن بن شجاع بلخی جب انکی وفات کی خبر محمد بن اسمعیل بخاری کو پہونچی تو سر نیچا کیا اور انا للہ پڑہا اور آنکہہ سے آنسو جاری ہوئے اور یہ شعر اونکی زبان پر گذرا باوجود اسکے کہ وہ کبہی شعر نہین پڑہتے تہے مگر وہ جو حدیث مین وارد ہوا بنا بر ضرورت روایت کی ہے

ان تبق تفجع بالاحبۃ کلہم	وفناء نفسک لا ابا لک افجع

تولد دارمی کا ۱۸۱ ہجری مین ہوا اور اسی سال مین ابن مبارک رضی اللہ عنہ نے انتقال کیا دارمی نے روز عرفہ جمعرات کے دن وفات پائی اور روز جمعہ یوم النحر کو مدفون ہوئے رحمہ اللہ تعالی انکی وفات ۲۲۵ ہجری مین ہوئی کذا فی الاتحاف والبستان ؎

ترجمہ بقی بن مخلد رضی اللہ عنہ

عبدالرحمن بقی بن مخلد القرطبی الحافظ متوفی ۲۷۶ھ ابن حزم نے کہا کہ انکی مسندمین ایک ہزار تین سو اور چند صحابی سے روایت کی ہے اور اوسکو ابواب فقہ پر مرتب کیا ہے پس وہ ایک ایسا مسند و مصنف ہے کہ مثل اوسکے کسی کا نہوا رحمہ اللہ کذا فی الاتحاف کشف الظنون مین بذیل تفاسیر کہا ہے ھو الشیخ الامام الحافظ ابو عبدالرحمن بقی بن مخلد القرطبی المتوفی سنۃ ست وسبعین ومائتین وھو صاحب المسند قال ابن حزم ما صنف تفسیر مثلہ اصلا وکان مجتہدا لا یقلد احدا بل یفتی بالاثر کذا فی المقتفی شرح الشفا۔

۸۹

ترجمہ صاحب افصاح عن شرح معانی الصحاح ای الاحادیث الصحاح

ابو المظفر الوزیر عون الدین یحیی بن ہبیرہ بن محمد بن ہبیرہ متوفی ۵۶۰ھ ہجری یہ کتاب نوزدہ کتاب پر مشتمل ہے اوسمین جمع بین الصحیحین کی حدیثون کی شرح کی ہے اور حکم نبویہ کا کشف کیا ہے ابو علی الحسن بن الخطیر النعمانی الفارسی متوفی ۵۹۸ھ نے اوسکی تلخیص کی ہے رحمہ اللہ تعالی کذا فی الاتحاف۔

۹۰

ترجمہ شیخ عبدالغفار صاحب وحید رحمہ اللہ تعالی

کشف الظنون مین کہا ہے کہ وحید فی سلوک اہل التوحید تالیف شیخ عبدالغفار بن عبدالحمید قوصی کی ہے یشتمل علی حکایات من صحبہ واخبار من راٰہ وما بلغہ عن الاقطاب والاوتاد فی کل اقلیم من البلاد اس کتاب کو ماہ ربیع الاول ۷۰۸ھ مین ثغر اسکندریہ مین تالیف کیا اوسکے اول مین اسی طرح لکھا ہے

۹۱

ترجمہ ابو سعید صاحب شرف المصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

حافظ ابو سعید عبدالملک بن محمد نیساپوری خرکوشی متوفی ۴۰۶ھ ہجری رحمہ اللہ تعالی یہ کتاب آٹھہ مجلد مین ہے کذا فی کشف الظنون

۹۲

ابو عبداللہ ثقفی رحمہ اللہ تعالی

حافظ ابو عبداللہ قاسم بن فضل ثقفی اصبہانی متوفی ۴۸۹ھ ہجری صاحب ثقفیات یعنی طائفہ من اجزاء الحدیث

كذا فى كشف الظنون

۹۳

ابن مردویہ صاحب التفسیر رحمہ اللہ تعالی

۹۴ حافظ ابوبکر احمد بن موسی اصبہانی متوفی سنہ ۴۱۰ ہجری کذا فی الکشف آدم بن ابی ایاس
۹۵ عسقلانی صاحب تفسیر متوفی سنہ ۲۲۰ رحمہ اللہ تعالی کذا فی الکشف ثعلبی صاحب تفسیر ابو منصور
۹۶ عبد الملک بن احمد بن ابراہیم الثعالبی متوفی سنہ ۴۳۰ ہجری کذا فی الکشف مجاہد ابو الحجاج مجاہد بن جبیر المکی
المتوفی سنہ ۱۰۲ انکی تفسیر کے کئی طریق ہین منجملہ اونکے ایک طریق ابن ابی نجیح کا اور ایک ابن جریج کا اور ایک
۹۷ لیث کا ہے کذا فی الکشف ابن السنی حافظ احمد بن محمد معروف بابن السنی دینوری متوفی سنہ ۳۶۴
ہجری صاحب عمل الیوم واللیلہ ایک کتاب اس نام کی تالیف امام حافظ عبد العظیم بن عبد القوی منذری
متوفی سنہ ۶۵۶ کی ہے وہ فرماتے ہین کہ عمل الیوم واللیلہ در دعوات و اذکار مین علماء نے بہت سی کتابین
تصنیف کی ہین اون سب سے احسن و خوبتر کتاب امام ابو عبد الرحمن احمد نسائی متوفی سنہ ۳۰۳ ہجری کی ہے
اور اوس سے احسن کتاب ابن السنی کی ہے وہ اس فن مین سب کتابون سے زیادہ ترجامع ہے
لیکن مطول ہے کہا اس مینے بسبب ضعف ہمت طالبین کے اسانید کو حذف کردیا انتہے چوتھی کتاب
ابو نعیم اصفہانی کی پانچوین سیوطی رحمہ اللہ کی ہے کذا فی الکشف ❊

۹۸

ترجمہ کمال زملکانی رحمہ اللہ تعالی

جمال الاسلام کمال الدین محمد بن علی بن عبد الواحد بن عبد الکریم الانصاری الشیخ الامام العلامہ قاضی القضاۃ
المعروف بابن الزملکانی السماکی الدمشقی کبیر الشافعیۃ فی عصرہ ذہبی نے کہا کہ عالم عصر و بقایای مجتہدین
مین سے تہے اور منجملہ اذکیا ر اہل زمان تہے تخرج بہ الاصحاب انکی ولادت ماہ شوال سنہ ۶۶۷ مین ہوئی
صفی ہندی سے اصول پڑہا بدر الدین بن مالک سے نحو حاصل کی ابن علان سے سماعت کی اور حدیث
شریف طلب کی نفیس تقریر بصیر بمذہب اصول فرکی صحیح الذہن صائب الفکر خوش شکل مرغوب منظر لباس و
ہیئت مین متجمل تہے اور اونکا بڑہاپا نور اسلام سے تابان و درخشندہ ہوا فوات الوفیات مین کہا ہے
کہ یکاد الورق یتقطف من وجنتہ عقیدہ انکا طریق اشاعرہ پر صحیح تہا صاحب فضائل عدیدہ و فنون

مشیدہ ہین تصنیف مین مشغول تھے بہت چیزین تصنیف کین منجملہ اوسکے رسالۂ اربعہ اور ایک رسالہ مین مسئلۂ طلاق و مسئلۂ زیارت کے باب مین ابن تیمیہ رحمہ اللہ پر رد کیا ہے وجہ رد کی سوا اسکے نہین کہ اونکا اجتہاد اسی طرف مؤدی ہوا ورنہ وہ ثنای علم اور عمل شیخ الاسلام مین پیشقدم جماعۂ علماء ہین انکو واسطے قضای مصر کے طلب کیا تہا بلبیس مین پہونچکر سولہوین رمضان ۷۲۷ھ کو قضا کی اونکے جنازے کو اوٹھا کر قاہرہ مین لائے قریب امام شافعی رحمہ اللہ کے دفن کیا رحمہ اللہ تعالی کذا فی الاتحاف **ترجمۂ محب طبری شارح التنبیہ رحمہ اللہ تعالی** امام محب الدین احمد بن

۹۹

عبد اللہ الطبری المکی المتوفی سنہ ۶۹۴ھ انکی شرح تنبیہ مسودہ دس بڑی جلدون مین ہے مگر یہ اکثر وجوہ ضعیفہ کو اختیار کرتے ہین امام یافعی رضی اللہ عنہ نے اپنی تاریخ مین اسکی تصریح فرمائی اور انکی نکت ہین تنبیہ پر کبری و صغری اور انکا ایک مختصر ہے تنبیہ کا اوسکا نام مسلک النبیہ فی تلخیص التنبیہ کہا ہے یہ مختصر کبیر ہے انکا ایک اور مختصر صغیر ہے اوسکا نام تحریر التنبیہ لکل طالب نبیہ رکہا ہے رحمہ اللہ تعالی کذا فی الکشف **ترجمۂ ذہبی صاحب تاریخ رحمہ اللہ تعالی** محمد بن احمد بن عثمان بن قایماز الشیخ الامام العلامہ شمس الدین ابو عبد اللہ الذہبی حافظ لا یجاری ولا حفظ

۱۰۰

لا یباری حدیث و رجال حدیث مین متقن تھے علل و احوال حدیث مین ناظر تراجم سردم وابانت ایہام کے عارف تھے اونکی تواریخ مین بہت کچہہ جمع کیا اور بہت لوگون کو نفع بخشا تصنیف مین کثرت فرمائی مطولات کو تالیف مختصر مین کیا شیخ کمال الدین بن زملکانی جب انکی تاریخ کبیر پر جسکا نام تاریخ الاسلام ہے جزء بعد جزء واقف ہوئے تو کہا کہ یہ کتاب جلیل القدر ہے یہ تاریخ بیس جلد مین ہے اور کتاب تاریخ بلاد بہی بیس مجلد ہے منجملہ انکی تصانیف کے الدول الاسلامیہ و طبقات القراء و طبقات الحفاظ دو مجلد اور میزان الاعتدال تین مجلد اسکے سوا اور بہت تصنیف ہے انکی ولادت سنہ ۶۷۳ھ چہہ سو تہتر مین ہوئی اور سنہ ۷۴۸ھ مین وفات پائی رحمہ اللہ تعالی **ترجمۂ سبکی رحمہ اللہ تعالی** السبکی العلامہ تقی الدین ابو الحسن علی بن عبد الکافی بن تمام بن حامد بن یحیی بن عثمان الانصاری امام فقیہ

۱۰۱

محدث حافظ مفسر اصولی متکلم نحوی لغوی ادیب جدلی خلافی نظار شیخ الاسلام بقیۃ المجتہدین مجتہد مطلق سبک مین اعمال منوفیہ ماہ صفر سنہ ۶۸۳ھ مین متولد ہوئے ابن الرفعہ پر تفقہ کیا حدیث شریف دمیاطی سے اخذ کی تفسیر عراقی سے قراآت تقی بن الرفیع سے اصول و معقول علاء باجی سے نحو ابو حیان سے حاصل کی تصوف مین شیخ تاج الدین بن عطاء اللہ کی صحبت پائی ریاست علم کی مصر مین طرف اونکے منتہی ہوئی صلاح صفدی نے کہا لوگ کہتے

ہین کہ بعد امام غزالی کے مانند اونکے نہین آیا میرے نزدیک لوگ اوپر اس قول مین ظلم کرتے ہین نزدیک میرے وہ نہین ہین مگر مثل سفیان ثوری کے الجملہ مصنفات سبکی کے جلیلہ رائقہ ہین کیسبب اون نفائس بدیعہ و تدقیقات لطیفہ کے جو انمین ہین اس لائق ہین کہ آب زر سے لکھی جائین انکی وفات جزیرۃ الفیل کنارہ نیل پر روز دوشنبہ چوتھی جمادی الآخرہ ۷۵۶ھ مین ہوئی

۱۲ **ترجمہ عبد الحق صاحب کتاب العاقبہ رحمہ اللہ تعالیٰ** عبد الحق بن عبد الرحمن بن عبد اللہ بن الحسین ابی محمد الازدی الاشبیلی المعروف بابن الخراط شیخ شریح بن محمد وابی الحکم بن برجان وغیرہ سے روایت رکھتے ہین ابن عساکر نے انکو اجازت دی وقت فتنہ اندلس کے جابیہ کے نزیل ہوئے علم انکا وہین منتشر ہوا خطبہ و نماز کی ولایت رکھتے تھے فقیہ عالم حافظ عارف بحدیث و علل و رجال حدیث تھے خیر و صلاح و زہد و ورع و تقلل دنیا کے ساتھہ موصوف تھے انکی کتاب الزہد و کتاب العاقبہ فی ذکر الموت و کتاب الرقائق نسخہ کتب نافعہ ہین وفات انکی ۵۸۱ھ مین ہوئی رحمہ اللہ تعالیٰ کذا فی الاتحاف کشف الظنون مین کہا ہے کتاب العاقبۃ فی البعث للامام ابی محمد عبد الحق بن عبد الرحمن الاشبیلی الازدی المتوفی سنہ ۵۸۱ انتہی +

۱۵ امی بن منزو مین ہے ۱۲

۱۳ ترجمہ مقریزی صاحب الخطط والآثار

احمد بن علی المعروف بابن المقریزی صاحب الخطط والآثار للقاہرہ سخاوی کہتے ہین کہ انکا مولد موافق اوسکے جسکی وہ خبر دیتے اور اوسکو لکھتے تھے بعد ساٹھہ کے ہے یعنی اور سات سو بڑے بڑے لوگون سے ملاقات کی ائمہ کے ہمنشین رہے ہے تفقہ حنفی کیا اپنے نانا کے مذہب پر پھر شافعی ہوگئے سخاوی نے کہا لیکن ظاہر کی طرف مائل تھے ایسا ہی حافظ ابن حجر رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ اونہون نے حدیث کو دوست رکھا پھر اوسپر مواظبت کی یہانتک کہ وہ بمذہب ابن حزم متہم ہوتے تھے انتہی انکو ظاہر برقوق کے ساتھہ اتصال ہوا دمشق مین ہمراہ اپنے فرزند ناصر کے داخل ہوئے کئی بار اوپر وہانکی قضا پیش کی گئی انکار کیا بہت بار حج کیا اور مجاور رہے پھر اس سب سے اعراض کیا اور اپنے شہر مین اقامت کر کے تاریخ کے شغل پر عاکف ہوئے یہانتک کہ تاریخ مین انکا ذکر مذکور ہوا اور دور دور شہرہ پہونچا انکے خط سے پایا گیا کہ انکی تصانیف دو سو مجلد سے زیادہ ہے ۸۴۵ھ مین وفات پائی رحمہ اللہ تعالیٰ کذا فی التاج المکلل +

ترجمۂ ابن عبد السلام رحمہ اللہ تعالی

شیخ عزالدین بن عبد السلام بن ابی القاسم بن حسن بن محمد بن مہذب السلمی ابو محمد شیخ الاسلام وسلطان العلماء تفقہ فخر بن عساکر پر کیا اصول سیف اسوی سے اخذ کیا حدیث عمر بن طبرزد وغیرہ سے سُنی عربیت مین بارع و فائق ہوئے ذہبی نے عبر مین کہا کہ معرفت مذہب یا زہد و ورع اونکی طرف منتہی ہوئی اور رتبۂ اجتہاد کو پہونچے تہے مصر مین بیس برس سے زیادہ نشر علم وامر بمعروف ونہی منکر کے بسر کئے بادشاہون پر سختی کرتے دوسرون کا کیا ذکر ہے جب مصر مین تشریف لائے تو منذری نے اونکے ادب مین مبالغہ کیا اور فتوی دینے سے رک گئے اور کہا کہ ہم اونکی تشریف لانے سے پہلے فتوی دیتے تہے اور بعد حضور اونکے منصب فتوی کا اونہین مین متعین ہے مصر مین تفسیر کے کئی درس کہے اور کتابین تالیف کین صاحب کرامات تہے خرقۂ تصوف شیخ شہاب الدین سہروردی رضی اللہ عنہ سے پہنا تہا اور شیخ ابو الحسن شاذلی رضی اللہ عنہ سے حقیقت مین کلام سنا تہا **حکایت** حضرت شاذلی فرماتے ہین کہ مجہسے کہتے ہین کہ روی زمین پر کوئی مجلس فقہ مین اہلی مجلس شیخ عزالدین سے اور حدیث مین اہلی مجلس منذری سے اور علم حقائق مین اہلی تیری مجلس سے نہین ہے ابن کثیر نے اپنی تاریخ مین کہا ہے کہ ریاست مذہب کی طرف اونکے منتہی ہوئی سائر آفاق سے فتوی اونکی طرف آتا تہا آخر عمر مین تقید بمذہب نہین کرتے تہے بلکہ نطاق اونکا متسع ہوگیا تہا اور فتوی اپنے اجتہاد سے دیتے تہے ابن دقیق العید کہ اونکے شاگرد ہین کہتے ہین کہ ہو احد سلاطین العلماء اور ابن حاجب نے کہا افقہ من الغزالی **حکایت** قاضی عزالدین ہکاری نے کہا کہ ایک بار اونہون نے فتوی دیا بعد اوسکے اونکو اوسمین اپنی خطا ظاہر ہوئی مصر و قاہرہ مین اپنی جان پر منادی کرائی کہ جس کسی کو ابن عبد السلام نے ایسا فتوی دیا ہو چاہئے کہ وہ اوسپر عمل نہ کرے اسواسطے کہ اوس مین خطا واقع ہوا ہے قطب یونی نے کہا باوجود اس تمام شدت وصلابت کے حسن المحاضرہ تہے بنوادر واشعار سماع مین حاضر ہوتے اور وجد فرماتے ابن کثیر نے کہا لطیف ظریف تہے استنشاد باشعار فرماتے انکی وفات مصر مین سنہ ٦٦٠ مین ہوئی رضی اللہ عنہ کذا فی الاتحاف ؂

۱۵ ترجمۂ ابن دقیق العید رحمہ اللہ صاحب الامام وغیرہ

شیخ تقی الدین ابو الفتح محمد بن الشیخ مجد الدین علی بن وہب بن مطیع القشیری القوصی المنفلوطی المصری المالکی الشافعی بن دقیق العید قاضی القضاۃ احد الاعلام امام متقن مجود فقیہ مدقق اصولی ادیب شاعر نحوی ذکی غواص معانی مجتہد وافر العقل کثیر السکینہ بخیل بالکلام تام الورع شدید التدین مدیم السہر مکب علی المطالعہ والجمع سمح جواد تھے ابن السبکی نے کہا شیخ الاسلام الحافظ الزاہد الورع الناسک المجتہد المطلق ذو الخبرۃ التامۃ بعلوم الشریعۃ الجامع بین العلم والدین والسالک سبیل السادۃ الاقدمین اکمل المتاخرین انکی ولادت پشت دریای شور پر قریب ساحل ینبع کے ہوئی ہانکے ماں باپ قوص سے متوجہ حج کے تھے کہ روز شنبہ ۲۵ شعبان ۶۲۵ھ ہجری کو پیدا ہوئے قوص مین نشو و نما پایا وہین تفقہ کیا مصر و شام کی طرف رحلت کی اور بہت کچھ سماعت فرمائی شیخ عز الدین بن عبد السلام سے علم اخذ کیا اور تحقیق علوم مین غایت کو پہونچے درجۂ اجتہاد کو واصل ہوئے ریاست علم کی اونکے زمانے مین طرف اونکے منتہی ہوئی لوگ سواریان کس کر اونکے پاس حاضر ہوئے انکی مصنفات مین منجملہ اونکے الالمام فی الحدیث ہے اور اوسکی شرح وغیرہ ۷۰۲ھ ماہ صفر روز جمعہ میں انکی وفات ہوئی انکے ترجمہ کے یہ چند لفظ ہین اتحاف مین انکا ترجمہ حافلہ لکھا ہے +

۱۶ ترجمۂ ابن دحیہ رحمہ اللہ تعالی

ابو الخطاب الامام العلامہ الحافظ الکبیر عمر بن حسن ابن دحیۃ الاندلسی السبتی علم حدیث کے بصیر اور اوسکے ساتھ معتنی تھے لغت سے حظ وافر رکھتے تھے اور عربیت مین مشارک انکی تصانیف ہیں مصر کو وطن ٹھیرا لیا تھا ملک کامل کے مؤدب ہوئے تھے دار الحدیث کاملیہ مین درس کرتے تھے سنہ ۶۳۳ ہجری مین وفات پائی اسی کے اوپر کچھ سال کی عمر تھی رحمہ اللہ تعالی کذا فی الاتحاف +

۱۷ قاضی ابوبکر بن الباقی انصاری صاحب مشیخہ رحمہ اللہ

کشف الظنون مین صرف اتنا لکھا ہے کہ مشیخۃ القاضی محمد بن عبد الباقی البیمارستانی الحافظ انتہی

١٠٨

ترجمۂ خطابی صاحب معالم السنن رحمہ اللہ تعالی

ابوسلیمان حمد بن محمد بن ابراہیم بن الخطاب الخطابی البستی الفقیہ الادیب المحدث انکی تصانیف بدیعہ ہین منجملہ اونکے غریب الحدیث ومعالم السنن فی شرح سنن ابی داؤد واعلام السنن فی شرح صحیح البخاری وغیرہ عراق مین ابوعلی صفار اور ابوجعفر رزاز وغیرہما سے سماعت کی اور اونسے حاکم نیسابوری وعبد الغفار فارسی اور ابو القاسم عبد الوہاب بن ابی سہل الخطابی وغیرہم سماعت و روایت رکھتے ہین وفات انکی بربیع الاول ٣٨٨ سنہ ہجری کو مدینہ بست مین ہوئی بست بضم موحدہ وسکون سین مہملہ ایک شہر ہے بلاد کابل سے درمیان ہرات وغزنہ کے کثیرۃ الاشجار والانہار بستی اوسکی طرف نسبت ہے اور خطابی نسبت ہے اونکی وجہ خطاب کیطرف بفتح خاے معجمہ وطای مہملہ بعض نے کہا کہ وہ ذریت زید بن الخطاب سے ہین اونکی طرف منسوب ہین واللہ اعلم

کذا فی الاتحاف

١٠٩

ترجمۂ شیخ سعد الدین تفتازانی صاحب شرح عقائد نسفیہ وغیرہ مولفات رحمہ اللہ تعالی

مسعود بن عمر التفتازانی الامام الکبیر المعروف بسعد الدین ٧٢٢ سنہ ہجری مین پیدا ہوئے اپنے عصر کے اکابر اہل علم سے اخذ کیا مثل عضد وغیرہ اور بہت سے علوم مین فائق ہوئے انکا ذکر مشہور ہوا طلبۂ علم نے انکی طرف رحلت کی تصنیف مین بعمر شانزدہ ١٦ سالہ شروع کیا ٧٩٢ سنہ مین انتقال ہوا تصانیف انکی کثیر شہیرہ متداول ہین درمیان اہل علم کے جیسے مطول ومختصر وغیرہ کذا فی التاج المکلل *

١١٠

ترجمۂ ابن الصلاح رحمہ اللہ تعالی

ابوعمرو عثمان بن عبد الرحمن بن عثمان بن موسی بن ابی النصر النصری الکردی الشہرزوری المعروف بابن الصلاح الشرخانی الملقب تقی الدین الفقیہ الشافعی ایک فاضل تھے فضلای عصر سے تفسیر وحدیث وفقہ واسماء رجال مین اور جو کچھ اوس سے متعلق ہے ساتھہ علم حدیث شریف ونقل لغت کے فنون عدیدہ مین انکو مشارکت تھی اور فتاوی پر انکے مسدد ہوتے تھے یہ ابن خلکان کے اوستاد تھے روز چہار شنبہ وقت صبح ٢٥ ربیع الآخر ٦٤٣ سنہ کو دمشق مین وفات پائی بعد ظہر کے اونپر نماز پڑھکر مقابر صوفیہ خارج باب النصر مین دفن کیا انکی ولادت ٥٧٧ سنہ کو شرخان مین ہوئی یہ ایک قریہ ہے اعمال اربل سے قریب شہرزور کے

حکایت ابن الصلاح نے فرمایا کہ خواب مین مجھکو یہ کلمات الہام ہوئے ادفع المسئلۃ ما وجدت التحمل یمکنک فان لکل یوم منہ تاجدیدا و الالحاح فی المطالب یذہب البہاء وما احسن الضیع الی الملہوف دبما کانت الغیر نوعا من ادب اللہ تعالیٰ والحظوظ مرتب فلا تعجل علی ثمرۃ قبل ان تدرک فانک ستنالہا فی اوانہا ولا تعجل فی حوائجک فتضیق بہا ذرعا ویغشاک القنوط واللہ اعلم کذا فی الاتحاف +

ترجمہ زرکشی رحمہ اللہ تعالیٰ

بدر الدین محمد بن عبد اللہ بن بہادر الزرکشی ۷۴۵ھ مین متولد ہوئے اسنوی و مغلطائی و ابن کثیر و اذرعی وغیرہم سے اخذ کیا اور تالیف کی آپکے فنون عدیدہ مین تصانیف کثیرہ ہین منجملہ اونکے الخادم علی الرافعی والروضۃ وشرح المنہاج والدیباج وشرح جمع الجوامع وشرح البخاری والتنقیح علی البخاری وشرح التنبیہ والبرہان فی علوم القرآن والقواعد فی الفقہ واحکام المساجد وتخریج احادیث الرافعی وتفسیر القرآن الی سورۃ مریم والبحر فی الاصول وسلاسل الذہب فی الاصول والنکت علی ابن الصلاح وغیر ذلک روز یکشنبہ تیسری رجب ۷۹۴ھ مین انتقال ہوا قرافہ صغری مین مدفون ہوئے رحمہ اللہ تعالیٰ کذا فی الاتحاف +

ترجمہ ابن الہمام الحنفی رحمہ اللہ تعالیٰ

کمال الدین محمد بن عبد الواحد بن عبد الحمید بن مسعود السیواسی ثم السکندری المعروف بابن الہمام الحنفی کی ولادت تقریبا ۷۹۰ھ مین ہوئی قاری ہدایہ سراج پر تفقہ کیا انواع علوم فقہ واصول ونحو ومعانی وغیرہا مین اقران پر فائق ہوئے علامہ محقق جدلی نظار تھے انکو اشرف نے مدرسہ کا شیخ کیا ایک مدت اوسکے مباشر رہے ترک کیا اور مشیخۂ شیخونیہ کے متولی ہوئے اوسکو بھی ترک کر دیا انکی تصانیف ہین منجملہ اونکے شرح ہدایہ اور تحریر اصول فقہ مین رحمہ اللہ تعالیٰ کذا فی الاتحاف +

ترجمہ ابن یونس رحمہ اللہ تعالیٰ

الحافظ الامام ابو سعید عبد الرحمن بن احمد بن الامام یونس عبد الاعلی الصدفی المصری صاحب تاریخ مصر ۲۸۱ھ

مین پیدا ہوئے اپنے والد اور نسائی سے سماع کیا انہون نے مصر سے رحلت نہین کی نہ غیر مصر مین سماع کیا لیکن یہ اس شان مین امام متیقظ حافظ مکثر خبیر بایام و تواریخ مردم ہین جمادی الاولی ۳۵۱ھ مین وفات پائی کذا فی حسن المحاضرہ

ترجمہ قاضی حسین رحمہ اللہ تعالی

ابو علی الحسین بن محمد بن احمد المروروذی الفقیہ الشافعی المعروف بالقاضی صاحب التعلیقۃ فی الفقہ امام کبیر صاحب وجوہ غریبہ تھے مذہب مین نکتہ جسوقت امام الحرمین کتاب نہایۃ المطلب مین اور امام غزالی وسیط وبسیط مین یہ لفظ کہین کہ و قال القاضی تو مراد بالذکر یہی قاضی ہوتے ہین نہ انکے سوا اور کوئی انہون نے فقہ کو ابوبکر قفال مروزی سے اخذ کیا اور اصول و فروع و خلاف مین تصنیف کی اور ہمیشہ درمیان لوگون کے حکم کرتے درس دیتے فتوی بتاتے رہے ایک جماعت اعیان نے انسے فقہ اخذ کی منجملہ انکے ابو محمد الحسین بن مسعود الفراء البغوی صاحب کتاب تہذیب و کتاب شرح السنہ وغیرہما ہین انکی وفات ۴۶۲ھ کو مرورود مین ہوئی رحمہ اللہ تعالی کذا فی ابن خلکان ؎

ترجمہ ابن فورک رحمہ اللہ تعالی

استاذ ابوبکر محمد بن الحسن بن فورک متکلم اصولی ادیب نحوی واعظ اصبہانی ایک مدت عراق مین اقامت کی علم کا درس دیتے رہے پھر رے کی طرف متوجہ ہوئے مبتدعہ نے انکی سعایت کی اہل نیسابور نے انکو مراسلت کی اور انکی طرف متوجہ ہونیکا التماس کیا انہون نے مانا اور نیسابور مین تشریف لائے یہان انکے لئے ایک مدرسہ اور ایک گھر بنایا گیا اللہ تعالی نے انکے سبب سے علوم کے کئی انواع کو زندہ کیا جبکہ انہون نے نیسابور کو وطن ٹھیرالیا اور وہان فقہا کی ایک جماعت پر انکے برکات ظاہر ہوئے اور انکی مصنفات اصول فقہ و دین و معانی قرآن شریف مین قریب یکصد کے پہونچی تو یہ مدینہ غزنہ کی طرف بلائے گئے اور یہان انسے مناظرات کثیرہ ہوئے منجملہ انکے کلام کے ایک یہ ہے شغل العیال نتیجۃ متابعۃ الشہوۃ بالحلال فما ظنک بقضیۃ شہوۃ الحرام یہ اصحاب ابو عبداللہ بن کرام پر بہت سخت تھے پھر نیسابور کی طرف عود کیا راہ مین انکو زہر دیا وہین انتقال فرمایا اور نیسابو

کی طرف لائے جیرہ مین مدفون ہوئے انکا مشہد یہان ظاہر ہے اوسکی زیارت کی جاتی ہے وسیتقی به ومجاب الله عوة عنده انکی وفات ۳۰۶ھ مین ہوئی رحمہ اللہ تعالی **حکایت** ابو القاسم قشیری رحمہ اللہ نے رسالہ مین کہا ہے کہ مینے ابو علی دقاق رضی اللہ عنہ سے سنا وہ فرماتے تھے کہ مین ابوبکر ابن فورک کی عیادت کو گیا جب اونہون نے مجھے دیکھا تو اونکی آنکھون مین آنسو بھر آئے مینے کہا بیشک اللہ سبحانہ تمکو عافیت و شفا دے گا مجھسے کہا کیا تو مجھے گمان کرتا ہے کہ مین موت سے ڈرتا ہون مین تو ماوراء موت سے خوف کرتا ہون **ف** فورک بضم فاء وسکون واو وفتح راء بعد اوسکے کاف اسم عَلَم ہے اور حیرہ بکسر حای مہملہ وسکون تحتانیہ وفتح راء بعد اوسکے ہای ساکنہ ایک بڑا محلہ ہے نیسابور مین اسکی طرف ایک جماعت علماء کی منسوب ہے یہ اوس حیرہ کے ساتھ ملتبس ہوتا ہے جو ظاہر کوفہ مین ہے اور غزنہ بفتح غین معجمہ وسکون زای معجمہ و فتح نون بعد اوسکے ہای ساکنہ ایک مدینہ عظیمہ ہے اوائل ہند مین جہت خراسان سے کذا فی ابن خلکان

ترجمۂ بغوی صاحب شرح السنہ رحمہ اللہ تعالی

ابو محمد الحسین بن مسعود بن محمد المعروف بالفراء البغوی الفقیہ الشافعی المحدث المفسر علوم مین دریا تھے فقہ قاضی حسین بن محمد المذکور سے اخذ کی تفسیر کلام اللہ مین تصنیف فرمائی مشکلات قول حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو واضح کیا حدیث شریف کی روایت کی درس دیا درس جہین دیتے مگر باوضو کتب کثیرہ تصنیف کین منجملہ اونکے کتاب التہذیب ہے فقہ مین اور کتاب شرح السنہ حدیث مین اور معالم التنزیل تفسیر قرآن کریم مین اور کتاب المصابیح وجمع بین الصحیحین وغیرہ انکی وفات ماہ شوال ۵۱۰ھ کو مرو روذ مین ہوئی قاضی حسین اپنے شیخ کے نزدیک مقبرۂ طالقانی مین دفن ہوئے قبر انکی وہان مشہور ہے رحمہ اللہ تعالی ابن خلکان فرماتے ہین مینے کتاب فوائد سفریہ مین دیکھا جسکو شیخ حافظ زکی الدین عبد العظیم منذری نے جمع کیا ہے کہ اونکی وفات ۵۱۶ھ مین ہوئی مینے یہ اونکے خط سے نقل کیا واللہ اعلم **حکایت** انسے منقول ہے کہ انکی ایک بی بی مر گئین انہون نے اونکی میراث مین سے کچھ نہ لیا اور یہ خری روٹی کہاتے تھے انکو اس بات مین ملامت کی تو روٹی کو زیت سے کہانے لگے

فرا نسبت ہے طرف عمل و بیع فرا کے اور بغوی بفتح موحدہ و غین معجمہ بعد اوسکے واو یہ نسبت ہے طرف ایک شہر کے خراسان مین جو کہ درمیان مرو و ہرات کے ہے اوسکو بغ و بغشور کہتے ہین یہ نسبت شاذ برخلاف اصل ہے اوسکو سمعانی نے کتاب الانساب مین کہا ہے کذا فی ابن خلکان ؀

ترجمہ رافعی صاحب شرح کبیر رضی اللہ عنہ

عبدالکریم بن محمد بن عبدالکریم بن الفضل الامام العلامہ امام الدین ابی القاسم الرافعی القزوینی صاحب الشرح الکبیر ابن الصلاح نے انکا ذکر کیا اور کہا ما اظن فی بلاد العجم مثلہ صاحب فنون نیک سیرت تہے شرح جیر بارہ مجلد مین لکھی کسی نے انکی طرح وجیز کی شرح نہین کی نووی رحمہ اللہ نے کہا کہ الرافعی من الصالحین المتمکنین انکی کرامت بہت تہی ابوعبداللہ محمد بن محمد اسفرائنی نے اربعین مین لکہا ہے کہ شیخنا امام الدین و ناصر السنہ اپنے زمانے کے اوحد عصر تہے علوم دینیہ مین اصولاً و فروعاً سنہ ۶۲۳ کو قزوین مین انتقال کیا رحمہ اللہ تعالی کذا فی الاتحاف

ترجمہ ابن حزم ظاہری رحمہ اللہ تعالی

ابومحمد علی بن احمد بن سعید بن حزم بن غالب بن صالح بن خلف بن معدان بن سفیان بن یزید مولائے یزید بن ابی سفیان اموی اول آدمی جو انکے اجداد سے مسلمان ہوا وہ انکے دادا یزید ہین اصل انکی فارس سے تہی انکے آبا مین سے پہلے پہل جو شخص اندلس مین آیا وہ انکے دادا خلف ہین انکا مولد قرطبہ مین بلاد اندلس سے ہے روز چہارشنبہ قبل طلوع شمس سلخ شہر رمضان سنہ ۳۸۴ کو قرطبہ کی جانب شرقی مین پیدا ہوئے علوم حدیث و فقہ کے عالم و حافظ مستنبط احکام کے کتاب و سنت سے تہے امام شافعی رحمہ اللہ کے مذہب سے طرف مذہب اہل ظاہر کے انتقال کیا متفنن تہے علوم جمہ کثیرہ مین عامل تہے ساتھ اپنے علم کے دنیا مین زاہد تہے باوجود اوس ریاست کے جو انکو اور انسے پہلے انکے والد کو وزارت و تدبیر ملک مین تہے متواضع صاحب فضائل و تو الیف کثیرہ تہے علوم حدیث شریف مین مصنفات و مسندات سے بہت کچہ جمع کیا اور بہت سماعت کی شعبان سنہ ۴۵۶ مین انتقال کیا رحمہ اللہ تعالی

ترجمۂ امام الحرمین رحمہ اللہ تعالیٰ

ابو المعالی عبد الملک ابن الشیخ ابی محمد عبد اللہ بن ابی یعقوب یوسف بن عبد اللہ الجوینی الفقیہ الشافعی ملقب بضیاء الدین
معروف بامام الحرمین اعلم علمای متاخرین اصحاب امام شافعی سے علی الاطلاق مجمع علیہ امامت متفق علیہ
غزارت مادہ وتفنن کے علوم اصول وفروع وادب وغیرہ مین تھے جو توسع عبادت مین انکو روزمی ہوا
تہا وہ اِنکے غیر سے معلوم ومعہود نہین ہے درس جو کہتے وہ چند ورقون مین سماتا اور اسکے کسی حرف
مین اونکی زبان لنگی نہین کرتی تہی لڑکاپن مین اپنے والد پر پڑہا وہ اِنکے طبع وتحصیل وجودت قریحہ
ومخائل اقبال سے جو اونپر ظاہر تہی تعجب کرتے تہے اپنے والد کی تمام تصانیف پر گزر کیا اور اوسمین تصرف
فرمایا یہانتک کہ تحقیق وتدقیق مین اونپر فائق ہوگئے جب اونکا انتقال ہوگیا تو بجای پدر واسطے تدریس
کے بیٹھے اور بعد تدریس کے نزدیک استاذ ابو القاسم اسکافی الفرائنی کے مدرسہ بیہقی مین جاتے اور
علم اصول سیکہتے بغداد کا سفر کیا ایک جماعت علماء کو وہان دیکھکر حجاز مین آئے اور مکہ معظمہ
کے چار برس تک مجاور رہے اور مدینہ منورہ گئے درس وفتوی کیا اور مذہب کے طرق کو جمع کیا اِسلئے
اونکو امام الحرمین کہتے ہین انکی ہر فن مین تصنیف ہے حافظ ابو نعیم صاحب حلیہ سے اجازت لی انکی
تصانیف سے شامل فی اصول الدین والبرہان فی اصول الفقہ وتلخیص التقریب والارشاد والعقیدۃ النظامیہ
وغیرہ ہے جب بیان علوم صوفیۂ کرام اور اونکے اقوال کی شرح مین شروع کرتے تو حاضرین کو رلاتے
ہمیشہ طریقۂ مرضیہ حمیدہ پر اول عمر سے آخر تک رہے **حکایت** اِنکے والد ابو محمد ابتدا مین کتابت باجرت
کیا کرتے تہے اس کسب سے کچہ جمع کرکے ایک لونڈی موصوف بخیر وصلاح خرید کی اور اپنے ہاتہہ کے کسب سے
اوسکو کہانا کہلاتے امام الحرمین اس لونڈی کے شکم سے ہین انکے والد نے جاریہ کو وصیت کی کہ کسی عورت
کو اسکے دودہ پلانے پر قدرت نہ دینا ایک دن لونڈی کے پاس آئے دیکہا کہ وہ دردمند بیٹہی ہوئی ہے اور
بچہ رو رہا ہے ایک عورت ہمسایہ نے اوسکو لیکر اپنی چہاتی اوسکے مونہہ مین رکہدی کچہہ دودہ اوس سے
پی لیا تہا اِنکے والد کو یہ امر شاق گزرا بچے کو پکڑ کر گٹہری بہر اوندہا کیا اور اوسکے پیٹ پر ہاتہہ ملا اور اوسکے
حلق مین اُنگلی ڈالکر جو کچہہ پیا تہا بطور قی کے نکال ڈالا اور کہا اس بچے کا مرجانا مجہپر اس سے آسان تہا

کہ طبیعت اوسکی غیر ان کا دودہ پی کر فاسد ہوجائے امام الحرمین سے منقول ہے کہ بعض وقت مجلس مناظرے مین اونکو فترت لاحق ہوتی تو کہتے کہ یہ اوس رضاعت کے بقیہ سے ہے انکی ولادت ۸ محرم ۴۱۹ھ مین ہوئی جب یہ بیمار ہوئے تو انکو شنقان کو اوٹھا لیگئے یہ ایک گاؤن ہے اعمال نیسابور سے یہان کی ہوا معتدل اور پانی ہلکا ہے شب چہارشنبہ وقت عشای آخرہ ۲۵ ربیع الآخر ۴۷۸ھ کو انتقال ہوا اوسی رات نقل کرکے نیسابور کو لیگئے اوسکی صبح کو اونکے گہر مین دفن کیا بعد چند سال کے وہان سے مقبرہ حسین مین نقل کیا پہلوی والدین دفن کردیا انکے فرزند ابو القاسم نے نماز جنازہ پڑہی انکی وفات کے دن بازار بند ہوئے انکا منبر جو جامع مسجد مین تہا توٹ گیا لوگ اوسکی تعزیت کے لئے بیٹھے اور بہت سے مراثی انکے حق مین کہے انکے شاگرد اوسدن قریب چہارصد ایک نفر تہے سب نے اپنی دوات و قلم توڑ ڈالی ایک برس اسی حال پر رہے رحمہ اللہ تعالی

ترجمہ حضرت بشر حافی رضی اللہ عنہ

ابو نصر بشر بن الحارث بن عبد الرحمن بن عطا بن ہلال بن ماہان بن عبد اللہ مروزی معروف بہ حافی عبد اللہ کا نام بعبور تہا یہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ہاتہہ اسلام لائے تہے حضرت بشر کبار صالحین و اعیان اتقیاء متورعین سے تہے اصل انکی مرو کے ایک قریہ سے ہے اوسکا نام ماترسام ہے انہون نے بغداد مین سکونت اختیار کی یہ اولاد سے رؤسا و کتاب کے تہے **حکایت** انکی توبہ کا یہ سبب ہوا کہ انہون نے راہ مین ایک ورقہ پایا اوسمین اللہ تعالی کا نام لکہا ہوا تہا قدمون نے اوسکو روند ڈالا تہا انہون نے اوسکو اوٹہا لیا کئی درہم انکے پاس تہے اوسکی خوشبو خریدی پہر اوس سے ورقہ کو خوشبودار کیا اور اوسکو دیوار کے درار مین رکہدیا خواب مین دیکہا کہ کوئی قائل اونسے کہتا ہے ای بشر تو نے میرے نام کو خوشبودار کیا مین ضرور تیرے نام کو دنیا و آخرت مین خوشبودار کرونگا جب بیدار ہوئے تو توبہ کی **حکایت** حکایت کیا ہے کہ یہ معافی بن عمران کے دروازے پر آئے حلقۂ در کو ٹہونکا کہا گیا کون ہے انہون نے کہا بشر الحافی ایک لڑکے نے گہر کے اندر سے کہا اگر تو دو دانق کی جوتی خرید لیتا تو حافی کا نام تجہسے جاتا رہتا حافی اسلئے لقب ہوا کہ یہ چرم دوز کی طرف گئے اوس سے اپنی ایک جوتی کے واسطے تسمہ

طلب کرتے تھے وہ تسمہ ٹوٹ گیا تھا پھر دوزنے کہا ما اکثر کلفتکم علی الناس یعنی لوگون کو تم
بہت تکلیف دیتے ہو اسپر انہون سنے اپنے ہاتھہ سے جوتا پھینکدیا اور دوسرا انکے پانون مین تھا اور
قسم کھالی کراب کے بعد جوتا نہ پہنین **حکایت** کسی نے حضرت بشر سے پوچھا کہ تم کس چیز سے روٹی
کہاتے ہو کہا مین عافیت کو یاد کرتا ہون پس اوسکو سالن بنالیتا ہون منجملہ انکے دعا کی ایک یہ ہے
اللہم ان کنت شہرتنی والدنیا لتفضحنی فی الآخرہ فاسلبہ عنی ومن کلامہ عقوبۃ
العالم فی الدنیا ان یعمی بصر قلبہ وقال من طلب الدنیا فلیتہیأ للذل بعض نے کہا کہ مینے
بشر سے سنا کہ اصحاب حدیث سے فرماتے تھے کہ تم اس حدیث کی زکوٰۃ ادا کرو کہا اوسکی زکوٰۃ کیا ہے فرمایا کہ
دوسو حدیثون مین سے پانچ حدیثون پر عمل کرو حضرت سری سقطی وایک جماعت صالحین رضی اللہ عنہم
نے انسے روایت کی ہے انکی ولادت ۱۵۰ھ ہجری مین ہوئی اور شہر ربیع الآخر ۲۲۶ھ یا ۲۷ - اور دوسو
مین وفات پائی یا بدھ کے دن دسوین محرم یا رمضان مین بغداد یا مرو مین وفات ہوئی رضی اللہ عنہ
کذا فی ابن خلکان

۱۲۱

ترجمہ حضرت جنید رضی اللہ عنہ

ابوالقاسم الجنید بن محمد بن الجنید الخزاز القواریری الزاہد المشہور اصل انکی نہاوند سے ہے اور انکا مولد و منشا
عراق ہے اپنے وقت کے شیخ وفرید عصر تھے کلام انکا حقیقت مین مشہور و مدوّن ہے ابو ثور صاحب امام
شافعی رضی اللہ عنہ پر تفقہ کیا کسی نے کہا بلکہ سفیان ثوری رضی اللہ عنہ کے مذہب پر فقیہ تھے انکا
حال ابن خلکان وغیرہ مین خوب لکھا ہے شنبہ کے دن ۲۹۷ھ یا ۲۹۸ھ مین آخر ساعت جمعہ کو بغداد مین
وفات پائی اور شونیزیہ مین روز شنبہ کو نزدیک حضرت سری سقطی رضی اللہ عنہ اپنے ماموں کے دفن ہوئے
رضی اللہ عنہ

۱۲۲

ترجمہ امام غزالی رضی اللہ عنہ صاحب احیاء العلوم

ابو حامد محمد بن محمد بن محمد بن احمد الغزالی الملقب بحجۃ الاسلام زین الدین الطوسی الفقیہ الشافعی انکے آخر عصر
مین طائفہ شافعیہ مین مثل انکا نہین تھا ابتداءً طوس مین احمد راذکانی پر شغل کیا بعد اوسکے نیسابور مین تشریف

لائے اور درس ہائے امام الحرمین ابی المعالی جوینی مین آئے گئے اور اشتغال مین کوشش کی یہانتک کہ مدت
قریبہ مین تخریج فرمائی اور اپنے اوستاذ کے زمانے مین اعیان مشار الیہم سے ہوئے اور اوسی وقت مین
تصنیف کا شغل کیا انکے اوستاد انسے تبجح کرتے تھے تا وفات اوستاذ اونکے ملازم رہے بعد اسکے
نیسابور سے نکلکر عسکر مین وزیر نظام الملک سے ملاقات کی وزیر نے انکی تعظیم تکریم کی اور انپر متوجہ ہونے
مین مبالغہ کیا حضور مین وزیر کے ایک جماعت افاضل کی تھی درمیان اونکے چند مجلسونمین جدال و
مناظرہ ہوا ان سب مین تمام لوگون پر غالب ہوئے انکا نام مشہور ہوا قافلے کے قافلے انکا ذکر خیر و نام
نیک لیکر سائر دائر ہوئے وزیر نے تدریس مدرسۂ نظامیہ کی انکے سپرد کی وہان درس کرتے رہے اہل
عراق انپر فریفتہ تھے اور انکا مرتبہ و منزلت اونکے نزدیک مرتفع و بلند تھا بعد اسکے اس سب کو ترک کرکے
سالک طریق زہد و انقطاع ہوئے اور حج کا قصد کیا جب وہان سے پھرے تو شام کی طرف متوجہ ہوئے
ایک مدت شہر دمشق مین جامع مسجد کے زاویۂ جانب غربی کے اندر درس کہتے تھے وہان سے بیت المقدس
گئے اور عبادت مین اجتہاد و کوشش اور زیارت مشاہد و مواضع معظمہ کی بجالائے اور ایک مدت
اسکندریہ مین مقیم رہے وہان سے ارادہ رکوب دریا کا طرف بلاد مغرب کے بعزم ملاقات امیر یوسف بن تاشفین
صاحب اکش کیا تھا کہ اس اثنا مین اوسکے مرنے کی خبر پہونچی ناچار اوس ارادے سے پھرکر اپنے وطن
طوس کی طرف عود کیا اور اپنے نفس کے ساتھ مشغول ہوئے اور چند فن مین تصنیف کتب مفیدہ
کا شغل فرمایا انکی تصانیف مین سے زیادہ تر مشہور کتاب الوسیط و البسیط و الوجیز و الخلاصہ فقہ مین
ہین اور منجملہ اونکے کتاب احیاء علوم الدین ہے یہ کتاب انفس و اجمل کتب ہے اصول و جدل مین و غیرہ
انکی کتب ہین غرضکہ انکی کتابین بہت اور سب کی سب نافع و مفید ہین بعد اسکے واسطے تدریس مدرسۂ
نظامیہ کے انکو نیسابور مین طلب کیا بعد تکرار بسیار قبول کیا بعدہ اوسکو ترک کرکے طرف وطن کے لوٹ آئے
خانقاہ صوفیہ و مدرسہ واسطے مشتغلین علم کے بنایا اور اپنی اوقات کو وظائف خیر پر تقسیم کیا مثل ختم
قران شریف و مجالست اہل قلوب و قعود تدریس یہانتک کہ انتقال فرمایا انسے روایت اشعار کی بہی
کی ہے ولادت انکی ۴۵۰ھ مین ہوئی اور دوشنبہ ۱۴ جمادی الآخرہ ۵۰۵ھ ہجری کو طاہران مین وفات

پانی طاہران قصبۂ طوس سے ہے اور طوس ناحیہ ہے خراسان مین مشتمل ہے دو شہر پر ایک طابران دوسرا نوقان اور غزالی نسبت ہے طرف غزال کے بفتح غین معجمہ و تشدید زای معجمہ اور کہتے ہین کہ بتخفیف زای معجمہ نسبت ہے طرف غزالہ کے کہ ایک قریہ ہے قرای طوس سے اور یہ خلاف مشہور ہے لیکن سمعانی نے کتاب الانساب مین اسی طرح کہا ہے یہ تو ابن خلکان نے کہا ہے اور زرقانی نے شرح مواہب لدنیہ مین ابن کثیر سے تشدید زا نقل کی ہے اور نووی نے تبیان مین غزالی رحمہ اللہ سے ذکر کیا ہے کہ اونہون نے تشدید کا انکار کیا ہے اور کہا کہ مین تخفیف ہون منسوب طرف غزالہ کے یہ ایک قریہ ہے قرای طوس سے اور مصباح مین اونکے بعض ذریت سے نقل کیا ہے کہ کہا لوگ تشدید مین ہمارے دادا کی خطا کیا ہے ولیکن ابن کثیر نے اسکو خلاف مشہور کہا ہے اور حکایت کیا کہ اونکے بعض منتسبان اہل طوس نے مجھسے کہا کہ وہ منسوب ہین طرف غزالہ بنت کعب الاحبار کے سبکی رحمہ اللہ نے طبقات مین کہا ہے کہ انکے والد صوف کو کاتتے اور اوسکو دکان طوس مین فروخت کرتے تھے انتہی کلام الزرقانی **حکایت** ابن العربی نے کہا مینے اونکو فلاۃ مین دیکھا اونپر ایک مرقعہ تھا مینے کہا کہ تمہارے پاس سوا اسکے کوئی کپڑا نہین ہے حالانکہ تم تو صدر ہو تمہارے ساتھ اقتدا کرتے ہین اور تمہارے نور سے طرف معالم معارف کے راہ پاتے ہین کہا ہیہات جسوقت کہ قمر سعادت اس ارادت مین طالع ہوا تو شموس افول مصابیح اصول پر جھکے اور خالق واسطے ارباب الباب و ابصار کے متبین ہوا کیونکہ رجوع و صیرورت ہر ایک کی طرف اوسی چیز کے ہوتی ہے جسپر وہ مطبوع ہوا ہے اور یہ ابیات پڑہے

ترکت هوی لیلی ولبنی بمعزل	وصرت الی مصحوب اول منزل
ونادتنی الاکوان حتی اجبتها	الا ایها الساری رویدک فانزل
نعرست فی دار الندی بعزیمة	قلوب ذوی التعریف منها بمعزل
غزلت لهم غزلا دقیقا فلم اجد	لغزلی نساجا فکسرت مغزلی

حکایت بعض مشائخ نے حضرت امام کو روبرو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دیکھا کہ وہ کسی شخص کا شکوہ کر رہے ہین جو اونمین طعن کرتا ہے آپنے اوس شخص کے کوڑے مارنے کا حکم دیا جب بیدار ہوئے

توضرب کا اثر موجود تہا حافظ ابن حجر رحمہ اللہ تعالی نے فرمایا ہے کہ انکی کتب مین لوگون نے عبارتین ٹہونس دی ہین ابن السبکی نے فرمایا کہ امام غزالی کو مبغوض نہین رکہتا ہے مگر حاسد یا زندیق **حکایت** شیخ کمال الدین دمیری نے حیوۃ الحیوان الکبری کی مجلد اول مین بذیل ذکر حمام لکہا ہے کہ امام غزالی ایک شخص ہین اصحاب وجوہ سے مذہب مین اور منجملہ اون چیزون کے جو ہمسے حکایت کی گئین اور مشہور ہوئین اور روایت اونکی ہم بسند صحیح شیخ عارف باللہ تعالی ابوالحسن شاذلی سے رکہتے ہین یہ ہے کہ اوہنون نے کہا مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکہا اور آپنے امام غزالی کے ساتھہ حضرت موسی وعیسی علیہم الصلوۃ والسلام سے مباہات کی اور فرمایا آیا ہوا ہے تمہاری امت مین کوئی حبر مثل اسکے اور اشارہ طرف غزالی کے فرمایا اوہنون نے کہا نہین شیخ عارف استاد رکن الشریعۃ الحقیقۃ ابو العباس المرسی نے وقت ذکر امام غزالی کے واسطے اونکی صدیقیت عظمی کی شہادت دی اور فرمایا حسبك من باهى به النبى صلى الله عليه وآله وسلم موسى وعيسى وشهد له الصديقون له بالصديقية العظمى اور ہمارے شیخ جمال الدین اسنوی نے مہات مین اونکا خوب ترجمہ لکہا ہے اور یون کہا هو قطب الوجود والبركة الشاملة لكل موجود وروح خلاصة اهل الايمان والطريق الموصلة الى رضاء الرحمن يتقرب به الى الله تعالى كل صديق ولا يبغضه الا ملحد او زنديق فقد انفرد فى ذلك العصر عن اعلام الزمان كما انفرد فى هذا الباب فلا يترجم معه انسان انتهى اور انکی کتب نافع ومفید ہین خصوصا احیاء علوم الدین کیونکہ یہ ایک ایسی کتاب ہے کہ طالب آخرت اوس سے مستغنی نہین ہوتا ہے انتہے کلام الدمیری رحمہ اللہ تعالی کشف الظنون مین لکہا ہے کہ کتاب احیاء پہلے اہل مغرب مین گئی بعض مغاربہ نے اوسمین سے کئی چیزون کا انکار کیا اور املاء فی الرد علی الاحیاء نام کتاب لکہی بعدہ رد کرنیوالے نے ایک خواب دیکہا کہ اوسمین شیخ کی کرامت اور اونکا صدق ظاہر ہوگیا پس اپنے اعتقاد بد سے جو اونکے حق مین تہا تائب ہوا **حکایت** ابن السبکی نے نقل کیا ہے کہ شیخ ابن حرازم اپنے یارون پر نکلے اور اونکے پاس ایک کتاب تہی کہا تم پہچانتے ہو کہ یہ احیاء ہے اور شیخ امام غزالی مین طعن کرتے تہے اور اس کتاب کے پڑہنے سے منع کرتے تہے پس اپنے جسم کو ظاہر کیا کہ وہ کوڑون سے مارا گیا تہا اور کہا کہ غزالی میرے

خواب مین آئے اور مجھکو پکڑ کر پیش گاہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مین لیگئے اور کہا ای رسول خدا یہ مرد زعم کرتا ہے کہ مین آپ پر وہ چیز کہتا ہون جسکو آپ نے نہین فرمائی تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے میرے مارنے کا حکم دیا پس مین مار اگیا ھکذا نقلہ المناوی فی طبقاتہ غرضکہ حضرت امام غزالی رضی اللہ عنہ اس امت مرحومہ مین ایک آفتاب عالمتاب تھے اوسکے فضائل و مناقب بیشمار ہین علماء دین نے ہر وقت مین اونکی مدح و ثنا کی ہے منکرین کے انکار کو خوب رد کیا ہے اور اونکے کلام حسن نظام کو محامل حسنہ پر اوتارا ہے یہ جو یہان کچھہ لکھا گیا ایک شعاع ہے اوسکے فضائل کی مہر منیر کا تفصیل اسکی اتحاف النبلاء مین ہے جناب توفیق مآب امام مجدد کو انکے ساتھہ ایک اس قسم کی فریفتگی ہے کہ اونکی بعض تصانیف کو انواع و اقسام کے قالبون مین ڈہال کر رسائل جداگانہ تالیف فرمائے ہین اور اونکے مضامین دقیق کو عبارات سہلہ مین ادا کیا ہے ناظرین مناظر وقت مطالعہ کے اونکی قدر دانی فرمائیگا اور عافیت دارین و حسن ختام و نیک انجام کی دعا دیگا حضرت امام یافعی رضی اللہ عنہ نے جناب امام کی ثنا و مدح روض الریاحین مین خوب لکھی ہے چنانچہ اوسکا ترجمہ تو محاسن المحسنین مین ہو چکا بالفعل اونکی تاریخ مرآۃ الجنان وقت تحریر اس مقالہ عجالہ کے زیر مطالعہ تھی دیکھا تو اسمین بھی بہت مدح تحریر فرمائی ہے اور بذیل ترجمہ ایک سامر فیض التیام بعض علماء کرام کا زیب رقم فرمایا ہے جی مین آیا کہ وہ یہان لکھدیا جائے گو فی الجملہ طول ہو جائے کیونکہ اوسمین بعض فوائد غریبہ ہین اگر وہ گوشہ خاطر مؤمن متدین مین امانت رہین تو خالی برکت سے نہین ہین **حکایت** حضرت امام یافعی رضی اللہ عنہ مرآۃ الجنان مین فرماتے ہین کہ امام حافظ ابو القاسم بن عساکر رحمہ اللہ نے کہا کہ مینے فقیہ امام ابو القاسم سعد بن علی بن ابی القاسم بن ابی ہریرہ اسفرائنی صوفی شافعی سے دمشق مین سُنا انہون نے کہا مینے امام اوحد زین القراء جمال الحرم ابو الفتح عامر بن کام بن ابی عامر الساوی سے مکے مین سُنا یہ کہتے ہین کہ مین روز یکشنبہ چودہوین تاریخ ماہ شوال ۵۴۵ھ کو درمیان نماز ظہر و عصر کی مسجد الحرام مین داخل ہوا اور وجد و احوال فقرا حواد پر ظاہر ہو رہے تھے اوسکا کچھہ ذکر کیا کہا کہ مین قدرت نہین رکھتا تھا کہ کھڑا رہون اور نہ اسکی کہ بیٹھون بسبب شدت اوس چیز کے جو مجھہ مین تھی اسلئے مین ایک ایسی جگہہ طلب کرتا تھا کہ گھڑی بھر اپنے پہلو پر

اوسمین آرام لون پس مینے دروازہ بیت الجماعہ بساطہ را مشی کا نزدیک باب عزورہ کے کہلا ہوا پایا قلت یعنی فی جہتہ الباب المسمی فی الحدیث الحزورہ کہا پس مینے اوسکا قصد کیا اور اوسمین داخل ہوا اور اپنی سیدہی کروٹ پر مبتابلہ کعبۂ مشرفہ گر پڑا اپنے ہاتہہ کو گال کے نیچے بچہایا تا کہ نیند نہ آجائے کہ وضو ٹوٹ جائے ناگاہ ایک شخص اہل بدعت مین سے جو کہ بدعت کے ساتہہ معروف مشہور تہا آیا اور اپنا مصلی اوس گہر کے دروازے پر بچہایا اور ایک تختی اپنے جیب سے نکالی مین گمان کرتا ہون کہ وہ پتہر کی تہی اور اوسپر کچہہ لکہا ہوا تہا پہر اوسنے اوس تختی کو بوسہ دیا اور اوسکو اپنے سامنے رکہا اور حسب عادت اپنے ہاتہہ چہوڑ کر ایک لمبی نماز پڑہی اور ہر بار اوس تختے پر سجدہ کرتا تہا پہر جسوقت اپنی نماز سے فارغ ہوا تو اوس تختی پر سجدہ کیا اور دیر تک سجدے مین رہا اور جانبین سے اپنے گال کو اوسپر ملتا تہا اور دعا مین تضرع وزاری کرتا تہا پہر اپنا سر اوٹہایا اور اوسکو چوما اور اوسکو اپنی آنکہون پر رکہا پہر دوبارہ اوسکو چوما اور اپنی جیب مین رکہہ لیا جیسے وہ پہلے رکہی ہوئی تہی کہا جب مین نے یہ دیکہا تو مین نے اس بات کو مکروہ جانا اور اوس سے وحشت ناک ہوا اور مینے اپنے جی مین کہا کہ کاش رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمارے درمیان مین زندہ ہوتے کہ انکو انکے سوء صنیع وفعل بد اور جس بدعت پر یہ ہین اوسکی خبر دیتے اور مین باوجود اس تفکر کے اپنے نفس سے نیند کو دور کرتا تہا تا کہ مجہے پکڑ نہ لے کہ میرا وضو بگڑ جائے پس مین اس حال مین تہا کہ مجہپر اونگہہ طاری ہوئی اور غلبہ کر آئی سو مین درمیان بیداری وخواب کے تہا پس مینے ایک وسیع میدان دیکہا کہ اوسمین بہت سے لوگ کہڑے ہوئے ہین اور اونمین سے ہر ایک کے ہاتہہ مین ایک کتاب مجلد ہے پہر وہ سب ایک شخص پر داخل ہوئے مینے لوگون سے اونکا حال اور اوس شخص کا حال جو حلقہ مین تہا پوچہا اونہون نے کہا کہ یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہین اور یہ لوگ اصحاب مذاہب ہین چاہتے ہین کہ اپنے مذاہب واعتقاد کو اپنی کتابون سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر پڑہین اور آپ پر اونکی تصحیح کرین کہا پس مین اس حال مین تہا لوگون کی طرف دیکہہ رہا تہا کہ حلقے والو نمین سے ایک شخص آیا اور اوسکے ہاتہہ مین ایک کتاب تہی کہا گیا کہ بیشک یہ شافعی رضی اللہ عنہ ہین پہر وہ وسط حلقے مین داخل ہوئے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر سلام کیا کہا پس مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اونکے جمال وکمال مین دیکہا تو ہم سے مت پوچہہ آپکے لباس سفید نظیف عمامہ وقمیص کا

سب لباس آپکا زی اہل تصوف پر تہا آپنے امام شافعی کے سلام کا جواب دیا اور اونکو مرحبا کہا امام شافعی آپکے روبرو بیٹہے اور کتاب سے اپنے مذہب و اعتقاد کو آپ پر پڑہا بعد اسکے ایک اور شخص آئے کہتے ہین کہ امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ تہے اور اونکے ہاتہہ مین ایک کتاب تہی اونہون نے سلام کیا اور امام شافعی کے برابر بیٹہہ گئے اور کتاب سے اپنا مذہب و اعتقاد پڑہا پہر اونکے بعد ہر صاحب مذہب آیا یہانتک کہ باقی نرہے مگر تہوڑے اور جو شخص پڑہتا وہ دوسرے کے برابر بیٹہہ جاتا تہا جب سب فارغ ہو چکے تو ناگاہ ایک شخص متبدعہ ملقب بالرافضہ سے آیا اور اوسکے ہاتہہ مین کئی جز و غیر مجلد تہے اور اونمین اونکے عقائد باطلہ تہے اوسنے قصد کیا کہ حلقے مین داخل ہو اور اونکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر پڑہے تو جو لوگ آپکے ہمراہ تہے اونمین سے ایک آدمی نکلا اور اوسکو زجر کیا اور اجزا رکو اوسکے ہاتہہ سے لیکر حلقے سے خارج کی طرف پہینکدیا اور اوس شخص کو نکال دیا اور اوسکی اہانت کی کہا جب مینے دیکہا کہ لوگ فارغ ہو چکے اور کوئی باقی نہین رہا کہ آپ پر کچہہ پڑہے پس مین ذرا سا آگے بڑہا اور میرے ہاتہہ مین ایک کتاب مجلد تہی مینے ندا کی اور کہا یا رسول اللہ یہ کتاب میرا معتقد اور اہل سنت کا معتقد ہے اگر آپ مجہے اذن دین کہ مین اوسکو آپ پر پڑہون تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا وایش ذلک یعنی یہ کیا ہے مینے عرض کیا یا رسول اللہ یہ قواعد العقائد ہین جسکو غزالی نے تصنیف کیا ہے پس آپنے مجہے پڑہنے کا اذن دیا مین بیٹہا اور شروع کیا بسم اللہ الرحمن الرحیم کتاب قواعد العقائد وفیہ اربعۃ فصول الفصل الاول فی ترجمۃ عقیدۃ اہل السنۃ فی کلمتی الشہادۃ التی ہی احد مبانی الاسلام اور ذکر کیا کہ اونہون نے عقیدۂ مذکورہ مشہورہ کو پڑہا یہانتک کہ امام ابوحامد کے اس قول تک پہونچے کہ معنی الکلمۃ الثانیۃ وہی شہادۃ الرسول وانہ تعالیٰ بعث النبی الامی القرشی محمدا صلی اللہ علیہ وسلم الی کافۃ العرب والعجم والجن والانس کہا جب مین یہانتک پہونچا تو مینے بشاشت و تبسم کو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چہرۂ مبارک مین دیکہا یہانتک کہ جب مین آپ کی نعت و صفت تک پہونچا تو آپنے میری طرف التفات فرمایا اور کہا غزالی کہان ہے ناگاہ غزالی موجود تہے گویا وہ حلقے پر آپ کے روبرو کہڑے ہوئے تہے کہا مین یہ ہون یا رسول اللہ اور آگے بڑہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر سلام کیا آپنے اونکے سلام

کا جواب دیا اور آپ نے اپنا دست عزیز غزالی کو دیا وہ اوسکو چومتے تہے اور اپنے دونون رخسار اوسپر رکہتے تہے واسطے برکت لینے کے آپ سے اور آپ کے دست عزیز و مبارک سے پہر غزالی بیٹہہ گئے کہا پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو مینے نہین دیکہا کہ وہ جیسے میری قرارت قواعد العقائد سے خوش ہوئے ویسی کسی کی قرارت سے زیادہ تر خوش ہوئے ہون پہر مین بیدار ہوگیا اور میری آنکہون پر آنسو کا اثر تہا بسبب اوس خیر کے کہ مینے وہ احوال و کرامات دیکہے کیونکہ وہ ایک نعمت جسیم تہی طرف سے اللہ تعالی کے خصوصًا زمانہ آخر مین باوجود کثرت اہواء کے پس ہم اللہ تعالی سے اس بات کا سوال کرتے ہین کہ ہمکو عقیدۂ اہل حق پر ثابت رکہے اور اوسی پر ہمکو جلائے اور اوسی پر ہمکو مارے اور اونہین کے ساتہہ ہمارا حشر کرے اور ہمراہ انبیاء و مرسلین و صدیقین و شہداء و صالحین کے کرے وحسن اولئک رفیقا فانہ بالفضل جدیر و علی ما یشاء قدیر **حکایت** امام یافعی رضی اللہ عنہ فرماتے ہین کہ بعض طاعنین امام ابو حامد رضوان اللہ علیہ نے ابو الذبیح اسمعیل بن شیخ فقیہ امام عارف ذی المناقب والکرامات والمعارف محمد بن اسمعیل حضرمی قدس اللہ ارواح الجمیع سے سوال کیا کہ آیا کتب غزالی کا پڑہنا جائز ہے تو اونہون نے جواب مین کہا انا للہ وانا الیہ راجعون محمد بن عبد اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سید الانبیاء و محمد بن ادریس سید الائمہ و محمد بن محمد الغزالی سید المصنفین ہذا جوابہ رحمۃ اللہ علیہ یہ حضرمی شیخ فقیہ امام عارف باللہ رفیع المقام ہین جنکی کرامات عظیمہ مشہور و مترادف ہین ایک دن آفتاب سے کہا تہا کہ ٹہیر جا وہ ٹہیر گیا یہانتک کہ اوس منزل مین پہونچگئے جسکا ارادہ کرتے تہے جای دور سے رضی اللہ عنہ وارضاہ امام یافعی نے کتاب الارشاد مین امام غزالی کے سید المصنفین ہونے کی وجہ لکہی ہے اور اونکی کتب کی مدح کی ہے اور مرآۃ الجنان مین بہی کچہہ ذکر کیا ہے *

ترجمۂ قاضی عیاض رحمہ اللہ تعالی

قاضی ابو الفضل عیاض بن موسی بن عیاض بن عمر بن موسی بن عیاض بن محمد بن موسی بن عیاض یحصبی سبتی علوم حدیث و نحو و لغت و کلام عرب و ایام و انساب عرب مین امام وقت تہے انکی تصانیف مفیدہ ہین منجملہ اونکے کتاب الاکمال شرح مسلم اس نے المعلم فی شرح کتاب مسلم تالیف مازری کو کامل کیا ہے اور مشارق الانوار

۱۲۱

وشفا وغیرہ قاضی مدینہ سبتہ کے ایک مدت دراز رہے جوکہ انکا وطن ہے انکی سیرت محمود رہی انکے شیوخ یکصد نفر کو پہونچتے ہین انکی ولادت سبتہ مین نصف شعبان ۴۷۶ھ کو ہوئی اور روز جمعہ سالوین جمادی الآخرہ یا رمضان ۵۴۴ھ شہر مراکش مین وفات پائی باب ایلان داخل مدینہ مدفون ہوئے رحمہ اللہ کذا فی الاتحاف

ترجمہ سفیان ثوری رضی اللہ عنہ

ابوعبداللہ سفیان بن سعید بن مسروق بن حبیب بن رافع الثوری الکوفی علم حدیث وغیرہ علوم کے امام ہین لوگون نے انکے دین وورع وثقت پر اجماع کیا ہے یہ ایک ایمہ مجتہدین مین سے ہین خطیب نے اسماء رجال مشکوۃ مین کہا ہے کہ یہ امام مسلمین ہین اور خدا کی حجت ہین اوسکی خلق پر اپنے وقت مین جامع تھے درمیان فقہ واجتہاد وحدیث وعبادت کے علم حدیث وغیرہ مین طرف انکے منتہی ہے انکے امر مین کسی نے اختلاف نہین کیا ہے اقطاب اسلام وارکان دین سے ایک شخص تھے انکی ولادت زمانہ سلیمان بن عبدالملک مین ۹۹ھ مین ہوئی ایک خلق کثیر نے انسے سماع کیا معمر واوزاعی وابن جریج ومالک وشعبہ وابن عیینہ وفضیل بن عیاض وغیرہم خلائق بسیار انسے روایت رکھتے ہین انتہے ابن خلکان نے کہا کہتے ہین کہ شیخ الاسلام جنید رضی اللہ عنہ انکے مذہب پر تھے سفیان بن عیینہ نے کہا مینے نہین دیکہا کہ کوئی شخص عالم حلال وحرام اونسے زیادہ ترہو کہتے ہین کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ اپنے وقت مین راس الناس تھے بعد اونکے حضرت ابن عباس بعد اونکے شعبی بعد اونکے سفیان سماعت حدیث شریف کی ابو اسحق سبیعی واعمش اور انکے طبقے سے کی اور انسے محمد بن اسحق اور اونکے طبقے نے سماع کیا **حکایت** مسعودی نے مروج الذہب مین ذکر کیا ہے کہ قعقاع بن حکیم نے کہا مین نزدیک مہدی کے تہا کہ سفیان ثوری آئے مثل عامہ کے سلام کیا تسلیم خلافت نہ کی اور ربیع اوسکے سرپر تلوار لگائے تکیہ لگائے منتظر حکم کا کہڑا ہوا تہا مہدی بکشادہ روئی پیش آیا اور کہا اے سفیان تم مجہسے یہان اور وہان بہاگتے ہو اور تم گمان کرتے ہو کہ اگر مین تمہارے ساتہہ ارادہ بد کرون تو قادر نہوؤن اب مین نے تم پر قدرت پائی تم نہین ڈرتے ہو کہ تمہارے حق مین حکم کردون سفیان نے

کہا اگر تو مجھہ مین حکم کریگا تو ملک قادر کہ میان حق و باطل کے فارق ہے تجھہ مین حکم کریگا ربیع نے کہا ای امیر المومنین اس ایسے جاہل کو پہونچتا ہے کہ آپ کے ساتھہ ایسی بات کرے حکم دو تو مین اسکی گردن مارون مہدی نے اوسکو خاموش کیا اور کہا اگر ایسے لوگون کو مار ڈالون تو مین شقی ہو جاؤن واسطے اوسکے قضا ای کوفہ لکھو باین مضمون کہ کسی حکم مین اونپر اعتراض نہ کیا جائے سفیان نے اوسکو لیکر جب باہر آئے تو ورقہ کو دجلہ مین ڈال کر بہاگ گئے ہر شہر مین اونکی جستجو کی نہ ملے ناچار شریک بن عبد اللہ نخعی کو بجای اونکے مقرر کیا انکی وفات بصرے مین ۱۶۱ھ ہجری مین ہوئی شب کو عشا کے وقت سلطان کی پوشیدگی کی حال مین دفن ہوئے انہون نے کوئی اولاد نہین چھوڑی ثوری بفتح اول نسبت ہے طرف ثور بن عبد منات کے ایک اور ثوری ہین بنی تمیم مین اور ایک ہمدان کے بہی ہین کذا فی الاتحاف ✣

ترجمۂ حضرت حارث محاسبی رضی اللہ عنہ

شیخ کبیر عارف معدن اسرار و حکم و معارف امام الطریقہ لسان الحقیقہ حارث بن اسد المحاسبی بضم المیم بصری الاصل یہ اون حضرات مین سے ہین جنکے لئے علم ظاہر و باطن و فضائل فاخرہ و محاسن جمیلہ جمع ہوئے ہین سلوک و مواعظ و اصول مین انکی تصانیف ہین انکی کتب مشہورۂ نفیسہ سے کتاب الرعایہ ہے منجملہ انکے دقیق ورع کے یہ ہے کہ یہ اپنے والد ماجد سے ستر ہزار درہم کے وارث ہوئے تھے انہون نے اونمین سے کچھہ نہ لیا کیونکہ انکے والد قائل بالقدر تھے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت صحیح ہوئی ہے کہ آپنے فرمایا ہے لایتوارث اہل ملتین شتی انکا انتقال ہوا اور یہ ایک درہم کے حاجتمند تھے انکے والد نے ضیاع و عقار چھوڑا تہا انہون نے اوسمین سے کچھہ نہ لیا یہ مشہور ہے کہ یہ محفوظ تھے جب اپنے ہاتھہ کو مشتبہ کہانے کی طرف دراز کرتے تو انکی انگشت مین ایک رگ حرکت کرتی تو اوسکے کہانیسے باز رہتے یہ منجملہ شیوخ حضرت جنید رضی اللہ عنہ کے ہین محاسبی کی وجہ تسمیہ یہ ہے کہ اپنے نفس کا کثرت سے محاسبہ کرتے تھے انکی وفات ۲۴۳ھ ہجری مین ہوئی کذا فی مرآۃ الجنان ✣

حضرت ذوالنون رضی اللہ عنہ

شیخ کبیر ولی شہیر عارف باللہ الخبیر ابو الفیض ثوبان وقیل بن ابراہیم المصری المعروف بذی النون احد

رجال الطریقہ کان لسان ہذا الشان وا وحد وقتہ سلما و ورعا وحالا وا د با ذ نکے والد نوبی تہے اکثر حکایات انکی محاسن المحسنین مین مذکور ہین اور بعض مرآۃ الجنان مین منجملہ انکے کلام کے یہ ہے من علامۃ المحبۃ للہ متابعۃ حبیب اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فی اخلاقہ وافعالہ وامرہ وسنتہ وسئل عن التوبۃ فقال توبۃ العوام من الذنوب وتوبۃ الخواص من الغفلۃ انکی وفات ۲۵۵ ہجری مین ہوئی کذا فی مرآۃ الجنان

۱۲۵

ترجمہ حضرت سہل تستری رضی اللہ عنہ

قدوۃ السالکین حجۃ اللہ علی العارفین کریم المقامات عظیم الکرامات الولی الکبیر العظیم الشہیر ابو محمد سہل بن عبد اللہ التستری قدس اللہ روحہ المتوفی شہر المحرم ولہ نحو من ثمانین سنۃ سلوک و مواعظ مین انکا کلام جلیل ہے سبب انکے سلوک طریق کا انکے ماموں محمد بن سوار ہوئے کہا کہ مین تین برس کا تہا مین رات کو اوٹہتا میرے ماموں محمد بن سوار کی نماز کی طرف نظر کرتا وہ کہتے ای سہل تو جا اور سو رہ تو نے میرے دل کو مشغول کر دیا ایک دن اونہوں نے مجہسے کہا کیا تو اللہ کا ذکر نہین کرتا ہے جسنے تجہکو پیدا کیا مینے کہا مین اوسکو کس طرح یاد کرون کہا تو رات کو اپنے بچہونے پر دل سے کہہ تین بار اللہ معی اللہ ناظری اللہ شاہدی مینے کئی رات اسکو کہا پہر مینے اونکو خبر کی فرمایا تو اسکو ہر رات سات بار کہہ مینے اوسکو کہا پہر خبر کی تو فرمایا کہ ہر روز گیارہ بار اسی طرح کہہ بعض نے کہا کہ رسالہ مین یون کہا ہے کہ ہر رات گیارہ بار کہہ مین گمان کرتا ہون کہ یہی اصح وانسب ہے کیونکہ رات غفلت کا وقت ہے ذکر اوسمین افضل ہوتا ہے کہا پس مینے اسکو کہا میرے دل مین اوسکی حلاوت واقع ہوئی پہر بعد سال بہر کے مجہسے فرمایا کہ جو مین نے تجہکو سکہایا ہے اوسکو یاد رکہہ پہر اوسپر مداومت کر یہانتک کہ تو قبر مین داخل ہو کیونکہ وہ تجہے دنیا وآخرت مین نفع دیگا کہا پس مین کئی بار اسی پر رہا مینے اپنے سر مین اوسکی حلاوت پائی پہر ایک دن مجہسے میرے ماموں نے فرمایا کہ جس شخص کے ساتہہ اللہ ہو اور وہ اوسکا ناظر و شاہد ہو کیونکر وہ اوسکی معصیت کریگا خبردار معصیت سے بچنا کہا پہر مجہکو مکتب کے طرف بہیجا مینے کہا مین ڈرتا ہون کہ مجہپر میرا ہم متفرق ہو جائے لیکن تم معلم سے شرط کرو کہ مین گہڑی بہر اوسکے پاس جاؤن سیکہون اور لوٹ آؤن پس مینے قرآن شریف

حفظ کرلیا اور مین چھ یا سات برس کا تہا ہمیشہ روزہ رکہتا اور میرا قوت جو کی روٹی تھی بارہ برس تک پہر مجہے ایک مسئلہ واقع ہوا اور مین تیرہ برس کا تہا پس مینے درخواست کی کہ مجہے بصرے کی طرف بہیجدو کہ مین اوسکو پوچہون پہر بصرے مین آیا اوسکے علماء سے سوال کیا میری تسلی نہوئی پہر مین عبادان کی طرف گیا ایک آدمی کے پاس کہ اوسکو ابو حبیب حمزہ بن عبد اللہ عبادی کہتے تہے مینے اونسے اوس مسئلہ کا سوال کیا اونہون نے مجہے جواب دیا مین ایک مدت اونکے پاس ٹہیرا رہا اونکے کلام سے نفع لیتا اونکے ادب سے متادب ہوتا تہا پہر تستر کی طرف لوٹ آیا پہر مینے اپنی قوت کو اسپر اقتصار کیا کہ میرے واسطے ایک درہم کا ایک فرق جو کا خریدا جاتا پیسا جاتا پکایا جاتا سحر کے وقت ہر رات ایک اوقیہ پر بغیر نمک وسالن کے افطار کرتا یہ ایک درہم سال بہر مجہے کفایت کرتا پہر مینے قصد کیا کہ تین رات خالی شکم رہون پہر اوسکو پانچ پہر سات کیا یہانتک کہ پچیس رات کو پہونچا اس حال پر مین بیس برس رہا پہر مین نکلا کئی سال زمین مین سیاحت کرتا پہر اپہر لوٹ کر تستر کی طرف آیا اور مین ساری رات قیام کرتا تہا انکی وفات ۲۸۳ ؁ہجری مین ہوئی کذا فی مرآۃ الجنان

ترجمہ حضرت شقیق بلخی رضی اللہ عنہ

ابو علی شقیق بن ابراہیم بلخی مشائخ خراسان سے ہین لہ لسان فی التوکل حسن الکلام فیہ حضرت ابراہیم بن ادہم رضی اللہ عنہ کے شاگرد ہین اونسے طریق لیا اور یہ استاذ ہین حاتم اصم رضی اللہ عنہ کے یہ تجارت کے واسطے بلاد ترک کی طرف گئے تہے اور یہ نوعمر تہے اونکے بتخانے مین داخل ہوئے انہون نے اونکے عالم سے کہا کہ تو جسمین ہے وہ باطل ہے اور اس خلق کا ایک خالق ہے کہ اوسکے مثل کوئی شئی نہین ہے ہر شئی کا رزق دینے والا ہے اوسنے اونسے کہا کہ تیرا قول تیرے فعل کے موافق نہین ہے شقیق نے کہا کیونکر اوسنے کہا کہ تو نے زعم کیا کہ تیرا ایک خالق ہر شئی پر قادر ہے اور تو نے یہانتک واسطے طلب رزق کے تعب اوٹہایا شقیق فرماتے ہین کہ میرے زہد کا سبب ترکی کا کلام ہوا پہر یہ لوٹے اور اپنا سارا مملوکہ خیرات کردیا اور علم طلب کیا انکی وفات ۱۵۳ ؁ مین ہوئی رحمۃ اللہ تعالی ابن جوزی نے انکا ذکر شذور مین کیا ہے کذا فی تاریخ ابن خلکان

ترجمہ حضرت سری سقطی رضی اللہ عنہ

ابوالحسن سری بن المغلس سقطی رجال طریقت و ارباب حقیقت کے ایک شخص ہین ورع و علوم توحید مین اپنے وقت کے یکتا ہین حضرت ابوالقاسم جنید کے ماموں اور اوسکے اوستاد اور حضرت معروف کرخی کے شاگرد ہین **حکایت** ایک دن یہ اپنی دکان مین تہے کہ انکے پاس معروف تشریف لائے اور اوسکے ہمراہ ایک یتیم بچہ تہا اسے کہا کہ تو اسکو کپڑا پہنا دے سری کہتے ہین کہ مینے اوسکو کپڑے پہنا دیئے معروف اس سے خوش ہوئے اور فرمایا اللہ طرف تیرے دنیا کو مبغوض کردے اور جسمین تو ہے اوس سے تجہے راحت دے مین دکان سے کہڑا ہوا اور کوئی چیز دنیا سے زیادہ تر مبغوض میری طرف نہ تہی اور مین جس حال مین ہون وہ سب برکات معروف سے ہے **حکایت** حضرت سری فرماتے ہین کہ ایک رات مین نے اپنا ورد پڑہا اور پانون محراب مین دراز کردیئے مجہے ندا کی گئی اے سری تو اسی طرح ملوک کی مجالست کرتا ہے پس مینے اپنے پانون سمیٹ لئے اور مینے کہا قسم ہے تیری عزت کی کہ مین کبھی اپنے پانون دراز نہ کرونگا حضرت جنید فرماتے ہین کہ اٹہانوے برس گزر گئے وہ لیٹے ہوئے دکہائی نہین دیئے مگر اپنے غسل مین اور مرض موت مین **معنی متصوف** حضرت سری نے فرمایا کہ متصوف نام ہے واسطے تین معنوں کے متصوف وہ ہے کہ نہ بجہادے نور اوسکی معرفت کا اوسکی ورع کے نور کو اور کلام نہ کرے ساتہہ باطن کے علم مین جسکو ظاہر کتاب اوسکا اوسپر نقض کردے اور کرامات اوسکو آمادہ نہ کرے ہتک محارم اللہ تعالیٰ پر **حکایت** حضرت سری سقطی نے فرمایا مین دوست رکہتا ہون کہ ایسا لقمہ کہاؤن جسمین کوئی تبعہ نہو اور نہ واسطے کسی مخلوق کے اوسمین کسی طرح منت ہو سو مینے نہین پایا میرے پاس جرجانی آئے بالاخانے کا دروازہ ٹہونکا مین اونکی طرف نکلا مجہسے کہا اے سری تیرا انمک گہٹا ہوا ہے مینے کہا ہان کہا تو فلاح نہ پائیگا پہر کہا کہ اگر اللہ عز و جل کانون کو فہم قرآن سے عقیم نہ کردیتا تو کہیتی کرنے والا کہیتی نہ کرتا نہ تاجر تجارت کرتا نہ اوسکو لوگ رستون مین پڑہتے پہر وہ چلدیئے پس مجہے تعب مین ڈالا اور مجہکو رولایا **حکایت** حضرت سری فرماتے ہین کہ مین اپنے واسطے طلب مندیلت مین تیس برس رہا پس وہ میرے ہاتہہ نہ لگا بعض پہاڑون مین میرا گزر کئی قومون پر ہوا

بیمار اپاہج اندہے گونگے مینے اوس جگہہ مین ٹہیرنے کا اونسے پوچہا اونہون نے کہا کہ اس غار مین ایک شخص ہے کہ وہ اپنے ہاتہہ سے انکو چہوتا ہے وہ اللہ تعالی کے اذن سے اچہے ہوجاتے ہین اور اوسکی دعا کی برکت سے مین ٹہیر گیا اونکے ساتہہ انتظار کرنے لگا پس ایک شیخ نکلا اوسپر صوف کا جبہ تہا اوسنے اون لوگون کو چہوا اور اونکے واسطے دعا کی وہ بمشیت اللہ عزوجل اپنی بیماریون سے اچہے ہوتے تہے مینے شیخ کا دامن پکڑا اوسنے کہا اے سری تو چہوڑدے وہ تجہے نہ دیکہے کہ تو اوسکے غیر سے انس کرے پہر تو اوسکی آنکہہ سے گرجاے انکی وفات سنہ ۲۵۱ یا بدہ کے دن ۶ رمضان بعد فجر کے سنہ ۲۵۶ یا سنہ ۲۵۷ کو بغداد مین ہوئی اور شونیزیہ مین دفن ہوے خطیب نے تاریخ بغداد مین کہا ہے کہ مقبرۂ شونیزی وری اوس محلہ کی ہے جو معروف بہ توثہ ہے قریب نہر عیسی بن علی ہاشمی کے اور مینے اپنے بعض شیوخ سے سنا ہے وہ کہتے تہے کہ مقابر قریش قدیم سے معروف بمقابر شونیزی صغیر تہے اور وہ مقبرہ جو توثہ کے ورے ہے وہ معروف بمقبرۂ شونیزی کبیر ہے یہ دولون بہائی تہے اونمین سے ہر ایک کو شونیزی کہتے تہے اور اونمین سے ہر ایک ان دولون قبرستانون سے ایک مین مدفون ہوا ہے اور قبرستان اوسکی طرف منسوب ہوا واللہ اعلم قبر شریف حضرت سری کی ظاہر معروف ہے اور اوسکے پہلو مین حضرت جنید رضی اللہ عنہ کی قبر ہے مغلس بضم میم وفتح غین معجمہ وکسر لام مشدد اور بعد اوسکے سین مہملہ ہے حضرت سری یہ شعر بہت پڑہا کرتے تہے ؏

اذا ما شکوت الحب قالت کذبتنی	فما لی اری الاعضاء منک کواسیا
فلا حب حتی یلصق الجلد بالحشا	وتذهل حتی ما تجیب المنادیا

کذا فی التاریخ ابن خلکان امام یافعی رضی اللہ عنہ نے مرآۃ الجنان مین تاریخ انکی وفات کی علاوہ تاریخ مذکورہ کے سنہ ۲۵۳ لکہی ہے بلکہ اسکو اول لکہا ہے بعد کو اور تاریخین لکہی ہین اور بجای فلا حب کے فما الحب اور بجای تذہل کے تذبل لکہا ہے اور یہ شعر اور زیادہ کیا ہے ؏

وتنحل حتی لا یبقی لک الهوی	سوی مقلۃ تبکی بها وتناجیا

ترجمہ شیخ ابن الفارض رضی اللہ عنہ

ترجمہ ابن الفارض ۱۲۹

ابو حفص عمر بن ابی الحسن علی بن المرشد بن علی الحموی الاصل المصری المولد والدار والوفاۃ المعروف بابن الفارض المنعوت بالشرف ۵۷۶ھ یا ۵۷۷ھ مین پیدا ہوئے اسکے سوا اور قول بھی ہین مرد صالح کثیر الخیر قدم تجرید پر تھے ایک زمانہ مکہ مشرفہ کے مجاور رہے حسن الصحبۃ محمود العشرۃ تھے ایک دیوان لطیف ہے اور انکا اسلوب طرز اوس دیوان مین رائق وظریف ہے فقراء کی چال چلتے ہین انکا ایک قصیدہ بمقدار چھ سو بیت کے فقراء کے اصطلاح ونہج پر ہے تصوف مین وہ تائیہ کبریٰ کے ساتھ معروف ومشہور ہے یا ساتھہ نظم السلوک کے اول اوسکا یہ ہے

سقتنی حمیا الحب راحۃ مقلتی		وکاسی محیا من عن الحسن جلّت	

انکی وفات قاہرہ مین ۶۳۲ھ کو ہوئی انکا ترجمہ تاج مکلل مین فی الجملہ بسط سے لکھا ہے

ترجمہ علامہ ابن تیمیہ رحمہ اللہ تعالیٰ

۱۳۰

امام یافعی رضی اللہ عنہ نے مرآۃ الجنان مین ذیل حوادث ۷۲۸ھ ہجری تحریر فرمایا ہے کہ اسی سال مین شیخ حافظ کبیر تقی الدین احمد بن عبد الحلیم بن عبد السلام بن عبد اللہ بن تیمیہ کا انتقال ہوا قلعہ دمشق مین بحالت قید اور پانچ مہینے پہلے وفات سے اونکا دوات وورق روکدیا گیا تھا انکی ولادت دسوین ربیع الاول روز دوشنبہ ۶۶۱ھ کو حرّان مین ہوئی ایک جماعت سے سماع کیا اور حفظ علم حدیث اور اصلین مین فائق ہوئے غایت درجہ کے ذکی تھے کہتے ہین کہ انکی مصنفات دو سو مجلد سے زیادہ ہین انتہے جناب توفیق دام ظلہ نے انکا ترجمہ حافلہ اپنی مصنفات مین لکھا ہے کتاب اتحاف مین ایک جزو سے زیادہ مین انکا ترجمہ تحریر فرمایا ہے انکی تصانیف کو نام بنام ذکر کیا ہے اور اکثر حالات اور مناقب انکے لکھے ہین رحمہ اللہ تعالیٰ

ترجمہ امام نووی رضی اللہ عنہ صاحب شرح مسلم

۱۳۱

امام یافعی رضی اللہ عنہ نے مرآۃ الجنان مین ذیل حوادث ۶۷۶ھ تحریر فرمایا ہے وفی السنۃ المذکورۃ توفی الفقیہ الامام شیخ الاسلام مفتی الانام المحدث المتقن المحقق الموفق النجیب الحبر المسند المقرب البعید محرر المذہب ومہذبہ وضابطہ ومرتبہ احد العباد والورعین الزہاد العالم العامل المحقق الفاضل الولی الکبیر السید الشہیر

ذوالمحاسن العدیدة والسیرة الحمیدة والتصانیف المفیدة الذی فاق جمیع الاقران وسارت بمحاسنه الرکبان واشتہرت
فضائله فی سائر البلدان وشهرت منه الکرامات وارتقی فی علا المقامات ناصر السنه ومعتمد الفتاوی الشیخ
محی الدین النووی یحیی بن شرف بن مری بن حسن الشافعی مؤلف الروضه والمنہاج والمناسک وتہذیب
الاسماء واللغات وشرح مسلم وشرح المہذب وکتاب التبیان وکتاب الارشاد وکتاب التقریب والتیسیر و
کتاب الریاض وکتاب الاذکار وکتاب الاربعین وکتاب طبقات الفقہاء الشافعیة اختصره من کتاب
ابن الصلاح وزاد علیه اسماء نبه علیها وغیر ذلک مما اشتہر فی سائر الجہات وظہر به النفع والبرکات بعض مورخین
واہل طبقات نے کہا ہے کہ انکی ولادت سنہ ۶۳۱ عشرہ اوسط محرم مین ہوئی اور سنہ ۶۴۹ مین دمشق کو آئے
ساڑہے چار مہینے مین تنبیہ پڑہی اور بقیہ سال مین ربع مہذب کا حفظ کرلیا قریب دو برس کے ٹہیرے
اپنا پہلو زمین پر نہین رکہتے تہے اور دن بہر مین بارہ درس پڑہتے تہے پہر انکے پڑہنے کی کیفیت بیان کی ہے
حکایت انسے منقول ہے کہ ایکدن مینے طب کے ساتہہ شغل کرنیکا ارادہ کیا پس مینے قانون خریدا
میرے قلب پر تاریکی ہوگئی اور کئی دن ایسا رہا کہ کسی چیز کا شغل نہین کرتا تہا پہر مینے فکر کی تو ناگاہ وہ قانون سے
تہے مینے اوسکو فی الحال بیچڈالا کہتے ہین کہ وہ حمام مین داخل نہین ہوتے اور نہ فواکہ دمشق سے کہاتے تہے اور
دن رات مین سوای بعد عشا کے کہانیکے نہین کہاتے تہے اور نہ سوای بعد سحر کے پینے کے پیتے تہے
اور کثیر السہر تہے عبادت وتلاوت وتصنیف مین خشونت عیش وورع پر صابر تہے **حکایت** مشہور ہے کہ یہ بعض
مشائخ صوفیہ کا اقتدا کرتے تہے اور وہ شیخ شہیر عارف باللہ الخبیر ولی کبیر یاسین المزین ہین اونکے ساتہہ باادب
رہتے اونکی مجالست کرتے اونکا اشارہ قبول کرتے مجہے بعض علماء شامیین نے خبر دی کہ شیخ نے اونکو ذرا
مرنیسے پہلے یہ مشورہ دیا تہا کہ تم کتب مستعار کو جو تمہارے پاس ہین پہیر دو اور اپنے گہر والون کی زیارت
کرو اونہون نے یہی کیا پہر اونہون نے اونہین کے پاس ۲۴ رجب سنہ ۶۷۶ کو وفات پائی اور اونکی داڑہی
مین کئی بال سفید تہے رحمہ اللہ تعالی امام یافعی نے امام نووی کو خواب مین دیکہا اونہون نے انکو یہ دعا دی
وفقک اللہ وزادک فضلا یا کہا من فضله وثبتک بالقول الثابت فی الحیوة الدنیا وفی الآخرة
امام یافعی کہتے ہین مجہے یہ بات پہونچی ہے کہ اونکے آنسو اونکے رخسار پر رات کو بہتے پہر یہ شعر پڑہتے تہے

لئن کان ھذا الدمع یجری صبابۃ	۵	علی غیر لیلی فھو لاشک ضایع

یہ تلخیص ہے مرآۃ الجنان کی +

ترجمہ شیخ ابن الشجاع حنفی رحمہ اللہ تعالی

محمد بن عبد الکریم بن عثمان المعروف بابن الشجاع انکو فروع واصول مین طولی تہا شمس الدین عبد اللہ بن عطار سے اخذ کیا ۷۶۰ھ ہجری مین وفات پائی کذا فی فوائد البہیہ فی تراجم الحنفیہ +

ترجمہ امام یافعی رضی اللہ عنہ صاحب روض الریاحین و مرآۃ الجنان و ارشاد و کفایۃ المعتقد وغیرہ مؤلفات نافعہ

عبد اللہ بن اسعد بن علی بن سلیمان بن فلاح ابو محمد عفیف الدین الیافعی الیمنی المکی ۷۰۰ھ ہجری سے کچہہ پہلے پیدا ہوئے جسوقت انکے والد ماجد نے انپر آثار صلاح کے دیکہے توانکو عدن بہیجہ یا شرف الدین قاضی عدن وبصال پر علم کا شغل کیا اور اپنے بلاد کی طرف لوٹ آئے اور خلوت وتنہائی انکو محبوب ہوئی پہر مکہ معظمہ کے مجاور ہو گئے اسنوی نے کہا ایک امام تہے جنکے علوم سے ہدایت لیجاتی اور اونکے نور سے راہ ملتی تہی تصانیف کثیرہ انواع علوم مین تصنیف کئے اور شعر حسن کہتے تہے ابن رافع نے کہا کہ انکا ذکر مشہور ہوا اور انکا شہرہ دور دور پہونچا تصوف واصول مین ماہ جمادی الآخرہ ۷۶۸ھ ہجری کو مکے مین وفات پائی کذا فی طبقات ابن شہبہ کذا فی التعلیقات السنیہ لمولوی عبد الحی اللکنوی رحمہ اللہ تعالی خاکسار عفا اللہ عنہ نے انکا ترجمہ مبارکہ محاسن الحسنین مین لکہا ہے یہان منظور یہ ہے کہ بعض مناقب وبشارات انکے جو خود اونہون نے مرآۃ الجنان مین ذکر فرمائے ہین اور حضرت مخدوم جہانیان جہان گشت رضی اللہ عنہ نے اپنے ملفوظات مین ذکر کئے ہین وہ لکہے جائین تاکہ انکی قدر و منزلت خوب دلنشین ہوجائے حضرت مخدوم کئی سال انکی خدمت بابرکت مین مکہ معظمہ مین رہے اور فیض کثیر حاصل کیا ہے چنانچہ اونکے ملفوظات اسکے شاہد عدل ہین

حکایت امام یافعی رضی اللہ عنہ مرآۃ الجنان مین بذیل حوادث ۷۴۵ھ ہجری ترجمہ شیخ کبیر ولی شہیر شیخ عمر معروف بابن الصفار مین فرماتے ہین کہ مینے انکو انکی زندگی مین دیکہا ہے اور بعد وفات کے اونہون نے خواب مین میرے واسطے دعا کی بعد اسکے کہ مینے اونسے سوال کیا اور کہا کہ تم ای میرے سید مرے نہین ہو

کہا تعجب ہے کہ کہا جائے کہ مین مرگیا مین کہتا ہون کہ یہ اوس قول کی تائید کرتا ہے کہ بعض مشائخ صوفیہ نے کہا ہے
کہ الصوفی لایموت پہر شیخ عمر مذکور رشکور نے اوسی خواب مین میرے واسطے دعا کی بعد اسکے کہ میرے سینے
پر مسح کیا اور فرمایا اصلحک اللہ صلاحا لافساد لہ نسأل اللہ الکریم ان یحقق ذلک ۲ شیخ
مسعود رضی اللہ عنہ نے پہلے پہل مجھکو خرقہ پہنایا وہ میرے پاس آئے اور مین ایک مکان مین عزلت کئے
تہا اور مجھسے کہا کہ آجکی رات میرے واسطے یہ اشارہ واقع ہوا کہ مین تجھکو خرقہ پہناؤن پس مجھے خرقہ پہنایا
۳ مجھسے بعض اولیاء کبار نے کہا اون لوگون مین سے جو کہ کثرت کرامات کے ساتہہ بلاد مین مشہور تھے
کہ تو شیخ علی کو سلام کہنا اور یہ بعد میری صحبت کے تہا واسطے شیخ کے اور مین اوسوقت دس اولیاء کی
زیارت کرنے والا تہا سو اونہون نے اونمین سے سوای شیخ علی کے اور کسی کا سلام وغیرہ کے ساتہہ
ذکر نہین کیا پس کہا کہ تم مین سے ہر ایک اپنے صاحب سے اخذ کریگا تو اوس سے نور لیگا اور وہ تجھسے علم
اخذ کریگا مینے اپنے جی مین متعجب ہوکر کہا کہ وہ کیونکر مجھسے علم لینگے حالانکہ وہ علم وغیرہ کا افادہ کرتے ہین
رہا میرا نور لینا اونسے سو وہ اسکے اہل ہین اور مین اونکی طرف محتاج ہون پس مین اللہ سے سوال کرتا
ہون کہ اس بات کو محقق کردے اور یہ کلام میرے اور اونکے درمیان مین ایک سر تہا کہ سوای اللہ تعالی
کے اور کو اوسکی اطلاع نہ تہی پہر جسوقت مین سیدی شیخ علی کے پاس آیا تو اونہون نے ایک کتاب کتب
امام حجۃ الاسلام ابو حامد غزالی رضی اللہ عنہ سے نکالی اور مجھسے کہا کہ تو اس مسئلے مین کیا کہتا ہے اور ایک
کلام کی طرف اشارہ کیا جو اوسمین تہا واسطے ابو حامد کے مینے عرض کیا کہ آپ سا آدمی مجھسے آدمی سے
پوچہے پس مجھسے کہا کہ فلان شیخ نے کیا کہا تہا اوس قول کی طرف اشارہ کیا جو مینے اوس شیخ کا قول
ذکر کیا ہے کہ وہ تجھسے علم اخذ کریگا جب اونہون نے مجھسے یہ کہا مینے تعجب کیا اور جان لیا کہ وہ صاحب
تمکین ہین اطلاع مین قلوب پر ۴ مینے شیخ علی رضی اللہ عنہ سے کہا تہا کہ مین دیکھتا ہون فلان کو کہ وہ
مجھے بشارت دیتے ہین اور آپ مجھے بشارت نہین دیتے تو مجھسے فرمایا کہ مین تیرے واسطے آخر عمر مین امید
رکھتا ہون ۵ مجھسے اونہون نے فرمایا کہ تو جاکری سے ناامید مت ہو وہ تیرے پاس آئیگا گو زمانہ دراز
ہو جائے یعنی اوس قصیدے پر جسمین مینے اونکا ذکر کیا ہے ۶ میرے سینے کی طرف اشارہ کرکے فرمایا

یا ما یخرج اللہ من ھذا الصدر من الحکم یعنی اللہ تعالی اس سینے سے کیا کچہ حکمتین نکالیگا
۷ مجہسے فرمایا ما ظنک بعد ان اشرف المولی علیہما ایردھما خائبین یعنی تیرا کیا گمان ہے
ساتہہ او ربندون کے کہ مولی اونپر مطلع ہوا ہے کیا اونکو خائب نامراد پہیر دیگا یعنی نہین یہ تبدلیسکے
فرمایا کہ مین اونکے ساتہہ ایک مجلس مین تنہا بیٹہا اوسمین اونپر ایک وارد شریف وارد ہوا ما صحکہ تسراہ
بعد ما اخرجہ تخی یعہ وانکا ہ ۸ جب مین اونکے پاس زیارت کرنے کو آیا تو مجہسے فرمایا کہ مینے
تجہکو دیکہا کہ تو میرے پاس سے جاتا تہا اور تجہپر سفید کپڑے تہے ۹ مجہسے فرمایا کہ مین تیرے لئے ایک
تلوار چاہتا ہون جس سے تو مارے اسمین دو باتین ہین ایک یہ کہ مین اوس ضرب مین حق پر ہونگا
اور مضروبین باطل پر ہونگے اور اگر اس طرح نہوتا تو یہ بات جائز نہ تہی کہ میرے واسطے سیف مذکور کو محبوب
رکہتے دوسرے یہ کہ میرے بہت دشمن ہونگے نسأل اللہ ان یجعلنا ھداۃ مھتدین غیر ضالین
ولا مضلین حربا لاعدائہ المعتدین سلما لاولیائہ المھتدین آمین اللھم آمین ۰ ایک
حال اونپر وارد ہوا تہا بعد اوسکے مجہسے فرمایا کہ تیرا مقام عالی ہے حقق اللہ ذلک بمنہ وکرمہ ۱۱
مسجد خیف مین اونپر تواردا احوال کا ہوا خلق وسائر اشغال سے خالی تہے ایک ساعت مین جسکے نسل
کی مین اللہ کریم سے آرزو کرتا ہون کہ اوسکو پہونچون بحالت سکر فرمایا کہ اذا جاء سیل الفضل
غسل الاوساخ کلھا اسکا ذکر بعض قصائد مین بہی کیا ہے ۱۲ میرے واسطے اپنے خلوات مین دعوات
صالحات دئے ہین اور صفات جمیلات کے ساتہہ میرا وصف کیا ہے مین اللہ کریم منان ملک سے سوال
کرتا ہون کہ اپنے منّ سے اس سب کو محقق کردے یہ اوسکے خط کے لفظ ہین بسم اللہ الرحمن الرحیم
وبہ استعین الفقیر الی عفو ربہ واحسانہ خویدم الفقراء علی بن عبداللہ سلام
اللہ ورحمتہ وبرکاتہ وتحیاتہ علی المولی الشیخ الفقیہ العالم العامل الورع الزاہد
عبداللہ بن اسعد الیافعی زادہ اللہ علما وحکما ومعرفتہ وفہما ورفع فی العلم درجتہ
واظہر علی الخصم حجتہ ونشر اعلام ولایتہ وکلاہ بحسن کلایتہ وجعلہ موفقا للصواب
فی کل سوال وجواب وتصنیف لکتاب وجعلہ داعیا الیہ ودالا للسالکین علیہ تو

او صلة به اليه وبعد فقد ورد على الكتاب الكريم والجزء المبارك المحتوي على الدر النظيم فنظر فيه المملوك واستحسنه غاية الاستحسان واعجبه ما اودع فيه من الفوائد والايضاح والتبيان وما طرزه من به من الحكم والمعارف ما يشهد بصحته كل عارف فزاده الله من كل فضيلة واجله لديه المنزلة الرفيعة الجليلة لكن لو اخلى الكتاب من ذكر المملوك واطلق بعد ذكر المصطفى صلى الله عليه وآله وسلم ذكر ارباب السلوك لكان يتم حسنه وجماله ويبقى عليه رونقه وكماله لكن كان ذلك في الكتاب مسطورا وكان امر الله قدرا مقدورا جزى الله الموالي عن المملوك وعن الاسلام والمسلمين خيرا ودفع به عنهم في الدين ضيرا وختم للجميع بخير وصلى الله على سيدنا محمد وآله وصحبه وسلم ۱۳ مسجد خيف مين بعض ليالي تشريق مين مجهسے فرمايا کہ ميرے لئے تيرے فلان قصيدے مين اشارہ حاصل ہوا ہے اور مينے اپنے بيٹے ابوبکر کو حکم کيا ہے کہ اوسکو حفظ کرلے اور يہ اسلئے ہے کہ مينے ديکھا کہ گويا مين اوسکو نماز صبح مين روز جمعہ کو پڑھ رہا ہون يہ شيخ جنکا ذکر ہوا امام يافعی نے اونکے حق مين يون کہا ہے شيخنا وقدوتنا وسيدنا وبركتنا الشيخ الكبير العارف بالله الخبير خزانة الاسرار ومطلع الانوار الفقير الناسك المجذوب السالك ذو السيرة الجميلة والمناقب الجليلة والمحاسن الغالية والمقامات العالية والاحوال الباهرة والمكاشفات الظاهرة والكرامات الخارقة والانفاس الصادقة والمعارف والعلوم اللدنيات والآداب والاخلاق الرضيات والتربية في سلوك الطريقة والجمع بين الشريعة والحقيقة ذو التخصيص والتمكين ابو الحسن نور الدين علي بن عبد الله اليمني الطواشي نسبا الشافعي مذهبا الصوفي قدس الله روحه ونور ضريحه پھر اسکے بعد تحصيل ومقامات کا ذکر کيا ہے اسکے سوا اور چند جگہہ مرآة الجنان مين انکے فضائل وکرامات کا ذکر ہے بنظر اختصار اتنے ہی پر قصر کيا **حکايت** سيد علاء الدين علی بن سعد حسينی رحمہ اللہ تعالی نے جامع العلوم ملفوظات حضرت قطب الاقطاب مخدوم جہانيان ابو عبد اللہ

حاشیہ:

۴ ہمہ سلسلہ اسنادات من سيد جلال نجاری بن سيد علی بن جعفر بن محمد بن محمود بن احمد بن عبد اللہ بن علی الاشقر بن جعفر بن امام علی نقی علیہ السلام

حقیقت نسب سید مخدوم جہانیان جہان گشت بن سید احمد کبیر بن سید جلال الدین سید جلال بن حسین ... ابن علی بن جعفر ... بن محمد بن امام علی نقی علیہ السلام

جعفر کذاب بن امام علی نقی علیہ السلام

خزانۃ الجلالی و در اکثر ملفوظات آوردہ اند کہ مخدوم جہانیان سید جلال نجاری خلیفہ پیران چہاردہ خانوادہ ست جد وی سید جلال الدین سرخ نجاری ست سلسلۂ نسبش بجعفر کذاب بن امام علی نقی علیہ السلام میرسد و خلیفۂ بہاء الدین زکریا ملتانی قدس سرہ بودہ در خطۂ اوچہ سکونت اختیار کردہ متاہل شد و از وی سہ فرزند بوجود آمدند ملی سید احمد کبیر دوم سید بہاء الدین سوم سید محمد از انجملہ از سید احمد کبیر دو فرزند بنظر متولد شد یکی سید جلال الدین کہ معروف بہ مخدوم جہانیان جہان گشت دوم صدر الدین مشہور براجو قتال کہ خلیفہ برادر کلان خود مخدوم مرحوم گردیدند ۱۲+۴+

جلال الدین حسین بن احمد حسینی بخاری قدس سرہ مین ذکر کیا ہے کہ فرمایا یعنی حضرت مخدوم نے کہ یہ مشکل تہی دعاگو کو شیخ عبد اللہ یافعی سے حل ہوئی ایک دن مین اون بزرگوار کی خدمت مین حاضر تہا اونکو وضو کی حاجت ہوئی مینے کہا ای شیخ آپ میرے اوستاذ ہین مین آپکے وضو کے واسطے پانی ڈالون فرمایا نہین کیونکہ تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ولد ہو پہر کیونکر مین تمکو حکم کرون شیخ واسطے وضو کے گئے دروازہ حجرہ کا بند کر دیا پس دعاگو نے پانی ڈالنے کی آواز سُنی جیسے کوئی دوسرا وضو کراتا ہے جب وہان گئے تو مینے پوچہا ای شیخ آپ کو کس نے وضو کرایا اور وضو مین پانی ڈالا فرمایا مین تجہسے کہتا ہون اور اگر دوسرا ہوتا تو نہ کہتا اسلئے کہ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فرزند ہے مجہکو فرشتون نے وضو کرایا یہ آواز پانی ڈالنے کی وہ تہی بعد اسکے فرمایا کہ جس آدمی کی فرشتے خدمت کرین ملوک وسلاطین کہ ملکے مین

سر بر نیاورم ز سلاطین روزگار	؎	چون من ز بندگانِ تو باشم کمینہ	

پہر روئے اور یار لوگ بہی روئے بعد اوسکے یہ نظم عربی پڑہی ؎

کَانَتْ لِقَلْبِیْ اَهْوَاءٌ مُفَرَّقَةٌ		فَاسْتَجْمَعَتْ اِذْ رَأَتْكَ الْعَيْنُ اَهْوَائِیْ

یعنی میرے دل کی خواہشین متفرق وپریشان تہین جب آنکہہ نے تجہکو دیکہہ لیا تو میری خواہشین جمع ہوگئین **فائدہ** حضرت مخدوم نے فرمایا کہ اگر کوئی سائل سوال کرے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مدینہ منورہ مین آرام فرمایا اور اخذ طینت مکہ سے کیونکر ہوا تو اسکا یہ جواب ہے کہ طوفان نوح علیہ السلام مین پانی نے موج ماری طینت مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو مدینہ منورہ مین ڈالدیا اوس جگہہ کہ جہان اب آپ کی قبر مبارک ہے پس آپکو مکی بہی کہتے ہین اور مدنی بہی **حکایت** حضرت مخدوم نے فرمایا کہ دعاگو نے عوارف کو شیخ عبد اللہ مطری سے پڑہا ہے اصل اوس نسخے سے جو مصنف یعنی شیخ الشیوخ کی نظر سے گزرا ہے بعد اسکے شیخ مدینہ عبد اللہ مطری نے وقت وفات کے وصیت کی کہ اس عوارف کو نزدیک شیخ مکہ عبد اللہ یافعی کے بہیجدینا قدس اللہ سرہما اور کہا کہ اس عوارف کو نزدیک سید جلال الدین کے پہونچانا شیخ مکہ نے حاجی کے ہاتہہ بہیجی اوس حاجی نے عوارف دعاگو کو پہونچائی وہ نسخہ میرے فرزند محمود کے پاس ہے وہ کسی کو نہین دیتا ہے اور وہ نسخہ سخت موجہ ہے اوسمین زیادت ونقصان نہین ہے

حکایت حضرت مخدوم نے فرمایا کہ اوس طرف کے مشائخ نے جیسے شیخ مکہ عبداللہ یافعی اور شیخ مدینہ عبداللہ مطری اور مشائخ دیگر قدس اللہ سرہم نے دعاگو سے کہا کہ عراق مین شوکارہ نام ایک شہر ہے وہان شیخ الشیوخ کے خلیفہ ہین تو اونکو جا کر پالے پس دعاگو نے اونکو پایا نام مبارک اونکا شیخ شرف الدین محمود شاہ تستری قدس اللہ سرہ ہے جسدن مینے اونکو پایا صد وسی و دو سالہ تھے شیخ معمر سے خرقۂ تبرک پہنا اور اجازت پہنانے کی دی اور عوارف کو اونسے سُنا ایک واسطہ درمیان مصنف شیخ الشیوخ کے ہے اور جو کوئی مجھسے سُنے تو دو واسطہ ہونگے **حکایت** حضرت مخدوم نے فرمایا کہ ایک عامی شیخ عبداللہ کا مرید تھا وہ مشغول ہوا اوسکو یہانتک مکاشفہ ہوا کہ ایک دن قاری نے یہ آیت قصۂ اصحاب کہف مین پڑہے ویقولون سبعۃ وثامنہم کلبہم اس مرید عامی مکاشف نے کہنا شروع کیا کہ مین یہ ایک غار دیکہہ رہا ہون کہ سات جوان غار کے اندر ہین اور آٹہوان اونکا کُتا نزدیک دروازے کے ہے یہ قاری متعلم تھا کہا تو کافر ہوگیا کیونکہ اللہ تعالی نے تو یون کہا ہے قل ربی اعلم بعدتہم شیخ کے پاس خبر لیگئے کہ فلان مرید تمہارا کفر کہتا ہے شیخ نے فرمایا کیا کہتا ہے کہا کہتا ہے کہ ایک غار دیکہتا ہون سات جوان غار کے اندر ہین اور آٹہوان کُتا ہے شیخ نے فرمایا کفر نہین کہتا ہے سچ کہتا ہے اوسکو مکاشفہ ہوا ہے **قولہ تعالی** مایعلمہم الا قلیل یعنی اصحاب کہف کو نہین جانتے ہین مگر تہوڑے پس یہ بہی او نہین قلیل سے ہے سچ کہتا ہے

حکایت حضرت مخدوم نے فرمایا کہ دعاگو شیخ مکہ عبداللہ یافعی رضی اللہ عنہ سے سماع رکہتا ہے کہ ایک دن شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ منبر پر وعظ کہتے تہے عین تذکیر مین منبر سے اوتر آئے اور آخر زینہ منبر پر بیٹہے اور مونہہ طرف منبر کے کیا اور پشت طرف خلق کے اور چپ رہے بعد تہوڑی دیر کے اوٹہے خلق نے کہنا شروع کیا شاید شیخ دیوانے ہو گئے ایک عزیز اونکا معتقد تہا پوچہا گیا تہا کہ آپ اثنار وعظ مین اوتر آئے اور آخری زینے پر بیٹہہ گئے اور چپ رہے کتنی بار آپنے وعظ کہا ہے یہ واقعہ کبہی نہین ہوا خلق کہتی تہی کہ شاید شیخ دیوانے ہو گئے جواب دیا کہ مینے پیغمبر علیہ السلام کو دیکہا کہ منبر پر آئے اور بیٹہہ گئے میری کیا مجال ہے کہ مین مقابل رسول کے بیٹہا رہون مین اوتر آیا بجانب رسول کیونکر پشت کرون میری کیا قدر ہے کہ آگے رسول علیہ الصلوۃ والسلام کے بات کہون اور وعظ کرون اس سے مین چپ رہا

حکایت حضرت مخدوم نے فرمایا کہ جب دعاگو مدینے سے مکہ مبارک مین آیا تو شیخ مکہ عبد اللہ یافعی رحمۃ اللہ نے ترتیبین کین مصلا قطب عالم رکن الحق والدین ملتانی و مصلی شیخ نصیر الدین کا دکہایا مصلی رکن الدین ملتانی کا متصل مصلاے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہے متصل دیوار کعبہ کے اور مصلا شیخ نصیر الدین کا اسقدر پیچہے ہے کہ چار آدمی کہڑے ہون ایک عزیز نے پوچہا حکمت کیا ہے کہ مصلا شیخ نصیر الدین کا پیچہے ہے فرمایا کہ شیخ رکن الدین اقرب تہے پس شیخ مکہ عبد اللہ یافعی رحمۃ اللہ نزدیک مصلے کے لیگئے اور فرمایا یہان نماز پڑہ اور مشغول ہو دعاگو دونون مصلون کے پیچہے مشغول ہوا میری کیا مجال ہے کہ مین اونکی جگہہ مین نماز پڑہون جب شیخ مکہ عبد اللہ یافعی نے یہ ادب مجہسے دیکہا تو تحسین کی اور دعا کی مینے ادب نگاہ رکہا اسکے سوا اور جگہہ بہی ملفوظات حضرت مخدوم مین حضرت امام یافعی رضی اللہ عنہ کا ذکر خیر ہے یہان بطور نمونہ کے اسی قدر پر کفایت کی گئی تاریخ وفات حضرت امام یافعی رضی اللہ عنہ از کتاب مخبر الواصلین تالیف ابو عبد اللہ محمد فاضل چشتی ترمذی اکبر آبادی رحمہ اللہ تعالی ؎

آن امامے کہ یافعی بودہ	تابع راہ شافعی بودہ
مقتدای خدا شناسان ست	صاحب فیض و جود و احسان ست
از مریدان او کہ دلخواہ ست	نور دین شاہ نعمت اللہ ست
سال ترحیل آن ستودہ سرشت	خرم قطب اوج خلد نوشت ۷۵۵
ہست در مکہ قبر آن مغفور	زائرش روز و شب ملائک و حور

ترجمۂ ابو الشیخ بن حیّان صاحب التفسیر رحمہ اللہ تعالی

ابو الشیخ بن حیان عبد اللہ بن محمد بن جعفر بن حَیّان الاصفہانی اونکی کنیت ابو محمد ہے حافظ ذہبی نے کہا ہے ابو الشیخ الحافظ ابو محمد عبد اللہ بن محمد بن جعفر بن حیان الاصفہانی صاحب التصانیف سلخ محرم سنہ ۳۶۹ مین بعمر ۹۵ سال انتقال ہوا حافظ ثبت متقن تہے تفسیر و کتب کثیرہ احکام وغیرہ مین تصنیف کیے کذا فی دائرۃ المعارف صاحب قاموس نے مادہ حین مین لکہا ہے ابو الشیخ عبد اللہ بن محمد بن جعفر بن حیان الحَیّانی الاصفہانی اس سے معلوم ہوا کہ حیان بیای تحتیہ ہے

شیخ رکن الدین نبیرہ شیخ بہاء الدین زکریا ملتانی کے ہین جنکی خدمت شریف میں حضرت مخدوم نے اول تربیت پائی اور پیران معمود کا خرقہ حاصل کیا کذا فی تذکرۃ السادات ۱۲

۱۲۷

۱۳۳

ترجمہ لالکائی صاحب السنہ رحمہ اللہ تعالی

ابو القاسم ہبۃ اللہ بن حسن بن منصور رازی طبری فقیہ شافعی محدث بغداد تھے انکی ایک کتاب سنت مین اور ایک کتاب رجال صحیحین مین اور ایک سیر مین تالیف ہے لیکن انکی موت نے جلدی کی جلد انتقال کر گئے رحمہ اللہ تعالی کذا فی ثمار التنکیت +

۱۳۴

ترجمہ عبد الجلیل قصری رحمہ اللہ تعالی

عبد الجلیل بن عطیہ قیسی قصری ابوداؤد و نسائی و بخاری نے تاریخ مین ان سے روایت کی ہے اور انکی حدیث کو لائے ہین حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے تقریب مین فرمایا ہے عبد الجلیل بن عطیۃ القیسی ابو صالح البصری صدوق یہم من السابعۃ

۱۳۵

ترجمہ ابن جریج رحمہ اللہ تعالی

عامری نے غربال مین کہا ہے عبد الملک بن عبد العزیز بن جریج القرشی المکی اول من صنف الکتب فی الاسلام علی ما قیل و قد اثنی علیہ ابن خلکان و غیرہ و فاتہ فی سنۃ خمسین و مائۃ انتہی کذا فی ثمار التنکیت ابن خلکان نے کہا ہے کہ کان عبد الملک احد العلماء المشہورین و یقال انہ اول من صنف الکتب فی الاسلام و کان یقول کنت مع معن بن زائدۃ بالیمن فحضر وقت الحج ولم یحضرنی نیۃ فخطر ببالی قول عمر ابن ابی ربیعۃ المخزومی

باللہ قولی لہ من غیر معتبۃ	ماذا اردت بطول المکث فی الیمن
ان کنت حاولت دنیا او نعمت بہا	فما اخذت بترک الحج من ثمن

قال فدخلت علی معن فاخبرتہ انی قد عزمت علی الحج فقال لی ما یدعوک الیہ ولم تکن تذکرہ فقلت لہ ذکرت بیتین لعمر ابن ابی ربیعۃ وانشدتہ ایاہما فجہزنی و انطلقت و کانت ولادتہ سنۃ ثمانین للہجرۃ و قدم بغداد علی ابی جعفر المنصور و توفی سنۃ تسع و اربعین و مائۃ و قیل سنۃ خمسین و قیل احدی و خمسین و مائۃ رحمہ اللہ تعالی و جریج بضم الجیم و فتح الراء و سکون الیاء المثناۃ من تحتہا و بعدہا جیم ثانیۃ انتہی

ترجمہ جویبر رحمہ اللہ تعالی

تقریب میں فرمایا ہے جویبر تصغیر جابر ویقال اسمہ جابر وجویبر لقب ابن سعید الازدی ابو القاسم البلخی نزیل الکوفۃ
راوی التفسیر ضعیف جداً من الخامسۃ مات بعد الاربعین

ہناد بن السری

بکسر الراء الخفیفۃ ابن مصعب التمیمی ابو السری الکوفی ثقۃ من العاشرۃ مات سنۃ ثلث واربعین ولہ احدی
وتسعون سنۃ کذا فی التقریب ہناد بن السری بن یحیی بن سری التمیمی قریب الذی قبلہ ثقۃ من الثانیۃ
عشرۃ مات سنۃ احدی وثلاثین وثلث مائۃ کذا فی التقریب علی بن معبد بن شداد الرقی نزیل مصر
ثقۃ فقیہ من کبار العاشرۃ مات سنۃ ثمان عشرۃ کذا فی التقریب علی بن معبد بن نوح البغدادی
نزیل مصر وہو الصغیر من الحادیۃ عشرۃ مات سنۃ تسع وخمسین کذا فی التقریب ہشام بن عمار
بن نصیر بنون مصغر السلمی الدمشقی الخطیب صدوق مقری کبر فصار یتلقن فحدیثہ القدیم اصح من کبار العاشرۃ
وقد سمع من معروف الخیاط لکن معروف لیس بثقۃ مات سنۃ خمس واربعین علی الصحیح ولہ اثنان وتسعون
سنۃ وکذا فی التقریب خلف بن ہشام بن ثعلب بالمثلثۃ والمہملۃ البزار بالراء آخرہ المقری
البغدادی ثقۃ لہ اختیارات فی القرآت من العاشرۃ مات سنۃ تسع وعشرین کذا فی التقریب +

ترجمہ حارث بن ابی اسامہ رحمہ اللہ صاحب مسند

کنیت انکی ابو محمد ہے اور انکو ابن ابی اسامہ نسبت بجد کہتے ہین ذ انکے والد کا نام محمد ہے اور داد ا کا نام
ابو اسامہ داہر ہے یہ قبیلہ بنی تمیم سے ساکنان بغداد سے ہین یزید بن ہارون وروح بن عبادہ وعلی بن عاصم
وواقدی ودیگر علمای حدیث اخذ اس علم کا کیا ہے معتبر لوگون کو انسے استفادہ کرنے اور انکی
شاگردی کرنیسے تردد تہا اسلئے کہ یہ روایت حدیث پر روپیہ لیتے تھے اور اجرت چاہتے تھے لیکن
ابو حاتم وابن حبان وابراہیم حربی ودارقطنی ودیگر محققین اس شان نے یعنی احوال رجال کے لوگون نے
انکی توثیق کی ہے اور انکو صدوق جانا ہے اور روایت حدیث پر انکا روپیہ لینا اس سبب سے تہا کہ یہ مرد
فقیر وعیالدار تھے اور بیٹیان بے خاوند کی گہر مین رکہتے تھے کہتے تھے کہ مین چہ بیٹیان رکہتا ہون کہ

اونمین سے بڑی ستتر برس کی عمر کی ہے اور اونمین کی چہوٹی ترسیٹھہ برس کی ہے اور کسی کا بیاہ نہین کیا ہے
اسلیئے کہ اسباب بیاہ دینے کا میسر نہ آیا برقانی نے حبیب دارقطنی سے پوچہا کہ مین انکی حدیث کو صحاح مین
داخل کرون فرمایا البتہ داخل کر ستانوے برس کی عمر پائی ۲۹۲ سنہ ہجری مین رحلت کی انکی وفات کے دن عرفہ
تہا رحمہ اللہ تعالی کذافی البستان

ترجمہ شیخ ابن حجر مکّے صاحب زواجر رحمہ اللہ تعالی

شہاب الدین احمد ابن الحجر المکی الہیتمی بالفوقیہ صاحب الزواجر والصواعق وغیرہما حضرت شیخ عبدالحق دہلوی
رحمہ اللہ نے انکا ترجمہ زاد المتقین فی سلوک طریق الیقین مین یون لکہا ہے کہ وہ اپنے وقت مین اعظم علماء
وفقہاء وشیخ الاسلام مکہ معظمہ تہے فقاہت مین نظیر نہین رکہتے تہے علم حدیث شریف و دیگر علوم مین ماہر
تہے اگرچہ شیخ ابن حجر عسقلانی بزرگ کے ساتہہ علم حدیث مین کوئی نسبت نہین رکہتے تہے لیکن علم فقہ مین
احتمال ہے کہ مساوی بلکہ فائق ہون یہ شیخ زکریا مصری کے شاگرد ہین جو شیخ ابن حجر عسقلانی کے شاگرد
ہین انکی تصانیف ہین منہج شیخ زکریا پر ایک شرح لکہی ہے غایت بسط واطناب مین اور انکی شرح ہے
شمائل ترمذی واربعین نووی پر اور مشکوٰۃ پر بہی ایک شرح لکہی ہے اوسمین فقاہت کی داد دی ہے
انکی ایک اور تصنیف ہے زواجر نام بیان کبائر مین بغایت مفید اسکے سوا اور تصانیف ہین شیخ علی
متقی ابتدائے قدوم مکہ معظمہ مین شاگرد شیخ ابن حجر کے تہے آخر مین وہ خود کو تلمیذ حقیقی شیخ کا کہتے تہے
اور خرقہ خلافت کا پہنا ۹۷۵ سنہ مین وفات پائی کذافی الاتحاف

ترجمہ عماد الدین بن یونس رحمہ اللہ تعالی

ابو حامد محمد بن یونس بن محمد بن منعہ بن مالک بن محمد ملقب بہ عماد الدین فقیہ شافعی یہ اپنے وقت کے امام
تہے مذہب و اصول وخلاف مین اور اپنے زمانے مین انکا بڑا شہرہ تہا دور دور شہرون سے شغل علم کے
لئے فقہاء انکے پاس آئے اور ایک خلق کثیر نے انسے علم حاصل کیا وہ سب کے سب ائمہ مدرسین
مشار الیہم ہوگئے اول شغل علم کا انہون نے اپنے والد سے کیا اور یہ موصل مین تہے پہر بغداد کی طرف
متوجہ ہوئے مدرسہ نظامیہ مین سدید محمد سلماسی پر تفقہ کیا اور وہین حدیث شریف کا سماع کیا ابو عبد الرحمن

محمد بن محمد کشمیہنی سے جبکہ وہ بغداد مین آئے اور ابو حامد محمد بن ابی الربیع غرناطی سے بہی سماع کیا اور
موصل کو واپس گئے وہان کئی مدرسون مین تدریس کی اور کئی کتابین مذہب مین تصنیف فرمائین
منجملہ اونکی کتاب المحیط فی الجمع بین المہذب والوسیط اور شرح وجیز امام غزالی رحمۃ اللہ رضی اللہ عنہ کی ہے
اور جدل وعقیدہ وتعلیقہ خلاف مین تصنیف کیا لیکن اوسکو تمام نہین کیا انکا ورع بہت بڑہا ہوا تہا
نئے کپڑے کو بدون دہونیکے نہین پہنتے تہے اور بغیر ہاتہہ دہوئے قلم کو لکہنے کے واسطے نہین چہوتے
تہے انکی ولادت قلعہ اربل مین ۵۳۵ہجری کو ہوئی اور جمعرات کے دن نوین تاریخ ماہ جمادی الآخر
۶۱۰ھ کو موصل مین وفات پائی رحمہ اللہ تعالی خواب ملک معظم مظفر الدین صاحب اربل رحمہ اللہ تعالی
کہتے تہے کہ مینے شیخ عماد الدین کو بعد اونکی وفات کے خواب مین دیکہا مینے اونسے کہا کیا تم مر نہین گئے
کہا ہان ولیکن مین محترم ہون ابن خلکان نے انکا ترجمہ فی الجملہ بسبط سے لکہا ہے رحمہ اللہ تعالی

ترجمۂ شیذلہ رحمہ اللہ صاحب کتاب الاخلاص

ابو المعالی عزیزی بن عبد الملک بن منصور جیلی معروف بشیذلہ فقیہ شافعی واعظ یہ فقیہ فاضل واعظ ماہر
فصیح اللسان حلو العبارت کثیر المحفوظات تہے انہون نے فقہ واصول دین ووعظ مین تصنیف کی بہت
سے اشعار عرب کے جمع کئے بغداد کے باب ازج مین متولی قضا کے ہوئے انکے اخلاق مین کچہہ حدت
تہی ایک جماعت کثیرت بہت کچہہ حدیث شریف سُنی مذہب اشعری کا ظاہر کرتے تہے منجملہ انکے کلام کے
ایک یہ ہے کہ موسیٰ علیہ السلام سے جو لن ترانی کہا گیا سو اسلئے کہ جب اون سے کہا گیا کہ تم پہاڑ کی
طرف نظر کرو تو اونہون نے اوسکی طرف نظر کی پس اونسے کہا گیا یا طالب النظر الینا لم تنظر
الی سوانا یعنی اے طلب کرنیوالے نظر کے طرف ہمارے تو ہمارے غیر کی طرف کیون نظر کرتا ہے اور
اس باب مین یہ شعر پڑہے ہے

یا مدعی بمقالۃ	صدق المحبۃ والاخاء
لو کنت تصدق فی المقا	ل لما نظرت الی سواء ی
فسلکت سبل محبتی	واخترت غیری فی الصفاء

هیہات ان یحوی العفو	دمحبتین علی استواء

کہا کہ میرے والد جسوقت بغداد سے حج کی طرف نکلے تو مجھے یہ شعر سنائے

مددت الی التودیع کفا ضعیفة	واخری علی الرمضاء فوق فوادی
فلا کان هذا العهد آخر عهدنا	ولا کان ذا التودیع آخر زادی

جمعے کے دن ۱۷ ماہ صفر سنہ ۴۹۴ ہجری کو بغداد مین وفات پائی اور باب ابرز مین شیخ ابو اسحق شیرازی رحمہ اللہ کے محاذی دفن ہوئے عزیزی بفتح عین مہملہ و بدو زای معجمہ درمیان اونکے یای مثناة تحتیہ ساکنہ اور بعد زای دوم کے یای تحتیہ دوسری شیذلہ بفتح شین معجمہ وسکون یای مثناة تحتیہ و فتح ذال معجمہ ولام اور بعد اوسکے ہای ساکنہ یہ اونکا لقب ہے ابن خلکان رحمہ اللہ فرماتے ہین کہ مین اسکے معنی نہین جانتا ہون مع کشفی عنہ واللہ اعلم وقال السید آزاد البلگرامی رحمہ اللہ تعالی فی سبحة المرجان ونقل السیوطی رحمہ اللہ تعالی فی قولہ تعالی سندس خضر عن شیذلة ان السندس رقیق الدیباج بالهندیة اقول شیذلہ بالشین والذال معجمتین بینهما یاء تحتانیہ لخیعلة لقب عزیزی بن عبد الملک صاحب کتاب البرهان تفسیر متشابه القرآن انتهی

ترجمہ طیبی شارح مشکوٰة شریف رضی اللہ عنہ

حسین بن محمد بن عبد اللہ طیبی صاحب شرح مشکوٰة امام مشہور و عالم مبرور تھے اول عمر مین صاحب ثروت عظیم تھے وجوہ خیرات مین مال خرچ کر ڈالا یہانتک کہ آخر عمر مین فقیر ہوگئے بدر طالع مین کہا ہے کہ یہ حسن المعتقد شدید الرد تھے فلاسفہ و مبتدعہ پر اونکے فضائح ظاہر کرتے باوجود اسکے کہ وہ انکے عہد مین بلاد مسلمین پر مستولی تھے اللہ تعالی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سخت محبت رکھتے تھے کثیر الحیا و ملازم جمعہ و جماعت ملازم تدریس طلبہ کے علوم اسلامیہ مین تھے استخراج دقائق پر کتاب وسنت سے متوجہ رہتے تھے انکا حاشیہ کشاف پر اوسکے حواشی سے علی الاطلاق انفس ہے اوسمین احادیث پر کلام کیا ہے بعض حالات مین جبکہ حال اسکا مقتضی ہوا ہے طریقہ محدثین پر یہ اونکے ارتفاع

طبقے پر دلالت کرتا ہے علم معقول و منقول مین تفسیر مین ایک کتاب جمع کرنا شروع کیا تہا اور ایک مجلس عظیم واسطے قرارت کتاب بخاری کے منعقد کی تہی سو صبح سے ظہر تک تفسیر مین قرارت کرتے اور عصر تک واسطے بخاری سنانیکے یہانتک کہ اونکی وفات کا دن ہوا تو وہ قرارت تفسیر سے فارغ ہو چکے تہے اور مجلس حدیث شریف کی طرف متوجہ ہوئے اونکے گہر کے نزدیک ایک مسجد تہی اوسمین داخل ہوئے پہر بیٹہکر نفل نماز پڑہی اور اقامت فرض کے منتظر بیٹہے پس قبلے کی طرف موہنہ کئے ہوئے اونکا انتقال ہوگیا ماہ شعبان ۴۳۳ھ ہجری اونکی تاریخ وفات ہے رحمہ اللہ تعالی ؛

۱۴۸

ترجمۂ ابن سکرہ رحمہ اللہ تعالی

حسین بن محمد بن فیرہ بن حیون معروف بابن سکرہ انہون نے باجے سے روایت کی اور مشرق کی طرف رحلت کی اور حج کیا پہر بصرے کی طرف چلے اور بغداد و واسط مین داخل ہوئے وہانکی ایک جماعت حفاظ سے سماع کیا اور اندلس کو وطن ٹہیرایا اور اوسکی جامع مسجد مین بیٹہکے حدیث کرنے لگے لوگ شہرون سے رحلت کرکے طرف اونکے آئے اور اونکا سماع اپر بہت کچہہ ہوا حدیث و طرق حدیث کے عالم اور اوسکے علل و اسما رجال و ناقلین کے عارف اور مصنفات حدیث شریف کے حافظ اور اونکے متون و اسانید در دو کے ذاکر تہے منجملہ اونکے صحیح بخاری کو ایک سفر مین اور صحیح مسلم کو ایک سفر مین لکہا تہا ان دونون کتابون پر مع سنن ترمذی کے قائم تہے فتنۂ کنندہ مین ۵۱۴ھ ہجری کو مفقود ہوگئے کذا فی التاج المکلل ؛

۱۴۹

ترجمۂ حافظ ابو موسی مدینی رحمہ اللہ تعالی

ابو موسی محمد بن ابی بکر عمر بن ابی عیسی احمد بن عمر بن محمد بن ابی عیسی اصبہانی مدینی حافظ مشہور اپنے عصر کے حفظ و معرفت مین امام تہے انکی حدیث و علوم حدیث مین تو الیف مفید ہین انہون نے کتاب مغیث ایک مجلد مین تصنیف کی اس سے کتاب غریبین ہروی کا تکملہ کیا اور ہروی پر استدراک فرمایا یہ ایک کتاب نافع ہے انکی دوسری کتاب کتاب الزیادات ایک جزو لطیف مین ہے اوسکو ابو الفضل محمد بن طاہر مقدسی اپنے شیخ کی کتاب کا ذیل ٹہیرایا ہے جسکا نام کتاب الانساب رکہا ہے جن لوگون کو اونکے شیخ نے چہوڑ دیا اور جو کچہہ اوسمین قصور کیا اوسکا انہون نے ذکر کیا ہے

طلب حدیث شریف مین اصفہان سے رحلت کی پہر لوٹ کر اصبہان مین آئے اور یہان اقامت کی
ولادت انکی سنہ ۵۰۱ ہجری مین ہوئی اور شب چہارشنبہ نہم جمادی الاولی سنہ ۵۸۱ کو اصفہان مین وفات پائی
مدینی نسبت ہے طرف مدینہ اصفہان کے حافظ ابوسعد سمعانی نے کتاب الانتساب مین اس نسبت کو طرف
کئی شہرون کے ذکر کیا ہے اول مدینۂ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دوسرا مرو تیسرا نیسابور چوتہا
اصبہان پانچوان مدینۂ مبارک قزوین چہٹا بخارا ساتوان سمرقند آٹھوان نسف اور ذکر کیا ہے کہ نسبت
ان سب شہرون کی طرف مدینی ہے اور کہا کہ اکثر جو نسبت کہ طرف مدینۂ مبارکہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کے کیجاتی ہے وہ مدنی ہے کذا فی التاج اتحاف مین ذکر کیا ہے کہ راوی نے کہا ڈیڑہ
برس مینے اونکے نزدیک آمد ورفت کی اس مدت مین کوئی چیز خلاف مروت مینے اونسے نہین دیکہی
ہنوز اونکے دفن سے فارغ نہوئے تہے کہ بہت بارش ہجوم کر آئی موسم گرمی کا تہا پانی اصفہان مین اون
دنون کم تہا اوسوقت کے بعض صلحاء نے خبر دی کہ مینے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خواب مین
دیکہا کہ گویا آپ نے وفات پائی مین ایک منبر کے پاس گیا اوسنے کہا کہ اگر تیرا خواب راست ہے تو کوئی امام
ائمہ مسلمین سے کہ بے نظیر وقت ہوگا انتقال کریگا کیونکہ اسی طرح کا خواب وقت رحلت امام شافعی
و وفات سفیان ثوری و امام احمد بن حنبل کے بہی دیکہا تہا خواب دیکہنے والے نے کہا کہ ہنوز شام نہین
ہوئی تہی کہ وفات ابوموسی کی خبر کوچہ و بازار مین شایع ہو گئی *

ترجمۂ منذری رحمہ اللہ تعالی صاحب ترغیب و ترہیب

عبدالعظیم بن عبدالقوی بن عبداللہ حافظ امام زکی الدین ابو محمد منذری مصری نے تاج مکلل مین کہا ہے
کہ قرء وتادب علی جماعۃ من اہل العلم وبرع وسمع من جماعۃ وخرج لنفسہ معجما
کبیرا مفیدا اونسے دمیاطی و ابن دقیق العید اور ایک خلق کثیر نے روایت کی جامع ضافری قاہرہ
مین درس دیا پہر دار حدیث کاملیہ کی مشیخت انکے سپرد ہوئی اور قریب بیس برس کے اسی پر رہے
انکی ولادت سنہ ۵۸۱ ہجری مین ہوئی اور سنہ ۶۵۶ مین وفات پائی انکی کتاب ترغیب و ترہیب نہایت
مفید و نافع ہے سنہ ۱۲۹۸ ہجری کو دہلی مین طبع ہو چکی اور ایک شرح ابوداؤد کی ہے اوسکو مختصر

منذری کہتے ہین رجال ابو داؤد پر اوسمین کلام کیا ہے سُنا ہے وہ بھی طبع ہو رہی ہے اور انکی تلخیص
صحیح مسلم ہے چنانچہ جناب توفیق دام مجدہ نے اوسکی شرح سراج وہاج نام تحریر فرمائی ہے یہ شرح دو مجلد
کلان ہے طبع ہوکے مطبوع خاص و عام ہو چکی ہے اللہ سبحانہ قبول فرمائے +

(۱۵۱) ترجمہ حافظ ابن کثیر صاحب تفسیر رحمہ اللہ تعالیٰ

حافظ ابن کثیر عماد الدین بن اسمٰعیل بن عمر فقہ و تفسیر و نحو مین بارع و فائق ہوئے رجال و علل حدیث
شریف مین امعان نظر کیا منجملہ انکے مشائخ کے شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ تعالیٰ ہین یہ اونکی
خدمت کے ملازم رہے اور اونسے بہت محبت رکھتے تھے کما ذکر معنی ذلک الحافظ ابن حجر فی الدرر
تاج مکلل مین کہا ہے وافتی و درس ولہ تصانیف مفیدۃ منہا التفسیر المشہور وہو فی
مجلدات وقد جمع فیہ فاوعی ونقل المذاہب والاخبار والآثار وتکلم باحسن کلام وانفسہ
وہو من احسن التفاسیر مات ۷۷۴ ہجری رحمہ اللہ تعالیٰ یہ تفسیر حاشیہ فتح البیان پر مصر
قاہرہ مین طبع ہو چکی ہے وللہ الحمد

(۱۵۲) ترجمہ ابن قانع صاحب معجم رحمہ اللہ تعالیٰ

ابو الحسین عبد الباقی بن قانع بن مرزوق بن واثق الاموی بالولاء البغدادی الدار حارث بن اسامہ
وابراہیم حربی ومحمد بن مسلمہ و اسمٰعیل بن فضل بلخی و ابراہیم بن ہیثم بلدی اور اونکے طبقے سے روایت
کرتے ہین انہون نے سفر بہت کیا اور بہت احادیث جمع کئے دارقطنی و ابو علی شاذان و ابو القاسم بن
بشران اور دیگر محدثین انسے روایت کرتے ہین برقانی نے کہا کہ علماء بغداد نے انکی توثیق کی ہے
اور انکو معتبر شمار کیا ہے اور میرے نزدیک وہ ضعیف ہین دارقطنی نے کہا انکا حافظہ اچھا تھا لیکن
خطا کرتے تھے خطیب نے کہا کہ آخر عمر مین اونکو اختلال عقل و سوء حفظ ہو گیا تھا ۲۶۵ ہجری مین پیدا ہوئے
اور ۳۵۱ ماہ شوال مین انتقال کیا انکی معجم مشہور ہے کذا فی الاتحاف +

(۱۵۳) ترجمہ حافظ ضیاء مقدسی رحمہ اللہ تعالیٰ صاحب مختارہ

محمد بن عبد الواحد بن احمد المقدسی الحافظ الکبیر ضیاء الدین محدث عصر انکی شہرت اطناب ذکر سے مغنی ہے

انکی ولادت سنہ ۵۶۹ ہجری مین ہوئی ابن جوزی اور اونکے طبقے سے بغداد مین بہت کچھہ سنا دو بار
اصفہان کی رحلت کی اور وہان اس قدر سماع کیا کہ اوسکی کثرت کا وصف نہین ہو سکتا ہے اپنے
خط سے بہت بڑی بڑی کتابین لکھین کہتے ہین کہ اونہون نے زیادہ پانسو شیخ سے لکھا ہے اور اصول کثیرہ کی
تحصیل کی اور ایک مدت ہرات و مرو مین اقامت کی انکو سلفی سے اجازت ہے ابن نجار نے کہا ہے
مینے انسے لکھا ہے اور یہ حافظ متقن ثبت ثقہ صدوق نبیل حجہ عالم بالحدیث واحوال رجال ہین انکی
مجموعات و تخریجات ہین یہ اکل حلال مین محتاط اور مجاہد فی سبیل اللہ تھے ولعمری ما رأت
عینای مثلہ انپر ایک جماعت کثیر حفاظ نے ثنا کی ہے منجملہ اونکے عمر بن حاجب ہین کہا کہ مینے ایک جماعت
محدثین کو دیکھا ہے کہ اونہون نے اونکا ذکر کیا اور اونکے حق مین طول کیا اور اونکے حفظ و زہد کی مدح
کی ہے اور منجملہ اونکے برزالی و ابن نابلسی و صریفینی ہین ذہبی نے مزی سے نقل کیا ہے کہ وہ
حافظ عبد الغنی سے حدیث و رجال کے زیادہ تر عالم تھے اور اونکے وقت مین اونکا مثل نہ تھا ذہبی نے
یون کہا ہے کہ امام عالم حافظ [illegible] شام شیخ السنہ ضیاء الدین نے تصنیف و تصحیح و تلیین و ترجیح
و تعدیل کی اس شان مین طرف اونکے رجوع تہا اور شریف ابو العباس کا یہ قول ہے کہ وہ اس شان
کے امام عارف باحوال رجال و عارف صحیح و سقیم حدیث تھے انتہی اونہون نے باوجود فقر و قلت
کے ایک مدرسہ واسطے محدثین و غرباء واردین کے بنایا اور خود اپنی ذات سے اوسمین کام کرتے تھے
اور کسی سے کچھہ قبول نہین کیا انکے مناقب حصر سے زیادہ ہین انکی مولفات سے احادیث مختارہ
ہین قال ابن رجب وهي الاحاديث التي يصلح ان يحتج بها سوى ما في الصحيحين خرجها
من مسموعاته كتب منها تسعين جزءا ولم تكمل قال بعض الائمة هي خير من صحيح
الحاكم وله كتاب مناقب اصحاب الحديث اربعة اجزاء واطراف الموضوعات لابن
الجوزي وجزء في الاستدراك على الحافظ عبد الغني وجزء الامر باتباع السنن واجتناب
البدع الى غير ذلك مما لا يحصى توفي رحمه الله تعالى سنة ۶۴۳ ودفن بسفح قاسيون
كذا في التاج المكلل

ترجمۂ واحدی صاحب تفسیر رحمۃ اللہ تعالیٰ

۱۵۴

امام ابو الحسن علی بن احمد الواحدی النیسابوری انکی تین تفسیریں ہیں ایک کا نام بسیط دوسری وسیط تیسری وجیز اور ان سب کے مجموع کا نام حاوی ہے انکی وفات ۴۶۸ھ ہجری میں ہوئی امام یافعی رحمہ اللہ تعالیٰ مرآۃ الجنان میں ذیل حوادث ۴۶۸ھ فرماتے ہیں وفیہا توفی الامام المفسر ابو الحسن علی بن احمد الواحدی النیسابوری استاذ عصرہ فی النحو والتفسیر تلمیذ ابی اسحق الثعلبی واحد من برع فی العلم وصنف التفاسیر الشہیرۃ المجمع علی حسنہا والمشتغل بتدریسہا والمرزوق السعادۃ فیہا وہی البسیط والوسیط والوجیز ومنہ اخذ ابو حامد الغزالی رضی اللہ عنہ اسماء کتبہ الثلاثۃ ولہ کتب اخری بعضہا فیما یتعلق باسماء اللہ الحسنی وکتاب اسباب النزول وشرح کتاب المتنبی شرحا مستوفی قیل ولم یکن فی شروحہ مع کثرتہا مثلہ وذکر فیہ اشیاء غریبۃ منہا انہ تکلم فی شرح ہذا البیت

وادا المکارم والصوارم والقنا	وبنات اعوج کل شئ یجمع

ثم قال اعوج فحل کریم کان لبنی ہلال بن عامر وانہ قیل لصاحبہ ما رایت من شدۃ عدوہ قال ضللت فی بادیۃ وانا راکبہ فرایت سرب قطا یقصد الماء فتبعتہ وانا اغض من لجامہ حتی توافینا الماء دفعۃ واحدۃ وہذا شئ عجیب فان القطا شدید الطیران واذا قصد الماء اشتد طیرانہ اکثر من غیر قصد الماء وہو کان یغض من لجامہ ای یکفہ عن شدۃ العدو وقیل انما لقب اعوج لانہ کان صغیرا فجاءتہم غارۃ فہربوا منہا وطرحوہ فی خرج وحملوہ لعدم قدرتہ علی المشی معہم لصغرہ فاعوج ظہرہ من ذلک فقیل لہ اعوج والواحدی نسبۃ قیل الی الواحد بن نصرہ علی ما حکاہ العسکری +

ترجمۂ حافظ حمیدی رضی اللہ عنہ مؤلف الجمع بین الصحیحین

۱۵۵

مرآۃ الجنان میں ذیل حوادث ۴۸۸ھ ہجری لکھا ہے وفیہا توفی الامام الحافظ العلامۃ

ابو عبد اللہ الحمیدی محمد بن ابی نصر الاندلسی مولف الجمع بین الصحیحین کان احد اوعیۃ العلم صحب ابن حزم الظاہری بالاندلس وابن عبد البر ورحل وسمع بالقیروان والحجاز ومصر والشام والعراق وکتب عن خلق کثیر وکان کثیر الاطلاع ذکیا فطنا صینا ورعا اخباریا متفننا دوبا فی تحصیل العلم کثیر التصانیف حجۃ ثقۃ ظاہری المذہب ولہ جزوۃ المقتبس فی تاریخ علماء الاندلس وکان یقول ثلاثۃ اشیاء من علوم الحدیث یجب تقدیم الاہتمام لہا کتاب العلل واحسن کتاب وضع فیہ کتاب الدارقطنی وکتاب الموتلف والمختلف واحسن کتاب وضع فیہ کتاب الامیر ابی نصر بن ماکولا وکتاب وفیات الشیوخ ولیس فیہ کتاب قال وقد کنت اردت ان اجمع فیہ کتابا فقیل لی رتبہ علی حروف المعجم بعد ان رتبتہ علی السنین قال ابوبکر بن طرخان فشغلہ عنہ الصحیحان الی ان مات وقال ابن طرخان المذکور انشدنا ابو عبد اللہ الحمیدی المذکور لنفسہ

لقاء الناس لیس یفید شیئا	سوی الھذیان من قیل وقال
فاقلل من لقاء الناس الا	لاخذ العلم او اصلاح حال

انتہی بستان المحدثین میں فرمایا ہے ابوبکر شاشی کہ از مشاہیر فقہای شافعیہ ست بروی نماز جنازہ خواند ونزد قبر شیخ ابو اسحٰق شیرازی مدفون شد و وی قبل از موت بارہا بمظفر کہ رئیس الرؤساء بغداد بود و این خدمت از خدمات عمدۂ آن وقت بود کہ صاحب آن بمنزلۂ چودھری تمام شہر می شد وصیت کردہ بود کہ مرا نزد بشر حافی دفن خواہی کرد رئیس الرؤسا در آن وقت بسبب مانعی با او دیگر خلاف وصیت او بعمل آورد بعد موت او را بخواب دیدند کہ نہایت گلہ وشکایت این میکند ناچار در ماہ صفر سنہ نود و یک از انجا نقل کردہ متصل حضرت بشر حافی رضی اللہ عنہ مدفونش ساختند کرامات حمیدی کفن او تازہ وبدن او ہرگز نکاہیدہ بود وخوشبو از وی تا دور میرفت ٭

ترجمۂ امام سہیلی صاحب کتاب الروض الانف رحمہ اللہ تعالیٰ

امام یافعی رضی اللہ عنہ مرآۃ الجنان میں ذیل حوادث ۵۸۱ھ ہجری فرماتے ہیں وبھا الامام الحافظ العلامۃ المشہور ابو زید عبد الرحمن بن الخطیب عبد اللہ بن الخطیب احمد الخثعمی السہیلی الاندلسی المالقی صاحب کتاب الروض الانف فی شرح سیرۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وکتاب التعریف والاعلام فیما ابہم فی القرآن من الاسماء الاعلام وکتاب نتائج الفکر ومسئلۃ رؤیۃ اللہ سبحانہ فی المنام ورؤیۃ النبی علیہ افضل الصلوٰۃ والسلام ومسئلۃ السر فی عور الدجال ومسائل کثیرۃ مفیدۃ وقال ابن دحیۃ انشدنی وقال ماسأل اللہ تعالیٰ بہا حاجۃ الا اعطاہ ایاھا ؎

یا من یری مافی الضمیر ویسمع	انت المعد لکل ما یتوقع
یا من یرجی للشدائد کلہا	یا من الیہ المشتکی والمفزع
یا من خزائن رزقہ فی قول کن	امنن فان الخیر عندک اجمع
مالی سوی قرعی لبابک حیلۃ	فلئن رددت فای باب اقرع
من ذا الذی ادعو واہتف باسمہ	وان کان فضلک عن فقیرک یمنع
حاشا لمجدک ان تقنط عاصیا	الفضل اجزل والمواہب اوسع

قلت قولہ فان الخیر عندک اجمع یحتاج الی تاویل فی اعرابہ والا لزم ان یکون من الاقوال للعیب فی الشعر فان اجمع تاکید للخیر وہو منصوب فیکون منصوبا ولہ اشعار کثیرۃ نافعۃ اخذ القراءۃ عن جماعۃ وروی عن ابن المغربی والکبار وبرع فی العربیۃ والنحو واللغۃ وفی الاخبار والاثار وکان سلہ لا یتصف بالعفاف ویتبلغ بالکفاف حتی نما خبرہ الی صاحب مراکش وطلبہ الیہا واحسن الیہ واقبل بوجہہ الاقبال علیہ واقام بہا نحو ثلاثۃ اعوام وتوفی بہا والسہیلی نسبۃ الی قریۃ بالقرب من مالقۃ سمیت باسم الکوکب لانہ لا یری فی بلاد الاندلس الا من

جبل مطل علیها وما لقہ بفتح المیم واللام والقاف مدانیة کبیرة بالاندلس وغلط السمعانی فی قوله انها بکسر اللام

ترجمہ ابن منیع صاحب مسند رحمہ اللہ تعالی

احمد بن منیع بن عبد الرحمن البغوی ابو جعفر الاصم الحافظ صاحب المسند عن هشیم وابن عیینة وابن المبارک ومروان بن شجاع وابی بکر بن عیاش وخلق وعنه (خ م ٤) له فی (خ) فرد حدیث اقام نحو اربعین سنة یختم فی کل ثلاث وثقه صالح جزرة والنسائی مات سنة اربع واربعین ومأتین عن اربع وثمانین سنة کذا فی خلاصة اسماء الرجال

لہ وفی الکلاباذی نحو الخطیب سنۃ اربع واربعین اھ ملخص

ترجمہ علامہ مقبلی صاحب منار و ابحاث مسددہ وغیرہ رحمہ اللہ تعالی ورضی عنہ

صالح بن مہدی بن علی معروف بہ مقبلی صنعانی ثم المکی ۱۰۴۷ھ ہجری مین پیدا ہوئے ابن وزیر پر تلمذ کیا بدر طالع مین کہا ہے کہ درمیان انکے اور درمیان علماء صنعاء کے مناظرات واقع ہوئے یہی مناظرات موجب منافرت ہوئے انمین حدت اور مقتضای دلیل پر تصمیم تھی اور تقلید کی طرف ملتفت نہ تھے پھر طرف مکہ معظمہ کے رحلت کی وہان امتحانات واقع ہوئے وہین مقیم رہے یہانتک کہ ۱۱۰۸ھ مین وفات پائی یہ منجملہ اون لوگون کے ہین جو کہ جمیع علوم کتاب و سنت مین بارع وفائق ہوئے ہین اور اصول و عربیت و معانی و بیان و حدیث و تفسیر کو محقق کیا اور ان سب مین فائق ہوئے انکی مؤلفات ہین وہ سب علماء کے نزدیک مقبول و محبوب ہین اونمین رغبت کرتے ہین اور اونکی ترجیحات سے حجت پکڑتے ہین اور وہ اسی لائق ہین انکی عبارتونمین ایسی قوت و فصاحت و سلاست ہے جسپر کان عاشق ہوتے اور اونسے دل لذت پاتے ہین منجملہ انکی مؤلفات کے ایک کتاب الاتحاف لطلبة الکشاف ہے اسمین بہت سے مباحث کا زمخشری پر انتقاد کیا ہے اور جو اون کے نزدیک راجح ہے اوسکا ذکر کیا ہے اور ایک کتاب ابحاث مسددہ ہے اسمین مباحث تفسیریہ و حدیثیہ و فقہیہ و اصولیہ کو جمع کیا ہے زمانہ اقامت مکہ معظمہ مین محمد بن عبد الرسول مدنی برزنجی رحمہ اللہ

سے ادراُنسے مناظرہ ہوا اور یہ بھی ذکر کیا ہے کہ کیے ہین اُنہون نے شیخ ابراہیم کردی رحمہ اللہ سے اخذ کیا ہے یہ تلخیص ہے تاج مکلل کی فرزدق رحمہ اللہ تعالیٰ ابو فراس ہمام تمیمی معروف بہ فرزدق ایک بڑے شاعر مشہور ہین اُنکے والد کا نام غالب اور والدہ کا نام لیلیٰ بنت حابس خواہر اقرع بن حابس ہے اُنکے والد کے مناقب و محامد معروف مشہور ہین بعض کا ذکر ابن خلکان نے کیا ہے اور اُن کا حال خوب لکھا ہے اُنہون نے سلیمان بن عبد الملک کو قصیدۂ میمیہ سنایا اوسکے بعض اشعار مین ذکر زنا کا تھا اوسپر سلیمان نے کہا کہ تو نے میرے روبرو زنا کا اقرار کیا اور مین امام ہون تجھپر حد قائم کرنا ضرور ہے فرزدق نے کہا ای امیر المؤمنین آپنے مجھپر کہان سے حد واجب فرمائی سلیمان نے کہا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے الزانیۃ والزانی فاجلدوا کل واحد منہما مائۃ جلدۃ فرزدق نے کہا کہ اللہ کی کتاب نے تو مجھسے باین قول حد کو دفع کر دیا ہے والشعراء یتبعہم الغاوون الم تر انہم فی کل واد یہیمون وانہم یقولون مالا یفعلون سو مینے وہ بات کہی ہے جو نہین کی سلیمان نے تبسم کیا اور کہا تیرے لئے لائق تر ہے حکایت محمد بن حبیب نے کہا کہ ولید بن عبد الملک منبر پر چڑھا ناقوس کی آواز سنی کہا یہ کیا ہے لوگون نے کہا کہ بیعہ ہے ولید نے اوسکی ہدم کا حکم دیا اور کچھ خود اپنے ہاتھ سے گرایا پھر لوگ بھی گرانے لگے آخرش شاہ روم نے ولید کو لکھا کہ اس بیعی کو اون لوگون نے برقرار رکھا جو تجھسے پہلے تھے سو اگر اونہون نے اچھا کیا تو تو نے خطا کی اور اگر تو نے اچھا کیا تو اونہون نے خطا کی ولید نے کہا اسکا جواب کون دیتا ہے لوگون نے کہا کہ فرزدق پس فرزدق نے طرف اوسکے یہ آیت کریمہ لکھی وداؤد وسلیمان اذ یحکمان فی الحرث اذ نفشت فیہ غنم القوم وکنا لحکمہم شاہدین ففہمناہا سلیمان وکلا آتیناہ حکما وعلما الآیۃ اس قسم کے اخبار بہت کچھ ہین دکی وفات بصرے مین سنہ ۱۱۰ھ کو چالیس دن پہلے جریر سے ہوئی کسی نے کہا اسّی دن پہلے ابن جوزی نے کتاب شذور العقود مین لکھا ہے کہ دونون سنہ ۱۱۱ھ مین مرے عسکری نے کہا کہ فرزدق حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے ملے ہین سنہ ایک سو دس یا بارہ یا چودہ مین وفات پائی حکایت مبرد نے کتاب کامل مین ذکر کیا ہے کہ حضرت حسن بصری رضی اللہ عنہ اور فرزدق ایک

جنازے مین ملے فرزدق نے حضرت حسن سے کہا اے ابوسعید کیا آپ جانتے ہین کہ لوگ کیا کہتے ہین وہ کہتے ہین کہ اس جنازے مین خیر الناس وشر الناس جمع ہوئے ہین حضرت حسن نے فرمایا ہرگز یون نہین ہے نہ تو اونکا خیر ہی ہے اور نہ اونکا شر ہے ولیکن تونے اس دن کے لئے کیا تیار کیا ہے کہا شہادۃ ان لا الہ الا اللہ وان محمداً رسول اللہ ساٹھ برس سے مینے تیار کر رکھی ہے بعض تمیم والون کا یہ زعم ہے کہ فرزدق کو خواب مین دیکھا اوسنے پوچھا کہ تمہارے رب نے تمہارے ساتھ کیا کیا کہا مجھے بخشدیا پوچھا کس سبب سے کہا بسبب اوس کلمے کے جسکا مینے حسن سے نزاع کیا تھا فرزدق بفتح فا و را و سکون زای و فتح دال مہملہ اور بعد اوسکے قاف ہے یہ انکا لقب ہے ابن قتیبہ کا کلام اس لقب کے وجہ مین مختلف ہے ادب الکاتب مین یون کہا ہے کہ فرزدق قطعات آرد سرشتہ کو کہتے ہین واحد اسکا فرزدقہ ہے یہ لقب انکا اسلئے ہوا کہ یہ صاف چہرہ نہ تھے اور کتاب طبقات الشعراء مین اور وجہ بیان کی ہے صحیح تر یہی وجہ ہے کیونکہ انکے چہرے مین چیچک نکلی تھی پھر اوس سے اچھے ہو گئے پس انکا چہرہ چیچک زدہ رہگیا کذا فی ابن خلکان رحمہ اللہ تعالیٰ ؎

ترجمہ باجی رحمہ اللہ تعالیٰ

ابوالولید سلیمان بن خلف بن سعد بن ایوب بن وارث التجیبی المالکی الاندلسی الباجی یہ منجملہ علمائے وحفاظ اندلس کے ہین شرق اندلس مین سکونت کی اور ۴۲۶ھ یا اسکے قریب مشرق کی طرف سفر کیا مکہ معظمہ مین ہمراہ ابوذر ہروی کے تین برس اقامت فرمائی اس مدت مین چار حج کئے پھر بغداد کی طرف رحلت کی یہان تین برس مقیم رہے فقہ کا درس دیتے اور حدیث شریف پڑھتے تھے یہان سادات علماء کی ملاقات کی جیسے ابوالطیب طبری فقیہ شافعی اور شیخ ابو اسحٰق شیرازی صاحب مہذب سال بھر موصل مین ہمراہ ابو جعفر سمنانی کی اقامت کی اونپر درس فقہ کا کرتے تھے انکی اقامت مشرق مین قریب تیرہ برس کے تھی انہون نے حافظ ابوبکر خطیب سے روایت کی اور خطیب نے انسے بھی روایت کی خطیب کہتے ہین ابوالولید باجی نے مجھے یہ شعر اپنے سنائے ؎

اذا کنت اعلم علما یقینا	بان جمیع حیاتی کساعۃ

فلم لا اکون ضنینا بہا		واجعلها فی صلاح وطاعہ	

بہت سی کتابین تصنیف کین منجملہ اونکے یہ کتب ہین کتاب المنتقی کتاب احکام الفصول فی احکام الاصول کتاب التعدیل والتجریح فیمن روی عنہ البخاری فی الصحیح وغیر ذالک یہ ایک امام ہین ائمہ مسلمین سے کہتے تھے کہ مینے ابوذر عبد بن احمد ہروی کو کہتے سنا ہے کہ لو صحت الاجازۃ لبطلت الرحلۃ یہ پہر اندلس کی طرف لوٹ آئے اور وہان متولی قضا ہوئے یہ بہی کہا ہے کہ قضای حلب کے بہی متولی ہوئے تہے واللہ اعلم انکی ولادت روز سہ شنبہ نصف ذی قعدہ ۴۰۳ھ کو بدینہ بطلیوس مین ہوئی اور مریہ مین شب پنجشنبہ کو درمیان عشائین کے ۱۹ رجب ۴۷۴ھ کو وفات پائی اور رباط مین کنارۂ دریا پر مدفون ہوئے اور اونکے فرزند قاسم نے انپر نماز پڑہی ابو عمر بن عبد البر صاحب کتاب استیعاب نے انسے اخذ کیا ہے درمیان انکے اور درمیان ابو محمد بن حزم ظاہری کے مجالس و مناظرات و فصول ہوئے اوسکی شرح مین طول ہے باجی بفتح بای موحدہ اور بعد الف کے جیم یہ نسبت ہے طرف باجہ کے یہ ایک شہر ہے اندلس مین یہان ایک اور باجہ ہے اور وہ ایک شہر ہے افریقیہ مین اور ایک اور باجہ ہے وہ ایک قریہ ہے قرای اصبہان سے

کذا فی ابن خلکان ۔

ترجمۂ اسحق بن راہویہ رحمہ اللہ تعالیٰ

ابو یعقوب اسحق بن ابی الحسن ابراہیم بن مخلد بن ابراہیم بن عبد اللہ بن مطر بن عبید اللہ بن غالب بن عبد الوارث بن عبید اللہ بن عطیہ بن مرۃ بن کعب بن ہمام بن اسد بن مرۃ بن عمرو بن حنظلۃ بن مالک بن زید مناۃ بن تمیم بن مرۃ الحنظلی المروزی المعروف بابن راہویہ جامع حدیث و فقہ و ورع اور ایک امام ائمۂ اسلام کے تہے دارقطنی نے انکا ذکر اون لوگون مین کیا ہے جنہون نے شافعی رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے بیہقی نے انکا شمار اصحاب شافعی مین کیا ہے انہون نے مسئلۂ جواز بیع دور مکۂ معظمہ مین شافعی سے مناظرہ کیا تہا شیخ فخر الدین رازی نے اوس مجلس کی صورت کا جو درمیان اونکے جاری ہوئی تہی اپنی کتاب مین استیفا کیا ہے جسکا نام مناقب الامام الشافعی رکہا ہے جب اسحق نے امام شافعی کے فضل کو پہچان لیا تو اونکی کتابون کو لکہا اور مصر مین اونکی مصنفات کو جمع کیا امام احمد رضی اللہ

عنہ نے فرمایا ہے کہ اسحق ہمارے نزدیک ایک امام ہین ائمہ مسلمین سے وما عبر الجسر افقہ من اسحق یعنی پل سے
کسی نے گذر نہین کیا کہ فقیہ تر ہو اسحق سے اسحق نے فرمایا ہے کہ مین ستر ہزار حدیثین یاد رکہتا ہون اور
ایک لاکہہ حدیثون کے ساتہہ مذاکرہ کرتا ہون مینے کبہی کوئی چیز نہین سنی مگر اوسکو یاد کر لیا اور نہ کسی
چیز کو حفظ کیا پہر مین اوسکو بہولا ہون انکا ایک مسند مشہور ہے انہون نے حجاز و عراق و یمن و شام کی
کی طرف سفر کیا اور سفیان بن عیینہ اور جو لوگ اونکے طبقے مین تہے اونسے سنا بخاری و مسلم و ترمذی
انسے سماعت رکہتے ہین انکی ولادت سنہ یکصد و شصت و یک یا شصت و سہ یا شصت و شش مین
ہوئی آخر عمر مین نیسابور جا بسے تہے اور شب پنجشنبہ نصف شعبان یا روز یکشنبہ یا شنبہ سنہ دو صد و سی
و ہشت یا سی و ہفت یا سی کو وفات پائی رحمہ اللہ تعالی راہویہ بفتح را مہملہ و ہای ساکنہ بعد الف
پہر واو مفتوحہ اور بعد اوسکے یای تحتانیہ ساکنہ اور بعد اوسکے ہای ساکنہ انکے والد ابو الحسن ابراہیم
کا لقب ہے وجہ اس لقب کی یہ ہے کہ یہ مکے کی راہ مین پیدا ہوئے طریق کو فارسی مین راہ کہتے ہین
اور رویہ کے معنی وُجد کے ہین یعنے یہ راہ مین پائے گئے راہویہ کو بضم ہا و سکون واو و فتح یای
بہی کہا ہے **حکایت** اسحق رحمہ اللہ فرماتے ہین کہ عبد اللہ بن طاہر امیر خراسان نے مجہسے کہا
کہ تجہے ابن راہویہ کیون کہتے ہین اور اسکے کیا معنی ہین اور آیا تو مکروہ رکہتا ہے کہ تیرے واسطے
یہ کہا جائے مینے کہا ای امیر تم جان لو کہ میرے والد راہ مین پیدا ہوئے تو مراوزہ نے اونکو راہوی
کہا اس سبب سے کہ وہ راہ مین پیدا ہوئے تہے میرے والد اسکو مکروہ رکہتے تہے رہا مین سو اسکو مکروہ
نہین رکہتا ہون کذا فی ابن خلکان رحمہ اللہ

ترجمہ ابو الحسن اشعری رحمہ اللہ تعالی

ابو الحسن علی بن اسمعیل بن ابی بشر اسحق بن سالم بن اسمعیل بن عبد اللہ بن موسی بن بلال بن ابی بردہ عامر
بن ابی موسی الاشعری صاحب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یہ صاحب اصول اور قائم بنصرت
مذہب سنت ہین انہین کی طرف طائفہ اشعریہ منسوب ہے انکی تعریف مین طول کرنے سے انکی شہرت
مغنی ہے قاضی ابو بکر باقلانی رحمہ اللہ انکے مذہب کے ناصر اور انکے اعتقاد کے مؤید ہین یہ ایام جمع مین

ابو اسحق مروزی فقیہ شافعی کے حلقے مین اندر جامع منصور کے جو کہ بغداد مین ہے بیٹھا کرتے تھے انکی ولادت سنہ دو صد و ہفتاد یا شصت کو بصرہ مین ہوئی اور سنہ سہ صد اور کچھ اوپر تیس یا سنہ سہ صد و بست و چہار یا سنہ سی کو بغداد مین ناگہان وفات پائی حکاہ ابن الہمذانی فی ذیل تاریخ الطبری اور درمیان کرخ و باب بصرہ کے مدفون ہوئے رحمہ اللہ تعالیٰ اشعری بفتح ہمزہ و سکون شین معجمہ و فتح عین مہملہ اور بعد اوسکے را رمہملہ نسبت ہے طرف اشعر کے او نام اشعر کا نبت بن ادد بن زید بن یشجب ہے اشعر کہنے کی یہ وجہ ہے کہ اونکو اونکی مان نے جنا اس حال مین کہ اونکے بدن پر بال تھے سمعانی نے اسی طرح کہا ہے واللہ اعلم حافظ ابوالقاسم ابن عساکر نے انکے مناقب مین ایک مجلد تصنیف کیا ہے ابوالحسن اشعری اول معتزلی تھے پھر قول بالعدل اور خلق قرآن سے بصرے کی جامع مسجد مین جمعے کے دن توبہ کی کرسی پر چڑھے اور بآواز بلند ندا کی کہ جس شخص نے مجھے پہچانا سو اوسنے پہچان لیا اور جسنے مجھے نہین پہچانا تو مین خود کو اوسے پہچنواتا ہون مین فلان فلان کا بیٹا ہون مین خلق قرآن کا قائل تھا اور اس بات کا کہ ابصار اللہ تعالیٰ کو نہین دیکھین گے اور افعال شر کے مین خود کرتا ہون مین تائب ہون یکسو ہون معتقد ہون رد کا معتزلہ پر اور اونکے فضائح و معائب کا نکالنے والا ہون انکی طبیعت مین خوش طبعی دل لگی تھی انکی کتابین یہ ہین کتاب اللمع کتاب الموجز کتاب ایضاح البرہان کتاب التبیین عن اصول الدین کتاب الشرح والتفصیل فی الرد علی اہل الافک والتضلیل انکی اور کتب ہین ملاحدہ وغیرہ کی رد مین جیسے معتزلہ و رافضہ و جہمیہ و خوارج اور سائر اصناف مبتدعین ودفن فی مشرع الزوایا فی تربۃ الی جانبہا مسجد و بالقرب منہ حمام وہو عن یسار المار من السوق الی دجلۃ وکان یاکل من غلۃ ضیعۃ وقفہا جدہ بلال بن ابی بردۃ بن ابی موسیٰ علی عقبہ وکانت نفقتہ فی کل یوم سبعۃ عشر درہما ہکذا قالہ الخطیب قال ابوبکر الصیرفی کانت المعتزلۃ قد رفعوا رؤسہم حتی اظہر اللہ الاشعری فجحرہم فی اقماع السمسم وقال ابو محمد علی بن حزم الاندلسی ان اباالحسن لہ من التصانیف خمسۃ وخمسون تصنیفا کذا فی ابن خلکان +

ترجمۂ ابن عدی صاحب کامل رحمہ اللہ تعالیٰ

عبداللہ بن عدی الجرجانی ابو احمد احد الائمہ مرزا محمد بدخشی رحمہ اللہ نے تراجم الحفاظ مین لکھا ہے

ابواحمد عبداللہ بن عدی بن عبداللہ بن محمد الجرجانی المعروف بابن القطان الحافظ من اہل جرجان یہ اپنے زمانے کے حافظ تھے مابین اسکندریہ سے سمرقند تک شہرون کا سفر کیا اور شیوخ کو پایا ابوعبدالرحمن احمد بن شعیب نسائی علی بن سعید رازی قاسم بن عبداللہ اخمیمی قاسم بن زکریا مطرز اور ایک خلق سے ملے اونکے ذکر مین طول ہے حاکم ابوعبداللہ حافظ ابوالقاسم حمزہ بن یوسف سہمی ابوبکر احمد بن حسن جبری وغیرہم نے اِنسے روایت کی انہون نے اول حدیث لکھی جرجان مین سنہ ۲۹۰ ہجری کو احمد بن حفص وغیرہ سے اور سنہ ۲۹۷ مین عراق وشام ومصر کی طرف رحلت کی معرفت ضعفاء محدثین مین ایک کتاب بقدر ساٹھہ جزو کے تصنیف کی اوسکا نام کامل رکھا اور احادیث مالک بن انس واوزاعی وسفیان ثوری وشعبہ واسمعیل بن ابی خالد اور ایک جماعت مقلین کو جمع کیا اور کتاب مزنی پر ایک کتاب تصنیف کی اوسکا نام انتصار رکھا یہ حافظ متقن تھے اِنکے وقت مین اِنکا مثل نہ تھا تفرد بالاحادیث وقد کان وهب احادیث لم ینفرد بها لبنیه عدی وابی زرعة ومنصور تفردوا بروایتها عن ابیهم وابنه عدی سکن سجستان الی ان مات بها وحدث بها حمزہ بن یوسف سہمی کہتے ہین کہ مینے دارقطنی سے اس بات کا سوال کیا کہ ضعفاء محدثین مین ایک کتاب تصنیف کرین تو کہا کیا تیرے پاس کتاب ابن عدی نہین ہے مینے کہا ہان ہے کہا اسمین اوسپر زیادہ نہین ہوسکتی ہے اِنکی ولادت روز شنبہ غرہ ذی قعدہ سنہ دوصد وہفتاد وہفت مین ہوئی اور یہ وہی سال ہے جسمین ابوحاتم رازی نے وفات پائی اور غرہ جمادی الآخرہ سنہ سہ صد وشصت وپنج کو جرجان مین انتقال کیا ابوبکر اسماعیلی نے اونپر نماز پڑھی پہلوی مسجد کرزن وبرہ جانب راست قبلہ مین دفن ہوئے مینے اونکی قبر کی زیارت کی ہے انتہے مرزا بدخشی رحمہ اللہ کہتے ہین کہ ذہبی وابن ناصرالدین نے طبقات حفاظ مین اِنکا ذکر کیا ہے

رحمہ اللہ تعالی

ترجمہ ابن بطہ رحمہ اللہ تعالی

عبیداللہ بن محمد بن محمد بن حمدان العکبری المعروف بابن بطہ ذکرہ السمعانی فی نسبة البطی وقال بفتح الباء الموحدة والطاء المشددة المکسورة ہذہ النسبة الی البطة وہو لقب لبعض اجداد المنتسب الیہ اوروہ ابوعبداللہ

عبید اللہ بن محمد بن محمد بن حمدان بن بطۃ العکبری البطی اہل عکبرا سے ہیں امام فاضل عالم بحدیث و فقہ محدث
تھے حدیث کا بہت کچھ سماع کیا اور ایک جماعت عراق سے سنا فقہا حنابلہ سے تھے تصانیف حسنہ مفیدہ تصنیف
کئے ابو القاسم بغوی و ابو محمد بن صاعد و ابو بکر بن عبد اللہ بن زیاد نیسابوری و ابو طالب احمد بن نصر حافظ و
ابو ذر بن باغندی و ایک جماعت کثیرہ عراقیین و غربا سے حدیث کی بصرہ و شام وغیرہ بلاد کی طرف بہت
سفر کیا ابو الفتح محمد بن ابی الفوارس حافظ و ابو علی حسن بن شہاب عکبری و عبد العزیز بن علی ازجی و ابراہیم
بن عمر برمکی اور ایک جماعت نے سوائے انکے اہل بلد و غربا رحمہم اللہ نے روایت کی نقل کیا ہے کہ جب وقت
یہ سفر سے لوٹ کر آئے تو چالیس برس اپنے گھر میں چھپے رہے ان برسوں میں سے کسی دن کسی
بازار میں دیکھے نہیں گئے اور نہ انکو سوای روز فطر و اضحی کے مفطر دیکھا امر بالمعروف بہت کرتے
تھے جس منکر کی انکو خبر پہونچی اوسکو متغیر ہی کر دیا و تکلم ابو الحسن الدارقطنی فی سماعہ کتاب
السنن لرجاء بن المرجا فان ابن بطۃ کان یرویھا عن حفص بن عمر الاردبیلی وحکی
ابن حفص ان اباہ لم یسمع من رجاء شیئاً وکان یصغر عن السماع عنہ وتکلموا فی
روایتہ عن ابی القاسم البغوی المعجم ایضاً ومات بعکبرا فی المحرم سنۃ سبع وثمانین
وثلثمائۃ ودفن یوم عاشوراء قلت وزرت قبرہ بعکبرا انتہی کلامہ فی نسبۃ البطی ثم
اعاد ذکرہ فی نسبۃ الحنبلی وقد مر تحقیقھا فی ترجمۃ الامام احمد بن محمد بن حنبل
فقال واشتھر بھذہ النسبۃ جماعۃ منھم ابو عبد اللہ عبید اللہ بن محمد بن محمد
بن حمدان بن بطۃ العکبری الحنبلی من اھل عکبرا صنف التصانیف وکان فاضلا
زاھدا حدث عن ابی القاسم البغوی وابی بکر بن ابی داؤد روی عنہ ابو محمد
الحسن بن علی الجوھری وابو اسحق ابراھیم بن احمد البرمکی وغیرھما انتھی قال
المرزا البدخشی فی تراجم الحفاظ ذکرہ ابن ناصر الدین فی طبقات الحفاظ ولم
یذکرہ الذھبی رحمہ اللہ تعالی

ترجمہ عقیلی صاحب کتاب الضعفاء رحمہ اللہ تعالیٰ

محمد بن عمرو بن موسی العقیلی المکی ابو جعفر احد الائمة ذکره السمعانی فی
نسبة العقیلی وقال بضم العین المهملة وفتح القاف وسکون الیاء المنقوطة باثنتین
من تحتها وفی آخرها اللام هذه النسبة الی عقیل بن کعب بن عامر بن ربیعة بن
عامر بن صعصعة بن معاویة بن بکر ثم ذکر فیمن ذکر من المشهورین بهذه النسبة
صاحب الترجمة فقال وابو جعفر محمد بن عمرو بن موسی العقیلی الحافظ قال
ابو الفضل المقدسی هو منسوب الی عقیل انتهی ولم یزد علی هذا قال المرزا محمد
البدخشی فی تراجم الحفاظ هو صاحب کتاب الضعفاء وکان من الحفاظ الکبار
روی عن ابی عبد الرحمن النسائی والحسن بن الطیب البلخی وزکریا الساجی وعلی بن
عبد العزیز البغوی واحمد بن علی الابار ومحمد بن اسماعیل الصائغ ومحمد بن موسی
البلخی واسحق الدبری وخلق روی عنه ابو بکر بن المقری ومحمد بن نافع الخزاعی
ومسلمة بن قاسم وطائفة مات سنة اثنتین وعشرین وثلثمائة ارخها الذهبی
وابن ناصر الدین وذکراه فی طبقات الحفاظ رحمه الله تعالی ۔

ترجمہ مالینی رحمہ اللہ تعالیٰ

احمد بن محمد بن احمد بن عبد الله الهروی ابو سعد المالینی ذکره فی نسبة المالینی
وقال بالمیم والیاء المنقوطة من تحتها باثنتین بعد اللام المکسورة وفی
آخرها النون هذه النسبة الی مالین وهی اسم موضعین احدهما قری مجتمعة
علی فرسخین من هراة یقال لجمیعها مالین واهل هراة یقولون مالان ومالین ایضا
من قری باخرز فاما ابو سعد احمد بن محمد بن احمد بن عبد الله بن حفص بن
الخلیل الانصاری الصوفی المالینی فمن مالین هراة کان احد الرحالین فی طلب
الحدیث والمکثرین منه کتب الحدیث ببلاد خراسان ثم خرج الی الرحلة وطاف

مابين الشاش الى الاسكندرية وادرك المشائخ وسمع الحديث وسمع منه وكان فاضلا عالما صوفيا ورعا متخلقا باحسن الاخلاق سمع اباعمرو واسماعيل بن نجيد السلمى وابا احمد عبدالله بن عدى الحافظ وابابكر احمد بن ابراهيم الاسمعيلى وابا محمد الحسن بن رشيق العسكرى وابابكر محمد بن عدى بن زهر المنقرى وابا القاسم تمام بن محمد عبدالله الحافظ الدمشقى وجماعة كثيرة روى عنه ابوبكر احمد بن الحسين البيهقى وابوبكر احمد بن على بن ثابت الخطيب وابو القاسم عبدالرحمن بن محمد الذكوانى وابوعبدالله الحسين بن احمد بن طلحة النعالى وكان سمع وكتب من الكتب الطوال والمصنفات الكبار ما لم يكن عند احد وذكره مشيهو رمدون فى الكتب ومات بمصر فى شوال سنة اثنتى عشرة واربع مائة انتهى قال المرزا محمد البدخشى فى تراجم الحفاظ ذكره الذهبى وابن ناصر الدين فى طبقات الحفاظ +

ترجمۂ ابوعمرو احمد بن محمد نیسابوری رحمہ اللہ تعالیٰ

۱۶۶

قال فى تراجم الحفاظ احمد بن محمد بن عمرو النيسابورى ابوعمرو الخفاف ذكره فى نسبة الخفاف وقال بفتح الخاء المعجمة وتشديد الفاء الاولى هذه الحرفة لعمل الخفاف التى تلبس ثم ذكر جماعة من المشهورين بهذه الحرفة الى ان قال وابوعمرو احمد بن محمد بن عمرو الخفاف من اهل نيسابور كان من الحفاظ يروى عن ابى زرعة حدث عنه عبدالله بن عدى الحافظ انتهى ولم يورخ وفاته +

ترجمۂ ابوبکر برقانی رحمہ اللہ تعالیٰ

۱۶۷

احمد بن محمد بن احمد بن غالب الخوارزمى ابوبكر البرقانى احد الائمة ذكره فى نسبة البرقانى وقال بفتح الباء المنقوطة بواحدة وسكون الراء المهملة وفتح القاف وفى آخرها النون هذه النسبة الى قرية من قرى كاث بنواحى خوارزم خربت اكثرها وصارت مزرعة والمشهور بهذه النسبة ابوبكر احمد بن محمد بن احمد

بن غالب البرقانی الخوارزمی الفقیه الحافظ الادیب الشاعر کانت له معرفة تامة بالحدیث
جمع المجموع وتلمذ فی الحدیث لابی الحسن الدارقطنی ببغداد ولابی بکر الاسمعیلی
بجرجان وکان سمع بخوارزم ابا العباس احمد بن محمد بن حمدان النیسابوری
وبها وعبد الله بن عمر بن علك الجوهری وبهراة ابا الفضل بن حمدویة الهروی
وبنیسابور ابا عمرو محمد بن احمد حمدان الحیری وباسفرائن ابا اسمعیل بشر بن احمد
الاسفرائنی وبجرجان ابا بکر احمد بن ابراهیم الاسمعیلی وببغداد ابا علی محمد
بن احمد بن الحسن ابن الصواف وغیرهم من الشیوخ وغیرها من البلاد وروی عنه
ابو بکر احمد بن علی بن ثابت الخطیب الحافظ وابو یعلی محمد بن احمد العبدی
البصری وابو اسحق ابراهیم بن علی بن یوسف الشیرازی وابو الفضل محمد بن
عبد السلام الانصاری وابو المعالی ثابت بن بندار المقری وابو مسعود سلیمان
بن ابراهیم الحافظ وخلق ذکره الخطیب ابو بکر الحافظ فی تاریخ بغداد وقال سمع
ببلده وورد بغداد وسمع بها ثم خرج الی جرجان وکتب باسفرائن وسمع فی
بلاد أخر من خلق یطول ذکرهم ثم عاد الی بغداد فاستوطنها وحدث بها
وکتبنا عنه وکان ثقة ورعا متقنا مثبتا فهما لم نر فی شیوخنا اثبت منه
حافظا للقرآن عارفا بالفقه له حظ من علم العربیة کثیر الحدیث حسن الفهم
له والبصیرة فیه وصنف مسندا ضمنه ما اشتمل علیه صحیح البخاری ومسلم
وجمع ولم یقطع التصنیف الی حین وفاته کان حریصا علی العلم منصرف الهمة
الیه وسمعته یوما یقول لرجل من الفقهاء معروف بالصلاح وقد حضر عنده
ادع الله ان ینزع شهوة الحدیث من قلبی فان حبه قد غلب علی فلیس لی اهتمام
فی اللیل والنهار الا به وکانت ولادته فی آخر سنة ست وثلاثین وثلثمائة ووفاته
اول یوم من رجب سنة خمس وعشرین واربعمائة ببغداد ودفن فی مقبرة

الجامع انتہی قال فی تراجم الحفاظ ذکرہ الذہبی وابن ناصر الدین فی طبقات الحفاظ

ترجمۂ ابو بکر البرقی رحمہ اللہ تعالی

۱۶۸

احمد بن عبد اللہ بن عبد الرحیم المصری ابو بکر المعروف بابن البرقی ذکرہ فی نسبۃ البرقی وقال بفتح الباء المنقوطہ بواحدۃ وسکون الراء بعدہا القاف ہذہ النسبۃ الی برقۃ وہی بلدۃ من اعمال المغرب ثم ذکر جماعۃ من المنسوبین الیہا الی ان قال وابو بکر احمد بن عبد اللہ بن عبد الرحیم بن سعید بن زرعۃ البرقی مولی بنی زہرۃ حدث عن عبد الملک بن ہشام وعمرو بن ابی سلمۃ وسعید بن ابی مریم واسد بن موسی وابی صالح کاتب اللیث وغیرہم وکان ثقۃ ثبتا توفی فی شہر رمضان سنۃ سبعین ومائتین فجاءۃ ضربتہ دابۃ فی سوق الدواب انتہی قال البدخشی رحمہ اللہ تعالی ذکرہ الذہبی وابن ناصر الدین فی طبقات الحفاظ +

ترجمۂ زمخشری صاحب کشاف

۱۶۹

ابو القاسم محمود بن عمر بن محمد بن عمر الخوارزمی الزمخشری الامام الکبیر فی التفسیر والحدیث والنحو واللغۃ وعلم البیان کان امام عصرہ من غیر مدافع تشد الیہ الرحال فی فنونہ اخذ الادب عن ابی منصور نصر وصنف التصانیف البدیعۃ منہا الکشاف فی تفسیر القرآن العزیز لم یصنف قبلہ مثلہ والمحاجاۃ بالمسائل النحویۃ والمفرد والمرکب فی العربیۃ والفائق فی تفسیر الحدیث واساس البلاغۃ فی اللغۃ وربیع الابرار ونصوص الاخبار ومتشابہ اسامی الرواۃ والنصائح الکبار والنصائح الصغار وضالۃ الناشد والرائض فی علم الفرائض والمفصل فی النحو وقد اعتنی بشرحہ خلق کثیر والاموذج فی النحو والمفرد والمؤلف فی النحو ورؤس المسائل فی الفقہ وشرح ابیات سیبویہ والمستقصی فی امثال العرب وصمیم العربیۃ وسوائر الامثال وديوان التمثیل وشقائق النعمان فی حقائق النعمان وشافی العی من کلام الشافعی

رضی الله عنه والقسطاس فی العروض ومعجم الحدود والمنهاج فی الاصول ومقدمة الادب وديوان الرسائل وديوان الشعر والرسالة الناصحة والامالی فی کل فن وغير ذلك وکان شرع فی تاليف المفصل فی غرة شهر رمضان سنة ثلاث عشرة وخمسمائة و فرغ منه فی غرة المحرم سنة خمس عشرة وخمسمائة وکان قد سافر الی مكة حرسها الله تعالى وجاور بها زمانا فصار يقال له جار الله لذلك وکان هذا الاسم علما عليه قال ابن خلكان وسمعت من بعض المشائخ ان احد رجليه کانت ساقطة وانه کان يمشی فی جاون خشب وکان سبب سقوطها انه کان فی بعض اسفاره ببلاد خوارزم اصابه ثلج کثير وبرد شديد فی الطريق فسقطت منه رجله و انه کان بيده محضر فيه شهادة خلق کثير ممن اطلعوا علی حقيقة ذلك خوفا من ان يظن من لم يعلم صورة الحال انها قطعت لريبة والثلج والبرد کثيرا ما يؤثر فی الاطراف فی تلك البلاد فتسقط خصوصا خوارزم فانها فی غاية البرد ولقد شاهدت خلقا کثيرا ممن سقطت اطرافهم بهذا السبب فلا يستبعده من لا يعرفه ورأيت فی تاريخ بعض المتاخرين ان الزمخشری لما دخل بغداد واجتمع بالفقيه الحنفی الدامغانی سأله عن سبب قطع رجله فقال دعاء الوالدة وذلك انی كنت فی صبای امسكت عصفورا وربطته بخيط فی رجله فافلت من يدی فادركته وقد دخل فی خرق فجذبته فانقطعت رجله فی الخيط فتالمت والدتی لذلك و قالت قطع الله رجلك الابعد کما قطعت رجله فلما وصلت الی سن الطلب رحلت الی بخارے لطلب العلم فسقطت عن الدابة فانكسرت رجلی وعملت علی عملا اوجب قطعها والله اعلم بالصحة وکان الزمخشری المذکور معتزلی الاعتقاد متظاهرا به حتی نقل عنه انه کان اذا قصد صاحبا له واستاذن عليه فی الدخول يقول لمن ياخذ له الاذن قل له ابو القاسم المعتزلی بالباب واول ما صنف کتاب الكشاف

ای من التصنيف

كتب استفتاح الخطبة الحمد لله الذي خلق القرآن فيقال انه قيل له متى تركته على
هذه الهيئة هجره الناس لا يرغب احد فيه فغيره ليقول له الحمد لله الذي جعل
القرآن وجعل عندهم بمعنى خلق والبحث في ذلك يطول ورايت في كثير من النسخ
الحمد لله الذي انزل القرآن وهذا اصلاح الناس لا اصلاح المصنف وكان الحافظ ابو الطاهر
احمد بن محمد السلفي قد كتب اليه من الاسكندرية وهو يومئذ مجاور بمكة
حرسها الله تعالى يستجيزه في مسموعاته ومصنفاته فرد جوابه بما لا يشفي الغليل
فلما كان في العام الثاني كتب اليه ايضا مع الحجاج استجازة اخرى اقترح فيها
مقصوده ثم قال في آخرها ولا يحوج ادام الله توفيقه الى المراجعة فالمسافة
بعيدة وقد كاتبته في السنة الماضية فلم يجب بما يشفي الغليل وله في ذلك
الاجر الجزيل فكتب اليه الزمخشري جوابه ولولا خوف التطويل لكتبت الاستدعاء
والجواب لكن نقتصر على بعض الجواب وهو ما مثلي مع اعلام العلماء الا كمثل السهى مع مصابيح السماء والجهام
الصفر من الرهام مع الغوادي الغامرة للقيعان والاكام والسكيت المخلف مع
خيل السباق والبغاث مع الطير العتاق وما التلقيب بالعلامة الا شبه الرقم
بالعلامة والعلم مدينة احد بابيها الدراية والثاني الرواية وانا في كلا البابين
ذو بضاعة مزجاة ظلي فيه اقلص من ظل حصاة اما الرواية فحديثة الميلاد
قريبة الاسناد لم تستند الى علماء نحارير ولا الى اعلام مشاهير واما الدراية فثمد
لا يبلغ افواها وبرض ما يبل شفاها ثم كتب بعد هذا ولا يغرنكم قول فلان فيّ
ولا قول فلان وعدد جماعة من الشعراء والفضلاء مدحوه بمقاطيع من الشعر و
اوردها كلها ولا حاجة الى الاتيان بها هاهنا فلما فرغ من ايرادها كتب فان
ذلك اغترار منهم بالظاهر المموه وجهل بالباطن المشوه ولعل الذي غرهم
مني ما رأوا من حسن النصح للمسلمين وتبليغ الشفقة على المستفيدين وقطع المطامع

عنهم وافادة المبارّ والصنائع عليهم وعزّة النفس والربء بها عن السفاسف الدنيات والاقبال على خويصتي والاعراض عما لا يعنيني فجللت في عيونهم وغلطوا في ونسبوني الى مالست منه في قبيل ولا دبير وما انا فيما اقول بها ضم نفسي كما قال الحسن البصري رحمه الله تعالى في قول ابي بكر الصديق رضي الله عنه وليتكم ولست بخيركم ان المومن ليهضم نفسه وانما صدقت الفاحص عني وعن كنه روايتي ودرايتي ومن لقيت واخذت عنه وما ابلغ علمي وقصارى فضلي واطلعته طلع امري وافضيت اليه بخبيئة سري والقيت اليه عجري وبجري واعلمته نجمي وشجري واما المولد فقرية مجهولة من قرى خوارزم تسمى زمخشر وسمعت ابي رحمه الله تعالى يقول اجتاز بها اعرابي فسأل عن اسمها واسم كبيرها فقيل له زمخشر فقال لا خير في شر ورد ولم يلمم بها ووقت الميلاد شهر الله الاصم في عام سبع وستين واربعمائة والله المحمود والمصلي على محمد وآله وصحبه هذا آخر الاجازة وقد اطال الكلام فيها ولم يصرح له بمقصوده فيها وما اعلم هل اجازه بعد ذلك ام لا وبيني وبينه في الرواية شخص واحد فانه اجاز زينب بنت الشعري ولي منها اجازة ثم ذكر ابن خلكان من نظمه الرائق وشعره الفائق الى ان قال ومما انشده لغيره في كتابه الكشاف عند تفسير قوله تعالى في سورة البقرة ان الله لا يستحي ان يضرب مثلا ما بعوضة فما فوقها فانه قال

انشدت لبعضهم ؎

يا من يرى مد البعوض جناحها		في ظلمة الليل البهيم الاليل
ويرى مناط عروقها في نحرها		والمخ في تلك العظام النحل
اغفر لعبد تاب عن فرطاته		ما كان منه في الزمان الاول

وكان بعض الفضلاء قد انشدني هذه الابيات بمدينة حلب وقال ان الزمخشري المذكور اوصى ان تكتب هذه الابيات على لوح قبره ثم انشدني الفاضل الرئيس

بيتين وذكران صاحبهما اوصى ان يكتبا على قبره وهما ؎

الهى قد اصبحت ضيفك فى الثرى	وللضيف حق عند كل كريم
فهب لى ذنوبى فى قراى فانها	عظيم ولا يقرى بغير عظيم

واخبرنى بعض الاصحاب انه راى بجزيرة سواكن تربة ملكها عز الدولة ريحان وعلى قبره مكتوب

يا ايها الناس كان لى امل ؎	قصر بى عن بلوغه الاجل
فليتق الله ربه رجل	امكنه قبل موته العمل
ما انا وحدى نقلت حيث ترى	كل الى ما نقلت ينتقل

وكانت ولادة الزمخشرى يوم الاربعاء السابع والعشرين من شهر رجب سنة سبع و ستين واربعمائة بزمخشر وتوفى ليلة عرفة سنة ثمان وثلاثين وخمسمائة بجرجانية خوارزم بعد رجوعه من مكة رحمه الله تعالى وزمخشر بفتح الزاى والميم وسكون الخاء المعجمة وسكون الشين المعجمة بعدها راء وهى قرية كبيرة من قرى خوارزم وجرجانية قصبة خوارزم وهى على شاطئ جيحون كذا فى ابن خلكان

ترجمة ابن سينا رحمه الله تعالى

الرئيس ابو على الحسين بن عبد الله بن سيناء الحكيم المشهور كان ابوه من اهل بلخ وانتقل الى بخارا وكان من العمال الكفاة وتولى العمل بقرية من ضياع بخارا يقال لها خرميثنا من امهات قراها وولد الرئيس ابو على وكذلك اخوه بها واسم امه ستارة وهى من قرية يقال لها افشنة بالقرب من خرميثنا ثم انتقلوا الى بخارا وانتقل الرئيس بعد ذلك فى البلاد واشتغل بالعلوم وحصل الفنون ولما بلغ عشرة سنين من عمره كان قد اتقن علم القرآن العزيز والادب وحفظ اشياء من اصول الدين وحساب الهند والجبر والمقابلة ثم توجه نحوهم الحكيم ابو عبد الله الناتلى فانزله ابو الرئيس ابى على عنده فابتدأ ابو على يقرأ عليه كتاب ايساغوجى واحكم عليه علم المنطق واقليدس

والمجسطى وفاقه اضعافا كثيرة حتى اوضح له منها رموزا وفهمه اشكالات لم يكن الناتلى
يدريها وكان مع ذلك يختلف فى الفقه الى اسمعيل الزاهد يقرأ ويبحث ويناظر ولما
توجه الناتلى نحو خوارزم شاه مامون بن محمد اشتغل ابو على بتحصيل العلوم كالطبيعى
والالهى وغير ذلك ونظر فى الفصوص والشروح وفتح الله عليه ابواب العلوم ثم رغب
بعد ذلك فى علم الطب وتامل الكتب المصنفة فيه وعالج تادبا لا تكسبا وعلمه حتى فاق
فيه الاوائل والاواخر فى اقل مدة واصبح فيه عديم القرين فقيد المثيل واختلف
اليه فضلاء هذا الفن وكبراؤه يقرؤن عليه القواعد والمعالجات المقتبسة من التجربة
وسنه اذ ذاك نحو ست عشرة سنة وفى مدة اشتغاله لم ينم ليلة واحدة بكمالها ولا
اشتغل فى النهار بسوى المطالعة وكان اذا اشكلت عليه مسئلة توضأ وقصد المسجد
الجامع وصلى ودعا الله عز وجل ان يسهلها عليه ويفتح مغلقها له وذكر عند الامير
نوح بن نصر السامانى صاحب خراسان فى مرض مرضه فاحضره وعالجه حتى برئ واتصل
به وقرب منه ودخل الى دار كتبه وكانت عديمة المثل فيها من كل فن من الكتب
المشهورة بايدى الناس وغيرها مما لا يوجد فى سواها ولا سمع باسمه فضلا عن
معرفته فظفر ابو على فيها بكتب من علم الاوائل وغيرها وحصل نخب فوائدها و
اطلع على اكثر علومها واتفق بعد ذلك احتراق تلك الخزانة فتفرد ابو على بما حصله
من علومها وكان يقال ان ابا على توصل الى احراقها لينفرد بمعرفة ما حصله منها و
ينسبه الى نفسه ولم يستكمل ثمانى عشرة سنة من عمره الا وقد فرغ من تحصيل العلوم
باسرها التى عاناها الى ان قال ابن خلكان وكان نادرة عصره فى علمه وذكائه وتصانيفه وصنف
كتاب الشفا فى الحكمة والنجاة والاشارات والقانون وغير ذلك مما يقارب مائة مصنف
ما بين مطول ومختصر ورسالة فى فنون شتى وله رسائل بديعة منها رسالة حى بن يقظان
ورسالة سلامان وابسال ورسالة الطير وغيرها وانتفع الناس بكتبه وهو احد فلاسفة

المسلمين وله شعر ثم ذكر قصيدته المشهورة فى النفس ثم قال وتصانيفه كثيرة مشهورة وكانت ولادته فى سنة سبعين وثلثمائة فى شهر صفر وتوفى بهمذان يوم الجمعة من شهر رمضان سنة ثمان وعشرين واربعمائة ودفن بها وحكى شيخنا عز الدين ابو الحسن على بن الاثير فى تاريخه الكبير انه توفى باصبهان والاول اشهر رحمه الله تعالى وسيناء بكسر السين المهملة وسكون الياء المثناة من تحتها وفتح النون وبعدها الف ممدودة

ترجمہ جزولی رحمۃ اللہ تعالی

ابو موسى عيسى بن عبد العزيز بن يللبخت بن عيسى بن يوماريلى الجزولى اليزدكتنى كان اماما فى علم النحو كثير الاطلاع على دقائقه وغريبه وشاذه وصنف فيه المقدمة التى سماها بالقانون ولقد اتى فيها بالعجائب وهى فى غاية الايجاز مع الاشتمال على شئ كثير من النحو ولم يسبق الى مثلها واعتنى بها جماعة من الفضلاء فشرحوها ومنهم من وضع لها امثلة ومع هذا كله فلا تفهم حقيقتها واكثر النحاة ممن لم يكن قد اخذ وها عن موقف يعترفون بقصور افهامهم عن ادراك مراده منها فانها كلها رموز واشارات قال ابن خلكان ولقد سمعت من بعض ائمة العربية المشار اليه فى وقته وهو يقول انا ما اعرف هذه المقدمة وما يلزم من كونى ما اعرفها ان لا اعرف النحو وبالجملة فانه ابدع فيها وسمعت ان له امالى فى النحو ولكنها لم تشتهر ورايت له مختصر الفسر لابن جنى فى شرح ديوان المتنبى ويقال انه كان لا يدرى شيئا من المنطق ودخل الديار المصرية وقرأ على الشيخ ابى محمد بن برى وقد نقل عنه شيئا فى المقدمة المذكورة ان قال وتوفى الجزولى سنة عشر وستمائة بمدينة مراكش رحمه الله تعالى هكذا سمعت جماعة يذكرون تاريخ وفاته ثم وقفت على ترجمته وقد ذكرها ابو عبد الله بن الابار القضاعى فقال فى سنة ست او سبع و

ستمائة مات الجزولي وجزولي بضم الجيم والزاي وسكون الواو وبعدها لام هذه النسبة الى جزولة ويقال لها ايضا كزولة بالكاف وهي بطن من البربر مشهور

ترجمه مريسى

ابو عبد الرحمن بشر بن غياث بن ابي كريمة المريسي الفقيه الحنفي المتكلم هو من موالي زيد بن الخطاب رضي الله عنه اخذ الفقه عن القاضي ابي يوسف الحنفي الا انه اشتغل بالكلام وجرد القول بخلق القرآن وحكى عنه في ذلك اقوال شنيعة وكان مرجئا واليه تنسب الطائفة المريسية من المرجئة وكان يقول ان السجود للشمس والقمر ليس بكفر ولكنه العلامة الكفر وكان يناظر الامام الشافعي رضي الله عنه وكان لا يعرف النحو ويلحن لحنا فاحشا وروى الحديث عن حماد بن سلمه وسفيان بن عيينة وابي يوسف القاضي وغيرهم رحمهم الله تعالى ويقال ان اباه كان يهوديا صباغا بالكوفة وتوفي في ذي الحجة سنة ثمان عشرة وقيل تسع عشرة ومائتين ببغداد والمريسي بفتح الميم وكسر الراء وسكون الياء المثناة من تحتها وبعدها سين مهملة هذه النسبة الى مريس وهي قرية بمصر كذا في ابن خلكان وقيل في هذه النسبة غير ذلك

ترجمه بلخى

ابو القاسم عبد الله بن احمد بن محمود الكعبي البلخي العالم المشهور كان راس طائفة من المعتزلة يقال هم الكعبية وهو صاحب مقالات ومن مقالاته ان الله سبحانه وتعالى ليست له ارادة وان جميع افعاله واقعة منه بغير ارادة ولا مشيئة منه لها وكان من كبار المتكلمين وله اختيارات في علم الكلام وتوفي في مستهل شعبان سنة سبع عشرة وثلثمائة رحمه الله تعالى والكعبي نسبة الى بني كعب والبلخي نسبة الى بلخ احدى مدن خراسان ابن خلكان

ترجمۂ جبائی

ابو علی محمد بن عبد الوهاب بن سلام بن خالد بن حمران بن ابان مولی عثمان بن عفان
رضی الله عنه المعروف بالجبائی احد ائمة المعتزلة کان اماما فی علم الکلام واخذ
هذا العلم عن ابی یوسف یعقوب بن عبد الله الشحام البصری رئیس المعتزلة بالبصرة
فی عصره وله فی مذهب الاعتزال مقالات مشهورة وعنه اخذ الشیخ ابو الحسن
الاشعری شیخ السنة علم الکلام وله معه مناظرة روتها العلماء فیقال ان ابا الحسن المذکور
سأل استاده ابا علی الجبائی عن ثلاثة اخوة احدهم کان مؤمنا برا تقیا والثانی کان
کافرا فاسقا شقیا والثالث کان صغیرا فماتوا فکیف حالهم فقال الجبائی اما الزاهد ففی
الدرجات واما الکافر ففی الدرکات واما الصغیر فمن اهل السلامة فقال الاشعری
ان اراد الصغیر ان یذهب الی درجات الزاهد هل یؤذن له فقال الجبائی لا لانه یقال
له ان اخاك انما وصل الی هذه الدرجات بسبب طاعاته الکثیرة ولیس لك تلك
الطاعات فقال الاشعری فان قال ذلك الصغیر التقصیر لیس منی فانك ما ابقیتنی ولا
اقدرتنی علی الطاعة فقال الجبائی یقول الباری جل وعلا کنت اعلم انك لو بقیت
لعصیت وصرت مستحقا للعذاب الالیم فراعیت مصلحتك فقال الاشعری فلو قال
الاخ الکافر یا اله العالمین کما علمت حاله فقد علمت حالی فلم راعیت مصلحته دونی
فقال الجبائی للاشعری انك مجنون فقال لا بل وقف حمار الشیخ فی العقبة وانقطع الجبائی
وهذه المناظرة دالة علی ان الله سبحانه خص من شاء برحمته وخص آخر بعذابه
وان افعاله غیر معللة بشیء من الاغراض قال ابن خلکان ورأیت فی کتاب المسالك
والممالك لابن حوقل فی فصل خوزستان ان جبی مدینة ورستاق عریض مشتبك
العمائر بالنخل وقصب السکر وغیرهما قال ومنها ابو علی الجبائی وکانت ولادته فی سنة
خمس وثلاثین ومائتین وتوفی فی شعبان سنة ثلاث وثلثمائة رحمه الله تعالی +

٤٥٥

ترجمة هارون الرشيد رحمه الله تعالى

قال الامام اليافعي رضي الله عنه في مرآة الجنان وفيها اي في سنة ثلاث وتسعين ومائة توفي الخليفة ابوجعفر هارون الرشيد بن المهدي محمد بن المنصور عبد الله بطوس وكانت ولايته ثلاثا وعشرين سنة ومولده بالري سنة ثمان واربعين ومائة روى عن ابيه وجده ومبارك بن فضالة وحج مرات في خلافته وغزا عدة غزوات حتى قيل فيه

فمن يطلب لقاءك او يرده	فبالحرمين او اقصى الثغور

وكان شهما شجاعا حازما جوادا ممدحا وفيه دين وسنة وتخشع وقيل كان يصلي في اليوم مائة ركعة ويتصدق في كل يوم من صلب ماله بالف درهم وكان يخضع للكبار ويتادب معهم ووعظه الفضيل وابن السماك وغيرهم وله مشاركة في الفقه وبعض العلوم والادب وانهماك على اللذات ولقيان الجواري الفائقات الجمال وسماع اشعار مغاد لا تفي بلسان الحال ما نظمه الشعراء من الابيات النفائس وقد ذكر شيئا في ترجمة ابي نواس وكذلك في ترجمة الاصمعي ذكر اشياء كثيرة جرت له معه ومع غيره فيها عجائب وغرائب *

٤٥٦

ترجمة زبيدة رحمها الله تعالى

ام جعفر زبيدة بنت جعفر بن ابي جعفر المنصور عبد الله بن محمد بن علي بن عبد الله بن العباس بن عبد المطلب بن هاشم وهي ام الامين محمد بن هارون الرشيد وكان لها معروف كثير وفعل خير وقصتها في حجها وما اعتمدته في طريقها مشهورة فلا حاجة الى شرحها قال الشيخ ابو الفرج بن الجوزي في كتاب الالقاب انها سقت اهل مكة الماء بعد ان كانت الراوية عندهم بدينار وانها اسالت الماء عشرة اميال بحط الجبال ونحت الصخر حتى غلغلته من الحل الى الحرم وعملت عقبة البستان

فقال لها وكيلها يلزمك نفقة كثيرة فقالت اعملها ولو كانت ضربة فاس بدينار وانه كان لها مائة جارية يحفظن القرآن ولكل واحدة ورد عشر القرآن وكان يسمع في قصرها كدوى النحل من قراءة القرآن وان اسمها امة العزيز ولقبها جدها ابو جعفر المنصور زبيدة لبضاضتها ونضارتها قال الطبري في تاريخه اعرس بها هارون الرشيد في سنة خمس وستين ومائة وكانت وفاتها سنة ست عشرة ومائتين في جمادى الاولى ببغداد رحمها الله تعالى وتوفي ابوها جعفر بن المنصور في سنة ست وثمانين ومائة رحمه الله تعالى انتهى من ابن خلكان رحمه الله تعالى قال الامام اليافعي رضي الله عنه في مرآة الجنان وهذه العين المذكورة التي اجرتها آثارها باقية مشتملة على عمارة عظيمة مما يتنزه برؤيتها على يمين الذاهب الى منى من مكة ذات بنيان محكم في الجبال تقصر العبارة عن وصف حسنه وينزل الماء منه الى مصنع تحت الارض عميق ذي درج كثيرة جدا لا يوصل الى قراره الا بهبوط كثير كالبئر يسمونه المظلمة يفزع بعض الناس اذا نزل فيه وحده نهارا فضلا عن الليل انتهى

ترجمۂ متوکل رحمہ اللہ تعالیٰ

جعفر بن محمد المتوكل على الله بن المعتصم بن الرشيد بويع له بالخلافة بعد موت اخيه الواثق وذلك في ذي الحجة سنة اثنتين وثلاثين ومائتين وقتل سنة سبع واربعين ومائتين وكان اسمر مليح العينين نحيف الجسم خفيف العارضين ولما استخلف اظهر السنة وتكلم بها في مجلسه وكتب الى الآفاق برفع المحنة واظهار السنة وبسط اهلها ونصرهم وقال ابراهيم بن محمد التيمي قاضي البصرة الخلفاء ثلاثة ابو بكر الصديق رضي الله تعالى عنه قاتل اهل الردة حتى استجابوا وعمر بن عبد العزيز رد مظالم بني امية والمتوكل

محی البدع واظہر السنہ رأہ بعضہم فی النوم فقال لہ ما فعل اللہ بک قال غفر لی
بقلیل من السنۃ احییتہ وروی ایضاً کانہ بین یدی اللہ تعالیٰ فقیل لہ ما
تصنع ھٰہنا قال انتظر محمداً ابنی اخاصمہ الی اللہ الحکیم الکریم العظیم وکان
المتوکل قد امر فی سنۃ ست وثلاثین ومائتین بہدم قبر الحسین رضی اللہ
تعالیٰ عنہ وھدم ما حولہ من الدور وان یعمل مزارع ویحرث ومنع الناس عن زیارتہ
وبقی صحراء وکان معروفاً بالنصب فتالم المسلمون لذلک وکتب اھل بغداد شتمہ
علی الحیطان وھجاہ الشعراء دعبل وغیرہ وفی ذلک یقول یعقوب بن السکیت و
قیل ھی للبسامی ؎

تاللہ ان کانت امیۃ قد اتت	قتل ابن بنت نبیہا مظلوما
فلقد اتاہ بنو ابیہ بمثلہ	ھذا لعمرک قبرہ مھدوما
اسفوا علی ان لا یکونوا شارکوا	فی قتلہ فتتبعوہ رمیما

ترجمہ قسطلانی رضی اللہ عنہ

شہاب الدین احمد بن محمد بن ابی بکر بن عبد الملک بن احمد بن محمد بن الحسین القسطلانی المصری الشافعی ولادت
انکی ۸۵۱ھ ہجری بارہوین ذی قعدہ کو مصر مین ہوئی ابتدای نشوونما مین مشغول بعلم قراءت ہوئی ساتون
قراءتین یاد کرلین بعد کو اور فنون مین مشغول ہوئے صحیح بخاری کو پانچ مجلس مین احمد بن عبد القادر
ساوی پر پڑہا جامع عمری مین درس و وعظ کا شغل رکہتے تہے ایک عالم انکا وعظ سننے کو جمع ہوتا تہا
اس باب مین اپنے وقت کے بی نظیر تہے انکی بات پُر اثر ہوتی تہی بعد مدت دراز کے تصنیف کا شوق
ہوا تصانیف مقبولہ اُنسے یادگار رہین بزرگتر انکی تصانیف کی شرح بخاری شریف کی ہے دوسری
مواہب لدنیہ کہ اپنے باب مین بے عدیل ہے انکے سوا سات کتابین اور اتحاف مین ذکر کی ہین شیخ
جلال الدین سیوطی رحمہ اللہ کو اُنسے شکایت تہی کہتے تہے کہ انہون نے میری کتابون سے مواہب لدنیہ
مین مدد لی بدون اعلام اس امر کے کہ میری کتابون سے نقل کرتے ہین یہ بات ایک نوع کی خیانت ہے

نقل میں اور ایک شمہ کتمان حق کا بھی ہے جب یہ شکایت شائع ہوئی تو شیخ الاسلام زین الدین زکریا کے حضور میں محاکمہ ہوا سیوطی نے قسطلانی کو بہت جگہہ الزام دیا منجملہ اونکے یہ کہا کہ انہوں نے مواہب میں چند جگہہ بیہقی سے نقل کیا ہے مؤلفات بیہقی سے اِنکے پاس کتنی مؤلف ہیں یہ پتا بتائیں کہ اون مؤلفات سے کون مؤلف میں دیکھکر انہوں نے نقل کیا ہے قسطلانی تعیین موضع نقل میں عاجز ہوئے سیوطی بولے کہ یہ نقلیں میری کتابوں سے کی ہیں اور مینے بیہقی سے کی ہیں پس واجب تھا کہ یوں کہتے کہ نقل السیوطی عن البیہقی کذا وکذا تاکہ میرے استفادہ کا حق بھی بجالاتے اور تصحیح نقل کے عہدے سے بھی فارغ الذمہ ہوجاتے قسطلانی ملزم ہوکے مجلس سے اوٹھہ گئے ہمیشہ دل میں رکھتے تھے کہ شیخ جلال الدین سیوطی کے دل سے اِس کدورت کو دور کریں یہ بات اونکو میسر نہیں ہوئی تھی ایک دن پاپیادہ قصد شہر مصر سے روضہ تک کہ دور دراز مسافت ہے پیادہ گئے اور سیوطی کے دروازے پر کھڑے ہوکر دستک دی شیخ نے پوچھا تو کون ہے کہا میں ہوں احمد کہ برہنہ پا و برہنہ سر تمہارے دروازے پر کھڑا ہوں تاکہ تم مجھسے دل کی کدورت دور کرو اور راضی ہوجاؤ شیخ نے گھر کے اندر سے جواب دیا کہ مینے دل کی کدورت دور کی لیکن نہ دروازہ کھولا نہ ملاقات کی وفات قسطلانی کی شب جمعہ ساتویں محرم ۹۲۳ ہجری کو قاہرہ مصر میں ہوئی بعد نماز جمعہ کے جامع ازہر میں اونپر نماز پڑھی مدرسہ عینیہ میں جوکہ اونکے پڑوس میں تھا دفن کردیا کذا فی البستان اِس حکایت کو شیخ عبد الحق دہلوی رحمہ اللہ بھی زاد المتقین میں باختصار لائے ہیں کذا فی الاتحاف ۔

ترجمۂ ابن المنیر رحمہ اللہ تعالی

العلامہ ناصر الدین ابو العباس احمد بن محمد بن منصور الجذامی الاسکندرانی یہ ایک امام ہیں ائمہ متبحرین علوم تفسیر وفقہ واصول ونظر وعربیت وبلاغت وانساب سے انہوں نے ایک جماعت سے اخذ کیا ہے منجملہ اونکے ابن الحاجب ہیں شیخ عز الدین بن عبد السلام رحمہ اللہ نے فرمایا ہے الدیار المصریہ تفتخر برجلین فی طرفیہا ابن دقیق العید بقوص وابن المنیر بالاسکندریۃ منجملہ انکی تصانیف کے یہ کتب ہیں تفسیر قرآن انتصاف من الکشاف اسرار الاسرار مناسبات تراجم البخاری مختصر التہذیب

فی اللغتہ انکی ولادت ۶۲۶ھ ہجری مین ہوئی اور اول ربیع الاول ۶۹۳ھ کو اسکندریہ مین وفات پائی رحمہ اللہ تعالیٰ کذا فی الاتحاف

ترجمہ ابو الفضل عراقی رحمہ اللہ تعالیٰ

ابو الفضل زین الدین الحافظ الامام الکبیر عبد الرحیم بن الحسین بن عبد الرحمن العراقی حافظ العصر ولادت انکی منشاۃ المہرانی مین مابین مصر و قاہرہ کے ماہ جمادی الاولی ۷۲۵ھ ہجری مین ہوئی انہون نے فن حدیث شریف کا اعتنا و اہتمام کیا اوسمین بارع و فائق ہوئے اور یہانتک متقدم ہوئے کہ معرفت علوم مین اونکے عصر کے شیوخ اونپر ثنا کرتے تھے جیسے سبکی و علائی و ابن کثیر وغیرہم اسنوی نے اپنے مہمات مین نقل کیا اور بحافظ العصر انکا وصف کیا اسی طرح ابن سید الناس نے انکے ترجمہ مین انکی بہت کچھ تعریف توصیف کی ہے فن حدیث مین انکی مؤلفات بدیعہ ہین جیسے الفیہ کہ مشہور آفاق ہے اور اوسکی شرح اور نظم اقتراح اور تخریج احادیث احیاء العلوم اور تکملہ شرح ترمذی لابن سید الناس ۷۹۳ھ مین املا شروع کیا حق تعالیٰ نے انکے سبب سے سنت املا کو بعد اسکے کہ پرانی پڑ گئی تھی از سر نو زندہ کیا پس انہون نے چارسو مجلس سے زیادہ املا کیا تھا صالح متواضع تنگ معیشت تھے آٹھوین شعبان ۸۰۶ھ مین انتقال فرمایا حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے انکے مرثیہ مین ایک قصیدہ طولانی لکھا ہے اتحاف مین اونکے اشعار کو نقل فرمایا ہے رحمہ اللہ تعالیٰ ❖

ترجمہ علی قاری رحمہ اللہ تعالیٰ

نور الدین علی بن محمد سلطان القاری الہروی الفقیہ الحنفی سید محمد بن ابی بکر الباعلوی نے انکا ترجمہ عقد الجواہر والدرر مین یون لکھا ہے کہ علی قاری جامع علوم عقلیہ و نقلیہ و متضلع تھے سنت نبویہ سے جماہیر اعلام و مشاہیر اولی الحفظ والافہام سے ایک شخص تھے ہرات مین پیدا ہوئے اور طرف مکہ معظمہ کے رحلت کی خاتمۃ المحققین احمد بن حجر ہیتمی مکی سے اخذ کیا چند فنون مین صاحب تصانیف کثیرہ ہین منجملہ اونکے یہ کتب ہین شرح المشکوٰۃ شرح الشمائل شرح الوتریہ والجزریہ شرح علی شرح النخبہ اصول حدیث مین شرح شفا شرح الطیبہ اور قاموس کی تلخیص کی اور اوسکا نام ناموس رکھا الاثمار الجنیہ فی اسماء الحنفیہ شرح

ثلاثیات البخاری نزہۃ الخاطر فی ترجمۃ الشیخ عبد القادر رضی اللہ عنہ لیکن بسبب اعتراض کرنیکے ائمہ پر خصوصًا
امام شافعی اور ساونکے اصحاب پر ممتحن ہوئے اور امام مالک رحمہ اللہ پر مسئلہ ارسال یدین فی الصلوٰۃ مین
اعتراض کیا اور اس باب مین ایک رسالہ لکھا پس شیخ محمد مکین نے اوسکا جواب دیا اور اونکے اعتراضات
کو اونہین پر رد کر دیئے ولہذا تجد مؤلفاتہ لیس علیہا نور العلم ومن ثم نہی عن مطالعتہا کثیر من العلماء
والاولیاء وتوفی فی سنۃ اربع عشرۃ والف انتہی کلام جناب توفیق دام مجدہ نے اتحاف النبلاء مین ورایا
ہے کہ ملا علی قاری رحمہ اللہ نے ان رسالون کا جواب الجواب دیا ہے اور انکی تصانیف سے قریب چالیس
رسالون کے اونکے خط خاص کے فقہ وحدیث مین میرے پاس ہین شرح فقہ اکبر اور حزب اعظم انکے
اشہر مؤلفات سے ہین انکی ساری تالیف مقبول اور اہل علم مین متداول ہے پس اونپر نور علم نہونے کے
کیا معنی ہین بلکہ فقہا ی حنفیہ مین کم کوئی شخص ان جیسا منصف مزاج محقق طبع اس دور مین اوٹھا ہو
تحریر عبارت عربی مین انکا ایک طرز خاص اور ایک طرز مخصوص ہے کہ جز ایک وضع کے مسجع ومقفی
لکھتے ہین اور تحقیق فقہ وحدیث اور دریافت علوم کلام ومعقول مین ید طولیٰ رکھتے ہین انکی ہر
کتاب سے رتبہ تحقیق نمایان ہے اور دستگاہ انکی اوس علم مین عیان ہے انکا اعتراض ارسال
مالک رحمہ اللہ پر اور اصحاب امام شافعی رحمہ اللہ پر بعض مسائل مین کچھہ براہ عصبیت وہوا نہین ہے
بلکہ اسلیئے ہے کہ ادلہ اوسکے خلاف پر واضح ہین اس قسم کا اختلاف جمیع اصناف علماء مین قدیمًا
وحدیثًا موجود ہے کچھہ مخصوص اونکے ساتھہ نہین ہے زاد المتقین مین بذکر شیخ علی متقی رحمہ اللہ
تعالیٰ لکھا ہے کہ مردی بود از اہل عجم خوش خط اورا ملا علی قاری گویند بملاحظہ فضیلت واہلیت و
افلاس او تفسیر جلالین بدوازدہ جدید خریدند وہنوز میگفتند کہ عجائب مشقت کشیدہ ست بزیادہ
می توان گرفت وتفسیر مذکور بخط اہل مکہ بیک جدید ہم میرسد انتہی کذا فی الاتحاف

صاحب طریقۂ محمدیہ رحمہ اللہ تعالیٰ

۱۴۲

محمد بن پیر علی المعروف ببرکلی المتوفی سنہ ۹۸۱ ہجری یہ کتاب مفید ومعتبر ہے اول اوسکا یہ ہے
الحمد للہ الذی جعلنا امۃ وسطا خیر الامم الخ علماء نے اسکی بہت سی شرحین لکھی ہین صاحب

کشف الظنون نے اونکا تفصیلاً ذکر کیا ہے تاریخ اتمام کتاب مذکور شب چہار شنبہ سترہوین تاریخ ماہ شعبان ۹۸۰ سنہ ہجری ہے

ترجمۂ مولانا الشیخ عبد الحق المحدث الدہلوی رضی اللہ عنہ

ابو المجد الشیخ عبد الحق بن سیف الدین بن سعد اللہ الترک الدہلوی البخاری رحمہ اللہ تعالی خود حضرت نے اپنا حال خاتمۂ اخبار الاخیار مین یون تحریر فرمایا ہے کہ مین چار سالہ تھا کہ میرے والد نے اس گروہ کی باتین اس حقیر کے کام جان مین ڈال کر تربیت باطنی کو شفقت ظاہری کا ضمیمہ کیا اونمین سے بعض باتین بالخصوصیات وقت ابتک خزینۂ خیال مین رہی ہین خالی غرابت سے نہین ہین اور اونسے غریب تر بات یہ ہے کہ فقیر کو اپنے دودھ چھڑانے کی حالت کہ مدت عمر دو یا اڑہائی سال کی ہوگی ایسی دل مین ہے کہ گویا کل کی حکایت ہے وہ قرآن مجید سے سبق در سبق لکھتے اور مین پڑہتا تھا اسی قدر سیکھکر دو تین ماہ مین قرآن شریف تمام کرلیا اور مقدار ایک ماہ مین قدرت کتابت کی اور سلیقہ انشا کا پیدا ہوگیا نظم واشعار کی کتابونسے شاید چند جز بوستان وگلستان ودیوان حافظ سے تعلیم کئے ہون بعد ختم قرآن شریف کے میزان صرف یاد کرائی مصباح وکافیہ تک خود تعلیم فرمائی اور لب دارشاد سے مینے شاید ایک جزو طے کیا تھا بارہ برس کا تھا کہ مین شرح شمسیہ وشرح عقائد پڑہتا تھا پندرہ برس کی عمر مین مختصر ومطول پڑہ لیا بعد اسکے قرآن شریف کے حفظ کی بھی مجھے توفیق ہوئی اور اسی قیاس پر سائر کتب پر مینے عبور کرلیا سات آٹھ برس کی مدت تک بعض دانشمندان ماوراء النہر کے درس کا ملازم رہا وہ کہتے تھے کہ ہم تجھسے مستفید ہین ہماری تجھپر کوئی منت نہین ہے لڑکاپن سے مین نہین جانتا ہون کہ کھیل کیا چیز ہے نیند کیا ہے آرام کیا ہے آسائش کیا ہے ہرگز شوق کسب علم مین کھانا وقت پر نہین کھایا اور نیند محل مین نہین کی سردی گرمی مین مدرسہ دہلی کی طرف کہ دو میل دور ہے جاتا تھا اور سایۂ چراغ مین جز کھینچتا تھا اور باوجود احاطۂ اوقات کے مطالعہ وبحث مین جو کچھ شروح وحواشی سے نظر مین آتا تھا اوسکا لکھکر مقید کرلینا ضروریات وقت سے تھا چند بار پگڑی اور سر کے بالونمین چراغ سے آگ لگ گئی اور اوسکی حرارت حجرۂ دماغ مین پہونچنے تک مجھکو خبر نہین اور باوجود اسکے کثرت صلوٰۃ واوراد وشب خیزی ومناجات مین بھی بزمانہ طفولیت

ایسا جب واجتہاد وجود مین آتا تھا کہ لوگ حیران ہوتے تھے ابتک تعلیم وافادہ معاذ اللہ بلکہ قلم واستغنا مین بسر کرتا ہون حضور وجمعیت میری موقوف اختلاط خلق کی نہین رہی ہے ذکر زید وعمرو سے بہی کہ تراکیب نحو مین مذکور ہوتے ہین ملال مین ہون اور بحکم وصیت پدر کہ میگفت ہان تا ملای خشک وناہموار نباشی ہمیشہ عشق ومحبت کا دم مارتا ہون چارہ گر بیچارگان نے مجکو اپنی طرف بلایا اور اپنے گہر کی طرف کہینچا حو کچہ انعام آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مینے بشارت پائی ہے اوسکا اشارہ نہین کرسکتا ہون طریقت مین مرید سید موسیٰ کا اولاد شیخ جیلانی سے طریقۂ علیۂ قادریہ مین ہون انتہے ملخصاً آپ کی لوح سنگ مزار پر چند سطرین لکہی ہوئی ہین کہ وہ آپکے احوال کی محصل ہین یہان مآثر الکرام تاریخ بلگرام سے نقل کیا جاتا ہے ابو المجد عبد الحق نے مبادی شعور سے طاعت حق وطلب علم کے واسطے کمر باندہی نزدیک باوان باوغ اکثر علوم دین حاصل کرلئے بائیس برس کی عمر مین اون سب سے فارغ ہوگئے اور کلام مجید حفظ کرلیا مسند افادہ پر جلوس فرمایا عنفوان جوانی ہی مین جاذبۂ الٰہی آپہونچا یکبارگی یار ودیار سے دل اوکہیڑ کر حرمین شریفین کی طرف متوجہ ہوئے ایک مدت مدید اون مقامات شریفہ مین اقامت گزین رہے اقطاب زمان اور اولیای کبار کی صحبت مین رہکر دولت ارجمند اور رخصت ارشاد طالبون کے ساتھہ اختصاص پایا علاوہ اسکے فن حدیث شریف کی تکمیل کرکے بہت سے برکات لیکر وطن مالوف کی طرف مراجعت فرمائی باون سال بجمعیت ظاہر وباطن جمکر اولاد اور طالبون کی تکمیل بجالائے اور نشر علوم خصوصاً علم شریف حدیث مین اوس طور پر مشغول رہے کہ دیار عجم مین متقدمین ومتاخرین علماء سے کسی کو میسر نہوا فنون علیہ خاصتہ فن حدیث شریف مین ایسی معتبر کتابین تصنیف کین کہ علماء زمان اونکے ساتھہ اعتناء کرکے اپنا دستور العمل کر سکتے ہین اور خواص وعوام اہل دانش جان سے اونکی خریداری کرتے ہین انکی تصانیف چھوٹی بڑی سو مجلد کو اور بحسب شمار ابیات پانصد ہزار کو پہونچتے ہین ماہ محرم ۹۵۸ ہجری مین آپ کی ولادت ہوئی اور ۱۰۵۲ ہجری کو بتمام آگہی وکشادہ پیشانی عالم قدس کو تشریف لیگئے تاریخ ولادت شیخ اولیا اور تاریخ رحلت کے فخر العالم ہے انتہے کلامہٗ آپ کا مقبرۂ شریف دہلی مین کنارۂ حوض شمسی پر

واقع ہے آپ کی اشہر مولفات سے لمعات شرح مشکوٰۃ عربی مین اور اشعۃ اللمعات فارسی مین اور شرح سفر السعادت اور اخبار الاخیار و مدارج النبوت و ماثبت بالسنہ و چہل رسالہ و جذب القلوب الی غیر ذالک ہین آپ کی اطلاع اور عبور کتب فقہ حنفیہ پر اتنا ہے کہ اوسکا بیان نہین کر سکتے ہین جناب توفیق دام مجدہ فرماتے ہین کہ مین مرقد شریف کی زیارت سے مکرر فیضیاب ہوا ہون ایک عجیب کشش و بستگی غریب اوس مقام مین پائی آپ کی تالیفات بلاد ہند مین قبول و شہرت تام رکہتی ہین اور سب کے سب نافع و مفید ہین شعر کی طرف بہی میل خاطر رکہتے اور حقی تخلص فرماتے تہے منجملہ آپکے اشعار یہ شعر ہین

حقی کجا و صحبت کس کز خیال دوست	دارد بخود چو مردم دیوانہ عالمے
حقی بیان شوق بپایان نمی رسد	کوتاہ ساز قصۂ دور و دراز را

آپ کا ایک قصیدہ ہے نعت نبوی مین قریب ساٹھ بیت کے کہ مدینے مین پہونچنے کے بعد بارگاہ عالی جاہ عالم پناہ حضور پر نور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حضوری مین پڑہا گیا ہے اول اوسکا یہ ہے

بیا ای دل دمی از ہستی خود ترک دعوی کن	میفگن چشم برصورت نظر در عین معنی کن

جناب توفیق دام مجدہ کو آپکے الفاظ و عبارت کے ساتھ عجیب فریفتگی ہے اور ایک غریب تعلق روحانی ہے اسی سلئے اپنی تالیف مین کئی جگہہ آپ کا ترجمہ تحریر فرمایا ہے اور بہت کچہہ مدح و ثنا کی ہے حقیقت مین حضرت شیخ رحمہ اللہ ایسے ہی بابرکت شخص ہین کہ مسلمان کو اونسے محبت رکہنی چاہیئے انکی محبت رکہنا للہ فی اللہ ہے اس قسم کی محبت عالم آخرت مین نافع ہو گی اور اجر عظیم کا ثمرہ دیگی ای اللہ توہمکو اپنے اور اپنے دوستون کی محبت عطا فرما اور ہمارا خاتمہ بخیر کر آمین اور جو لوگ تیرے دوستون سے براہ عصبیت وہوای نفس وخود پرستی بغض رکہتے ہین اونکو ہدایت کر اور اونکے قلب سے حجاب ہوا کو دور کر دے اور صراط مستقیم پر لگا دے تو ہر شئی کر سکتا ہے آمین

ترجمۂ صاحب مجمع البحار رضی اللہ عنہ

محمد بن طاہر الفتنی مولف مجمع البحار فی غریب الحدیث خادم حدیث نبوی و ناصر سنن مصطفوی ہین بلدہ نہروالہ مین سنہ ۹۱۴ہجری کو پیدا ہوئے علوم و فنون کی تحصیل و تکمیل اپنے عصر کے علما و فضلا سے کی

جیسے استاد الزمان علامۃ مولانا شیخ ناگوری و شیخ برہان الدین سمہودی و مولانا یداللہ سوہی نعدہ حرمین شریفین کا سفر کیا وہان کے دیار کرامت آثار کے علماء و مشائخ سے استفادہ و استفاضہ فرمایا جیسے شیخ ابو عبداللہ زبیدی و سید عبداللہ صفی و شیخ عبداللہ حضرمی و شیخ جاراللہ مکی و شیخ ابن حجر مکی صاحب صواعق محرقہ و شیخ علی مدنی و شیخ برخوردار سندہی و شیخ ابو الحسن البکری المکی خصوصاً حاشیہ محفل فیض منزل شیخ اجل علی بن حسام الدین متقی سے بہت سے فیض حاصل کئے اور فائز بسعادت ارادت ہوئے پھر وطن اصلی کی طرف مراجعت فرمائی اور ہنگامہ افادۂ علوم و اعلاء کلمۃ الحق کا گرم کیا اور تصانیف نفیسہ مہمہ مین مشغول ہوئے منجملہ اونکی کتاب مجمع البحار ہے کہ اوس سے شیخ علی متقی رحمہ اللہ اپنے شیخ کی خدمت کا توسل کیا اور اوسکے دیباچہ مین تمامی بلیغ اونکی کی ہمیشہ حسب وصیت شیخ خود واسطے امداد نسخہ نویسان علوم کے سیاہی حل کیا کرتے تھے یہانتک کہ وقت درس کے بہی اوسکے حل کرنے مین مشغول رہتے تہے تاکہ ہاتہ بہی کام مین رہے انہون نے بواہیر مہدویہ کی شکست مین کہ انکے ہم قوم تھے اور اقتدا سید محمد جونپوری مدعی مہدویت کا کرتے تہے مثل اپنے اوستاذ کے کمر باندہی اور عہد کیا کہ جب تک اونکی پیشانی سے بدعت کا داغ نہ دہوڈالین تب تک سر پر پگڑی نہ باندہین جس وقت اکبر بادشاہ نے ۹۰۸ ہجری مین گجرات کو مسخر کیا تو پٹن مین شیخ سے ملاقات ہوئی بادشاہ نے اپنے ہاتہ سے شیخ کے سر پر دستار باندہی اور کہا کہ باعث ترک دستار کا ہمارے کان مین پہونچا دین متین کی نصرت تمہارے ارادے کی موافق میرے ذمہ معدلت پر لازم ہے اوسی سال حکومت گجرات کی خان اعظم میرزا عزیز کوکہ کے سپرد ہوئی اوس کی اعانت سے اکثر رسوم بدعت کے منہدم ہوگئے لیکن عنقریب صوبہ گجرات عبدالرحیم خانخانان پر قرار پایا اوسکی حمایت سے پھر طائفہ مہدویہ کمین سے کود پڑے شیخ نے سر سے پگڑی اوتار ڈالی اور آگرہ کا ارادہ کیا کہ اس ماجرے کو اکبر بادشاہ کے کان تک پہونچائین اور کوئی تدارک عمل مین لائین شیخ وجیہ الدین علوی نے ہر چند بطریق کنایہ منع کیا اور فرمایا کہ عالم مظہر اسمای جلالی و جمالی ہے ہر اسم کے آثار و احکام کا حفظ کرنا سراط مستقیم ہے یہ بات کچہ سود مند نہ ہوئی کوچ کر دیا ایک جماعت مخذولین کی پیچہے لگی مابین اوجین و سارنگپور کے شیخ کو شہید کر ڈالا یہ حادثہ سنہ ۹۸۶ ہجری کو واقع ہوا شیخ کے

لاش کو مالوہ سے پٹن مین لاکر اونکے اسلاف کے مقابر مین دفن کردیا کذا فی مآثر الکرام تاریخ بلگرام للسید آزاد رحمہ اللہ تعالی وغیرہ اور حاجی رفیع الدین خان مرادآبادی مولف قصر الآمال نے حالات الحرمین مین لکہا ہے کہ جس وقت اکبر بادشاہ پٹن مین واسطے ملاقات شیخ محمد طاہر کے کہ اوسوقت مین علوم ظاہر و باطن مین منجملہ اکابر عہد کے تہے آیا تو کہا کہ آپ کوئی خدمت فرماوٗ شیخ نے فرمایا کہ میری آرزو یہ ہے کہ میرے لڑکون مین سے اگر کوئی تمہارے پاس یا تمہارے لڑکون کے پاس آوے تو اوسکو اپنی طرف راہ مت دو اور نکال دو اور بعد ذرا توقف کے فرمایا کہ میرا یہ کہنا فائدہ نہین رکہتا ہے وہ آئین گے اور تم اون کو راہ دوگے آخر کو انکے پوتون مین سے ایک نزدیک عالمگیر بادشاہ کے آیا اور ملقب بشیخ الاسلام ہوا اور جاہ عظیم پائی انتہی میر آزاد رحمہ اللہ نے لکہا ہے کہ ایک شخص انکے احفاد مین سے شیخ عبد القادر بن شیخ ابو بکر مکہ معظمہ کے مفتی تہے علم و فضل و فصاحت و بلاغت خصوصاً فقاہت مین ممتاز عصر تہے سالہا افتای حرم محترم کی مسند پر سربلند رہے انکی تالیفات سے ایک فتاوی ہے چار مجلد مین اور نسخہ منشآت ۱۱۳۸ھ ہجری مین انتقال کیا شیخ عبد اللہ طرفۂ انصاری مکی شافعی انکے اوستاذ تہے شاگرد کی مدح مین ایک قصیدہ نظم کیا اوسمین شیخ محمد طاہر انکے دادا کا نسب حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی طرف پہونچا کر کہتے ہین ؎

قد کان جد ابیک بل جد ابیہ	من اوحد العلماء و الفضلاء
اعنی محمد طاہرا من ینتمی	الصدیق حقققہ بغیر مراء

لیکن محمد طاہر باتفاق جمہور قوم بوہرہ سے ہین اور کلام شیخ عبد الحق رحمہ اللہ تعالی کا اخبار الاخیار مین بہی تصریح کرتا ہے بعض کہتے ہین کہ صدیقی باعتبار نسب کے مان کی طرف سے تہے بعض نے یون کہا کہ بہت اعتقاد سے تہے چونکہ شیعہ خود کو حیدری کہتے ہین اونہون نے اپنے آپ کو صدیقی کہا انتہی کلامہ جناب توفیق اتحاف النبلاء مین فرماتے ہین کہ قول ثانی ارجح معلوم ہوتا ہے اس لیے کہ نسب مان سے نہین ہوتا ہے بلکہ باپ سے ہوتا ہے خصوصاً شیخ محمد طاہر جیسے عالم محقق سے اوسکا اعتبار کرنا بہت بعید ہے لیکن طرفہ کا بیت مذکور مین حققہ بغیر مراء ناظر ہے صحت مین اونکی صدیقیت کی قطع نظر اس سے کہ مان کے

جناب سے ہو یا باپ کی طرف سے واللہ اسلم ولیکن صحیح تر یہی ہے کہ بوہرہ تھے حالات الحرمین مین لکہا ہے کہ شیخ
محمد طاہر اونہین سے تھے یعنی بوہرہ سنی سے اور کہا کہ بوہرہ ایک قوم جم غفیر ہے اصل انکی صوبہ گجرات سے
اور سب کے سب سوداگر تجار و پیشہ ور و اہل حرفہ ہین اور غالبًا انکی شہرت سا تہہ اس لقب کے بسبب اشتغال تجارت
کے ہے کہ ہندی مین بیوپار کہتے ہاین یہ دو فرقے ہین ایک شیعۂ اسمعیلیہ کہ اسمعیل بن امام جعفر صادق
علیہ السلام کو امام جانتے ہین اور باقی ائمہ کے منکر ہین اور تقیہ و اخفاء عقیدے اپنے مین نہایت مبالغہ
رکہتے ہین اور انکو جماعت خُرد کہتے ہین تمام مُلک مالوہ اوجین و سرونج وغیرہ امنسے ہے اور فضائح و
شنائع مذہب و رسوم و عادات انکے بہت ہین منجملہ ایک یہ ہے کہ ہر عصر مین انکا ایک امام ہوتا ہے اور
اب وہ اوجین مین ہے اور وہ کسب نہیں کرتا ہے اور مثل ملوک کے اونپر حکمرانی فرماتا ہے اور یہ مثل رعایا کے اوسکی اطاعت و فرمانبرداری
کرتے ہین کوئی دقیقہ اوسکے حکم سے تجاوز کا جائز نہیں رکہتے ہین اور جب کوئی مرجاتا ہے تو وارث میت کا امام
یا نائب کے پاس کہ ہر شہر مین رہتا ہے جاتا ہے اور واسطے میت کے سفارش نامہ چاہتا ہے اور وہ بقدر
حال کے ایک مقدار مال سے مقرر کرکے لیتا ہے چنانچہ ہزارون تک نوبت پہونچتی ہے اور بقدر اوس
مال کے ایک مکان بہشت کا اوسکے ہاتہہ فروخت کرتا ہے اور جبریل علیہ السلام کی طرف باین مضمون
خط لکہدیتا ہے کہ یا جبریل فلان المیت من اتباعی رجل صالح فادخلہ فی الجنۃ الفردوس او العدن فی
فلان القصر او تحت ظل الرمان او التفاح اسی طرح منکر نکیر کو بہی رقعہ لکہدیتا ہے کہ اوسکی کفن مین رکہتے
ہین الی غیر ذلک من الہفوات والہذیانات عہد احمد شاہ عالمگیر ثانی مین بلدہ سورت کا علی نواز خان ایک
حاکم تہا ایک برس امام بوہرون کا اوجین سے سورت مین آیا علی نواز خان نے اوسکو اپنے پاس بلاکر
کہا کہ ہم اور تم سب بنی آدم ہین اور بہشت میراث آدم کی ہمکو اور تمکو سب کو پہونچی حالانکہ تمنے بہشت
کو لوگون کے ہاتہہ بیچ ڈالا اور ہمارا حصہ بزعم خود تصرف مین لائے چاہیئے کہ ہمکو کچہہ دو تاکہ دروازہ بہشت
پر ایک مکان مختصر ہم اپنے واسطے بنائین یہ کہا اور بضرب و قید شدید ایک لاکہہ روپیہ لے لیا دوسری
قسم اہل سنت و جماعت ہاین انکو بڑی جماعت کہتے ہین یہ لوگ پٹن و گجرات و احمد آباد مین ساکن ہین
اور انمین سے ایک جماعت کثیر بندر سورت و جدہ و حرمین شریفین مین تجارت و حرفہ کا شغل رکہتے ہین

اور متصف بفضائل دینیہ ہین انکے رسوم وعادات بسبب تاکید علما رو اکابر دین کے کہ اس قوم مین
گذرے ہین اکثر موافق سنت کے ہین شیخ محمد طاہر مذکور بہی انہین سے تہے زمان سابق مین ہر دو فریق
باہم مختلط رہتے تہے کسی طرحکا امتیاز اونکے درمیان مین نہ تہا شیخ محمد طاہر پٹن مین اور سید جعفر احمد آباد مین
دو عالم بزرگ تہے باشارۂ نبویہ علیہ الصلوٰۃ والسلام دونون فریق کو ایک دوسری سے جدا کردیا اور اس
باب مین سعی بلیغ صرف فرمائی یہانتک کہ دونون فریق ایک دوسرے سے جدا ہوگئے بعد اسکے اختلاط
باہمی کا امکان نرہا چہوٹی جماعت صوبۂ گجرات سے نکلکر صوبۂ مالوہ مین متفرق ہوگئی عجائب حکایت سے
کہ اس قوم کے حال لکہنے پر باعث ہوئے یہ حکایت ہے کہ بزبانی مولوی ولی اللہ سنا گیا اور بعد
اوسکے محمد بن جمال الدین نام اس قوم کے شخص سے بہی کہ سفر دریا مین شریک جہاز کا تہا تصدیق اوسکی
سُنی گئی کہ بزمانۂ شیخ محمد طاہر رحمہ اللہ تعالی پٹن مین ایک درویش مسافر وارد ہوا اونکے بعض ساکنین
سے اوسکے ساتہہ بدسلوکی ظہور مین آئی اوس درویش نے بددعا کی اور کہا خداوندا اس قوم کی روزی
سفر مین مقدر کر جس وقت یہ خبر شیخ محمد طاہر کو پہونچی اور جان لیا کہ اوسکی دعا محل اجابت مین پہونچ گئی
تو اونہون نے دعا کی کہ خدایا تو انکی روزی سفر حرمین مین مقدر کر اوس دن سے ابتک اس قوم مین
سنت مستمرہ ہے کہ جسطرح والدین بعد تولد پسر کے اوسکی شادی بیاہ ختنہ و نکاح کی تدبیر مین رہتے
ہین اوسی طرح اپنے لڑکے کو حرمین بہیجنے کی اونکو فکر رہتی ہے جسوقت لڑکا بارہ تیرہ برس کا ہوگیا
اوسکو پٹن سے مکہ مکرمہ کو بہیجدیا ہر سال چند آدمی انکے اطفال سے حرمین کو جاتے ہین اور وہان
پہونچکر نزدیک بزرگان قوم کے رشتہ دار ہون یا اجنبی برسم خادمی کے رہتے ہین اور ہر قسم کی خدمت
مثل خدمتگارون کے بجا لاتے ہین اور اس زمانے مین زبان عربی اور فنون معاملات سے آشنا ہوجاتے
ہین پہر اگر والد اوس لڑکے کا مرد کم مایہ ہے تو وہ آدمی جسکی خدمت لڑکا کرتا ہے جبکہ اوسمین آثار
رشد کے معاینہ کرتا ہے تو ایک مقدار اپنے مال سے اوسکو قرض دیتا ہے کہ وہ اوسکا راس المال
ہوجائے تاکہ وہ اوس سے تجارت کرے اور چند سال مین کہ وعدہ کرتا ہے قرض کو ادا کردیتا ہے اور
منافع کو اپنا راس المال کرلیتا ہے اور اگر اوسکا والد مالدار ہے تو بقدر استطاعت کے ایک مقدار روپیہ

ہمراہ لڑکے کے بھیجتا ہے اور وہ مال اوسکے مخدوم کے حوالے ہو جاتا ہے اور اوسکے منافع سے ثلث
حق التعلیم مخدوم کا ہے باقی حق لڑکے کا اور خدمت مین مثل دوسرون کے مشغول رہتا ہے اور بعد اوسکے
کہ مدت دس سال بیس سال تیس سال مین جمعیت پیدا کرلی اور سرمایہ بہم پہونچالیا گہر کو آتے ہین اور
شادی بیاہ کرتے ہین پہر اگر چاہین تو ہندوستان مین دکان کرین چاہین عربستان مین چلے جائین اسلیے
اس قوم مین کوئی ایک ایسا نہین ہے الا من شاء اللہ تعالی کہ اوسنے کمر حج نہ کیا ہو اور زبان عربی نہ
جانتا ہو ایک اور رسم کہ اس قوم مین معمول وجاری ہے یہ ہے کہ ہر چند روز مین جیسے ہفتہ یا عشرہ ضیافت
تمام قوم کی حاضر ہون کہین ہون کیجاتی ہے اور عمدہ کہانا پکاکر ایک جگہہ کہاتے ہین اگر دعوت شہر مین
قرار پاتی ہے تو ہر محلہ مین مہمانخانہ جدا ہے اور اگر باہر شہر کے باغ یا مزار کسی بزرگ مین قرار پاتی ہے تو
خیمہ وغیرہ مایحتاج مہمان خانہ سے وہان جاتا ہے اور سرانجام اسکا ایک شخص کے حوالے ہوتا ہے
اور جو کچہہ صرف ضیافت وماہوار خدام وقیمت خرید خیمہ وفرش ودیگر لوازم مہمانخانہ کا سال بہر مین ہوتا
ہے سب کے سب ادا کرتے ہین اور ہر شادی مین کہ برادری مین ہوتی ہے اور وقت واپس آنیکے
سفر حرم سے شکرانہ دوستون کا کہ اس دیار کے عرف مین اوسکو شادخوردی کہتے ہین جسقدر کہ معین ہے
ضیافت خانہ مین پہونچاتا ہے اس سبب سے رابطہ الفت ومحبت وموانست آپس مین مؤکد ومستحکم
رہتا ہے جزئیات اس رسم کے بہت ہین اور سب محمود ومستحسن اور اوس طور پر قرار دیئے ہین کہ
نہ کسی پر دشوار ہے اور نہ منت واحسان ایک کا دوسرے پر یہ رسم چہوٹی جماعت کے لوگون مین بہی
معہود ہے لیکن انہون نے امام یا نائب الامام کا عہدہ کر دیا ہے کہ وہ ضیافت کرتا ہے اور وجہ صرف
اوسکی تحصیل فرماتا ہے انتہی کلام حالات الحرمین اخبار الاخیار مین بذیل ترجمہ میان غیاث ساکن
بروچ صوبہ گجرات کہ ایک شخص صلحای وقت سے تہے یون لکہا ہے کہ شیخ عبد الوہاب خلیفہ شیخ علی متقی
رحمہ اللہ تعالی فرماتے تہے کہ مینے ایک بار آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خواب مین دیکہا پوچہا
یا رسول اللہ من افضل الناس فی ہذا الزمان یعنی اس وقت مین افضل کون ہے فرمایا افضل الناس
میان غیاث ثم شیخک ثم محمد طاہر انتہی بلفظہ ذکر بوہرہ کا بیان مقصود نہ تہا لیکن چونکہ حضرت ایشان

یعنی شیخ محمد طاہر رضی اللہ عنہ اس قوم سے تھے اس لئے اونکے حال کی تحقیق اس جریدے مین بحکم الشئی بالشئی یذکر ضرور ہوئے والامالی وللبوہرہ ولنعم ما قیل ؎

امید بوی تو از نو بہار بود مرا	وگرنہ با گل و گلشن چہ کار بود مرا

وباللہ التوفیق کذا فی الاتحاف

ترجمہ سید محمد بن ابراہیم وزیر رحمہ اللہ تعالی صاحب عواصم وقواصم

سید محمد بن ابراہیم بن علی بن المرتضی بن مفضل بن المنصور یہ حفاظ کبار حدیث و علماء مجتہدین یمانین سے تھے سخاوی نے انکے ترجمہ کے نسب مین غلطی کی ہے جیسا کہ کتاب بدر طالع سے ظاہر ہوتا ہے قال الشوکانی رحمہ اللہ تعالی ھو الامام الکبیر المجتہد المطلق المعروف بابن الوزیر انکی ولادت ۷۷۵ھ ہجری مین ہوئی سخاوی نے کہا کہ تقریبًا ۷۶۵ھ مین پیدا ہوئے یہ تقریب بعید ہے صواب اول ہی ہے جمیع علوم مین متبحر اور اقران پر فائق ہوئے انکا شہرہ ہوا انکا ذکر دور دور پہونچا انکا علم اقطار و اطراف مین سائر دائر ہوا صاحب مطالع البدور نے کہا ہے کہ حافظ ابن حجر عسقلانی رحمہ اللہ نے انکا ترجمہ درر کامنہ مین لکھا ہے انتہی اس قول کی کچھہ اصل نہین ہے کیونکہ حافظ صاحب مرحوم نے انکا ترجمہ درر مین نہین لکھا ہے بلکہ انباء الغمر مین تحریر فرمایا ہے اور تقی بن فہد نے اپنے معجم مین انکا ترجمہ رقم کیا ہے انہون نے زیدیہ کی رد مین عواصم وقواصم لکھے اور اوسکا اختصار روض باسم کیا ان کا ترجمہ تاج مکلل مین خوب لکھا ہے

فصل شیخ ابو علی دقاق رضی اللہ عنہ

یہ زبان وقت اور اپنے فن کے امام تھے ابو القاسم قشیری رحمہ اللہ انکے داماد و شاگرد ہین کسی نے انسے نزول کا پوچھا تو ان دو بیتون سے جواب دیا ؎

خلیلی ہل ابصرتما او سمعتما	باکرم من رب تمشی الی عبد
اتی زائرا من غیر وعد وقال لی	اصونک من تعلیق قلبک بالوعد

حکایت ایک دن رَی مین پہونچے ایک شخص نے اونکو پہچانا اور کہا یہ ابو علی دقاق ہے بزرگ لوگ

آئے درس کی درخواست کی قبول نہ کیا اونہون نے الحاح و اصرار کیا اور منبر رکہدیا تاکہ وعظ کہین منبر پر چڑہے اور سیدہی طرف اشارہ کیا اور کہا اللہ اکبر اور مونہہ طرف قبلے کے کیا اور کہا رضوان من اللہ اکبر بائین جانب اشارہ کیا اور کہا واللہ حیدوالبقی خلق یکبارگی مختلط ہوگئی اور شور اوٹہا اور چند آدمی اوسی جگہہ مرگئے اوس مشغلے مین منبر سے اوترے اور چلدئے بعد اوسکے اونکو تلاش کیا نہ پایا رضی اللہ عنہ

ابوسلیمان دارائی رضی اللہ عنہ

۱۸۶

یہ مشائخ قدمای شام سے ہین ملقب بریحان القلوب اونکی قبر شریف قریہ دارہ مین ہے یہ ایک دیہہ تہا دیہات دمشق سے سنہ ۲۱۵ ہجری مین وفات پائی یہ فرماتے ہین ربما ینکت الحقیقۃ فی قلبی اربعین یوما فلا اذن لہا ان تدخل فیہ الا بشاہدی الکتاب والسنۃ اور فرمایا کہ جو چیز تجہکو حق سے مشغول کرے وہ تجہپر شوم ہے اور جو تیری عادت طرف اسباب کے کرے وہ تیری دشمن ہے اور جو سانس کہ غفلت مین نکلے وہ تجہپر داغ ہے اور فرمایا ابلغ الاشیاء فیما بین اللہ وبین العبد المحاسبۃ ایک شخص نے نزدیک اونکے معصیت کا ذکر کیا بہت روئے اور کہا بخدا کہ مین طاعت مین اتنی آفت دیکہتا ہون کہ حاجت معصیت کی نہین ہے فرماتے ہین کہ لکل شئ صدأ وصدأ نور القلب الشبع یعنی ہر شی کے لئے ایک زنگ ہے اور زنگ نور قلب کا سیر شکمی ہے یہ بہی فرمایا کہ من اظہر الانقطاع الی اللہ فقد وجب علیہ خلع ما دونہ من رقبتہ احمد حواری نے کہ اونکے مرید تہے کہا کہ ایکرات مینے خلوت مین نماز پڑہی راحت عظیم پائی تیخ نے فرمایا تو ضعیف مرد ہے کہ خلا مین اور ہے اور ملا مین اور رضی اللہ عنہ

ابوسعید خرّاز رضی اللہ عنہ

۱۸۷

یہ طبقہ ثانیہ کے ہین حضرت سری سقطی رضی اللہ عنہ کے خلیفہ سبسے پہلے علم فنا وبقا مین انہین نے کلام کیا اونکو لسان التصوف کہا ہے انہون نے علم التصوف مین چار سو کتابین تصنیف کین اونکی جای ولادت بغداد ہے حضرت ذوالنون رضی اللہ عنہ کو دیکہا تہا علماء ظاہر نے انپر انکار کیا اور تکفیر کرڈالی یہ ورع مین کلام کررہے تہے مہدی عباسی گزرا کہا تو شرماتا نہین ہے بناء دوانقی کے نیچے بیٹہتا اور حوض زبیدہ کا پانی پیتا ہے اور ورع مین کلام کرتا ہے انہون نے کہا تو سچ کہتا ہے اوسے کہا مجہکو

مخیر کیا ہے درمیان قرب و بعد کے مینے بعد کو اختیار کیا اسلئے کہ مینے طاقت قرب کی نہین رکھی کہا کہ دشمنی فقرا کی بعض کے ساتھہ بعض کی غیرت الہی سے ہے کہ آپس مین آرام نہ پکڑین فرمایا جس کسی نے یہ گمان کیا کہ مین جہد سے طرف حق کے پہونچ جاؤنگا اوسنے خود کو بے نہایت رنج مین ڈالا اور جو کوئی چاہتا ہے کہ بے جہد کے پہونچے وہ اپنے تئین تمناے بی غایت مین ڈالتا ہے فرمایا کہ اللہ تعالی اولیا کو کہ عتاب و مواخذہ کرتا ہے اوس جہت سے ہے کہ اونہون نے اللہ تعالی کو سب پر اختیار کیا ہے وہ روا نہین رکھتا ہے کہ کوئی واسطہ درمیان مین آوے اور اونکو راحت ہو جائے کسی چیز سے سوا اوسکے فرمایا من ظن انہ ببذل الجھد یصل فمتعن ومن ظن انہ بغیر بذل الجھد یصل فمتمن ولنعم ما قیل

بجستجوی نیابد کسی مرادولے		کسی مراد بیابد کہ جستجو دارد

فرمایا کہ وقت ماضی کا تدارک کرنا وقت باقی کا ضائع کرنا ہے یہ دو بیت آپکے اشعار آبدار سے ہین

الوجد یطرب من فی الوجد راحتہ		والوجد عند وجود الحق مفقود
قد کان یطربنی وجدی فاذھلنی		عن رویۃ الوجد من بالوجد مقصود

سید الطائفہ حضرت جنید بغدادی رضی اللہ عنہ

آپ مذہب ابو ثور کا رکھتے تھے کہا ہے کہ مذہب ثوری کا درمیان صوفیہ کے معروف ہے آپکو سلطان المحققین واعدل المشائخ وطاؤس العلماء ولسان القوم ولسان التصوف کہتے ہین اکثر اولیاء کرام کا توسل و ارادت آپ ہی سے ہے مناقب الاولیاء مین آپ کا حال بسط سے لکھا ہے **حکایت** ایک دن ایام صغر مین آپ لڑکون کے ساتھہ کھیلتے تھے حضرت سری سقطی نے فرمایا ما تقول فی الشکر یا غلام یعنی اے لڑکے تو شکر کے باب مین کیا کہتا ہے فرمایا الشکر ان لا تستعین بنعمتہ علی معاصیہ یعنی شکر یہی ہے کہ تو اوسکی نعمت کے ساتھہ اوسکے معاصی پر مدد نہ لے **حکایت** ایک جوان آدمی بلباس یہود آپ کی مجلس مین کھڑا ہوا اور کہا اے شیخ قول رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اتقوا فراستہ المؤمن فانہ ینظر بنور اللہ کے کیا معنی ہین فرمایا تو مسلمان ہو جا اس لئے کہ تیرے

اسلام کا وقت آپہونچا امام یافعی رضی اللہ عنہ فرماتے ہین کہ لوگ گمان کرتے ہین کہ حضرت جنید کے اس جواب مین ایک کرامت ہے اور مین کہتا ہون کہ دو کرامتین ہین ایک تو اطلاع اوس جوان کی کفر پر دوسری اطلاع اس بات پر کہ وہ فی الحال اسلام لاتا ہے آپ نے فرمایا ہے استغراق الوجد فی العلم خیر من استغراق العلم فی الوجد اور فرمایا اشرف المجالس واعلاہا الجلوس مع الفکرۃ فی میدان التوحید آپ سے پوچھا کہ بلا کیا ہے فرمایا ہو الغفلۃ عن المبلی رضی اللہ عنہ

شیخ ابو علی رودباری رضی اللہ عنہ

یہ طبقہ رابعہ کے ہین انکی نسبت طرف کسری کے پہونچتی ہے عالم و فقیہ و محدث و ادیب و امام و سید قوم تھے نزع کے وقت یہ شعر پڑھا ؎

وحقك لانظرت الى سواكا	بعين مودة حتى اراكا

فرماتے ہین کہ فضل مقال کا فعال پر منقصت ہے اور عکس اسکا مکرمت اور فرمایا کہ علامۃ اعراض اللہ عن العبد ان یشغلہ بما لا ینفعہ اور فرمایا مالم تخرج من کلیتک لم تدخل فی حد المحبۃ رضی اللہ عنہ ؛

احمد بن خضرویہ بلخی رضی اللہ عنہ

کسی نے وصیت کی درخواست کی فرمایا امت نفسک حتی تحییہا یعنی تو اپنے نفس کو مار ڈال تاکہ تو اوسکو زندہ کرے فرمایا الطریق واضح والحق لائح والداعی قد اسمع فما التحیر بعد ہذا الامن العمی آپ حاتم اصم رضی اللہ عنہ کے مرید اور بایزید بسطامی رضی اللہ عنہ کے مصاحب ہین سپاہیون کا لباس پہنتے تھے ابو حفص حداد نے فرمایا اگر احمد نہوتے تو فتوت و مروت ظاہر نہوتی انکی عیال فاطمہ کہ ناظم بلخ کی بیٹی تہین ریاضت و طریقت مین ایک برہان تہین حضرت بایزید نے فرمایا کہ جو شخص یہ چاہے کہ کسی مرد کو عورتون کے لباس مین دیکھے تو اوس سے کہو کہ فاطمہ کو دیکھے احمد فرماتے ہین کہ مین نفس کو کسی آرزو کو نہین پہونچاتا تہا یہانتک کہ اوسنے آرزو لڑائی کی کی مینے جانا کہ طاقت روزے کی نہین رکہتا ہے مینے کہا البشر طلیکہ روزہ افطار نکرونگا قبول کیا مین سمجھا کہ شب بیداری نہین کرسکتا ہے مینے کہا البشر طلیکہ رات کو قائم رہونگا قبول کیا مینے دریافت کیا کہ عزلت نہین چاہتا ہے مینے کہا

کہ خلق کے ساتھہ آمیزش رکھونگا پسند کیا مین رویا کہ خداوندا اسکے مکر سے آگاہ فرما اقرار کیا کہ توجھکو ہر روز
بخلاف مراد کے صد بار قتل کرتا ہے تو مینے چاہا کہ لڑائی مین جاؤن تا کہ یکبارگی مارا جاؤن تجہسے رہا ہوجاؤن
اور تجھکو شہادت کے ساتھہ مشتہر کردون مینے کہا سبحان اللہ ایسا نفس پیدا کیا ہے کہ حیات مین بہی منافق
ہے اور ممات مین بہی مین گمان کرتا تہا کہ تو رستہ طاعت کا چلتا ہے یہ نہ جانتا تہا کہ تو زنار ڈہونڈہتا ہے

۱۹۱

حضرت خواجہ نقشبند رضی اللہ عنہ

خواجہ بہاء الدین نقشبند محمد بن محمد بخاری رانکے شیوخ محمد بابا سماسی اور شیخ امیر کلال اور شیخ عبد الخالق
غجدوانی ہین اور بحسب حقیقت اویسی تہے فرماتے ہین کہ تو سب احوال مین جادۂ امر و نہی پر قدم رکہے
اور عزیمت و سنت کے ساتھہ عمل بجالائے اور رخص و بدع سے دور رہے اور ہمیشہ احادیث مصطفے صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کو اپنا پیشوا کرے اور اخبار و آثار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور صحابہ کبار کا متفحص
و متجسس رہے کسی نے آپ سے پوچھا کہ درویشی آپ کی موروث ہے یا مکتسب فرمایا بحکم جذبۃ من
جذبات الحق توازی عمل الثقلین کے ساتھہ اس سعادت کے مشرف ہوا ہون پوچھا آپ کے
طریقے مین ذکر جہر و خلوت و سماع ہوتا ہے فرمایا نہین ہوتا ہے پوچھا آپ کا طریقہ کیا ہے فرمایا خلوت
در انجمن یعنے بظاہر ساتھہ خلق کے اور بباطن ساتھہ حق کے رجال لا تلہیہم تجارۃ ولا بیع
عن ذکر اللہ اشارہ ہے طرف اس مقام کے خواجہ کے غلام و لونڈی کچہہ نہ تہے جب پوچہا تو فرمایا کہ بندگی
ساتھہ خواجگی کے راست نہین آتی ہے کسی نے کہا کہ آپ کا سلسلہ کس جگہہ پہونچتا ہے فرمایا کہ سلسلہ سے کوئی کسی
جگہہ نہین پہونچتا ہے عرض کیا کہ فلان بیمار ہے دریوزۂ توجہ دارد یعنی درخواست توجہ کی رکھتا ہے فرمایا
اول بازگشت خستہ باید آنگاہ توجہ خاطر شکستہ یعنی اول اوسکو توبہ کرنا چاہیے تا کہ توجہ کا کچہہ اثر ہو
فرمایا تم نفس کو متہم رکھو کیونکہ جس شخص نے نفس کی بدیون کو اور اوسکے مکر کو پہچان لیا عمل آسانی
پایا اور فرمایا کہ طریقہ ہمارا صحبت ہے کیونکہ خلوت شہرت ہے اور شہرت مین آفت کسی نے خوب کہا ہے ع

اگر شہرت ہوس داری اسیر دام عزلت شو	کہ در پرواز دارد گوشہ گیری نام عنقا را

اور فرمایا کہ یا ایہا الذین آمنوا آمنوا باللہ اس طرف اشارہ ہے کہ ہر طرفۃ العین مین اس وجود طبیعی

حستی کی نفی کرنی چاہیے اور اثبات معبود حقیقی کا اور فرمایا کہ نفی وجود کی نزدیک ہمارے اقرب طرق ہے مگر بغیر ترک اختیار اور دید قصور اعمال کے حاصل نہین ہوتی ہے فرماتے تھے کہ اس راہ کے چلنے والے کو تعلق ماسوی اللہ ایک بڑا حجاب ہے اہل حقیقت نے ایمان کی یون تعریف کی ہے کہ الایمان عقد القلب بنفی جمیع ماتولت القلوب الیہ من المنافع والمضار سوی اللہ تعالی آپ نے فرمایا ہے کہ ہمارا طریقہ عروۂ وثقی ہے متابعت حضرت رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دامن مین چنگل مارنا اور آثار صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم کا اقتدا کرنا ہے اور اس طریقے مین تہوڑے عمل سے فتوح بہت ہے لیکن سنت کی رعایت کرنا ایک بڑا کام ہے جو کوئی ہمارے طریقہ سے موںہہ پہیرتا ہے وہ خطر دین کا رکہتا ہے اور فرمایا لا الہ نفی الٰہ طبیعت کی ہے و الا اللہ اثبات ہے معبود بحق کا اور محمد رسول اللہ خود کو مقام فاتبعونی مین لانا ہے فرمایا مقصود ذکر سے یہ ہے کہ کلمۂ توحید کی حقیقت کو پہوچان اور حقیقت کلمہ کی یہ ہے کہ کلمے کے کہنے سے ماسوی کی بکلی نفی ہو جائے بہت کہنا شرط نہین ہے آپ سے کرامات کی طلب کی فرمایا ہماری کرامات ظاہر ہے کہ باوجود اتنے گناہون کے ہم زمین پر چل سکتے ہین ۷۹۱؁ ہجری شب دوشنبہ بستم ماہ ربیع الاول کو آپ نے وفات پائی خواجہ محمد پارسا اور مولانا یعقوب چرخی رضی اللہ عنہما منجملۂ آپکے خلفا کے ہین رضی اللہ عنہم اجمعین

شیخ صدر الدین قونوی رضی اللہ عنہ

آپ جامع علوم عقل و نقل و فنون ظاہر و باطن تھے درمیان آپکے اور نصیر الدین طوسی کے سوال و جواب واقع ہوئے قطب شیرازی حدیث شریف مین انکے شاگرد ہین جامع الاصول کو اپنے خط سے لکہکر اونپر پڑہا اور اسکا فخر کرتے تھے کسی نے آپ سے پوچھا کہ من این الی این و ما الحاصل فی البین فرمایا من العلم الی العین والحاصل فی البین تحقق ونسبۃ جامعۃ بین الطرفین ظاہرۃ بالحکمین منافب الاولیا مین کہا ہے کہ یہ فرزند و مرید شیخ محی الدین ابن عربی کے ہین جسوقت شیخ روم سے طرف قونیہ کے پہونچے بعد ولادت صدر الدین اور وفات اونکے والد کے تو انکی ماں شیخ محی الدین کے نکاح مین آئین اور صدر الدین نے شیخ کی خدمت مین تربیت پائی کلام شیخ کے نقاد ہین مسئلہ وحدت وجود کا

مطابق عقل وشرع کے انکی تحقیقات کے تتبع سے دریافت کرنا چاہیے منجملہ انکی تصنیفات کے نصوص و
فکوک ونفحات الٰہیہ مشہور ہین مولانا جلال الدین رومی رضی اللہ عنہ کے ساتھہ بہت اختصاص رکھتے
تھے اور مولانا روم نے اپنی نماز کی وصیت انکو کی ٭

۶۹۱ھ

شیخ شرف الدین مصلح بن عبداللہ السعدی الشیرازی رضی اللہ عنہ

افاضل صوفیہ واعاظم شافعیہ سے تھے علم سے بہرۂ تمام اور آداب سے نصیب کامل رکھتے تھے سفر بہت
کیا اور اقالیم کا گشت فرمایا اور بت خانہ سومنات ہند مین جاکر بڑے بت کو مثل ابراہیم علیہ السلام کے
توڑ ڈالا بہت سے مشائخ کو پایا اور بارہا سفر حج کا پیادہ کیا اور شیخ شہاب الدین سہروردی کی صحبت مین
پہونچے اور اونکے ہمراہ ایک کشتی مین سفر دریا کا کیا انکی کتاب گلستان و بوستان جہانگیر ہے اور
وہانتک قبول لفظ ومعنی مین پہونچے ہین کہ مختلف زبانون مین ترجمہ ہوا اور ایک جہان اصلاح ظاہر
و باطن مین اونکے مضامین بلاغت آگین کا گرویدہ ہوا اور معارف بلند و حقائق ارجمند کو پہونچا اس
قسم کی پذیرائی و دلربائی و قبولیت کسی اور کے کلام مین نہین پائی جاتی ہے سنہ ۶۹۱ مین وفات پائی

فرماتے ہین ؎

گفتی برہم منشین یا از سر جان برخیز	برگرد سرت گردم بنشینم و برخیزم

۶۳۴ھ

خواجہ قطب الدین بختیار کاکی اوشی رضی اللہ عنہ و قدس سرہ

آپ خلیفۂ بزرگ ہین حضرت خواجہ معین الدین چشتی قدس سرہ کے آپ اکابر اولیا و اجلۂ اصفیا سے ہین
بنہایت ترک وتجرید وفقر وفاقہ کے ساتھہ موصوف تھے اور نہایت استغراق رکھتے تھے شیخ نوربخش نے
سلسلۃ الذہب مین کہا ہے کہ لہ فی احوال الباطن شان کبیر بین المکاشفین دلیل العارفین
مین کہا ہے کہ کلام حکایت ملک الموت مین تھا فرمایا کہ دنیا بغیر موت کے ایک دانہ برابر بھی نہین ہے کہا
کیون فرمایا اسلئے کہ الموت جسر یوصل الحبیب الی الحبیب یعنی دنیا ایک پل ہے کہ دوست
کو دوست کی طرف پہونچاتا ہے وقت خلافت کے حضرت خواجہ بزرگ رضہ نے اونسے فرمایا کہ چار چیزین گوہر نفس
کی ہین اول درویشی کہ تونگری ظاہر کرے دوسرے بھوکا کہ سیری ظاہر کرے تیسرا غمگین کہ خوشی ظاہر

کرے جو تہا جسکے ساتھ دشمنی ہو دوستی ظاہر کرے آپ دہلی مین تشریف لائے اور ساکن ہو گئے
ایک قوال نے شیخ احمد جام رحمہ اللہ تعالی کی بیت پڑھی اوس بیت نے خواجہ مین اثر کیا چار رات دن
تحیر مین تھے اور اوس بیت پر ذوق رکہتے تھے پانچوین شب انتقال فرمایا میر حسن دہلوی نے اوس غزل
مین جو اس زمین مین کہی ہے اس قصے کی طرف اشارہ کیا ہے

جان بریں یک بیت داد ستآں بزرگ	آری این گوہر زکان دیگر ست
کشتگانِ خنجرِ تسلیم را	ہر زمان از غیب جاں دیگر ست

یہ واقعہ ۶۳۲ ہجری مین ہوا مناقب الاولیاء مین لکہا ہے کہ اوش ایک موضع ہے فرغانہ کا اور کاکی اس
سبب سے کہتے ہین کہ ناں کاک یعنی خشک اونسے نکلی ہے بیس برس پیر کی خدمت مین رہے بعد سیاحی
کی جب بغداد مین پہونچے تو شیخ شہاب الدین سہروردی کو دیکہا اور ملتان مین شیخ بہاء الدین زکریا
رضی اللہ عنہ کو پایا ایک تحفہ آپ کی خدمت شریف مین اس جہت سے آیا کہ دنیا طرف اوسکے متوجہ ہو فرمایا
کہ دوستان خدا کے پاس آتے ہین اور دشمن گرفتہ خدا کو طلب کرتے ہین رضی اللہ عنہ خاکسار وقت
ورود دہلی شریف کے زیارت مرقد منور حضرت خواجہ صاحب سے مشرف ہوا اللہ سبحانہ وتعالی مستمر برکات
وخیرات فرمائے آمین

شیخ نصیر الدین چراغ دہلوی قدس سرہٗ

آپ کا نام وکام دونون محمود ہین آپ خلیفہ ہین حضرت نظام الدین اولیاء قدس سرہ کے اور اونکے اوراد
صاحب سرود ارث احوال نہایت اتباع شیخ کا رکہتے تہے طریقہ آپکا فقر وصبر ورضا وتسلیم تہا جس
مجلس مین کہ مرید شیخ کے سرود سنتے تہے آپ اوس سے اوٹہے تاکہ چلے جائین دوستون نے بیٹہنے
کی تکلیف دی فرمایا خلاف سنت ہے اونہون نے کہا کہ تم اپنے پیر کے مشرب سے پہر گئے فرمایا حجت
نہین ہوتا ہے دلیل کتاب وسنت سے چاہئے بعض غرض گو لوگون نے یہ بات خدمت شیخ مین پہونچائی
کہ شیخ محمود ایسا کہتے ہین شیخ کو اونکا صدق معاملہ معلوم تہا فرمایا وہ سچ کہتا ہے حق وہی ہے جو
وہ کہتا ہے سیر الاولیاء مین لکہا ہے کہ حضرت نظام اولیاء کی مجلس مین مزامیر نہ تہی اور تصفیق نکرتے

یعنی ہاتہہ پر ہاتہہ نہین مارتے تہے بلکہ یارون کو اس سے منع فرماتے اور کہتے کہ خوب نہین کرتے ہین انتہی چراغ
دہلی فرماتے ہین کہ غم ایمان کا کہانا چاہیئے درپی کرامت کے نہونا چاہیئے یہ بہی فرماتے تہے کہ مین حیران ہون کہ
خلق بدون مشاہدہ کے کیونکر جیتی ہے خیر المجالس مین کہا ہے کہ ایک عزیز نے آپسے پوچہا وہ حال کہ درویشون کو
ہوتا ہے کہان سے ہے اور کیونکر ہے فرمایا حال نتیجہ ہے صحت اعمال کا اور عمل دو طرح ہی ایک تو جوارح یعنی اعضا سے
اور وہ معلوم ہے دوسرا عمل دل کا ہی اوسکو مراقبہ کہتے ہین والمراقبۃ ان تلازم قلبک بان اللہ ناظر الیک یعنی
تو اپنے دل مین اس بات کا علم لازم کرے کہ اللہ تعالی تیری طرف دیکہہ رہا ہے فرمایا کہ اگر درویش رات کو بہو کا سوجائے
اور آخر رات کو جاگے اور مشغول ہو اور اوسکے باطن کا کسی چیز سے تعلق نہو تو نزول انوار کا ارواح پر مشاہدہ
کرے خواہ اسی وقت کوئی شخص جائے اور ترک علائق کا کرے اور مجاہدہ اختیار فرمائے یہ حال پیدا ہو جائے گا
اسمین کوئی شبہہ نہین ہے اور فرمایا کہ نظر دل پر رکہے اور دل کو طرف حق کے متوجہ شمار کرے اور ساتہہ اوسکے
مشغول کرے اور غیر حق کو دل سے نفی کر کے بیٹہنا چاہیئے تو کیا کچہہ پیدا ہو فرمایا کہ درویش جو آستین کو کوتاہ کرتے
ہین یہ ہے کہ صوفی جسوقت سلوک مین آیا تو یہ تقاضا کیا کہ اپنے ہاتہہ کو قلم کرے تا کہ کسی مخلوق کے آگے نہ پہیلائے
اور نہ لینے کی چیز کو نہ لیوے اور اگر ہاتہہ کو قلم کر ڈالے گا تو انہی عبادتون سے محروم رہیگا جیسے وضو و غسل اور بہائی
مسلمان سے مصافحہ پس کیا کرے جو نزدیک ہاتہہ کے ہے یعنی آستین سو اوسکو کوتاہ کرے تا کہ یہ اوسکو ہاتہہ کا ٹنے
کی یاد دلائے اور اسی طرح کپڑے کے دامن کا کوتاہ کرنا اور سر کے بال منڈانا یہ ہے کہ جب طریقت مین آیا تو چاہیئے
تہا کہ اپنے سر کو قلم کرتا کیونکہ اول قدم اس راہ مین سربازی ہے لیکن اگر سر کو قلم کر ڈالیگا تو ساری چیزون سے
باز رہیگا پس کیا کرے سر کے بالون سے دست بردار ہو جسنے سر کے بال تراشے گویا اوسنے اپنے سر کو کاٹ ڈالا
جیسا کہ سر بریدہ سے کوئی کام نہین بنتا ہے چاہیئے کہ اسی طرح سر تراشیدہ سے بہی کوئی نامشروع وجود مین
نہ آئے آپسے پوچہا کہ جاھدوا فینا سے کیا مراد ہے فرمایا مین کہتا ہون اوسکے بیان مین ایک ایسی تقریر
فرمائی کہ سننے والون کی سمجہہ وہانتک نہ پہونچے فرمایا نیچے اوترتا ہون ایک آسان تقریر کی اور فرمایا فینا ای
لاجلنا و فی اللہ ای لاجل اللہ یعنی واسطے ہمارے اور واسطے اللہ تعالی کے کلمۂ فی مین وہ شدت
اتصال ہے جو کہ کلمۂ لام مین نہین ہے فی واسطے ظرف کے ہے اور ظرف مین مظروف ہوتا ہے اور واسطے

سند کے یہ آیہ کریمہ ٹرہی انما الصدقات للفقراء الی قوله وفی الرقاب فرمایا کہ اسکو بکلمۂ فی کہا اور دوسرون مین کلمۂ لام کہا اسلئے کہ رقاب مین وہ شدت ہے جو کہ اوسمین نہین ہے یہ بیان تو علم نحو و معانی و بیان کا تہا رہا بیان مشائخ کا سو وہ یہ ہے کہ مجاہدہ کرنے والا تین حال سے خالی نہین ہے یا تو ترس دوزخ سے کریگا یا امید بہشت کے یا خاص واسطے ذات پاک حق جل ذکرہ کے وہ مجاہدہ لسد ہوتا ہے اور یہ فی اللہ ہوتا ہے یہ چاہیے کہ سخت تر ہوتا کہ حق مجاہدہ کا بجالایا جائے وجاھدوا فی اللہ حق جهادہ فرمایا کہ قدر مطلوب کو نہین جانتے ہین اسلئے مجاہدہ اختیار نہین کرتے ہین فرمایا قبول اعمال کا جذبے پر موقوف ہے یعنی ہر عمل کہ کرتے ہین جب تک جذبہ نہین آیا ہے قبول نہین ہے جسوقت جذبہ اوسکے حال کا نامزد ہوگا توجو عمل وہ کریگا قبول ہوگا اور اوس جذبے کا وقت معین نہین ہے یا لڑکاپن مین ہوتا ہے یا جوانی مین یا بڑہاپے مین لیکن جذبے کے مراتب ہین جذبہ عوام کا توفیق پانا ہے اعمال مین جذبہ خواص کا توجہ قلب کی ہے طرف حق کے ساتھ انقطاع کے اوسکے ماسوا سے منجملہ فضلای عصر جو کہ آپ کے حلقۂ ارادت مین تہے ایک مولانا مظہر کہ ہین دوسرے حمید شاعر قلندر جامع کتاب خیر المجالس کے جو ۷۵۶ ہجری مین ختم کی اور احوال و حکایات کو سادہ اور بتفصیل لکہا رضی اللہ عنہ ❊

حضرت سلطان الاولیاء رضی اللہ عنہ وقدس سرہ

حضرت شیخ نظام الدین بداونی شیخ فرید الدین شکر گنج رضی اللہ عنہ کے خلیفہ ہین آپ کا نام نامی محمد بن احمد بن علی بخاری ہے اور آپ کا لقب مبارک سلطان المشائخ اور نظام اولیا آپ محبوبان و مقربان درگاہ الٰہی سے ہین دیار ہندوستان آپ کے آثار برکات انوار سے مملو و مشحون ہے آپنے دہلی مین علم پڑہا حدیث شریف حاصل کی مقامات حریری کو یاد کیا پہر اجودہن تشریف لیگئے اور چہہ پارہ قرآن شریف کے حضرت گنج شکر قدس سرہ سے تجوید سیکہی اور چہہ باب عوارف کی بہی سند حاصل فرمائی پوچہا کیا حکم ہے تعلم کو ترک کردون اور اوراد و نوافل مین مشغول ہوئون فرمایا ہم کسیکو تعلم سے منع نہین کرتے ہین وہ بہی کرو یہ بہی کرو پہر دیکہنا کہ کون غالب آتا ہے درویش کو قدرے علم چاہیے بعد اسکے نعمت خلافت سے مشرف ہوئے اور دہلی مین بموضع غیاث پور کے کہ اب خانقاہ اوسی جگہہ ہے ساکن ہوئے اور قبول عظیم پایا اور ابواب فتوح آپ پر

مفتوح ہوئے آپ تنہا شب کو حجرے مین رہتے اور دروازہ بند فرما دیتے تھے ساری رات راز و نیاز مین رہتے
جب دن ہوتا تو جس کسی کی نظر آپ کے جمال باکمال پر پڑتی تو تصور کرتا کہ ایک مست ہین اور از بس بیداری
شب سے آپ کی مبارک آنکھین سرخ ہوتی تھین کہا ہے کہ میر خسرو رحمہ اللہ نے یہ شعر آپ کے وصف مین کہا ہے

تو شبینہ می نمائی بہر کہ بودی امشب	۵	کہ ہنوز چشم مستت اثر خمار دارد	

اس جگہہ تبرکاً بعض ملفوظات آپ کے لکھے جاتے ہین ۱ فرمایا کہ مجھکو واقعہ مین ایک کتاب دی اوسمین لکھا
ہوا تھا کہ جب تک تجسے ہوسکے دل کو راحت پہونچا اسلئے کہ دل مؤمن کا ظہور ربوبیت کا محل ہے ۲ فرمایا
کہ بازار قیامت مین کسی سامان کو ایسا رواج نہوگا جیسا کہ دریافت دلون کو ہوگا ۳ **حکایت** کسی متعلم
نے دوسرون کے ہدیون کے ساتھہ تھوڑی سی ہٹی راہ سے اوٹھائی اور ایک کاغذ مین لپیٹی جسوقت
آپ کی خدمت شریف مین حاضر ہوا تو ہر آدمی نے کوئی چیز آپ کے روبرو رکھی اوس متعلم نے لپٹے ہوئے
کاغذ کو رکھدیا خادم نے اون سب ہدایا کو اوٹھانا شروع کیا چاہا کہ اوس کاغذ کو بھی اوٹھائے فرمایا اسکو
یہین چھوڑدے کیونکہ یہ سرمہ شریف خاص ہماری آنکھہ کے واسطے ہے وہ متعلم تائب ہوا ۴ **حکایت**
ایک وقت کسی شخص نے رقعہ لکھا کہ خط اوسکا نہایت بُرا تھا اور حضرت شیخ کے دست مبارک مین دیا آپ کو
اوسکے مطالعہ مین دیر ہوئی فرمایا مولانا یہ خط آپ کا ہے مولانا بمعذرت پیش آئے اور عرض کیا کہ جی ہان مخدوم
بندے کا خط طبعی ہے شیخ نے تبسم کیا اور فرمایا زہی طبع ۵ **حکایت** آخر وقت مین کہ آپ اس عالم سے
رحلت فرمارہے تھے پوچھتے تھے کہ نماز کا وقت ہوا اور مینے نماز پڑہ لی اگر لوگ عرض کرتے کہ آپ نے
نماز پڑہ لی ہے تو فرماتے کہ دوبارہ پڑہ لین ہر نماز کو مکرر ادا فرماتے تھے آپ کی وفات سنہ ۷۲۵ ہجری مین ہوئی
۶ فرمایا کہ قفل سعادت کی کنجیان ہین سب کنجیون کے ساتھہ تمسک کرنا چاہئے اگر ایک سے نہ کھُلے شاید دوسری
سے کھُل جائے ۷ فرمایا کہ جسوقت خواجہ نے مجھکو خلافت دی تو فرمایا کہ حق تعالیٰ نے تجھے علم دیا عقل دے
عشق دیا جسمین یہ تین صفتین ہون وہ شایان خلافت مشائخ کا ہوتا ہے اوس سے یہ کام خوب بنتا ہے
۸ شیخ احمد بدایونی رحمہ اللہ تعالیٰ اُمّی تھے تمام مسائل شرعیہ کی تحقیق مین رہتے تھے جب اونہون نے دنیا
سے رحلت کی تو ایک رات مینے اونکو خواب مین دیکھا وہ اوسی طرح پر حکم معہود یعنی حسب عادت مجھسے

مسائل و احکام پوچھتے تھے مینے کہا کہ یہ جو تم پوچھتے ہو حالت حیات مین کام آتا ہے آخر تم مرے نہین ہو کہا تو اولیاء خدا کو مردہ کہتا ہے رضی اللہ عنہ ۹ مولانا احمد رحمہ اللہ حافظ مرد خدا و دانشمند تھے آپ نے فرمایا کہ ایک وقت میرا ارادہ شیخ شکر گنج رضی اللہ عنہ کی زیارت کا تھا حد ود قصبہ سرسی مین میری ملاقات اونسے ہوئی کہا کہ جسوقت تم روضۂ متبرکۂ شیخ پر پہونچو تو میرا سلام پہونچانا اور کہنا کہ مین دنیا نہین طلب کرتا ہون اوسکے طالب تو بہت ہین اور عقبی بہی بہی حکم کہتی ہے مین تو یہی چاہتا ہون کہ توفنی مسلما والحقنی بالصالحین ۱۰ شمس الملک اپنے وقت مین صدور افاضل روزگار سے تھے اور علم و فضل کے ساتھ ممتاز حضرت شیخ نے مقامات حریری اونہین سے یاد کی اور اونپر تلمذ کیا فرمایا کہ مین جب سبق ناغہ کرتا اور دوسرے دن اونکے روبرو جاتا تو فرماتے ؎

آخر کم از ان کہ گاہ گاہے	آئی و بما کنی نگاہے

تاج زمرد نے کہ شعرا وقت سے تھے واسطے شمس الملک کے یہ کہا ہے ؎

صدرا کنون بکام دل دوستان شدی	فرماں دہ ممالک ہندوستان شدی

ف خاکسار ذرۂ بمقدار ننگ روزگار کا نسب شمس الملک رحمہ اللہ تعالی اسے باین طور متصل ہوتا ہے کہ ذو الفقار احمد بن ہمت علی بن شاہ ولی بن شاہ عالم بن نثار عالم بن نثار اللہ بن عزیز اللہ بن محب اللہ بن شاہ ولی بن شاہ محمد بن سید قمر الدین علی المعروف بسید چاند المخاطب بمختار الملک ابن راجہ محمد بن عبد الخالق بن عبد الرحمن بن فتح محمد بن سید حسین بن امام الدین بن محمد اشرف بن شمس الدین اعلی اوستاد حضرت سلطان الاولیا رضی اللہ عنہ ابن امیر قاسم بن علاؤ الدین المعروف بسلطان العارفین ابن شرف الدین بن سید علی الحسین القبائی ابن سید ابراہیم بن سید محمد بن سید حسین بن کی بن سید عبد اللہ المقلب بعلی الاکبر ابن امام علی نقی بن امام محمد تقی بن امام موسی رضا بن امام موسی کاظم بن امام جعفر الصادق بن امام محمد باقر بن امام علی زین العابدین بن امام حسین بن سیدۃ النساء فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہم اجمعین ابا و اجداد سے اسی طرح اوسنا ہے اور نسب نامۂ قدیم مین اسی طرح ہے واللہ اعلم بحقیقۃ الحال ف تاریخ فرشتہ مین بذیل حال حضرت سلطان الاولیاء قدس سرہ یون لکہا ہے کہ در انمدت در دہلی فاضلی بود متبحر و سر آمد علماء وقت بود موسوم بخواجہ

شمس الدین خوارزمی کہ بادشاہ غیاث الدین بلبن اوراد آخر بخطاب شمس الملک نواختہ منصب وزارت تفویض فرمود چنانچہ تاج الدین سنگ ریزہ در مدح او گفتہ ؎

شمسا کنون بکام دل دوستان شدی	فرماندہِ ممالکِ ہندوستان شدی

وقبل ازان کہ وزیر شود بدرس اشتغال داشت پس شیخ اورا دیدہ در سلک تلامذہ اش کشید او حجرۂ مید اشت کہ خاصہ جہت مطالعہ اش بود و شاگردان صاحب استعداد سہ کس بودند کہ دران حجرہ درس میخواندند و باقی شاگردان را درصفہ درس میگفت و آن سہ تن یکی ملا قطب الدین نافلہ دوم ملا برہان الدین عبد الباقی سیوم نظام الدین اولیا قدس سرہ و چون بر مولویت وحدت فہم شیخ آگاہی یافت از دیگران تعظیم او بیشتر نمود انتہےٰ حضرت سلطان الاولیاؒ قدس سرہ کی ملفوظات حسن علا سنجری رحمۃ اللہ آپ کے مرید نے فوائد الفواد نام کتاب مین نہایت اچھی طرح سے لکھے ہین نہایت منور کتاب ہے اوسکے مطالعہ سے چشم کو نور دل کو سرور حاصل ہوتا ہے اوسکے الفاظ و معانی سے شعاع نور چمکتی ہین ذوق و شوق کے باب کے باب کہلتے ہین جزاہ اللہ تعالیٰ خیر الجزاء

علی بن حسام شاذلی چشتی معروف بعلی متقی رضی اللہ عنہ

سلطان بہادر کو جبکہ ہمایون بادشاہ سے ہزیمت ہوئی تو آپ اس معرکہ مین حرمین شریفین تشریف لیگئے شیخ ابن حجر مکی صاحب صواعق آپ کے اوستاد بہی ہین اور مرید بہی ہین حالت احتضار مین حکم کیا کہ وقت انزہاق روح تک مقابلہ کتاب جامع کبیر کا ہاتہہ سے نہ دین شیخ نے کہا سبحان اللہ الی الآن یصفح کتب الحدیث والی ھذا الوقت یصحیہا ویتتبع سنن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم منجملہ آپ کے ملفوظات کے ہے کہ جو چیز وجہ حلال سے کسب کرتے ہین وہ ہرگز ضائع نہین ہوتی ہے اور اگر اوسکو گم کرین تو پہر اوسکو پالین اتحاف التقی فی فضل الشیخ علی المتقی ایک کتاب ہے کہ آپ کے خلیفہ شیخ عبد الوہاب رحمۃ اللہ تعالیٰ نے آپ کے مناقب مین لکہی ہے اوسمین کہا ہے کہ آپ کی وفات ۹۷۵ھ ہجری مین ہوئی اور حضرت شیخ عبد الحق دہلوی رحمۃ اللہ نے زاد المتقین فی سلوک طریق الیقین مین ایک باب آپ کے حال و مآل کا منعقد فرمایا ہے اور شیخ محمد طاہر فتنی رحمۃ اللہ نے آپ کے مدح عنوان مجمع البحار مین کی ہے حاصل یہ ہے کہ آپ بڑے بزرگ و عالم و عارف کامل تہے اور طریقہ آپکا کتب حقایق واشارات توحید وامثال آن از کلمات شطح وطامات سکوت و تسلیم تہا اور اعتقاد سماع مین وہی تفصیل و تقسیم تہی

جو کہ کتب متقدمین قوم مین سے ہے اور اوسکے عمل مین توقف و اجتناب کرتے تھے جو آمد سیوطی رحمہ اللہ تعالی کو آپ نے ابواب فقہ پر ترتیب کیا ہے لوگون نے کہا ہے کہ للسیوطی منۃ علی العالمین وللعلی منۃ علیہ شیخ عبد الوہاب رحمہ اللہ فرماتے ہین کہ مینے ایک گہر دیکہا کہ شیخ علی متقی اوسمین بیٹھے ہین اور انہار و جداول صغر و کبر مین مختلف صحن خانہ مین جاری ہین ایک نہر کی طرف اشارہ کیا کہ یہ جامع کبیر ہے اور دوسری نہر کی طرف کہ یہ جامع صغیر ہے اور ایک جدول کی طرف اشارہ کیا کہ یہ فلان رسالہ ہے دوسری جدول کی طرف اشارہ کیا کہ یہ فلان مقالہ ہے اسی طرح اپنی کتب و رسائل کا نام لیا اور ہر ایک کو ساتھہ ایک نہر و جدول کے سعین فرمایا رضی اللہ عنہ شروع فصل سے یہانتک یہ سب تراجم حضرات اولیاء کرام رضی اللہ عنہم کے کتاب تقصار جیود الاحرار من تذکار جنود الابرار تالیف جناب توفیق دام مجدہ سے لکھے گئے یہ کتاب اپنے باب مین بیمثل واقع ہوئی ہے اسمین ایک جم غفیر ان حضرات بابرکات کا حال لکھا ہے عبارت اوسکی فارسی سہل ممتنع نہایت خوش محاورہ دلنشین فصیح و بلیغ و مضمون خیز ہے اللہ سبحانہ قبول فرمادے اور اس ذلیل اپنے احباب کے توفیق عمل حسن بخشے اور دنیا سے باایمان او ٹھائے اور معاصی و ذنوب سے درگزر فرمائے اور جنت الفردوس مین بجوار رحمت جگہہ دے آمین بجاہ النبی الامین صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وبارک وسلم

فصل

ترجمہ میر محمد زاہد بن القاضی محمد اسلم الہروی الکابلی رحمہما اللہ تعالی

سید غلام علی آزاد بلگرامی رحمہ اللہ تعالی نے سبحۃ المرجان مین لکھا ہے کہ انکی ولادت ہند مین ہوئی اور ہند ہی مین نشو و نما پایا اور اپنے والد سے اور اون کے سوا اور علماء ہند سے پڑھا صاحب ذہن ثاقب و فکر صائب تھے شاہجہان بادشاہ نے انکو منصب عطا فرمایا اور وقائع نگاری کابل پر ماہ رمضان سنہ ۱۰۶۴ ہجری مین مامور کیا یہ کابل مین آئے اور ایک مدت مدید خدمت مفوضہ کو انجام دیا جب شاہ عالمگیر بادشاہ ہوئے تو کئی دن تک یہ اوسی خدمت پر باقی رہے پھر عالمگیر بادشاہ کی لشکر کی طرف آئے اونہون نے خدمت احتساب لشکر سنہ ۱۰۷۷ مین انکو تفویض کی پھر انہون نے کابل کی صدارت بادشاہ سے طلب کی وہ انکو سپرد کی پھر یہ لوٹ کر کابل کو گئے وہان مسند

افادہ کو زینت دی اور طلبہ کو نفع پہونچایا اور تصانیف غراء التصنیف کئے جنھین علماء اعلام نے رغبت کی وہ تالیفات یہ ہین حاشیۂ شرح مواقف حاشیۂ شرح تہذیب علامہ دوانی حاشیۂ تصور وتصدیق ملا قطب الدین رازی حاشیۂ شرح ہیاکل سید صاحب مرحوم فرماتے ہین کہ مینے اسلم سلمہ اللہ انکے پوتے سے وفات کا سنہ پوچھا تو کہا کہ سنہ ۱۰۰۱ھ ہے اور مدفن اونکا کابل ہے پھر سید صاحب مرحوم نے انکے والد ماجد کا حال ذکر کیا ہے اور بعض تحقیقات علمی کو بیان فرمایا ہے

فصل

۱- ابو الفضل طوسی صاحب عیون الاخبار ....

۲- ابو محمد سمرقندی صاحب فضائل القرآن ....

۳- ابو الحسین بن السری صاحب کتاب کرامات الاولیاء ....

۴- قاضی ابو الحسین بن الفراء صاحب الفوائد ....

۵- ابو الربیع المسعودی صاحب الفوائد ....

۶- ابو الحسن بن البراء صاحب کتاب الروضہ ....

۷- ابو بکر عبد العزیز بن جعفر الفقیہ الحنبلی صاحب کتاب الشافی فی الفقہ

۸- ابن الضریس صاحب فضائل القرآن ....

۹- ابو اسحق ابراہیم بن سفیان ختلی صاحب کتاب دیباج ....

۱۰- ابو عبد اللہ محمد بن احمد بن ابراہیم صاحب سداسیات ....

۱۱- ابن فارس کمتبی صاحب ابن جوزی ....

۱۲- ابو عبید صاحب فضائل القرآن . . . .

۱۳- ابو القاسم ازہری صاحب کتاب فضائل القرآن . . . .

۱۴- حافظ شمس الدین بن عبد الواحد المقدسی الحنبلی . . . .

۱۵ طاہر بن محمد الصدفی صاحب کتاب السر المصون فیما کرم بہ المخلصون کشف الظنون مین یون کہا ہے للشیخ طاہر الصدفی المتوفی سنہ انتہی . . . . .

۱۶- ابو القاسم سعد بن علی زنجانی صاحب فوائد ۱۷- فاکہانی ۱۸- ابن رشیق بن یونس ۱۹- عبد العزیز صاحب الخلال ف ان لوگون کا حال کتب موجودہ مین جو بالفعل زیر نظر تہین نہین ملا اسلیئے بطور فہرست اونکے اسمار مبارک آخر تراجم مین لکھد یئے گئے اور کچہ حال نہین لکھا گیا اگر کسی برادر مسلمان کو انکا حال ملجائے تو اس رسالے مین ملحق فرمائے اور اگر مجھے آیندہ ملیگا تو انشاء اللہ تعالی بشرط حیات مین ملحق کردونگا والسلام ٭

فصل بیان مین بعض تراجم علماء دہلی شریف کی جنکا ذکر طی الفراسخ مین آگیا ہی بر حمیت حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی صاحب انفاس العارفین وغیرہ مولفات نافعہ

ولی اللہ قطب الدین احمد بن عبد الرحیم بن وجیہ الدین الشہید بن معظم بن منصور بن احمد بن محمود بن قوام الدین عرف قاضی قواذن بن قاضی قاسم بن قاضی کبیر عرف قاضی بدہا بن عبد الملک بن قطب الدین بن کمال الدین بن شمس الدین المفتی بن شیر ملک بن محمد عطا ملک بن ابو الفتح ملک بن عمر الحاکم ملک بن عادل ملک بن قارون بن جرجیس بن احمد بن محمد شہریار بن عثمان بن ہامان بن ہمایون بن قریش بن سلیمان بن عفان بن عبد اللہ بن محمد بن عبد اللہ بن حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کذا ذکرہ فی الامداد فی مآثر الامجاد پس نسب آپکا طرف خلیفہ ثانی حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے تیس واسطے سے پہونچتا ہے خود آپنے اپنا حال برکت اشتمال جزء لطیف نام رسالے مین لکھا ہی خلاصہ اوسکا یہ ہے کہ ولادت باسعادت آپکی روز چہارشنبہ چہارم شوال مقارن طلوع شمس سنہ چودہ مین بارہوین قرن کے واقع ہوئی یعنی ۱۱۱۴ ہجری بعض دوستون نے عظیم الدین تاریخ پائی اور حضرت والدین وایک جماعت صلحاء نے مبشرات بسیار حق مین اس فقیر کے قبل ولادت وبعد ولادت کے دیکہی چنانچہ بعض اخوان اعزہ

وخلان اجابہ نے تفصیل اون وقائع کی مع اور واقعات کے ایک رسالے مین ضبط کی اور اوسکا نام القول الجلی رکہا ہے جب پانچوین برس آئی تو مکتب مین بیٹہا ساتوین برس پدر بزرگوار نے نماز پر کہڑا کیا اور روزہ رکہنے کو فرمایا اور ختنہ بہی اسی برس مین واقع ہوئی اور دل مین ایسا رہا ہے کہ اسی سال کے آخر مین قرآن عظیم ختم کیا اور کتب فارسیہ ومختصرات پڑہنی شروع کردئے دسوین برس مین شرح ملا پڑہتا تہا مطالعہ کی راہ فی الجملہ کہل گئی چودہوین برس بیاہ کی صورت ہوئی پندرہوین برس والد سے بیعت کی اور اشغال صوفیہ خصوصًا نقشبندیہ مین مشغول ہوا اور اوسی سال کچہہ بیضاوی پڑہی والد نے بہت سا کہانا تیار کیا اور خاص وعام کی دعوت کی اور فاتحہ اجازت درس پڑہی فنون متعارفہ سے حسب رسم اس دیار کے پندرہوین برس فراغ حاصل ہوا علم حدیث شریف سے ساری مشکوٰۃ پڑہے گئے اور صحیح بخاری سے کتاب الطہارت تک اور شمائل النبیؐ تمام اور کچہہ بیضاوی ومدارک اور چند بار مدارست قرآن کریم مین ساتہہ تدبر معانی اور شان نزول تفاسیر کی طرف رجوع کرکے خدمت مین والد کے حاضر ہوا یہ معنی فتح عظیم کا سبب ہوا اور فقہ سے شرح وقایہ وہدایہ بتمامہا مگر کچہہ ذرا سا دونون سے اور اصول سے حسامی اور کچہہ توضیح وتلویح سے اور منطق سے شرح شمسیہ اور کچہہ شرح مطالع اور کلام سے پورا شرح عقائد مع بعض خیالی کے اور شرح مواقف سلوک سے کچہہ عوارف اور ایک پارہ رسائل نقشبندیہ وغیرہ سے اور حقائق سے شرح رباعیات مولوی جامی رحمہ اللہ اور مقدمہ شرح لمعات اور مقدمہ نقد النصوص اور خواص اسماء وآیات سے مجموعہ خاص والد کا اور مائۃ فوائد اور طب سے موجز القانون اور حکمت سے شرح ہدایۃ الحکمت اور نحو سے کافیہ وشرح ملا اور معانی سے مطول ومختصر اور ہیئت وحساب سے بعض رسائل مختصرہ اور اس درمیان مین بلند باتین ہر فن کی دل مین گزرتی تہین سترہوین برس والد بیمار ہوکر انتقال فرماگئے اور بیعت وارشاد کی اجازت دی اور مکرر یدہ کیدی کا کلمہ فرمایا سب سے بڑی نعمت یہ ہے کہ والد نے نہایت رضامندی مین فقیر سے انتقال فرمایا اور اونکی توجہ طرف فقیر کے اوس توجہ کے مانند نہین ہے جو آبا کو ابناء کے ساتہہ ہوتی ہے اونکی وفات کے بعد بارہ سال کمابیش کتب دینیہ وعقلیہ کے درس کے ساتہہ مواظبت کی بعد ملاحظہ کتب مذاہب اربعہ اور اونکے اصول اور اون حدیثون کے جو اون کا متمسک ہین بمدد نور غیبی روش فقہای محدثین قرارداد

خاطر ہوئے بعد اسکے سنہ ۴۳ھ مین مشرف بحج ہوا اور ایک سال مجاورت حرمین و روایت حدیث کے ساتھ شیخ ابوطاہر مدنی وغیرہ مشائخ سے موفق ہوا اور ہمراہ متوطنان حرمین علما وغیرہم کی رنگین صحبتون کا اتفاق ہوا اور خرقہ جامعہ شیخ ابوطاہر کا پہنا کہ جسکو جمیع خرقہای صوفیہ کا حادی کہہ سکتے ہین اس سال کے آخر مین حج ادا کر کے اوائل ۴۵ھ مین متوجہ وطن کا ہوا روز جمعہ چودہوین رجب کو صحیح و سالم وطن مین پہونچا نعمت عظمیٰ اس صفت پر وہ ہے کہ اوسکو فاتحیت کا خلعت دیا اور دورہ بازپسین کا فتح اوسکے ہاتھہ پر کیا اور رشاد فرمایا کہ مرضی فقہ مین کیا ہے اوسکو جمع کر کے فقہ حدیث کی سرے سے بنیاد کی اور اسرار حدیث و مصالح احکام و ترغیبات اور اوس سب کو جو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ تعالیٰ سے لائے ہین اور یہ وہ فن ہے کہ اس فقیر سے پہلی اس فقیر کی بات سے مضبوط تر اوسکو کسی نے ادا نہین کیا ہے باوجود جلالت اوس فن کے اگر کسی کو اس حرف مین شبہہ ہو تو اوس سے کہہ کہ قواعد کبری کو دیکھہ کہ شیخ عزالدین نے اوس جگہہ کیا کچھہ جہد کیا ہے اس فن کے عشر عشیر کو نہین پہونچے اور طریقہ سلوک کا الہام فرمایا جو کہ اس زمانے مین مرضی حق ہے اور اس دورے مین فائز ہوتا ہے اوسکو ہمعات و الطاف القدس مین ضبط کیا ہے اور قدمای اہل سنت کے عقائد کا دلائل و حجتون سے اثبات کیا اور اوسکو معقولیون کے خس وخاشاک سے پاک کیا اور ایسے طور پر مقرر کیا کہ بحث کا محل نرہا اور علم کمالات اربعہ یعنی ابداع و خلق و تدبیر و تدلی کا باوجود اس عرض و طول کے اور علم استعدادات نفوس انسانیہ کا سمجھنا اور کمال و مآل ہر شخص کا افاضہ فرمایا اور یہ دو علم جلیل ہین اس فقیر سے پہلے کوئی اوسکے گرد نہین پھرا ہے اور حکمت عملی کہ جسمین اس دوری کی صلاح ہے بوسعت تمام افادہ کی اور توفیق اوسکے مضبوط کرنیکے ساتھہ کتاب و سنت و آثار صحابہ کی دی اور علم دین کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے منقول ہے اور جو محرف و مدخول ہے اور جو سنت ہے اور جو کچھہ ہر فرقے نے بدعت نکالی ہے اس سب کی تمیز پر افادہ کیا

ولو ان لی فی کل منبت شعرۃ
لسانا لما استوفیت واجب حمدہ

انتہی کلامہ رضی اللہ عنہ آپ کی تصانیف بہت ہین اور سب کے سب نافع و مفید اور بعض اونمین سے اپنے باب مین عدیم النظیر غیر مسبوق منہا کتاب حجۃ اللہ البالغہ ۲ ازالۃ الخفا عن خلافۃ الخلفا یہ دونون

سنہ ۱۲۸۵ ہجری مین اشرف ہمت منشی محمد جمال الدین خان مرحوم مدار المہام بھوپال طبع ہو چکی ہین ۳ مصفی شرح فارسی موطا ۴ مسوی شرح عربی موطا ۵ فیوض الحرمین ۶ انسان العین فی مشائخ الحرمین ۷ فوز الکبیر فی اصول التفسیر ۸ قول الجمیل ۹ ہمعات ۱۰ الطاف القدس ۱۱ تاویل الاحادیث ۱۲ مقالہ و ضیہ فی النصیحۃ والوصیہ ۱۳ عقد الجید فی احکام الاجتہاد والتقلید ۱۴ انصاف فی بیان سبب الاختلاف ۱۵ سرور المحزون ۱۶ لمحات ۱۷ سطعات ۱۸ المقدمۃ السنیہ فی انتصار الفرقۃ السنیہ ۱۹ فتح الرحمن ترجمۂ فارسی قرآن ۲۰ انفاس العارفین ۲۱ خیر کثیر ۲۲ شفاء القلوب ۲۳ فتح الخبیر ۲۴ قرۃ العینین فی تفضیل الشیخین ۲۵ البدور البازغہ ۲۶ الزہراوین انکے سوا ایک کتاب تفہیمات ہے اوسمین دو سو رسالون سے زیادہ بلکہ کئی سو ہین الی غیر ذلک تفہیمات مین فرمایا ہے ومن نعم اللہ علیّ ولا فخر ان جعلنی اللہ ناطق ھذہ الدورۃ وحکیمہا وقائد ھذہ الطبقۃ وزعیمہا فنطق علی لسانی ونفث فی نفسی فان نطقت باذکار القوام واشغالھم نطقت بجوامعہا واتیت علی مذاھبھم جمیعہا وان تکلمت علی نسب القوم فیما بینہم وبین ربہم زویت لی مناکبہا وبسطت فی جوانبہا ووافیت ذروۃ سنانہا وقبضت علی مجامع خطامہا وان خطبت باسرار اللطائف الانسانیۃ تخوضت قاموسہا وتلمست ناعوسہا وقبضت علی جلابیبہا واخذت بتلابیبہا وان تمطیت ظہر علم النفوس ومبالغہا فانا ابو عذرتہا آتیہم بعجائب لا تحصی وغرائب لا تکتنہ ولا اکتناہہا یرجی وان بحثت عن علم الشرائع والنبوات فانا لیث عرینہا وحافظ جرینہا ووارث خزائنہا وباحث مغابنہا ۵

یدق خفاہ عن فہم الذکی	وکم للہ من لطف خفی

شیخ اکمل شرف الدین محمد نے اپنی کتاب مسمی بوسیلۃ الی الدین کہا ہے ومن کان لہ لطف قریحۃ وطالع مصنفاتہ الشریفۃ وتحقق بقوانینہا وقواعدہا لم تبق لہ ریبۃ فی تصدیق ھذا المطلب الاھنی والمقصد الاقصی قل الحق من ربکم فمن شاء فلیؤمن ومن شاء

فلیکفر خصوصًا کتاب حجۃ اللہ البالغۃ واللمحات والطاف القدس والھمعات والمکتوب المرسل الی المدینۃ والمسوی وغیر ذلک انتہی تفہیمات مین فرمایا ہے لما تمت بی دورۃ الحکمۃ البسنی اللہ خلعۃ المجددیۃ فعلمت علم الجمع بین المختلفات انتہی انصاف یہ ہے کہ اگر اونکا وجود صدر اول وزمانہ ماضی مین ہوتا توامام الائمہ وتاج المجتہدین مین شمار کیے جاتے ثنای علمای عصر ومشائخ دہر کی اونپر اس قدر ہے کہ یہ مختصر اوسکی نقل کی طاقت نہین رکھتا ہے ایک جمع بیشمار نے اونکے حاشیۂ بساط سے علوم ظاہر وباطن مین تبحر حاصل کیا اور اعلای مدارج کمالات صوری ومعنوی کو فائز ہوگئے خصوصًا اونکی اولاد امجاد کہ اونمین سے ہر ایک بی نظیر وقت وفرید دہر ووحید عصر علم وعمل وعقل وفہم وقوت تقریر وفصاحت تحریر وتقوی ودیانت وامانت ومراتب ولایت مین تھا اور اسی طرح اونکی اولاد کی اولاد ؎

	این سلسلہ از طلای ناب ست		این خانہ تمام آفتاب ست	

قول جلی مین اونکے کلام فیض نظام سے ذکر کیا ہے کہ فرمایا کہ یہ لڑکے کہ لطف الٰہی نے ہمکو عطا کیے ہین سب سعدا ہین ایک نوع کی ملکیت اونمین ظہور کریگی لیکن تدبیر غیب تقاضا کرتی ہے کہ دو شخص اور پیدا ہون کہ مکہ ومدینہ مین سالہا احیای علوم دین کرین اور اوسی جگہہ وطن اختیار کرین مان کی طرف سے نسب اونکا ہماری طرف متمکن ہو کیونکہ آدمی زادہ مان کے وطن کی طرف میلان طبعی رکھتا ہے انتقال ایک جماعت کا جو اپنی والدہ کے وطن مین متمکن ہون کسی اور سرزمین کی طرف بالطبع مستحیل ہے مگر بقسر قاسر انتہی بلفظہ محرر سطور کہتا ہے کہ مصداق اس آگاہی کا وجود ہر دو نواسۂ حضرت شاہ عبد العزیز دہلوی قدس سرہ کا ہے مولوی محمد اسحٰق اور مولوی محمد یعقوب رحمہما اللہ تعالیٰ کہ دہلی سے ہجرت کرکے مکہ مکرمہ مین اقامت فرمائی اور سالہا باحیای روایت حدیث شریف با اہل عرب وعجم مشغول رہے واللہ اعلم ولیکن اس وقت مین یہ خاندان علم وکمال کا بتمامہا منقرض ہوگیا اور کوئی ایک اونمین سے باقی نرہا یفعل اللہ ما یشاء ویحکم ما یرید میل طبیعت کبھی طرف نظم عربی وفارسی کے بھی فرماتے تھے منجملہ اونکی منظومات کے ایک قصیدہ طویل الذیل ہے نعت نبوی مین اول اوسکا یہ ہے ؎

کان نجومًا و مضت فی الغیاهب	۵	عیون الافاعی او رؤس الاقارب

الی آخر القصیدہ اور اشعار فارسی سے یہ اشعار ہین ۵

علمی کہ نہ ماخوذ ز مشکوٰۃ نبی ست جائی کہ بود جلوۂ حق حاکم وقت		واللہ کہ سیرابی ازان تشنہ لبی ست تابع شدن حکم خرد بو لہبی ست
کہ باور دار داین حرف از فقیر خاکسار من مدار د باطنش از خویش آئینہ صفت رنگی شعاع آفتاب از راہ این روزن ہمی ریزد	۵	کہ ظل عالم قدس ست انکار و قبول او طلسم حیرت آمود ست تمکین و فضول او بجز این نکتہ نتوان نسبت مضمون وصول او
نخستین بادہ کاندر جام کردند شراب وحدت از خمخانۂ غیب چو غلطیدم ز مستیہا بہر سو	۵	مزاجش عکس آن گلفام کردند مرا صبح ازل در کام کردند حریفان مستی از من وام کردند
دلی دارم ز خود خالی حبالش میتوان گفتن سویدای دل ما یابی اندر پیچ و تاب او	۵	در و کیفیت جوش شرابش میتوان گفتن نفوس عالم ام الکتابش میتوان گفتن
تا بکی محنت مہجوری و دوری بکشم تا بکی با خس و خاشاک بود صحبت من تا بکی ہمدمی سنگ شود شیوۂ من	۵	نازنین وطنم سوی وطن باز روم صدر بزم چمنم سوی چمن باز روم گوہری از عدنم سوی عدن باز روم

سنہ ١١٧٦ ہجری مین وفات پائی تاریخ وفات یہ مصرع ہے ع او بود امام اعظم دین * رضی اللہ عنہ وارضاہ آمین کذا فی الاتحاف حضرت شاہ ولی اللہ قدس سرہ نے کتاب انفاس العارفین خاص کر والد ماجد حضرت شاہ عبد الرحیم رضی اللہ عنہ اور عم بزرگوار شاہ ابو الرضا محمد رضی اللہ عنہ مین تالیف فرمائی ہے اوسمین اونکے احوال و مقامات و کرامات و ملفوظات ذکر کئے ہین چونکہ اوسکے حصۂ اول کے آخر مین چند کلمات سود مند لکھے ہین اونکا لکھنا یہان مناسب معلوم ہوا فرماتے ہین کہ اس فقیر نے بعض یارون سے سنا تھا کہ نام اونکا عالم ملکوت مین ابو الفیض ہے مینے تنہائی مین اسکا استفسار کیا تبسم فرمایا اور

کہا اسی طرح ہے اور تیرا نام ابوالفیاض ہے ۲ ایک دن متصل نماز ظہر کے طرف اس فقیر کے ستوجہ ہوئے اور فی البدیہہ یہ دو بیتین فرمائین ؎

خاطر کس را مرنجان الحذر		گر تو راہ حق بخواہی ای پسر	
این چنین فرمود آن خیر البشر		در طریقت رکن اعظم رحمت است	

اوسوقت فرمایا کہ دوات وقلم حاضر کرو اور اسکو لکھہ کہ حضرت حق سبحانہ نے ناگاہ دل مین القا فرمایا ہے تاکہ تجہکو اوسکی وصیت کرون اوسوقت اشارہ فرمایا کہ یہ ایک عظیم نعمت ہے شکر اوسکا لازم ہے ۳ انفاس نفیسۂ حضرت ایشان سے یہ دو بیت ہین ؎

شکر نعمتہای تو از حد برون		ایکہ نعمتہای تو از عد فزون	
گر بود فضل تو مارا رہنمون		عجز از شکر تو باشد شکر ما	

اس فقیر کو مجلس صحبت مین حکمت عملی اور آداب معاملہ بہت سکہاتے تہے سنجملہ اونکے جو کچہہ حافظہ مین رہا ہے یہ ہے ا کہ فرماتے تہے کہ مجلس مین برائی مت کر کہ اہل پورب ایسے ہین اور اہل پنجاب ایسے اور افغان ایسے اور مغل ایسے ہین شاید درمیان اونکے کوئی آدمی اوس قوم کا اہل حمیت اوس قوم سے ہو تو اوسکو برا لگے اور صحبت منغص ہو جائے ۲ فرماتے تہے کہ کوئی بات مخالف جمہور کے عام مجلس مین ہرگز زبان پر مت لاؤ وہ بات نفس الامر مین صحیح ہی کیون نہو کہ وہ اوسپر انکار کرین اور صحبت منغص ہو جائے ۳ فرماتے تہے اگر تجہکو کسی سے کوئی حاجت ہو تو اوسکے واسطے ایک تمہید شائستہ کرو اور اوس حاجت کی طلب مین تدریج کر ایسا نہ چاہیے کہ بات کو پتہر کی طرح والدے ۴ فرماتے تہے مجلس عام مین ہرگز کسی پر رد صریح مت کر ۵ فرماتے تہے کہ آدمی کا لباس وزی ایسا ہونا چاہیے کہ اوسکی صنعت وکمال پر مشعر ہو مثلاً جو آدمی دانشمند ہے اوسے چاہیے کہ دانشمندون کا لباس پہنے اور اونہین کے آئین کے ساتہہ زندگانی کرے اور جو فقیر ہے اوسکو چاہیے کہ فقیرون کا لباس پہنے اور اونہین کے آئین سے زندگانی کرے ۶ فرماتے تہے کہ بزرگون کے مخاطبہ مین سخن مغلق د موجز وآہستہ روا نہین ہے ۷ فرماتے تہے کہ اگر تجسے شجاعت یا سخاوت یا فتوت ظہور

مین آئے تو چاہیے کہ ابنای روزگار اوسکو تجسے دیکھین عیادت کہ مقصود اعظم اوس سے رضامندی مریض کی ہے نہ محض اطلاع اوسکی کیفیت مزاج پر اور اسی طرح تعزیت اور ایسے ہی سفارش اور مثل انکے پس جو شخص یہ سب کام بجا لائے اور صاحب معاملہ کو محنت پر مطلع نہ کیا تو اپنی محنت کو ضایع کر دیا اور اسی طرح ہر وہ چیز جس سے مقصود اقامت مصلحت موافقت و تالیف میان جمہور مردم کے ہو ۸ محل تودیع یاران مین اور اونکی وصیت مین یہ بیت بہت پڑہتے تہے ۵

آسایش دو گیتی تفسیر این دو حرفست		با دوستان تلطف با دشمنان مدارا	

۹ فرماتے تہے جن لوگون کا مرتبہ تیرے مرتبے سے فروتر ہے اگر وہ ابتدا السلام کرین تو اوسکو ایک نعمت نعم الٰہی سے جان اور شکر اوسکا بجا لا اور اونکے روبرو منبسط ہو اور اونکے حال کا تفقد کہ بہت ہوتا ہے کہ ادنی التفات جو تیرے نزدیک کچہہ قدر نہین رکہتا ہے وہ اونکی آنکہہ مین عظیم دکہائی دیتا ہے اور وہ اوسکے ساتہہ پورا اعتنا کرتے ہین اور اگر اوسکو نہین پاتے ہین تو غمگین ہوتے ہین ۵

صد ملک دل بہ نیم نگہ می توان خرید		خوبان درین معاملہ تقصیر می کنند	

۱۰ فرماتے تہے احمقون کی خصلت سے ہے کہ ساتہہ کسی لباس و عادت کے نشانمند ہوتے ہین یا تکیہ کلام مقرر کرتے ہین یا کوئی کہانا مقرر کر لیتے ہین کہ اوس سے متنفر ہوتے ہین اور لوگ اوسکے سبب سے مسخرپن کرتے ہین ۱۱ فرماتے تہے بعض آشنا محبت ذاتی رکہتے ہین کہ اگر تیری محبت بتدریج اونکے دل مین جگہہ پکڑتی ہے بعد اسکے کسی حالت مین اونکے دل سے باہر نہین جاتی ہے نہ سرّا مین نہ ضرّا مین اس یار کو غنیمت شمار کرنا چاہیے اور فرزند سے بہتر رکہنا چاہیے اور بعض آشناؤن کی آشنائی کا سبب ظہور کسی فضیلت کا ہے تجسے یا ارتباط کسی حاجت کا ساتہہ تیرے قدر ہر آدمی کی پہچاننا چاہیے اور سب کو ایک منزلت و رتبے مین نرکہنا چاہیے اور کسی آدمی پر زیادہ اوس سے جو اوسکا مرتبہ ہے اعتماد نہ کرنا چاہیے ۱۲ فرماتے تہے کہ عاقلون حکیمون کا یہ کام ہے کہ فقط استیفا لذت مقصود نہو بلکہ یون چاہیے کہ وہ ضمن مین کسی دفع حاجت یا کسی فضیلت کے اقامت یا کسی سنت کی ادائی مین واقع ہو ۱۳ فرماتے تہے بات کہنے رستہ چلنے بیٹہنے اوٹہنے مین اقویا کی رسم و عادت پر کام کر اگرچہ تو ضعیف ہی کیون نہو اور اگر کوئی عیب یا چین

یا بخل ناگاہ تجسے صادر ہو جاوے تو اوسکے کتمان و اختفار مین کوشش کرنا چاہئے اور اوس سے شرمگین
ہونا چاہئے اور خود کو بتکلف صفت مقابل مین ظاہر کرنا چاہئے تاکہ نفس اوس آداب کے ساتھہ خوگر ہو جاوے
۱۴ جب بات چیت سفر کے حال مین ہوتی تو چوروں اوچکوں سے بچاؤ کرنے مین غلو کرتے اور
اوس باب مین اپنے وقائع جو کہ سفر اکبر آباد مین دیکھے تھے بیان فرماتے +

ذکر اخلاق حضرت ایشان

اخلاق سلیمہ رضیہ کے ساتھہ شجاعت و فراست و کفایت وغیرت سے بوجہ اتم متصف تھے اور عقل
معاش کی مثل عقل معاد کے کامل و وافر رکھتے تھے ہر امر مین توسط کو دوست رکھتے تھے نہ اتنا تنکر
و تعمق کرتے تھے کہ رہبانیت کی طرف کھینچ لیجاوے نہ اتنے آداب کے ترک تقید مین مسترسل تھے کہ
تہاون کی طرف میل کرے لباس مین ہمیشہ اونکی وضع شریف عدم تکلف تھا سخت و نرم ہر طور کہ میسر
ہو جاوے یکسان جانتے تھے لیکن حق سبحانہ ہمیشہ اونکو نرم لباس دیتا تھا بغیر اختیار اونکے فرماتے تھے کہ
جبسے مینے ترک دنیا کیا ہے اب تک اپنے واسطے بازار سے کوئی لباس نہین خریدا ہے نہ عمامہ نہ جامہ نہ
پاپوش حق سبحانہ سب کچھہ بنزدیک حاجت کے وا دیتا تھا **حکایت** ایک دن حضرت ایشان لباس
فاخر رکھتے تھے صوفی متقشف نے اس باب مین بحث کی فرمایا کہ ہر تار میرے لباس کا اگرچہ شال دوشالہ
ہے کمند محبت الٰہی ہے اسلئے کہ میرے بے سعی و ارادے کے عطا فرمایا ہے اور ہر تار تیرے لباس کا اگرچہ
کرپاس الک ہے اژدہا ہے اسواسطے کہ تو نے اوسکو اپنی سعی و ارادے سے بہم پہونچایا ہے حضرت ایشان
امرا کے گھر نہین جاتے تھے یہ دروازہ بکلی مسدود کیا تھا اور اگر یہ گروہ اونکی زیارت کے واسطے آتا تو بہت
خلق سے پیش آتے اور کریم قوم کو بمزید اکرام تخصیص فرماتے تھے اور اگر وہ نصیحت چاہتے تو نہایت رفق
ولین سے ادا کرتے اور امر معروف و نہی منکر مسائل منصوصہ مین بشرط ظن قبول رفق ولین سے کرتے
تھے ہمیشہ تعظیم علم و علمار کی اور نفرت جہل و جاہلوں سے اونکا پیشہ تھا اور سب حال مین تتبع آثار
نبویہ کا کرتے تھے ایک اونکے آثار استقامت سے یہ تھا کہ کبھی اپنی عمر مین جماعت فوت نہ کی مگر بعذر
بزرگوں نے کہا ہے الاستقامۃ خیر من الکرامۃ اور کسی حال مین امور ممنوعہ کی طرف میل نہ رکھتے تھے

نہ جوانی مین نہ لڑکاپن مین اتباع جادۂ محمدیہ اونکا خلق جبلی تہا اپنے امور ضروریہ مین تصرف بہ بیع وشرا کرتے تہے عمامہ وغیرہ مین نہ تو فقہای متقشفہ کی ہئیت اختیار کرتے تہے نہ ہئیت فقراء آزاد کی بلکہ ہئیت مشائخ صوفیہ پر فی الجملہ مائل بہ بے تکلفی زندگانی کرتے تہے قرض لینے کو مکروہ رکہتے مگر واسطے ضروری حاجت کے اور اوس شخص کو جو کہ واسطے تنعم طعام وتفکہ ومثل اسکے قرض لیتا تہا ناخوش رکہتے تہے اور ملامت کرتے تہے اور ہر علم سے بہرۂ معتدبہ رکہتے تہے اور ساتہہ ترک مناسبت کسی فن کے فنون سے اونکی طبیعت راضی نہین ہوتی تہی طب مین حدس اونکا بغایت رسا وسلیم تہا **ذکر وظیفہ** وظیفہ اونکا نوافل تہجد سے تہا بے تقیید عدد رکعات کے بلکہ بملاحظۂ نشاط ورغبت جسقدر کہ ہو اور اشراق وضحی اور اور دو رکعت بعد مغرب کے واسطے ثواب الدین اور اپنے بڑے بہائی کے اور تلاوت مین ہمیشہ مشغول رہتے تہے مگر بقدر زاد بغایت خوش آواز اور بارعایت قواعد تجوید پڑہتے تہے اور غالبًا یارون کے حلقے مین علاوہ تلاوت ہر روز کے دو تین رکوع بہ تدبر وبیان معانی پڑہتے تہے اور ایک ہزار بار درود شریف اور ایک ہزار بار نفی واثبات بعض بجہر قبل فجر کے اور بعض بخفیہ اور بارہ ہزار بار اسم ذات ہمیشہ لازم تہا خارج اوقات غیبت کے باوجود کبر سن وضعف کے اور جس وقت متوجہ ہوتے تو غیبت ممتدہ کہینچتی بعد وفات سیدنا ومخدومنا شیخ ابو الرضا محمد کے باستدعای بعض یاران اوسی اسلوب سے وعظ فرماتے اکثر مشکوٰۃ وتنبیہ الغافلین وغنیۃ الطالبین سے اور آخر مین تفسیر شروع کی تہی جبکہ زہراوین کے بیان سے فارغ ہوئے تو ضعف غالب ہوا اور وہ رشتہ موقوف رہا اس فقیر نے بارہا اونکی زبان سے سنا کہ ہمنے جو کچہ پایا وہ بدولت درود وتوجہ مجرد کے پایا دوسرے ہر روز سورۂ مزمل گیارہ بار اور یا مغنی گیارہ سو بار واسطے غنای ظاہری کے پڑہتے تہے اور ہمیشہ سارے احوال مین بے اسباب ظاہر کے حق سبحانہ قلوب عباد کو اونکی خدمت مین مصروف کرتا تہا اونکی آخر عمر مین جب رمضان آیا تو صیام وقیام بدستور قدیم کیا ہرچند بحسب شریعت رخصت افطار کے متحقق تہے کیونکہ وہ پیر فانی ہوگئے تہے اور روزے کی طاقت نہین رکہتے تہے یہ فقیر اور سائر اہلبیت جب سوال کرتے کہ اتنی مقاسات تعب کا باوجود رخصت شرع کے کیا سبب ہے تو فرماتے کہ زیادہ اس سے نہین ہے کہ ضعف کے سبب سے بیہوش ہوجاتا ہون اور بیہوشی

سے کے ساتھ مین خوگر ہوا ہون اور اوس سے لذت لیتا ہون یعنی خیثیت حسب ال آیا تو یکبارگی اشتہا منقطع ہوگئی اور ضعف غالب آیا اور ہیضہ پیدا ہوگیا اوسقدر کہ امید حیات کی منقطع ہوگئی اور مردے کی طرح پڑے یہ فقیر حاضر تھا اس پڑھنے مین کلمہ استغفر اللّٰہ الذی لا الٰہ الا ھو الحی القیوم اونکی زبان سے نکلا بعد اسکے وہ صحت لائے اور فی الجملہ تخفیف ہوئی یہانتک کہ اوائل صفر مین پھر مرض غالب آیا اور قبل صبح صادق کے حسب موت کے آثار ظاہر ہوئے تو غایت ہمت اونکی یہ تھی کہ فجر کی نماز فوت نہو چند بار اوس ضعف مین پوچھا کہ صبح طلوع ہوئی یا نہین حاضرین نے کہا نہین جب موت نزدیک پہونچی تو اون کہنے والون کو بسختی جواب دیا کہ اگر تمہاری نماز کا وقت نہین ہے تو ہماری نماز کا وقت تو پہونچا ہے اوسوقت کہا کہ مجھکو قبلے کی طرف متوجہ کردو اوسوقت باشارہ نماز ادا کی حالانکہ وقت مین شک تھا بعد اوسکے ذکر اسم ذات زیر لب مشغول ہو کے حیات کی ودیعت سپرد کی یہ واقعہ روز چہارشنبہ بارہوین صفر ۱۱۳۱ ہجری اواخر عہد فرخ سیر مین واقع ہوا اور فرخ سیر بعد اونکے قریب پچاس روز کے قید ہوا ہرج مرج عظیم پیش آیا عمر شریف اونکی ستتر سال کی تھی فتح چتور کا قصہ اور عمارت جامع مسجد شاہجہان آباد کی یاد رکھتے تھے رضی اللہ عنہ وارضاہ تاریخ وفات

	در ہزار و یکصد و سی و یک از ہجر رسول		بامداد چہارشنبہ از صفر ثانی عشر
	ہادی راہ طریقت شیخ دین عبدالرحیم		کرد از دنیای دون در جنت الماوی مقر

ترجمہ حضرت شاہ عبدالعزیز قدس سرہ صاحب فتح العزیز و بستان المحدثین وغیرہ

مصنفات نافعہ

حضرت شاہ عبدالعزیز بن الشیخ الاجل ولی اللہ محدث دہلوی بن الشیخ عبدالرحیم العمری رضی اللہ عنہم استاذ الاساتذہ وامام الجہابذہ بقیۃ السلف حجۃ الخلف خاتم المفسرین والمحدثین بالدیار الہندیۃ ولادت شریف ۱۱۵۹ ہجری مین ہوئی غلام حلیم نام تاریخی ہے اپنے وقت مین مرجع علماء و مشائخ تھے دستگاہ آپکی جمیع علوم متداولہ و غیر متداولہ مین فنون عقلیہ و نقلیہ سے فوق الوصف ہے کثرت حفظ و علم تعبیر رؤیا و سلیقہ وعظ و انشاء و تحقیقات نفائس علوم و مذاکرہ و مباحثہ بالخصوص مین ممتاز اقران تھے اور

موافق ومخالف کے معتقد فیہ تمام عمر تدریس وافتاء وفصل خصومات ووعظ وتربیت مریدین وتکمیل
شاگردون مین گذاری اور جاہ وعزت صوری واحترام وتعظیم ظاہر کو ساتھہ کمالات باطنی کے جمع
رکہتے تہے ریاست علم وعمل بلاد ہند کی طرف اونکے اور اونکے بہائیون کے منتہی ہوئی علمای بلاد
ہندوستان بلکہ بلاد دیگر سے کم کوئی ہوگا کہ اوسنے نسبت تلمذ کی یا استفادہ باطن کی اس خاندان کے ساتھہ
درست نہ کی ہو اونکی شاگردی فخر ہے کبار علما کا اور اونکی کتب مؤلفہ معتمد علیہ ہین فضلا کی فقیر کے والد ماجد
بہی اونسے روایت رکہتے ہین اخذ علوم کا اپنے والد ماجد اور اونکے خلفا سے کیا اور ایک خلق کثیر نے
اونکی جناب سے استفادہ کیا چونکہ اسانید اونکے علوم تحصیلیہ کی فقہ وحدیث وتفسیر وغیرہ اونکی تصانیف مین
مرقوم ہین اور لوگون مین مشہور اسلئے ضرورت اونکے ذکر کی اسجگہ نہین ہے اونکی اشہر مصنفات جو کہ
دلیل ہے کمال اطلاع وعبور کی تفسیر فتح العزیز ہے دو مجلد کلان مین بمقدار ۳ سہ پارہ کلام مجید اور بکرر
دیار ہند مین طبع ہو چکی ہے اور تحفہ اثنا عشریہ رد مذہب شیعہ مین اور بستان المحدثین وسر الشہادتین وعجالہ
نافعہ وفتاوای کثیرہ وفات انکی بعمر نود سال سنہ ۱۲۳۹ ہجری مین ہوئی شعرا وعلماء نے تاریخین کہی ہین
آرامگاہ دہلی ہے پہلوی پدر بزرگوار مین آرام فرمایا انکا خاندان خاندان علوم حدیث وفقہ حنفی کا ہے خدمت
اس علم شریف کی جیسی کہ اس اہل بیت سے وجود مین آئی ویسی اس ملک مین اور خاندان سے معلوم
ومعہود نہین ہے تخم عمل بالحدیث کا درحقیقت انکے والد نے اس سرزمین مین بویا اور انہون نے
اوسکو برگ وبار بخشا ورنہ بلاد ہند مین سوای فقہ حنفی کے کوئی بہی علم حدیث شریف کا اور اوسکے ساتھہ علم
وعمل مین تمسک کرنا نہین جانتا تہا جزاہ اللہ تعالی عنا خیر الجزاء آمین کذا فی اتحاف النبلاء کاتب حروف عفا
اللہ عنہ وقت ورود دہلی شریف مزارات با برکات ان حضرات کی زیارت سے مشرف ہوا ہے اس خاندان
عالیشان کا قبرستان دہلی دروازے کے باہر مہندیون مین واقع ہے ایک چبوترہ مسطح پر یہ سب قبور ہین
زمین سے متصل صرف بقدر ایک بالشت کے بلند ہین اول قبر حضرت شاہ عبد الرحیم قدس سرہ کی ہے اونکے
پائین حضرت شاہ عبد القادر رضی اللہ عنہ صاحب موضح قرآن کا مزار شریف ہے آپکی وفات ۱۹۔رجب روز
چہارشنبہ سنہ ۱۲۳۰ ہجری کو ہوئی ہے اور حضرت شاہ عبد الرحیم کے برابر شاہ ولی اللہ قدس سرہ کا مزار ہے

اور اوسکے برابر حضرت شاہ عبدالعزیز قدس سرہ کی قبر شریف ہے رضی اللہ عنہم

ترجمہ خط میان سید احمد علی بجنوری متضمن حال پر اختلال انتقال حضرت شاہ عبدالعزیز صاحب قدس سرہ بطور اختصار

مختصر یہ ہے کہ ماہ رجب سنہ ۱۲۳۹ ہجری سے طریقہ خوراک حضرت صاحب کا ایسا مقرر ہوا تہا کہ بعد چار دن کے آدہ پاؤ بلکہ قدرے قلیل کہاتے تہے اور تمام رات تپ ہوتی تہی اور اکثر سوداویہ چڑہتی تہی آخر رمضان مین سابق سے زیادہ طبیعت بے مزہ ہوئی چنانچہ بست ونہم رمضان المبارک سنہ الیہ کو وقت شام غشی طاری ہوئی ہاتہ پاؤن سرد ہوگئے ایک عجب قیامت گہر مین برپا ہوگئی اوسکی صبح کو کہ عید کا روز یوم دوشنبہ تہا کچہہ افاقہ ہوا موافق معمول کے پہر دن چڑہے نماز عید کی ادا کی تہی کہ مسجد اکبرآبادی مین پہر غشی طاری ہوئی بہر حال گہر تشریف لائے طبیعت بے مزہ رہی روز سہ شنبہ کہ دن درس کا تہا بکمال بیتابی منبر پر آرام کرکے تفسیر آیۂ ان اکرمکم عند اللہ اتقاکم فرماکر بس کیا پہر پہر دن باقی رہے فقیر کو طلب فرماکے کاغذ وصیت نامہ مشتمل برہبہ فرش وکتب خاص ذات خود بمولوی محمد اسحق صاحب دام ظلہم ودیگر امورات کا لکہوا کر مہر فقیر کی اوسپر ثبت کرائی من بعد مولوی رشید الدین خانصاحب وغیرہ کو طلب کرکے اونکی مہرین ثبت کرائین اس دن حال بہت متغیر تہا دو تین گہڑی دن باقی رہا تہا کہ اجازت نامہ کتب احادیث مہری خاص اس فقیر کو عنایت فرمایا طعام بالکلیہ موقوف ہوا روز چہار شنبہ کو اطبا نے جمع ہوکر ایک نسخہ تجویز کیا اوسکو تناول فرمایا پہر دن چڑہے نماز اشراق ادا کی بعدہ اجابت ہوئی بعینہ دوا نکلی معلوم ہوا کہ قوت ماسکہ زائل ہوگئی اوس دن کی شام کو بہت لوگ مرید ہوئے روز پنجشنبہ کو حالت متغیر ہوگئی جمعے کے دن چاہا کہ موافق معمول کے مدرسہ مین آئین نہ آسکے درس موقوف ہوا مگر زیارت سب کو میسر ہوئی وقت شام کے تفسیر مدارک وتفسیر حمانی سنی بعدہ جو کچہہ نقدی تہی اوسکو برادران اور ذوی الارحام حاضر وغائب کو تقسیم فرمایا قصہ مختصر یہ ہے کہ شنبہ کو سکوت طاری ہوا اور نبض مختل ہوگئی مگر اوقات نماز پنجگانہ مین اشارہ سے نماز پڑہتے تہے اور سقوط قوت غریزی کا آناً فاناً ہوتا تہا روز شنبہ کو قریب دوپہر کے قرآن مجید طلب فرماکے مولانا محمد اسحق صاحب سے سورۂ ق ایک رکوع تک

سُنی بعدہ فرمایا کہ قالت الاعراب امنا سے کہ ابتدا درس کی ہوگی ٹرہو بعد شام کے غلام حسین نامی ایک شخص
مرید ہوا آواز مفہوم ہوئی نماز عشا کی ٹرہی چار گھڑی رات باقی رہی تہی کہ اضطراب لاحق ہوا دو تکیے دائین
بائین ہلاتے تہے آرام نہین تہا بر خلاف عادت کپڑے سوای ازار کے بدن سے اوتار ڈالے تہے بعد
نماز فجر کے ساتوین ماہ شوال روز یکشنبہ ۱۲۳۹ ہجری داعی اجل کو لبیک اجابت فرمائی اور اس دار
فانی سے عالم جاودانی کی طرف انتقال فرمایا انا للہ وانا الیہ راجعون سب شہر پر ایک ایسی حالت
واقع ہوئی کہ بیان مین نہین آتی ہے انتہے رضی اللہ عنہ وارضاہ وجعل الجنۃ متقلبہ ومثواہ آمین وصلی اللہ
علی سیدنا ومولانا محمد وعلی آلہ وصحبہ وبارک وسلم الی یوم الدین آمین بالفعل ایک رسالہ کمالات عزیزی نام
مصنفہ ۱۲۸۹ مطبوعہ ۱۳۰۶ ہجری مؤلفہ مبارک علی خان ولد نواب فرحت اندیش خان نبیرہ نواب
خیر اندیش خان رئیس میرٹھ خاکسار کی نظر سے گزرا دیکہا تو اوسمین ۵۳ حال لکہے ہین وہ سب گویا حضرت
صاحب کی کرامات ہین ۵۲ کرامت جو اس مقام کے مناسب ہے یہ ہے کہ جب حضرت مولانا صاحب کا اس
جہان فانی سے انتقال ہوا ہے کچہ کہانا نہین کہایا تہا اور مرض کی شدت تہی وعظ کا دن آیا حضرت نے
فرمایا مجہکو پکڑے رہو جب مین بیان کرنے لگون تب چہوڑ دیجیو ویسا ہی کیا پہر بدستور وعظ فرمانے لگے ہزارون آدمی
جمع ہوتے تہے اور جسقدر آواز اشخاص قریب کی کان مین پہونچتی تہی اوسی قدر اشخاص بعید کے کانمین پہونچتی
تہی جو عالم فاضل سمجہتا تہا اوسیقدر جاہل سمجہتا تہا راقم نے ایک مرتبہ بچشم خود دیکہا کہ دو دوکاندار زیور فروش آپس
مین کہنے لگے کہ بہائی میرا جانا وعظ مین نہین ہوا تو گیا تہا کیا بیان فرمایا تہا اوسنے کل حال مفصل بیان
کیا بعد اسکے وعظ آیہ شریفہ ذوی القربی والیتامی والمساکین وابن السبیل کا فرمایا اور اوسکے
مطابق نقدی واسباب سب تقسیم فرمایا بعد اسکے کچہ اشعار عربی کے پڑہے اور کچہ فارسی کے اور یہ
شعر مشہور من نیز حاضر میشوم تصویر جانان در بغل آپ نے فرمایا من نیز حاضر میشوم تفسیر قرآن در بغل
اور بہت شعر ایسے کہ ایک مصرع مصنف کا اور دوسرا اپنا پڑہا کئی پہر آپ نے فرمایا کہ کفن میرا اسی کپڑے
کا ہو جو مین پہنتا ہون کرتا آپ کا ادہوتر کا اور گاڑہے کا پایجامہ ہوتا تہا اور فرمایا کہ نماز جنازے کی باہر شہر کے
ہو اور بادشاہ میرے جنازے پر نہ آوے چنانچہ ایسا ہی ہوا اور ۵۵ دفعہ نماز جنازہ کی ہوئی جوق جوق

لوگ آتے تھے اور پڑہتے تھے اسی کتاب مین لکہا ہے کہ ایک شخص دہلی مین وارد ہو کر لب دریای جمن ٹھیرے
اور بولتے نہ تھے حضرت مولانا صاحب تشریف لیگئے اوس شخص سے نے حضرت کی تعظیم دی اور حال اپنا اس
طرح پر بیان کیا کہ ہم دو شخص تھے آپس مین بہت محبت رکہتے تھے اور بہت ملکون کی سیر کی ایک دفعہ دوست
میرا بیمار ہوگیا اور قضا کی جب ہم اونکو دفن کرنے لگے ایک کٹار پانسو روپیہ کی قیمت کا میری کمر مین تہا
وہ نکال کر قبر مین رکہدیا اور وہین بہول گیا بعد آدمی جب چلے آئے تو مجہکو وہ کٹار یاد آیا اور بڑا
افسوس اوسکا ہوا رات کے وقت مینے جا کر قبر کہودی تو دیکہا کٹار بدستور رکہا ہے لیکن وہ مردہ قبر
مین نہین ہے حیران ہوا ایک کہڑکی نظر آئی اندر گیا دیکہا کہ ایک باغ ہے اور وہ شخص دوست میرے
وہان بیٹھے ہین اور کلام مجید پڑہتے ہین وہ مجہکو دیکہکر بہت خوش ہوئے پہر اونہون نے کہا کہ تم
باغ کی سیر کرو مین سیر کرنے لگا پہر بیرون باغ لفاصلۂ بعید دیکہا کہ بہت بڑے گڑہا کہودے ہین
اور لوگون کو پکڑ کر اونمین ڈالتے ہین ایک شخص نے میرا ہاتہ زور سے پکڑا کہ اب تک اوسکی انگلیون کے
نشان موجود ہین اور کہا تو نے مجہسے فلان چیز چار پیسے کو مول لی تہی وہ میرے دے مینے کہا میرے
پاس پیسے نہین ہین یہ کٹار پانسو روپیہ کا ہے یہ تو لے لے اوسنے جواب دیا کہ اسکو مین کیا کرون گا غرضکہ
بہت بحث رہی اس عرصے مین وہی شخص فوت شدہ تلاش کرتے کرتے وہان آپہونچے اونہون نے
کہا کہ یہ مرے نہین ہین زندہ ہین میری ملاقات کو آگئے ہین بڑی مشکل سے اونہون نے چہڑایا
سبب مین چار پیسے مانگتا ہون اور وحشت مزاج پر آگئی ہے حضرت نے پانی دم کرکے اونکو پلایا وہ وحشت
اونکی دور ہوگئی پہر اونکو اپنے ساتھ لے آئے وہ شخص تا مدت عمر خدمت مین حاضر رہے **حکایت**
ایک لونڈی حضرت مولانا صاحب کی حالت نزع مین آیۂ شریفہ فادخلی فی عبادی وادخلی جنتی پڑہنے
لگی حاضرین کو تعجب ہوا اور اس کنیز سے اس آیہ کے پڑہنے کا باعث پوچہا اوسنے ہاتہ اوٹہا کر بتایا کہ مجہکو
یہ دو آدمی پڑہاتے ہین مولانا صاحب کو اس بات کی اطلاع کی آپنے فرمایا کہ اوس کنیز سے کہو کہ اُن پڑہانیوالون
سے جو واقع مین فرشتے ہین دریافت کرے کہ کس عمل کے باعث سے خداوند تعالی نے اسکو بہشت عطا
فرمائی چنانچہ بعد استفسار لونڈی نے جواب دیا یہ کہتے ہین کہ ایک مرتبہ بازار سے روغن زرد خرید ہوکر آیا تہا

تو نے اوسکو آگ پر گرم کیا اوسمین سے ایک روپیہ برآمد ہوا وہ روپیہ تو نے مالک بوعوض زرد کو واپس دیا اور خود تصرف نہین کیا یہ دیانت اور امانت تیری خداوند تعالیٰ کو پسند آئی اور اوسکے عوض مین بہشت عطا فرمائی **لطیفہ** ایک شخص نے مسئلہ پوچھا کہ صاحب یہ طوائف یعنی کسبی عورتین مرتی ہین اونکے جنازے کی نماز پڑہنی درست ہے یا نہین حضرت نے فرمایا جو کہ مرد اونکے آشنا ہین اونکی بہی نماز پڑہتے ہو یا نہین کہا کہ ہان پڑہتے ہین حضرت نے فرمایا کہ تو اونکے بہی جنازے کی نماز پڑہو اس کتاب کے مصنف حضرت شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے مرید ہین حضرت مولانا اسحق صاحب رضی اللہ عنہ بعد آپکے جانشین ہوئے درس تدریس علوم حقہ مین مصروف رہے بعد کو مع مولوی محمد یعقوب صاحب رحمۃ اللہ علیہ مکہ معظمہ کو تشریف لیگئے تا وفات اوقات شریف کو تدریس تفسیر وحدیث وفقہ مین مصروف رکہا خاکسار جسوقت بتقریب حج ۱۲۷۹ ہجری مین مکہ معظمہ مین پہونچا تو حضرت مولانا مولوی یعقوب صاحب رحمہ اللہ کی زیارت باسعادت سے مشرف ہوا عجیب بابرکت تھے اونکی تقریر دلکش ابتک سمع قلب مین جاگیر ہے زمانۂ اقامت مکہ معظمہ مین بار ہا اونکی زیارت سے فیضیاب ہوا رضی اللہ عنہ علماے ہند کی سند حدیث شریف کی حضرت مولانا محمد اسحق صاحب رحمہ اللہ تک منتہی ہوتی ہے سب علما آپ ہی کے خوشہ چین ہین آپکے داماد وشاگرد رشید مولانا محمد عبد القیوم صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ خلف الصدق مولانا مولوی محمد عبد الحی صاحب صدیقی رحمہ اللہ تعالیٰ مع اپنے اہل وعیال کے بہوپال مین مقیم رہے ایک مدت تک عہدۂ افتا کو زینت بخشی بعد کو ترک کردیا اور اپنے خانۂ فیض آشیانہ مین جادۂ استقامت وسداد پر قائم دائم رہے اوقات شریف کو علم تفسیر وحدیث وفقہ کی تدریس وتعلیم سے معمور کیا یہانکے اہالی موالی رئیس ومرؤس سب اونکی صلاح وعلم وفضل کے قائل ومعتقد تھے خوش اخلاق خوش وضع بے تکلف حسن المحاضرہ تھے تمام دن حدیث شریف کے درس مین گزرتا ذکر فکر کا شغل رہتا ستر حال کو بہت پسند رکہتے تھے وفات سے کئی ماہ پہلے خاکسار نے ترجمۂ موضح قرآن اونپر پڑہا اور آٹھ دس پارے تفسیر جلالین کے سنائے سند عطا فرمائی خاکسار کے پاس موجود ہے اور بیعت سے بہی مشرف فرمایا بعدہ وطن کا قصد فرمایا بہوپال سے روانہ ہو کر بنارس پہونچے وہان کچہہ اقامت فرما کے وطن روانہ ہوئے سندیلہ تک پہونچے ارادہ تہا کہ حضرت مولانا مولوی فضل الرحمن صاحب دام ظلہم کی زیارت سے مشرف ہون

مگر بواسیر کی شدت ہوئی پہونچ نہ سکے وہان سے نجد مستقیم وطن پہونچے مرض مین زیادتی ہوئی آخر کو سنہ ۱۲۹۹ ہجری کو انتقال ہوا اپنے وطن مین مدفون ہوئے اور یہی اونکی خواہش دلی تہی الله سبحانہ نے اونکی تمنا پوری کی چونکہ آپ کو حضور صلی الله علیہ وآلہ وسلم سے محبت قلبی تہی اور اکثر اتباع نبوی مرکوز خاطر عاطر رہتا تہا اسلئے عجیب حسن اتفاق ہوا کہ سال وفات مین دو بار قرآن شریف کا دور فرمایا اور آپکے انتقال کے بعد ہی صاحبزادی صاحبہ مرحومہ کا انتقال ہوا حضرت مولانا فضل الرحمن صاحب دام فیضہم شاگرد رشید حضرت مولانا محمد اسحق صاحب رحمۃ الله علیہ کے ہین ساری کتب حدیث اونہین سے پڑہی جسوقت خاکسار شرف ملازمت وبیعت سے مشرف ہوا تو درخواست اجازت حدیث شریف کی کی فرمایا کہ مجہے زبانی اجازت ہے مین بہی زبانی اجازت دیتا ہون پڑہو پڑہاؤ والحمد لله علی ذلک حضرت مولانا صاحب مرحوم کے دو صاحبزادے تہے اور ایک صاحبزادی اول بعد انتقال اونکے صاحبزادی صاحبہ کا انتقال ہوا من بعد میان ابراہیم صاحب مرحوم فرزند خرد کا انتقال ہوا مولوی یوسف صاحب ولد اکبر موجود ہین مگر ایک مدت سے مرض سخت مین گرفتار ہین الله جلشانہ شفای عاجل عنایت فرمائے یہ بہی مثل اپنے والد ماجد مرحوم کے درس حدیث شریف مین مشغول رہتے ہین نہایت صالح ومتدین ہین الله تعالی اونکی عمر مین برکت دے آمین

ذکر بعض مسائل متعلقہ برزخ جو کہ حضرت شاہ عبد العزیز صاحب قدس سرہ سے منقول ہین

مسئلہ شعور اموات بعد موت چہ میفرمایند علمای دین اندرین معنی کہ انسان را بعد موت ادراک وشعور باقی می ماند چنانکہ زائر قبور خود را شناسد وسلام وکلام شان شنود یا نہ **جواب** انسان را بعد از موت شعور وادراک باقی می ماند دربرین معنی شرع شریف وقواعد فلسفی اجماع دارند اما شرع شریف پس عذاب القبر وتنعیم القبر بتواتر ثابت است وتفصیل آن دفتری طویل میخواہد درکتاب شرح الصدور فی احوال القبور تصنیف شیخ جلال الدین سیوطی ودیگر کتب حدیث باید دید واثبات عذاب القبر درکتب کلامیہ از مباحث عمدہ ست حتی کہ بعض اہل کلام منکر آنرا تکفیر کردہ اند وعذاب وتنعیم بغیر ادراک وشعور معنی تواند شد ونیز در احادیث صحیحہ مشہورہ درباب زیارت قبور وسلام بر موتی وہم کلامی با آنہا کہ انتم سلفنا ونحن بالاثر وانا

انشاء الله بکم لاحقون ثابت و در بخاری و مسلم موجود ست که آنحضرت صلی الله علیه وآله وسلم با کفار مکه که در بدر کشته شده بودند خطاب فرمودند هل وجدتم ما وعد ربکم حقا مردم عرض کردند که یا رسول الله ما تکلم من اجساد لیس فیها ارواح فرمودند که ما انتم باسمع منهم ولکنهم لا یجیبون و در قرآن مجید ثابت ست و لا تقولوا لمن یقتل فی سبیل الله اموات بل احیاء عند ربهم یرزقون فرحین بما آتاهم الله من فضله بلکه از احوال پس ماندگان هم خوشوقتی و استبشار ثابت ست ویستبشرون بالذین لم یلحقوا بهم من خلفهم الا خوف علیهم و لا هم یحزنون بالجمله انکار شعور وادراک اموات اگر کفر نباشد در الحاد بودن او شبهه نیست واما قواعد فلسفی پس بقاء روح بعد از مفارقت بدن وبقای شعور وادراک او ولذات روحانی وآلام روحانی مجمع علیه فلاسفه است الا جالینوس ولهذا او را در فلاسفه نشمرده اند وظاهر است که بدن دائما در تحلل ست وروح در شعور وادراک دائما در ترقی پس مفارقت بدن در سلب ادراک وشعور او چه قسم تاثیر تواند کرد **سوال** اگر ادراک وشعور می ماند بقدر حیات می ماند یا زیاده کم می شود **جواب** ادراک وشعور اهل قبور بعد از موت در بعضی امور زیاده می شود وبعضی کم در انچه تعلق با مور عینیه دارد ادراک آنها زیاده ست و در انچه متعلق با مور دنیویه باشد ادراک اینها کم و سببش آنست که التفات وتوجه ایشان در امور عینیه زیاده ست و از امور دنیویه التفات وتوجه کم باین جهت تفاوت واقع می شود والا اصل ادراک وشعور یکسان ست بلکه اگر تامل کرده شود در دنیا نیز بسبب توجه والتفات زیادتی وکمی در شعور وادراک واقع می شود چنانچه دقائق علمیه را وکلامی در بار بسیار کم می فهمند ولذائذ طعام ومحاسن ساز وکیفیت نغمات واوتار را امیرزادها خوب ادراک میکنند وعلماء فضلا در ادراک این چیزها بسیار قاصر اند واینهمه بسبب قلت توجه والتفات ست وکثرت آن

بیان منام مخالف ظاهر شریعت غرا سوال

حکایت طاهر قمی با برهان شاه که دعوت بمذهب امامیه نموده بود وشفا پسر اورا مبین باختیار مذهب ائمه اثنا عشر ساخته بار زویای بادشاه جناب رسالت مآب صلی الله علیه وآله وسلم را وفرمودن آنجناب که فرزند تو

شفا یافت و بگفتۂ طاہر عمل کن از تاریخ فرشتہ منقول فرمودہ بودند و توجیہ آن بر مذہب اہل سنت استدعا نمودہ
جواب اوّل مہربان من این سؤال و اشکال چندبار پیش فقیر آمدہ و در جواب آن تحریرات چند واقع شدہ
کہ اینوقت نہ در حافظۂ فقیر ست و نہ منقول پیش فقیر ماندہ لیکن الحال آنچہ در حل این اشکال کفایت میکنند
بلکہ ازین نوع اشکال چند واقعۂ مشہورہ زائل گردد تحریر می آید و قبل از حل این اشکال مقدمۂ ممہدہ را
در ذہن محفوظ باید داشت بعد ازان بحل اشکال متوجہ باید شد **مقدمۂ ممہدہ** این ست کہ اسباب العلم
عندنا ثلاثة الحواس السليمة والخبر الصادق والعقل والالهام ليس من اسباب العلم
بصحة الشئ عندنا هكذا فی العقائد النسفية وشرحها وقال الفقهاء ادلة الشرع اربعة
الكتاب والسنة والاجماع والقياس بالجملہ الہام و کشف و رؤیا ازین ہر دو اسقط نہ دلیل احکام
شرعیہ می تواند شد و نہ دلیل امور واقعیہ بلکہ الہام و کشف و رؤیا ہرگاہ کہ معارض یکی ازین دلائل واقع شود آنرا
رد باید نمود و رجوع بہمین دلائل ہفتگانہ باید نمود زیرا کہ در الہام و کشف و رؤیا احتمال غلط فہمی رائی و ناقل موجود
است و تدارک آن بسبب تنہائی رائی و ناقل مفقود و در دلائل ہفت گانہ مذکورہ احتمال غلط فہمی ضعیف است
و تدارک آن بسبب کثرت متاملین و محققین و غور کنندگان بوجہ احسن می تواند شد و بنا بر ہمین قاعدہ شیخ
عز الدین بن عبد السلام مقدسی کہ از مشاہیر علمای شافعیہ است و مصنف قواعد کبریٰ و دیگر تصانیف
مفیدہ **حکایت** ہرگاہ شخصی را شنیدند کہ می گفت کہ من در کار خیر دختران خود سراسیمہ بودم جناب
رسالت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم را بخواب دیدم فرمودند کہ در فلان موضع گنجے مدفون ست کافتہ برون آرند
خمس ازان رکاز ادا مکن بلکہ تمام و کمال آن گنج را خود متصرف شو فرمودند کہ این شخص را باید کہ خمس ادا نماید
زیرا کہ و فی الرکاز الخمس حدیث صحیح مشہور ست کہ راویان آن در حالت بیداری و کمال حواس شنیدہ
نقل نمودہ اند و این شخص در حالت منام کہ سراسر غفلت و مظنۂ غلط فہمی ست این را شنیدہ و نقل نمودہ
محل اعتماد نیست و نیز شیخ عبد الحق دہلوی رحمہ اللہ در بعض رسائل خود نوشتہ اند کہ **حکایت** در سنہ
فلان در مکہ و مدینہ استفسار وارد شد صورتش آنکہ شخصی جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم را بخواب
دید کہ می فرمایند کہ اشرب الخمر حالا او را چہ می باید کرد شراب بنوشد یا ننوشد علمای بخارا قاطبۃ ہمین جواب

نوشتند کہ در حرمت خمر نصوص قطعیہ وارد اند و این خبر آحاد و در حالت غفلت منام ست و مظنہ غلط فہمی پس روا
نیست کہ برین عمل نماید بلکہ ظاہر اینست کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لاتشرب الخمر فرمودہ باشند این
کس اشرب الخمر شنیدہ و فہمیدہ بدلیل آنکہ **حکایت** حضرت ام المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا
چون شنیدند کہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت می کنند کہ ان المیت یعذب ببکاء اھلہ علیہ یعنی مردہ
را بسبب گریۂ اہل و عشائر خودش در قبر عذاب می شود فرمودند کہ رحم اللہ اباعبد الرحمن یعنی عبداللہ
بن عمر کہ او دروغ نہ گفتہ است بر آن حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لیکن غلط فہمیدہ است آنحضرت صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم بر یہودیہ می گذشتند کہ کسان او برو می گریستند فرمودند این یہودیہ را عذاب می شود و کسان
او برو گریہ می کنند از مجرد مقارنت سبب فہمیدن نوعی از غلط فہمی ست و علی ہذا القیاس رواۃ حدیث را
در شنیدن و فہمیدن غلطی واقع شدہ لیکن ہرگاہ احادیث مشہور از طرق متعددہ وارد می شوند تدارک غلطی زود
تر می شود بخلاف حالت منام کہ در شنیدن حدیث منامی تنہا یک کس می باشد و او ہم مخمور نشاء خواب کیست
کہ غلط فہمی او را تدارک کند چون این مقدمہ ممہد شد پس می گوئیم کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم برہان شاہ
را ہمین فرمودہ باشند کہ فرزند تو شفا یافت و مطلب تو حاصل شدہ و برگفتۂ طاہر عمل مکن و این شخص یعنی برہان
شاہ چون گفتۂ طاہر را در مخیلہ محلو داشت بمجرد شنیدن این لفظ توہم کرد کہ شاید امر می کنند حالانکہ ایشان نہی
می فرمودند این ست جواب تحقیقی **حکایت** و بعضی علماء ازین حکایت جواب دیگر دادہ اند کہ چندان پسند
فقیر نیست اگرچہ راہ بدیہی دارد و این ہم محتاج تمہید مقدمہ ایست و آن مقدمہ این ست کہ رویت جناب
رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم البتہ واقعی و حق می باشد لیکن گاہے شیطانی و جنی آواز خود را باواز آنجناب
شبیہ ساختہ و حکایت کردہ چیزی می گوید و این می پندارد کہ شاید آن حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم گفتہ باشند
حالانکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیچ نہ فرمودند دلیلش آنکہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سورۂ والنجم
می خواندند چون باین آیت رسیدند افرایتم اللات والعزیٰ ومنات الثالثۃ الاخریٰ شیطان آواز خود
باواز آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم شبیہ ساختہ و حکایت نغمۂ آن جناب نمودہ این عبارت بخواند تلک الغرانیق
العلی و منھا الشفاعۃ ترتجی مشرکین از شنیدن این آواز خوش شدند و مؤمنین غمگین و ملول گشتند

جواب دیگر حکایت برہان شاہ

این آیت نازل شد وما ارسلنا من قبلک من رسول ولا نبی الا اذا تمنی القی الشیطان فی امنیته فی سورة الحج پس چون حکایت نعمۃ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم در بیداری بوقوع آمدہ باشد در خواب برای اغوای بر بان شاہ اگر این قسم ارادہ کردہ باشد چہ تعجب باشد+

جواب سوم جواب حضرت مولانا عبدالقادر صاحب قدس سرہٗ

آنکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم در منام ہمین قدر فرمودہ اند کہ بگفتہ طاہر عمل کن ونہ فرمودند کہ بر حق طاہر عمل کن یا آنچہ او تجویز کند بجا آ۔ وطاہر در وقت تعلیق نذر ہمین گفتہ بود کہ مذہب دوازدہ امام را اختیار کن وبلاشبہ مذہب دوازدہ امام باجماع اہل سنت حق ست وروش ایشان در سلوک وعبادت مقبول جمیع طوائف اہل سنت ست بلکہ استناد اکثر طرق صوفیہ بایشان ست پس مذہب دوازدہ امام اشارہ بسلوک طرق صوفیہ شد نورانیت باطن را با عبادت ظاہر جمع میکند وآنچہ طاہر مقصود ومراد داشت یا آیندہ آنچہ بگوید وتجویز نماید داخل امر جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نشد **جواب چہارم** آنکہ این یک خواب علی تقدیر صحتہ وعدم الغلط فی السماع والفہم دلالت بر حقیت مذہب امامیہ میکند ومنامات بیشمار والہامات وکشوف بسیار از جماعہ کثیرہ اولیای اہل سنت کہ در کشف الٰہی وکشف کونی ید طولی داشتند ہزاران بار صدق منامات وکشوف آنہا بتجربہ رسیدہ گواہی ناطق بر بطلان آن مذہب می دہند اگر آنہمہ منامات وکشوف را ترجیح برین یک خواب کذائی ندہیم تعارض خود البتہ حاصل خواہد شد والدلیلان اذا تعارضا تساقطا وعند ذلک یجب الرجوع الی الادلۃ الاخر من الکتاب والسنۃ والاجماع والاخبار الصادقۃ والعقل وبہ تم المقصود

جواب پنجم از مولانا رفیع الدین صاحب رحمہ اللہ تعالی

تحقیق آن ست کہ در حدیث شریف وارد شدہ ست من رأنی فی المنام فقد رأنی فان الشیطان لا یتمثل بصورتی ونفرمودہ اند کہ الشیطان لا یسمی باسمی ونہ فرمودہ اند لا یدعی منصب نبوتی ولہذا بعض محققان تخصیص کردہ اند کہ بآن صورت کہ در مدینہ منورہ مدفون ست وبعضی تعمیم کردہ اند بجمیع صورتہا کہ در وقت نبوت بودہ اند وبعضی تعمیم کردہ اند بجمیع صورتہا کہ در تمام حین حیات بودہ اند مرجح

ومقدوح داشته اند قول کسی را که در هر صورتے از نیک و بد رویت واقع شود چه گونه مرجوح و مقدوح نباشد
حالانکه می بینیم در جهان بسیار کسان را از غاویان و متویان که مسمی باین اسم مبارک اند در هر مذهب و بسا
کس ادعای نبوت می کنند پس چه تعجب که شیطان خود را یکی از غاویان وانماید و ایهام دعوی نبوت کند و لهذا
احتجاج بهمان افعال و اقوال ست که از زبان ثقات از حین حیات مروی گشته پس شیطان بقرائن دریافته بود
که این بیمار را بحران تام حدیث ست و فی الفور شفا حاصل خواهد شد وقت را غنیمت شمرده برهان شاه را اغوا
نموده و چون برهان شاه ازین نکته واقف نبود تحقیق صورت و شباهت ناکرده در دام او افتاد حالانکه از
صحابۂ کرام مثل عبد اللہ بن عباس و غیره رضی اللہ عنهم مروی ست که هرگاه کسی پیش ایشان دیدار جمال
با کمال آن حضرت صلی اللہ علیه و آله و سلم در خواب نقل میکرد ایشان از و تحقیق صورت می کردند پس جهالت
برهان شاه و بی خبری او معتقد دست درازی شیطان گشت و او را از راه برد برین خواب او هیچ اعتماد نیست
انتہے **فائده** ملفوظات حضرت مخدوم جهانیان رض مین لکھا ہے یاری از اصحاب خلوت پرسید اگر رسول اللہ
صلی اللہ علیه و آله و سلم را در خواب بیند شیطانی نبود جواب فرمودند آری درین باب حدیث صحاح ست
قوله علیه السلام من رآنی فقد رأی الحق فان الشیطان لا یتمثل بصورتی والمراد من الحق
ضد الباطل یعنی پیغامبر گفت هر که مرا در خواب بیند قد برای تحقیق ست پس بدرستیکه تحقیق راست مرا
دیده باشد بدرستی که شیطان مثل و صورت من نتواند ولیکن از محدثان آن طرف سماع دارم که هرگز در
هندوستان نه شنیده بودم شیطان صورت دیگر تواند شد و بگوید من پیغامبرم ولیکن مثل حلیۂ رسول م
نتواند هرگز پس واجب ست که حلیۂ رسول نگاه دارد و یا او گیرد تا راست و دروغ معلوم گردد و اگر یک نوع
از حلیه نباشد رسول نباشد که شیطان راهزن قدیم ست پس این فقیر و یاران اعلی را فرمودند برادران
بگیرید تقریر کردم انتہے کاتب الحروف عفا اللہ عنه گذارش پرداز ہے کہ اسی لئے حضرت مخدوم رضی اللہ
عنه کی اولاد امجاد مین سے ایک سید عالی النسب والاحسب نے یعنی حسن بن حسن حضرت توفیق دام ظله نے
ایک رسالۂ نفیس بلوغ العلی بمعرفة الحلی نام حلیۂ حابیۂ حضور صلی اللہ علیه و آله و سلم و خلفای اربعه
و بقیۂ عشرۂ مبشره رضی اللہ عنهم مین بزبان اردو تالیف فرمایا ہے کہ حلیۂ مبارکہ هر مرد و زن و خرد و بزرگ

رسالہ بلوغ العلی

کے ذہن میں رہے تاکہ وقت رویت کے کسی طرح کا اشتباہ نہو جزاہ اللہ خیر الجزا آمین **سوال** تعین و تقرر یک روز بعد سالے بنا بر زیارت قبور بزرگان جائزست یا نہ **جواب** رفتن بر قبور بعد سالی یک روز معین کردہ سہ صورت **اول** آنکہ یک روز معین نمودہ یک شخص یا دو شخص بغیر ہیئت اجتماعیہ مردم کثیر بر قبور محض بنا بر زیارت و استغفار روند این قدر از روی روایات ثابت ست در تفسیر در منثور نقل نمودہ کہ ہر سر سال آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم بر مقابر میرفتند و دعا برای مغفرت اہل قبور می نمودند این قدر ثابت و مستحبست **دوم** بہیئت اجتماعیہ مردمان کثیر جمع شوند و ختم کلام اللہ کنند و فاتحہ بر شیرینی و یا طعام نمودہ تقسیم در میان حاضران نمایند این قسم معمول در زمانہ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم و خلفای راشدین نبود اگر کسی این طور بکند باک نیست زیرا کہ درین قسم قبح نیست بلکہ فائدہ احیا و اموات را حاصل می شود **سوم** آنکہ طور جمع شدن بر قبور این ست کہ مردمان یک روز معین نمودہ و لباسہای نفیس فاخر پوشیدہ مثل روز عید شادمان شدہ بر قبور جمع می شوند و رقص و مزامیر و دیگر بدعات ممنوعہ مثل سجود برای قبور و طواف کردن قبور می نمایند این قسم حرام و ممنوع ست بلکہ بحد کفر می رسند و ہمین ست محمل این ہر دو حدیث و لا تجعلوا قبری عیدا چنانچہ در مشکوٰۃ شریف موجودست و اللّٰھم لا تجعل قبری وثنا یعبد این ہم در مشکوٰۃ است **سوال** اقرار غلامی نسبت بہ بزرگان و خواجگان کہ نہ زر خریدہ اند کردن جائزست یا نہ **جواب** لفظ غلام بدو معنی استعمال می کنند یکی بمعنی مملوک زر خریدہ و دویم بمعنی خادم نسبت کردن بمالک بمعنی اول ست و نسبت بہ بزرگان بمعنی اول دروغ ست کہ بزرگان این کس را ہرگز نہ خریدہ اند و بمعنی دوم می توان گفت لیکن چون لفظ موہم باشد اہل اسلام را این قسم الفاظ استعمال کردن نشاید زیرا کہ شرک چنانچہ در عبادت و قدرت می شود ہمین قسم شرک در تسمیہ ہم می شود و این قسم نام نہادن شرک در تسمیہ است ازین ہم احتراز لازم است چنانچہ در ترجمہ قرآن مسمی بفتح الرحمن در تحت آیت فلما آتاھما صالحا جعلا لہ شرکاء فیما آتاھما فتعالی اللّٰہ عما یشرکون مذکورست کہ از بیاد النستہ شد کہ شرک در تسمیہ نوعی ست از شرک چنانکہ اہل زمان با غلام فلان و عبد فلان نام می نہند واللہ اعلم انتہی

فصل ترجمہ حضرت توفیق ابوالوفا دام مجدہ صاحب ثمار التنکیت فی اتحاف النبلاء

وتاج مکلل از تخیر مولفات نبیلہ و مصنفات جلیلہ

ولادت باسعادت آپ کی اکیسوین جمادی الاولی روز یکشنبہ ۱۲۴۸ھ ہجری کو بلدۂ بالنس بریلی مین واقع ہوئی آپ اولاد مین حضرت مخدوم سید جلال بخاری رضی اللہ عنہ کے ہین کتاب فرع نامی مین نسب نامہ آپکا منضبط ہے اور ہنوز عشیرۂ آپکا وطن مالوف مین بسادات بخاری معروف ہے پانچ برس کی عمر ہوئی تھی کہ والد ماجد نے انتقال فرمایا سایۂ پدر بزرگوار اوٹھا گردیتیمی بیٹھی بزرگون مربیون مین سے سوا والدۂ مہربان کے اور کوئی سرپرست وخبرگیر نرہا اونھون نے بمقتضای شفقت درونی کنار عطوفت مین پرورش کی مکتب مین بٹھایا چندحرف بی پروائی سے کرہا و ماقیمان کے پڑہے اور اوقات عمر عزیز کی لاطائل گذری جب زمانہ شعور کا آیا تو گھر مین کوئی اسباب دنیا کا سوای کتب خانہ دینی متروکہ والد مرحوم کے اور کچھہ نہ دیکھا دلبستگی خاطر اوسی کے بست وکشاد مین منحصر تھی یہانتک کہ کتاب کے تماشے مین عبارات کے ساتھہ آشنائی پیدا ہوئی فہم خطاب کی قدرت میسر آئی اسی وجہ سے علم کی طرف میل ہوا اور طبیعت متقاضی ہوئی تو اوائل مختصرات فنون مثل میزان ومنشعب تصریف زبدہ تہذیب المنطق اور اوسکی شرح اور مختصر معانی وغیرہ بدفعات اوقات مختلفہ مین برادر بزرگ اعیانی مولانا سید احمد حسن عرشی رحمہ اللہ سے پڑہی اور ہدایۃ النحو وشرح ملا والیساغوجی وقطبی بامیر اور لوگون سے اخذ کی بعد اسکے داعیہ سفر ورحلت پیدا ہوا چندسال نواح وطن مین مثل کانپور وفرخ آباد وغیرہ کے بنام طلب علم لہو ولعب مین بسر ہوئی آخر کو جذبۂ باطن نے ناگہان دارالعلم دہلی کی طرف کھینچا اواخر سنہ ۱۲۶۹ھ مین وہان ورود فرمایا او صدر الافاضل عزالاماثل مفتی محمد صدرالدین خان بہادر مرحوم صدر الصدور دہلی کے حلقہ مین سعادت اندوز ہوئے ایک سال آٹھہ ماہ کی مدت مین کتب دانشمندی کو سبقًا سبقًا حاصل کیا اور تحصیل کی سند حاصل فرمائی کتب متداولہ علوم رسمیہ جنکو اس مدت مین حاصل کیا یہ ہین مختصر معانی تا آخر عبادات شرح وقایہ معاملات ہدایہ اوائل توضیح وتلویح اصول فقہ مین سلم مع ملا حسن وحمد اللہ وقاضی مبارک منطق مین میبذی تمام اور قدری شمس بازغہ اور صدرا تا نعیم الاجسام تک اور میرزاہد ملا جلال تا بحث الدلالات اور میرزاہد شرح مواقف تا بحث الوجود اور میرزاہد رسالہ تا مذہب منصور اور تین چار جزو صحیح بخاری کے سماعًا اور اول تفسیر

بیضاوی کا قراءۃ اور دیوان متنبی نصف اول اور بعض دیوان حماسہ و سبعہ معلقہ و مقالہ اول تحریر اقلیدس وقطبی مع میر و شرح عقائد نسفی تمام و حاشیہ بحر العلوم بر میر زاہد اور مقامات حریری و ہندسی کے چند مقامات شرح سطالع سماعًا اسکے سوا اور کتب ہین اسی اثنا مین بعض کتب و حواشی اپنے دست مبارک سے لکھے اور بعض رسائل بھی تالیف کئے ان علوم کی سند کا سلسلہ متصل ایک واسطے سے حضرت شاہ عبد العزیز صاحب رضی اللہ عنہ تک پہونچتا ہے اور حضرت شاہ صاحب سے ان کتابون کے مصنفون تک اوس طریقے پر جو اونکے ثبت مین مرقوم ہے آپکے مشائخ علم حدیث شریف مین متعدد ہین اونکا ذکر حطہ مین مع نقل اجازات کے فرمایا ہے اور سلسلۃ العسجد مین زیادہ تر تفصیل سے لکہا ہے غرضکہ بعد اکتساب علوم مذکورہ وحصول مرتبہ اجازت و روایت کے توفیق الٓہی نے دستگیری فرمائی خدمت علم شریف حدیث مین مستقیم و متمکن کیا یہ مبارک فن سارے فنون و کمالات پر غالب آیا اور سارے علوم و صناعات سے جو کہ مایۂ اعتبار و فضیلت ابنای روزگار ہوتے ہین بیگانگی کلی حاصل ہوئی گویا کبھی اونسے آشنائی ہی نہ تھی اور اشتغال معقول سے اشتغال منقول مین مصروف ہوکے اس دولت کو اوس حالت کا نعم البدل پایا اس علم شریف کی برکات سے ایک یہ ہے کہ زال اسباب دنیا اہل دنیا سے بکلی افسردہ ہوگیا اور آرائش وزیبائش ملابس و ماکل و مناکح و مساکن و مراکب آلودگی محبت زخارف فانیۂ دنیا سے مرگیا اب جو باقی رہا وہ صرف یہی علم حدیث شریف کی محبت اور ذوق اس علم کی تدریس و تالیف کا ہے بعد ملاحظہ دفاتر فقہ و اصول مذاہب اربعہ اور اون حدیثون کی جو کہ اونمین سے ہر گروہ کا متمسک ہے مدد غیبی و اعانت الٓہی سے روش فقہای محدثین قرارداد خاطر عاطر و سکینۂ باطن شریف ٹھہرے اور اتباع طریقۂ صحابہ و سنت غرا نظر فیض اثر مین منجلی بجلوۂ استحسان ہوا بعد اسکے قائد توفیق نے اس طرف رہنمونی کی کہ کلام نہ کرین مگر اون ابواب دین و ملت مین جو کہ شریعت غرا کی ترویج و تجدید کے باعث اور حفظ عقائد و احکام سنت کے موجب ہون اور دائرۂ اعتدال و حیطۂ احتیاط سے قدم باہر نہ رکہین اور اشارات وجوہ یہ و تاویلات کلامیہ و استحسانات فقہیہ کی طرف جو کہ اصول ثابتہ پر معتمد ہون ہاتھہ نہ بڑہائین کبرای دین کی وصیت آپکے حق مین یہی ہے کہ سنت صحیحہ پر عمل کرین بدع نامرضیہ سے مجتنب رہین قدم

صدق و حق پر مستقیم و متمکن ہے۔ ہین تقوی و اخلاص کے ساتھہ صواب کی پیروی کرین پہر وہ صواب کسی
کے پاس ہو اور کہین ہو اور حقائق و دقائق مین نہ بولین بلکہ خلق کے واسطے علم معاملات کو بیان فرمائین اور جو امور
اونکو معاش سے باز رکھین اونکا رستہ بتائین پس بموجب انہین وصایا کے آپکا طریقہ اکثر احوال مین تالیف
و تصنیف مین بہی نقل ہے ترجمہ عبارات قوم کے اور رجوع ہے طرف کلام ائمہ دین و اکابر محدثین کے
جو کہ جامع طریقین و متفق علیہ فریقین ہین اور اس مقام کے میدان کا صاف پاک کرنا ہے کلام فضول
سے حقیقت مین یہ طریقہ اسلم و احکم ہے اتفاق معنی و اعتبار سخن و احتراز مین طغیان زبان و زلت قلم
سے اللہم مگر ضمن بیان مین کوئی بات واسطے شرح مقام و رفع ابہام کے لائی جائے کہ وہ بہی حکم اصل
مین ہو گی اللہ سبحانہ و تعالی سرو آزاد ہمت کو نشو و نمای استقامت کرامت فرمائے اور گل سرسبد توفیق
کو آب و رنگ ثبات مرحمت کرے آپکی تالیفات چہوٹی بڑی تا زمانہ تالیف اتحاف النبلاء علوم رسمیہ
مین مثل صرف و نحو و منطق و عروض و عربیت و ادب و فقہ و کلام و جدل و تفسیر و حدیث کے مجموعہ اونکا
تیس کتابون سے زیادہ ہے اور وہ ابتدای طلب علم مین بطور مشق کے تالیف ہوئی تہین لیکن اکثر
اوس جنس سے ہین کہ زمانہ طلب و سیر کتب مین بطریق استفادہ و استفاضہ جمع کی گئین تہین اب
جب عبور و عثور دواوین کثیرہ علمای اسلام و مصنفات و مولفات فضلای اعلام پر ہوا جنکا شمار
الوف کو پہونچتا ہے تو سائر مجموعات ہیچ و پوچ نظر انور مین نظر آئے اور اونمین سے کسی ایک کے ساتہہ
بہی خاطر عاطر راضی نہوئی کیونکہ وہ ضعیفۃ القوی ظامئیۃ الروی واہیۃ العدد کثیرۃ العدد ہین سوا سے
چند کتاب کے وہ دونون شرحین دررِ بہیہ کی عربی و فارسی و شرح بلوغ المرام و انتقاد رجحہ وحطہ و رسالہ ذم
کلام و اربعین اخبار متواترہ وغیرہ اسی لئے اونمین سے اکثر کو فہرست تالیفات سے خارج فرمادیا حکایت
سرو آزاد مین نقل کیا ہے کہ عماد اصفہانی نے قاضی عبدالرحیم لسنائی کے کلام پر اعتراض کیا قاضی نے
جواب لکہا کہ قد وقع لی شئ وما ادری اوقع لک ام لا وھو ان الانسان لا یکتب شیئا
فی یومہ الا یقول فی غدہ لو غیر ھذا لکان احسن ولو ترک ذلک لکان اولی وھذا
عبرۃ عظیمۃ وحجۃ مستقیمۃ علی استیلاء صفۃ النقصان علی طبع الانسان انتہی

یہ بات ست ٹھیک ہے کہ جسقدر ملکات بڑہتے جاتے ہین اوسی قدر اوسکا ساختہ پرداختہ تقویم پارینہ نظر آتا جاتا ہے آپکو ابتدا مین نظم اشعار کی طرف بہی میل تہا کبہی واسطے رفع وحشت کے کچہہ موزون فرماتے تہے یہ چند شعر اوسی عالم کے ہین ورنہ اب اس طرف کچہہ خیال نہین ہے ؎

یافتہ تا لذت پیکان نا پروای من	خندہ بر گل می زند زخم جگر فرسای من
لخت دل خالی نہ شد از ریزش اشک تر	کاش آید گریہ چون زخم از ہمہ اجزای من
ہمچو آن نرگس کہ سازند ش بمینا از مہر	کرد جا چشم کسی اندر دل شیدای من

الی آخر القصیدہ یہ قصیدہ نہایت فصیح و بلیغ مدح حضور صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم مین واقع ہوا ہے تخلص اسکا یہ ہے ؎

مرحبا ای نستا مداحی ختمی پناہ	ریختی آب حیات معنی از لبہای من

اسی طرح بعض قصائد عربیہ نعت مین نظم فرمائے ہین ؎

لسلمة دار بالله حوال وحومل	عفا ایہا نسج الجنوب وشمأل

الی آخر قصیدہ اسی طرح ایک پورا دیوان فارسی نفح الطیب نام مدح سنت مین لکہا ہے اور غزلیات ریختہ بہی قریب ایک دیوان کے ہین غرضکہ تین زبانون کے نثر و نظم مین ید طولی ہے طبیعت ایسی مناسب و موزون واقع ہوئی ہے کہ بسہولت و سرعت ہر سہ زبان مین نثر و نظم نہایت فصیح و بلیغ خوش محاورہ دل فیض منزل سے صادر ہوتی ہے بعد اسکے آخر ۱۲۸۵ھ ہجری ستائیسوین شعبان روز شنبہ کو بعد نماز ظہر بہ نیت ادائے فریضہ حج بہ ذوق و شوق تمام وداع تمام خانہ فیض آشیانہ سے نکلی اور بعد دو نیم ماہ کے مکہ معظمہ مین ورود فرمایا اور یہ شعر برا تر پڑہا ؎

الطحاء مكة هذه الذی	اراہ عیانا وهذا انا

آدہی رات تہی کہ شہر کے باہر سے پاپیادہ ہوکر سر سے قدم بنایا اور لبیک کہتے ہوئے حرم محترم مین پہونچے جمال پر جلال کعبہ ذو الجلال پر نظر پڑتے ہی زبان صدق ترجمان سے یہ شعر نکلا ؎

هذه دارهم وانت محب	فما بقاء الدموع في الاماق

دست مبارک دعا کے لئے اوٹھایا اور یون کہا اللھم اجعلنی مستجاب الدعوۃ بعدہ اعمال عمرے کے بجالائے صبح تک وہین بسر کی اوس مقام کریم کے غرائب اوقات وحالات سے ایک عجیب وقت وحالت طواف نیم شبی ہے اوسوقت وہان کے در و دیوار پر ایک تجلی خاص وعظمت مخصوص درستی ہے کہ تعبیر اوس سے سوای زبان وقت کے ممکن نہین ہے یعنی بے کیف وکم جو ہین سو وہ اوسی گھر کے جمال مین مدرک ہوتے اور دکھائی دیتے ہین تو پھر جو لوگ کہ صاحب خانہ کے آشنا ہین وہ کیا کچھہ مشاہدہ کرتے ہونگے خدا ہی خوب جانتا ہے کہ اوس در و دیوار مین کیا کچھہ عظمت وبرکت وجذب رکھا ہے سفر کے سارے مشاق ومتاعب وتکالیف ایک ہی نظر مین دل سے فراموش ہو جاتی ہین ؎

جمال کعبہ مگر عذر رہروان خواہد	کہ جان خستہ دلان سوخت در بیابانش

اس طواف نیم شبی مین باوجودیکہ عین موسم تھا عجب تنہائی وقت وخلوت میسر آیا کہ ہر پھیری مین استلام حجر ہاتھہ آیا اور جو کچھہ دل مین تھا وہ سب کچھہ بدون کلفت اغیار کے حاصل ہوا ؎

من از بوس حجر در کعبہ دل را شاد میکردم	مسی مالیدہ دندان کسی را یاد میکردم
درین دارالامان مشتاق تیغ قاتلی بودم	ز بیتابی طواف خانہ صیاد میکردم

جب دن ترویہ کا آیا تو حج کا احرام باندھکر ادای مناسک واعمال حج مین مشغول ہوئے کل مدت اقامت کی اس بلدہ طیبہ مین قریب چار ماہ کے تھی سوای نمازہای پنجگانہ واوقات طواف ونوافل کے سارا وقت رات دن کا مطالعہ کتب ائمہ کبار وکتابت رسائل محدثین ابرار مین گزرتا تھا جب ماہ صفر سنہ ۱۲۹۶ ہجری آیا تو مدینہ منورہ کا سفر مبارک پیش آیا ؎

از مکہ سوی مدینہ چون کردم تک	رفتم بوداع قبلۂ انس وملک
از رکن ومقام وحجر وزمزم یک یک	آواز آمد کہ لیتنی کنت معک

الحمد للہ بعد بیس دن کے مدینہ طیبہ مین فائز المرام ہوئے اور مشاہدۂ آثار وملاحظۂ انوار نبویہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے شرف حاصل فرمایا اور اپنے حسب حال یہ دو شعر پڑھے ؎

یا عین ان بعد الحبیب ودارہ	ونأت مراحلہ وشط مزارہ

ولقد ظفرت من الزمان بطائل		ان لم تراه فقد اتاده	

مد پہونچنے اِس بلدۂ مبارکہ کے جو کام کہ اول وجود مین آیا وہ یہی حاضر ہونا مرقد منور مطہر پر باب السلام
اور عرض کرنا سلام کا باادب تمام والتماس مرام بحسن انسجام تہا رباعی

می آیم و سے آورم از بارگہے		پیغام حرم بحسب دم با دشہے	
مضمون رسالت آنکہ برباد شہاست		عفو گنہی شفاعت رو سیہے	

ایک ہفتہ تک حسب عادت اوس دیار فیض آثار کے مزار فائض الانوار کی مجاورت سے سعادت اندوز ہوئے اور دیدۂ و
دل کو نور و سرور بخشا اور بمجبوری ضروری اوس بقعۂ مبارکہ کی مفارقت پر صبر کیا ؀

ضرورت و گرنہ خدای می داند		کہ ترک صحبت جانان نہ اختیار منست	

سرزمین مدینۂ منورہ کی ایک رائحۂ خاص و نفحہ مخصوص ہے کہ اوس جنس کی خوشبو کسی عطر و طیب مین دیکہی
نہین گئی اور اوسکے کوہ و اطلال ایک غریب دلبستگی رکہتے ہین کہ کسی جگہہ اوسکا مشاہدہ نہین ہوا ؀

بطیب رسول اللہ طاب نسیمہا		فما المسك والكافور والمندل الرطب	

جب وہان سے بادل شمیدہ و خاطر اندوہ آرمیدہ معاودت فرمائی تو شہر کے اندر سے عمرے کا احرام باندہا
حسن اتفاقات سے یہ ہے کہ اسوقت بہی درود مکہ مکرمہ کا آدہی رات کو اتفاق ہوا اور مطاف کو بدستور
سابق اغیار سے خالی پایا باطمینان تمام عمرہ کر کے رات حرم شریف ہی مین بسر فرمائی بعد نیم ماہ کے اوئل
۱۲۵۶ ہجری مین ہند کی طرف توجہ فرمائی اور روز شنبہ بارہوین ماہ جمادی الاولی اسنہ صدر کو سالم و غانم
وطن مین رونق افروز ہوئے ؀

اوقات خوش آن بود کہ با دوست بسر شد		باقی ہمہ بیحاصلی و بی خبری بود	

الطف لطائف سے یہ ہے کہ وطن سے روانہ ہونا اور بعد ہشت و نیم ماہ کے پہر وطن مین واپس آنا دونون
ایک ہی دن یعنی روز شنبہ کے اتفاق ہوا گویا یہ سفر خیر دن بہر سے زیادہ نہ تہا وہ جو دل فیض منزل مین
تمنا باقی رہی تہی وہ یہی ہے کہ اکمال علوم اہل الحرمین مین واقع ہو خصوصًا مدینۂ طیبہ مین تقبلہا اللہ
تعالی آپ نے اکتساب صنعت کتابت و تحریر عبارت فارسی و عربی و نثر و نظم مین کسی ایک اوستاد سے تلمذ

نہین فرمایا اور نہ کسی معلم کے روبرو زانوی ادب تہ فرمایا یہ سب کچہہ جو ہے سو صرف توفیق الٰہی و الہام ایزدی سے ہے کہ محض لفیض عام مبدأ فیاض اِن چیزون مین آپ کو برکت وافر نصیب ہوئی ؎

فیض روح القدس ار باز مدد فرماید	دیگران ہم بکنند انچہ مسیحا میکرد

آپ نے ایک دن مین اوس قدر کتابت فرمائی کہ کاتب سریع السیر چندر وز مین اوسکو نہین لکہہ سکتا سفر حج کی آمد و رفت مین جہاز کے اندر مجلدات ضخیم لکہہ ڈالی اور اماکنہ متبرکہ مثل منیٰ و عرفات مین اعمال و مناسک حج سے فارغ ہوکر بہت کچہہ کتابت فرمائی آپ کو مطالعہ کتب سے سفراً و حضراً الفت جانی اور مشغلہ علم دین خصوصاً خدمت کتاب و سنت سے اتحاد روحانی ہے فنون حقہ مین تلمذ معنوی احامد و محدثین کے ساتہہ مستحکم کیا ہے اور اونکے ساتہہ یک جان و چند قالب کی کیفیت پیدا فرمائی ہے فیوض دینیہ و فتوحات سنیہ جو کہ آپکے پاس ہین وہ سب بطفیل انہین حضرات بابرکات کے ہین پس بس یہ ایک غریب بات ہے کہ اللہ سبحانہ نے آپکو طبع موزون عطا فرمائی ہے باوجود اسکے کبہی مدح اغنیا مین لطمع زخارف فانی کوئی شعر نظم نہین کیا اسیطرحسے یہ امر بہی ابنای روزگار مین نادر ہے کہ کبہی اپنی عمر بہر مین کسی مخلوق کی منت کے متحمل نہین ہوئے اور نہ دوش ہمت والا نہمت کو کسی کے احسان سے گرانبار فرمایا اور اگر بحالت مجبوری کبہی کسی کے منت پذیر ہوئے کیونکہ انسان مدنی الطبع ہے تو فوراً وقت اقتدار کے اوسکی مکافات کردی اور باوجود ہزار احتیاج کے کسی سے قرض کے طالب نہوئے اور نہ قرض لیا اور نہ کسی سے کچہہ سوال کیا اور نہ لوگون کے مال پر کبہی طمع کی آنکہہ جمائی خدمت خلق و نفع عباد مین حتی الامکان کسی طرحکا قصور و فتور نہ فرمایا قلم و درم و قدم سے کوتاہی نہین کی غرضکہ آپکے حق مین اللہ جلت عظمتہ و عم نوالہ کے احسانات و انعامات اس قدر ہین کہ زبان قلم و قلم زبان اوسکی شرح و بیان کے لکہنے سے معترف بعجز ہے و ان تعدوا نعمۃ اللہ لا تحصوھا اسی لئے ہر وقت آپکا مقولہ یہ شعر ہے ؎

ولو ان لی فی کل منبت شعرۃ	لسانا لما استوفیت واجب حمدہ

یہ چند حرف جو اس جگہہ لکہے گئے تلخیص مختصر ہے ترجمہ مرقومہ اتحاف النبلا کی باقی تفصیل نکاح اول و

ثانی کے مع مراتب اعزاز واکرام ومناصب دنیوی کے وہ سب اتحاف مین مذکور ہے اور القاء المنن بالقاء المحن جملہ سوانح ایام ولیالی کو تا زمان تالیف مذکور جامع وحافل ہے اسکے سوا ترجمہ آپکا اور چند کتب مین بتفصیل مسطور ہے اور خود اس خاکسار نے آپ کا ترجمہ بزبان عربی لکھا ہے وہ تفسیر فتح البیان کے اول مین ثبت ہے علاوہ اسکے بعض اہل نثر ونظم نے آپ کے مدائح مین کتب مستقل تدوین کئے ہین کسی نے آپ کی سوانح عمری صنعت تاریخ مین تحریر کی ہے آپکو مزید شغف علم قرآن مجید وحدیث شریف وعلم سلوک وادب سے ہے اکثر اوقات تالیف یا مطالعہ کتب مین بسر ہوتی ہے اہل علم واصحاب دل سے محبت قلبی ہے اگرچہ ایسے لوگ اسوقت مین میسر نہین آتے یا کم آتے ہین تسلط علم نے شغل دنیا کو مضمحل کر دیا ہے باوجود غنای ظاہری کے نہ شوق ملبوس ومأکول ومشروب ہے نہ ذوق منکوح ومسکن ومرکوب تمنای حسن خاتمہ ہر دم دامن گیر حال رہتی ہے کہتے تھے کہ مکہ مکرمہ مین مہو بجکر یہ دعا کی تہی کہ ای رب تو مجھکو رزق بی منت خلق دے اور اس صیغہٗ ملازمت سے نجات بخش چنانچہ اللہ تعالی نے بعد معاودت کے حرمین شریفین سے استقرار ادرار رزق کیا جو اکثر معاصرین اہل علم کو میسر نہوا شوق سفر حجاز میمنت طراز اکثر دامنگیر رہتا ہے اللہ تعالی توفیق خیر رفیق طریق کرے اور اصد الحرمین مین سفر آخرت پیش لائے اور حسن خاتمہ زاد راہ ہو اللہم آمین محبت نبوی وآل واصحاب وعلماء وصلحاء سلف وخلف گویا آپ کی فطرت سے ہے اور صحبت لایعنی اور کلام اہل دنیا سے نفرت جبلی حاصل ہے اگرچہ باسباب خارجی انفکاک کلی ابناء زمان سے میسر آنا دشوار ہے اور بحمدہ تعالی ریاء وسمعہ سے بہی دوری حاصل ہے بلکہ قدح کو مدح اور مدح کو قدح سمجہہ رکہا ہے اگر رات دن سامنے آپکے علم دین ومسائل شرع متین واحوال آخرت کا ذکر رہے توہرگز وحشت نہین ہوتی اور دنیا واحوال دنیا کے ذکر سے دل گہبراتا ہے اہل دنیا ہرچند بوجہ تمول وکثرت دولت ورفاہیت کے یہ خیال کرتے ہین کہ یہ ہمارے بنی جنس ہین لاکن درحقیقت یہ دنیا بی طلب نزدیک آپ کے آئی ہے کبہی واسطے تحصیل مال کے وہ کوشش وسعی نہین کی جو ابنای زمان کرتے ہین اللہ سبحانہ نے علم واولاد ودولت سے حصہٗ کافی بخشا ہے لکن کسی ایک سے ایسا تعلق خاطر نہین ہے کہ اوسکے فقدان سے استقلال ہاتہہ سے جاتا رہے یا ملال لاحق حال ہو وذلک فضل اللہ

یؤتیہ من یشاء اللہ تعالیٰ نے صبر و قناعت و تحمل و عفو و نحوہا کو آپ کی جبلت میں ودیعت رکھا ہے اور تکبر و بطر و اشر و انتقام وغیرہ سے بچایا ہے حکمت الٰہی کو دیکھنا چاہیئے کہ اس جگہہ انکا کوئی دوست نہیں ہے الا من علمہ اللہ تعالیٰ اور سب یہ چاہتے ہیں کہ یہاں رہنا نہو اور یہ خود بھی فهل الی خروج من سبیل کہتے ہیں مگر نکلنا نہیں ہوتا عسی ان تکرهوا شیئاً وهو خیر لکم آپ سے پوچھو تو یہی کہتے ہیں ؎

	کفی حزناً ان لا حیاة هنیئة	ولا عمل یرضی به الله صالح	

اسوقت آخر میں کہ ہمعنان ساعت کبریٰ ہے تالیف میں نظیر سیوطی رحمہ اللہ کہنا چاہیئے اسی تالیف کی بدولت بہت سے تبعات پیش آئے اور آفات نے ہر طرف سے احاطہ کیا مگر الطاف خفیہ رحمانی چارہ گر رہا لا یکلف الله نفساً الا وسعها یہ تالیفات عرب و عجم میں منتشر ہیں اور پسند خاطر اہل انصاف و نہر علاوہ تالیفات کے مؤلفات علماء سلف و خلف کا بھی بذریعۂ انطباع خوب رواج دیا جزاہ اللہ خیرا اس کام میں چند لک روپیہ بیدریغ صرف کیا اور کتاب نیل الاوطار امام شوکانی رحمہ اللہ اور خلاصۂ اسماء رجال اور فتح الباری شرح صحیح بخاری مع مقدمہ اور ترغیب و ترہیب منذری و نحوہا بصرف مبلغ خطیر طبع کراکے تقسیم کئے اور ہمیشہ ہمت اشاعت علوم دینیہ میں مصروف رہتی ہے اور تمام عمر کسی شخص کی رد و قدح میں کوئی تالیف نہیں کی اور مناظرہ و جدل و مکابرہ سے علحدہ رہے کتاب خانہ میں فی الحال چندہزار کتب نفیسہ مجتمع ہیں از انجملہ بعض کتب ایسی ہیں جنپر دستخط سید محمد بن اسمعیل امیر و امام شوکانی و حافظ ابن حجر عسقلانی کی ہیں رحمہم اللہ تعالیٰ کتاب خانہ کی آراستگی جلد و جزدان و المماری وغیرہ سے لائق قدردانی کے ہے اکثر عمر و اکثر مال اسی شغل میں صرف ہوا اور نہ اہل دولت کو ایسے کاموں سے کیا تعلق ہوتا ہے یہ محض برکت علم و خلوص نیت و حسن طویت کا سبب ہے اللہم زد فزد بالجملہ آپکی تالیفات عربی و فارسی و اردو تین سو[۳۰۰] سے زیادہ ہیں سلسلۃ العسجد اور بعض کتب دیگر کے آخر میں اونکی فہرست مرقوم ہے چند کتب عربی و فارسی و اردو جو خود آپ کو بہت پسند ہیں اونکا ذکر کرتا ہوں تفسیر فتح البیان فی مقاصد القرآن مطبوع ہند چار مجلد میں اور مطبوع مصر دس مجلد میں نیل المرام فی آیات الاحکام[۲] ایک مجلد مسک الختام[۳] شرح بلوغ المرام دو مجلد کلاں سراج وہاج[۴] شرح مختصر مسلم شریف دو مجلد کلان

عون الباری لحل ادلة البخاری شرح مختصر بخاری شریف دو مجلد کلان نزل الابرار یک مجلد حصول المامول من علم الاصول مجلد متوسط مکارم الاخلاق ترجمہ ریاض الصالحین امام نووی رحمہ اللہ لسان العرفان علم سلوک مین خیرة الخیرہ ملفوظات صوفیہ کرام ترجمہ طبقات شعرانی رحمہ اللہ تقصار تراجم صوفیہ کرام ریاض المرتاض علم سلوک مین فتح الخلاق ترجمہ منن کبری شعرانی رحمہ اللہ حجج الکرامہ فی آثار القیامہ دلیل الطالب بدایة السائل حظیرة القدس ابجد العلوم تاج مکلل حضرات التجلی دین خالص ترجمان القرآن الی غیر ذلک من المؤلفات العظیم الشان والمصنفات الجلیل البرھان اللہ سبحانہ ذات برکات کو حوادث دین ودنیا سے محفوظ ومصون رکھے اور عافیت دارین روزی فرماوے اور اپنی مرضیات کی توفیق عطا کرے آمین ثم آمین

ترجمۂ کاتب الحروف عفا اللہ عنہ

احمد بن علی بن شاہ ولی بن شاہ عالم بن سردار عالم بن نثار الدین عزیز الدین محب اللہ بن شاہ ولی بن شاہ محمد بن سید قمر الدین علی معروف بہ سید چاند مخاطب بمختار الملک رحمہ اللہ انکا نسب حضرت امام علی نقی علیہ السلام کی طرف بواسطہ شمس الدین اعلی اوستاد حضرت نظام الدین سلطان اولیا قدس سرہ کے منتہی ہوتا ہے یہ سید چاند سارنگپور بلدۂ قدیم مالوۂ دکن مین متوطن ہوئے انکے اولاد کثیر ہوئی انکی قبر شریف سارنگپور مین ہے انکی اولاد سادات نقویہ کہلاتی ہے ولادت خاکسار کی بائیسوین تاریخ ماہ صفر تقریبًا سنہ ۱۲۶۲ ہجری بلدۂ بہوپال مین واقع ہوئی پانچ برس کی عمر تہی کہ والد مرحوم کا انتقال ہوگیا والدۂ مرحومہ کے کنار عاطفت مین یتیم رہا والدۂ مرحومہ کے ماموں مفتی فضل اللہ صاحب مرحوم نے کمال شفقت وعطوفت فرمائی بمنزلہ اولاد کے تربیت کی جب ہوش آیا تو قرآن شریف شروع کرایا قریب ایک پارۂ عم کے خود پڑہایا پہر کلام حق بطور روان نہایت عطوفت ومہربانی سے پڑہایا پہر آمدنامہ شروع کرایا جب فی الجملہ سمجہ ہوئی تو اور ماموں کے سپرد فرمایا اللہ تعالی اونکو جنت الفردوس عطا فرماوے اگر وہ اوسوقت ایسی شفقت وتربیت نہ فرماتے تو ہرگز حرف آشنائی کی کوئی صورت نہوتی اللہ اونکو جزای خیر دے اللھم ارحمہ کما ربانی صغیرا

اور مفتی صاحب مرحوم حضرت مولانا ضیاء الدین صاحب رحمۃ اللہ کے شاگرد تھے جنکی ٹیکری بہوپال مین
مشہور ہے یہ بڑے زاہد متقی عالم فاضل صوفی قابل مفتی صاحب مرحوم کی پہوپہی کے فرزند ارجمند تھے
سنہ ۱۲۵۰ ہجری مین وفات پائی قبر شریف انکی بہوپال سے جانب مغرب ٹیکری پر واقع ہے خاکسار کی
والدہ مرحومہ ونانی دونون مولوی صاحب مرحوم کی مرید تہین غرضکہ جب کچہہ اور سمجہہ آئی تو مولانا مولوی
معزالدین احمد صاحب سلمہ اللہ تعالی سے قرآن شریف پورا کیا کچہہ انشای جامی پڑہی مولانا صاحب نے
کمال شفقت سے تعلیم فرمائی پہر مولوی محمد جنید صاحب مرحوم ولد اصغر مفتی صاحب مرحوم نے صرف
کی طرف مصروف فرمایا میزان منشعب صرف میر اور کچہہ نحو میر پڑہائی مسودۂ فارسی کی طرز ڈالی تحسین
اسلوب اوسکی اصلاح فرمائی بخشی محمد طاہر صاحب مرحوم نے رقعات قتیل پڑہائی گلستان شروع کرائی چہہ
باب تمام کرائے بنہایت شفقت مربیانہ فرمائی پہر انوار سہیلی کی نوبت آئی کچہہ اوسنے پڑہی باقی منشی
احمد علی صاحب مرحوم سے پوری کی اور خط نستعلیق وشکست بہی منشی صاحب مرحوم سے حاصل
کیا مفتی محمد رسول صاحب دام ظلہ نے قواعد فارسی پڑہائی یعنی چہار گلزار مخزن الفوائد اور کچہہ رقعات
مادہورام پر مرور کرایا بعد اسکے شرح مائۃ عامل وصغری مولوی معزالدین احمد صاحب سے پڑہی ہدایت النحو
مع درایہ مولوی عبد الخالق صاحب پنجابی سے پڑہی اور کافیہ مرفوعات تک باقی مولوی جان محمد صاحب
پنجابی سے پورا کیا ترکیب کافیہ مولانا شیخ العلماء سید عبد اللہ صاحب مرحوم سے پڑہی اور شرح ملا و سعدیہ
مولوی شاہ صاحب پشاوری سے اخذ کیا اور کچہہ شرح ملا شیخ العلماء اور مولوی جان محمد صاحب سے
الفیہ مولوی علی عباس صاحب مرحوم چڑیا کوٹی سے اخذ کیا اوائل رسائل منطق مولوی شاہ صاحب
سے اور قطبی مع میر شیخ العلماء سے مع ملاحسن شرح سلم شاشی ونور الانوار وحسامی اصول مع بعض
توضیح تلویح مولوی جان محمد صاحب مرحوم سے پڑہی اور بعض تفسیر بیضاوی شیخ العلماء سے حاصل
کی تفسیر جلالین کامل مع صحاح ستہ مولوی عبد اللہ صاحب مرحوم پنجابی شاگرد حضرت مولانا عبد القیوم
صاحب رحمہ اللہ سے پڑہا اور مختصر معانی کامل اور مطول تابحث ما انا قلت اور بعض مغنی اللبیب
اور میبذی مولوی احمد گل صاحب مرحوم نایب مفتی سے اخذ کی اور شمائل ترمذی کامل اور ابوداود

مع سندی مولانا شیخ حسین صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ سے حاصل کی اور سند صحاح ستہ وغیرہ کی عنایت فرمائی نے
بعض صدرا اور شرح چغمینی کامل مولانا مولوی مفتی عبد الحق صاحب سلمہ اللہ سے پڑہی اور بعض ملا جلال مولوی
عبد العلی صاحب امپوی سے پڑہا حضرت مولانا مولوی عبد القیوم رحمۃ اللہ علیہ سے ترجمہ موضح القرآن
پڑہا اور آٹھہ دس پارے تفسیر جلالین کے سُنائے بنظر مراحم مربیانہ سند عنایت فرمائی جب سنہ ۱۲۷۹ ہجری مین
سفر حجاز میمنت طراز پیش آیا تو مکہ معظمہ مین مولوی محمد صاحب سہارنپوری مہاجر کی خدمت شریف
مین قریب نصف صحیح بخاری مع بعض جامع ترمذی کے سماعت کی حضرت مولانا مولوی یعقوب صاحب
رحمۃ اللہ علیہ کی زیارت حاصل ہوئی شیخ جمال مفتی حنفیہ کا درس تفسیر سُنا شیخ کمال محدث اوستاد مولوی
محمد صاحب کے درس حدیث شریف مین شرکت نصیب ہوئی شیخ دحلان مرحوم مفتی شافعیہ کی زیارت کی مولانا
نوازش علی صاحب مرحوم کا درس سُنا اور اونکے جنازے مین تا معلےٰ شریک ہوا سید محمد بن ناصر حازمی
رحمہ اللہ تلمیذ امام شوکانی رحمہ اللہ سے باب ابراہیم مین ملاقات ہوئی حدیث رحمت کا سماع کیا اوس مجلس
مین مولوی قاضی محمد ایوب صاحب سلمہ اللہ اور مولوی عبد الجبار صاحب مرحوم اور شیخ حسین صاحب
سلمہ اللہ تعالیٰ اور مولوی محمد صاحب سہارنپوری بہی حاضر تہے بار دگر جب سنہ ۱۲۸۰ ہجری مین اتفاق سفر
حجاز کا ہوا تو مکہ معظمہ مین شاہ عمر صاحب مرحوم اور شاہ عبد الرشید صاحب سے اور ابراہیم رشیدی صاحب مرحوم
سے ملاقات ہوئی مولوی عبد الرشید صاحب مرحوم کا بعد حج کے انتقال ہوا جنت المعلیٰ مین بعد مغرب اونکو
دفن کیا سید محمد منتظر صوفی جفا سے ملاقات ہوئی بعض فصوص الحکم کا اونسے سماع کیا جب مدینہ منورہ مین
پہونچا تو حضرت مولانا مولوی عبد الغنی صاحب محدث کو مسجد شریف مین دیکہا اونکی زیارت سے شرف حاصل
ہوا شاہ عبد المغنی صاحب مرحوم کی بہی زیارت ہوئی ہر صکہ ۵

زہر گوشۂ توشۂ یافتم
زہر خرمنی خوشۂ یافتم

اللھم اغفر لنا ولوالدینا ولاولادنا وازواجنا ومشائخنا واحبابنا وسائر المسلمین
وارزقنا حسن الختام وجوار سید الانام بجاہ نبینا ومولانا محمد لمنۃ التام صلی اللہ
علیہ وعلی آلہ البررۃ الکرام وصحبہ خیرۃ العظام ما تکرر اللیالی والایام وتداب النور

والظلام امین خاکسار کا قصد نہ تہا کہ یہان اپنا ترجمہ لکہے کیونکہ مین کیا میرا ترجمہ کیا لیکن چونکہ گل کو
خار سے دل کو خمار سے فلک غبار سے گزیر و گریز نہین ہے و نیز بحکم من لا یسعنی ردہ واسطے ضبط سال
ولادت و لقای علما و مشائخ و بیان واقعی تحصیل علم وغیرہ چند سطر مشتمل بر حال سفر و سیر حجاز میمنت طراز وغیرہ لکہی اسلیئے کہ

مگر صاحبدلی روزے برحمت	کند در حق این مسکین دعائے

خاتمہ بیان مین بعض فوائد و قواعد کے

فصل بیان مین طبقات کتب حدیث شریف کے

حضرت شاہ عبدالعزیز صاحب قدس سرہ نے عجالہ نافعہ مین اسکی خوب تفصیل تحریر فرمائی ہے یہان کچہہ
مضامین اوسکے بطور تلخیص بیان کئے جاتے ہین تاکہ درمیان کتب کے تمیز حاصل ہوجائے جاننا چاہیے
کہ حدیث شریف کی کتابین باعتبار صحت و شہرت و قبول کے چند طبقے پر ہین مراد صحت سے یہ ہے کہ مصنف
صحیح یا حسن حدیثون کے لانیکا التزام کرے اونکے سوا اور حدیثون کو وہان نہ لائے اور اگر لائے تو
اوسکے ضعف و غرابت و علت و شذوذ کا حال بیان کردے کیونکہ ضعیف و غریب معلول حدیث کا
لانا مع اوسکے بیان حال کے قادح نہین ہے اور مراد شہرت سے یہ ہے کہ اہل حدیث طبقۃ بعد طبقۃ
اوس کتاب کے ساتہہ بطریق روایت و ضبط مشکل و تخریج احادیث اوس کتاب کے مشغول ہون تاکہ
اوسمین سے کوئی چیز غیر مبیّن نہ رہی اور مراد قبول سے یہ ہے کہ نقاد حدیث اوس کتاب کا اثبات کرین
اور اوسپر اعتراض نہ فرمائین اور اوس کتاب کے بیان حال احادیث مین حکم صاحب کتاب کی تصویب
و تقریر کرین اور فقہا بدون اختلاف و انکار کے اون حدیثون سے تمسک کرین پس کتب حدیث کے
اول طبقے کی تین کتابین ہین موطا صحیح بخاری صحیح مسلم قاضی عیاض رحمہ اللہ نے
کتاب مشارق الانوار کو مخصوص واسطے شرح ان تین کتابون کے لکہا ہے یہ مشارق سوا اوس مشارق
صنعانی کے ہے جسمین احادیث صحیحین کو بحذف اسناد و قصہ جمع کیا ہے بنسبت ان کتابون مین یہ ہے
کہ موطا گویا اصل و امام صحیحین ہے اور کمال شہرت مین پہونچی ہے ہزار آدمیون نے علمای عصر امام
مالک سے موطا کو روایت کیا ہے جیسے امام شافعی امام محمد یحیی بن یحیی المصمودی یحیی بن یحیی تمیمی یحیی

بن بکیر ابو مصعب قعنبی اس کتاب کی عدالت وضبط مجمع علیہ ہے مدینہ و مکہ و عراق و شام و یمن و مصر و
مغرب مین مشہور ہوسکے فقہاء امصار کی بنا اوسی پر ہے امام مالک رحمہ اللہ کے زمانے مین اور بعد
اونکے زمانے کے بہی علماء نے موطا پر تخریج کرے مین اور اوسکی متابعات وشواہد کے ذکر کرنے مین
سعی بلیغ کی شرح غریب ضبط مشکلات وبیان فقہ وسائر وجوہ بیان مین اوس قدر اہتمام کیا ہے
کہ زیادہ اوسپر متصور نہین ہے صحیح بخاری وصحیح مسلم ہر چند لبسط وکثرت احادیث مین دہ چند موطا
کے ہین لیکن طریقہ روایت احادیث وتمیز رجال وراہ اعتبار واستنباط کی موطا سے سیکہی ہے اور
باوجود اسکے یہ دونون کتابین بہی مخدوم طوالف انام وجمیع علماء اسلام ہین ایک گروہ نے انکے
واسطے مستخرجات لکہے جیسے اسماعیلی وابو عوانہ اور ایک طائفہ نے انکی شرح غریب وضبط مشکل
وبیان فقہ واحوال رواۃ کا قصد کیا ہے یہ دونون شہرت وتلقی بالقبول مین درجۂ علیا کو پہونچی ہین
صاحب جامع الاصول نے فربری سے نقل کیا ہے کہ صحیح بخاری کو بخاری سے بلا واسطہ نوّے ہزار
آدمیون نے سنا ہے خلاصۂ کلام یہ ہے کہ ان تینون کتابونکی حدیثین اصح الاحادیث ہین اگرچہ بعض
حدیثین ان تینون کی صحیح تر بعض سے ہین اور اگر بنظر تفحص دیکہا جائے تو موطا کی مرفوع حدیثین غالبًا
صحیح بخاری مین موجود ہین پس صحیح بخاری باعتبار احادیث مرفوعہ کے موطا پر مشتمل ہے ہان صحابہ و
تابعین کے آثار موطا مین زیادہ ہین پس ان تینون کتابون کو طبقۂ اولی مین رکہنا چاہئے **دوسرے**
طبقے کی وہ حدیثین ہین کہ ان تین صنفتون مین درجۂ احادیث صحیحین کو نہین پہونچی ہین لیکن ان
صنفتون مین صحیحین کے قریب ہین وہ حدیثین **جامع ترمذی وسنن ابوداود وسنن نسائی** کی ہین کہ مصنف ان تینون کتابون کے مشہور ومعروف ہین ساتہہ وثوق وعدالت وحفظ
وضبط وتبحر کے فنون حدیث مین اور ان کتابون مین تساہل وتسامح کو پسند نہین کیا ہے اور بقدر
امکان حدیث کے حال وعلت کو بیان فرمادیا ہے اور اسی لئے درمیان علماء اسلام کے شہرت
پائی ہے پس ان چہہ کتابون کو صحاح ستہ کہتے ہین ابن اثیر نے جامع الاصول مین ان چہہ کتابون
کی حدیثون کو جمع کیا ہے اور شرح غریب کے اور ضبط مشکلات واسماء رجال اور دیگر متعلقات

کو بیان فرما دیا ہے پس کتاب جامع الاصول گویا ان چھہ کتابونکی شرح ہے جسطرح کہ مشارق الانوار تین کتاب اول کی شرح ہے صاحب جامع الاصول نے ابن ماجہ کو صحاح مین شمار نہین کیا ہے بلکہ چھٹی کتاب موطا کو قرار دیا ہے اور حق بھی اونہین کے ہمراہ ہے لیکن حضرت والد ماجد قدس اللہ سرہ فرماتے ہین کہ مسند احمد کا نزدیک فقیر کے اسی دوسرے طبقے سے ہے اور وہ اصل ہے معرفت مین صحیح کے سقیم سے اور اسی سے وہ حدیث پہچانی جاتی ہے جسکی اصل نہین ہے اوس حدیث سے کہ اوسکی اصل ہے مگر ہان مسند احمد مین ضعیف حدیثین بہت ہین کہ اونکا حال بیان نہین کیا ہے لیکن جو حدیثین کہ او سمین ہین وہ اون حدیثون سے بہتر معلوم ہوتی ہین جنکی متاخرین نے تصحیح کی ہے اور علمای حدیث وفقہ نے اوسکو اپنا پیشوا بنایا ہے اور حقیقت مین رکن اعظم ہے فن حدیث مین اور اسی طرح سنن ابن ماجہ کو بھی اسی طبقہ مین شمار کرنا چاہیئے ہر چند بعض حدیثین اوسکی غایت ضعف مین ہین **تیسرے طبقے** کی وہ حدیثین ہین کہ ایک جماعت علما نے جو زمانہ بخاری ومسلم سے متقدم ہین یا اونکے ہمعصر یا اونسے لاحق ہین اونہون نے اون حدیثون کو اپنی تصانیف مین روایت کیا ہے اور التزام صحت کا نہین فرمایا ہے اور اونکی کتابین شہرت وقبول مین طبقہ اولی وثانیہ کو نہین پہونچی ہین ہر چند ان کتابون کے مصنف موصوف تھے ساتھہ تبحر کے علوم حدیث مین اور ساتھہ وثوق وعدالت وضبط کے اور احادیث صحیح وحسن وضعیف بلکہ متہم بالوضع بھی ان کتابونمین پائے جاتے ہین اور رجال یعنی راویان حدیث ان کتابون کے بعض موصوف بعدالت ہین اور بعض مستور اور بعض مجہول اور اکثر وہ حدیثین فقہا کے نزدیک معمول بہ نہین ہوئی ہین بلکہ اجماع اونکے خلاف پر منعقد ہوا ہے ان کتابونمین بھی تفاضل وتفاوت ہے بعض بعض سے قوی تر ہین نام ان کتابون کے یہ ہین مسند امام شافعی[۱] سنن ابن ماجہ[۲] مسند دارمی[۳] مسند ابو یعلی موصلی[۴] مصنف عبد الرزاق[۵] اور مصنف ابو بکر بن ابی شیبہ[۶] مسند عبد بن حمید[۷] مسند ابو داؤد طیالسی[۸] سنن دار قطنی[۹] صحیح ابن حبان[۱۰] مستدرک حاکم[۱۱] کتب بیہقی[۱۲] کتب طحاوی[۱۳] تصانیف طبرانی[۱۴]۔ چوتھے طبقے کی وہ حدیثین ہین جنکا نام ونشان قرون سابقہ مین معلوم نہ تھا اور متاخرین نے اونکو روایت کیا ہے پس

اونکا حال دو شق سے خالی نہین ہے یا تو سلف نے تفحص کیا اور راوی کی کوئی اصل نہ پائی کہ اونکی روایت کرنے مین مشغول ہوتے یا پائی اور اوسمین کوئی قدح و علت دیکھی کہ وہ باعث ہوئی اُن سب کو ترک روایت پر اون حدیثون کے بر ہر تقدیر یہ حدیثین قابل اعتماد کے نہین ہین کہ کسی عقیدے یا کسی عمل کے اثبات مین اونسے تمسک کیا جائے ولنعم ما قال بعض الستیوخ فی امثال ھذا ؎

فان کنت لا تدری فتلک مصیبۃ		وان کنت تدری فالمصیبۃ اعظم	-

اس قسم کی حدیثون نے بہت سے محدثین کی راہ ماری ہے اور بسبب کثرت طرق ان حدیثون کی کہ اس قسم کی کتابون مین موجود ہین مغرور ہو کے حکم اونکے تواتر کا کر دیا اور بمقام قطع و یقین مین اونسے تمسک کر کے برخلاف احادیث طبقات اولی و ثانیہ و ثالثہ کے کوئی مذہب نکال لیا اس قسم کی حدیثون مین بہت سی کتابین تصنیف ہوئی ہین اونمین سے تہوڑی سی کتابون کو ہم یہان شمار کئے دیتے ہین کتاب الضعفا ابن حبان تصانیف حاکم کتاب الضعفا عقیلی کتاب الکامل ابن عدی تصانیف ابن مردویہ تصانیف خطیب تصانیف ابن شاہین تفسیر ابن جریر فردوس دیلمی بلکہ اُنکی ساری تصنیف تصانیف ابی نعیم تصانیف جوزقانی تصانیف ابن عساکر تصانیف ابو الشیخ تصانیف ابن نجار بیشتر مسامحہ و وضع احادیث ان ابواب مین واقع ہوا ہے مناقب یعنی فضائل مثالب یعنی معایب تفسیر بیان اسباب نزول تاریخ ذکر احوال بنی اسرائیل قصص انبیای سالقین ذکر بلدان و اطعمہ و اشربہ و حیوانات اور طب ورقی یعنی منتر و عزائم یعنی افسون و دعوات و ثواب نوافل مین بہی یہ حادثہ پیش آیا ہے ابن جوزی رحمہ اللہ نے اپنی موضوعات مین غالب ان حدیثون کو مجروح و مطعون کیا ہے اونکی وضع و کذب کے دلائل کو مبرہن کیا ہے ان حدیثون کے دفع غائلہ مین کتاب تنزیہ الشریعہ کافی ہے اکثر مسائل نادرہ مثل اسلام ابوین آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور روایات مسح رجلین کے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اور امثال ان نوادر کے انہین کتابون سے نکلتے ہین اور شیخ جلال الدین سیوطی رحمہ اللہ کا مایۂ تصانیف رسائل و نوادر مین جو دہی کتابین ہین ان کتب کی حدیثون مین مشغول ہونا اور اونسے

احکام کا استنباط کرنا لاطائل معلوم ہوتا ہے اور باوجود اسکے اگر کسی کو ان کتب کی تحقیق کی رغبت ہو تو میزان الضعفاء ذہبی اور لسان المیزان ابن حجر عسقلانی رحمہما اللہ تعالی واسطے احوال رجال ان کتابون کے اوسکے کام مین آئین گی اور واسطے شرح غریب اور توجیہات عبارات اونکی کتاب مجمع البحار شیخ محمد طاہر بوہرہ گجراتی رحمہ اللہ سارے مواد سے مغنی ہے ÷

فصل بیان مین علامات وضع حدیث و کذب راوی کی

یہ چند باتین ہین **اول** یہ ہے کہ خلاف تاریخ مشہور کے روایت کرے جیسے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے جنگ صفین مین ایسا کہا حالانکہ عبداللہ بن مسعود عہد خلافت حضرت عثمان رضی اللہ عنہ مین وفات پاچکے ہین اور اسی قبیل سے یہ ہے ۵

در جمل چون معاویہ بگریخت	خون خلقی بسی بیہودہ ریخت

اس قسم کی موضوعات کو ادنی تتبع و تامل سے پہچان سکتے ہین **دوم** یہ ہے کہ راوی رافضی ہو اور طعن صحابہ رضی اللہ عنہم مین حدیث روایت کرے یا راوی ناصبی یعنی خارجی ہو اور حدیث مطاعن اہل بیت علیہم السّلام مین ہو و علی ہذا القیاس لیکن اسجگہ تامل کرنا چاہیے اگر وہ راوی اوس حدیث کے ساتھ منفرد ہے تو اعتبار نہ کیا جائے اور اگر دوسرے بہی روایت کرتے ہین تو اوسکی توجیہ و تاویل مین فکر کرنی چاہیے **سوم** یہ ہے کہ کوئی چیز ایسی روایت کرے کہ سارے مکلفین پر اوس چیز کی معرفت اور اوسپر عمل کرنا فرض ہو اور وہ راوی اوس روایت کے ساتھ متفرد ہو یہ قرینہ قوی ہے کذب و وضع پر **چہارم** یہ ہے کہ وقت و حال راوی کے کذب پر قرینہ ہو **حکایت** چنانچہ غیاث بن میمون کو اتفاق ہوا تہا کہ وہ مجلس خلیفہ مہدی عباسی مین حاضر ہوا اور وہ کبوتر اوڑانے مین مشغول تہے پس غیاث نے حدیث روایت کی کہ لاسبق الا فی خف او نصل او حافر او جناح لفظ جناح کو واسطے خوشامد مہدی کے زیادہ کردیا **پنجم** یہ ہے کہ مقتضای عقل و شرع کے مخالف ہو اور قواعد شرعیہ اوسکی تکذیب کرین جیسے قضاے عمری اور جو اسکے مثل ہے اور جیسے یہ روایت کرتے ہین کہ لا تاکلوا البطیخ حتی تذبحواہ **ششم** یہ ہے کہ حدیث مین امر حسی واقعی کا کوئی ایسا قصہ ہو کہ اگر

فی الحقیقت وہ متحقق ہوتا تو اوسکو ہزارون آدمی نقل کرتے مثلاً کوئی شخص روایت کرے کہ آجکے دن
کہ روز جمعہ تہا خطیب کو بر سر منبر مار ڈالا اور اوسکی کہال کہینچ ڈالی حالانکہ وہی راوی اس قصے کے
ساتہہ منفرد ہے اور دوسرا کوئی اوسکو روایت نہ کرے **ہفتم** یہ ہے کہ لفظ و معنی رکیک ہون مثلاً
کوئی لفظ ایسا روایت کرے کہ وہ قواعد عربیت پر درست نہو لئے یا ایسے معنی کہ شان نبوت و وقار
کے مناسب نہون **ہشتم** افراط وعید شدید مین گناہ صغیر پر یا افراط وعد عظیم مین فعل قلیل پر جیسے یہ
روایت ہے کہ من صلے رکعتین فلہ سبعون الف دار و فی کل دار سبعون الف بیت فی
کل بیت سبعون الف سریر علی کل سریر سبعون الف جاریۃ بلکہ اس طرز کی
حدیثین خواہ ثواب مین ہون یا عقاب مین اونکو موضوع جاننا چاہیئے **نہم** یہ ہے کہ عمل قلیل پر ثواب
حج و عمرے کا ذکر کرے **دہم** یہ ہے کہ کسی کے واسطے عاملان خیر سے ثواب انبیا کا موعود کرے یا کہے
ولدتوان سبعین سیا اور مثل اسکے **یازدہم** یہ ہے کہ خود حدیثین بنانے کا اقرار کرے **حکایت**
جیسا کہ نوح بن ابی عصمہ کو واقع ہوا کہ اوسنے فضائل قرآن شریف مین ایک ایک سورت کی حدیثین وضع کین
اور اونکی ترویج و تشہیر کی چنانچہ یہ حدیثین تفسیر بیضاوی مین ہر سورت کے آخر مین مذکور ہین پہر جب
اوسکو پکڑا اور اونکی تصحیح سند سے خیال کیا تو اقرار کیا کہ ان حدیثون کے وضع کرنے پر باعث مجہکو نیت
خیر ہے وہ یہ ہے کہ مینے لوگون کو دیکہا کہ اونہون نے قرآن شریف سے اعراض کیا ہے اور دوسرے
علوم جیسے تاریخ و سیر و فقہ امام ابی حنیفہ رضی اللہ عنہ مین مشغول ہوئے ہین سو مینے واسطے ترغیب لوگون
کے ان حدیثون کو بنایا ہے تاکہ وہ علوم قرآن شریف کی طرف میل کرین اور باعتقاد ثواب کے تلاوت
و درس قرآن شریف مین مشغول ہون یہ عذر اونکا گناہ سے بدتر ہے کیونکہ صحیح حدیثیں جو کہ فضائل قرآن شریف مین
وارد ہوئے ہین وہ ترغیب کے واسطے کافی تہین اسی طرح تمباکو و حقہ و قہوہ مین بہت سی حدیثین
وضع کی ہین کہ اونکے الفاظ و معانی کی رکاکت ظاہر و باہر ہے وضاعین بہت گزری ہین اور اونکی
غرضین بہی متنوع و متکثر یعنی انواع و اقسام کے ہین فرقہ زنادقہ کہ اونکو شرائع کا باطل کرنا اور امور
شرعیہ کے ساتہہ تہکم و تمسخر کرنا منظور ہے جیسے ابن الراوندی کہ حدیث الباذنجان لما اکل کا واضع ہے

اور غرض اوسکی تسخر ہے ساتھ شریعت کے حدیث القرآن لما قرئی او ماء زمزم لما شرب لہ کے ساتھ تعریض کرتا ہے کہا ہے کہ وضع زنادقہ سے چودہ ہزار حدیثین مشہور ہوئی ہین اہل بدع واہوا کہ واسطے نصرت اپنے مذہب کے اور واسطے طعن کے مذہب مخالف مین اس کام کے مرتکب ہوئے ہین روافض ونواصب و کرامیہ نے اس کام مین سب فرقون پر پیشدستی کی ہے خوارج ومعتزلہ وزیدیہ اوس قدر اس امر شنیع کے مرتکب نہین ہوئے ہین ایک اور فرقہ ہے کہ اوسکو علم حدیث کا مایہ نہ تہا اور محدثین کو موقر ومعظم دیکہا چاہا کہ خودکو بہی اس فن مین داخل کرین تو یہ صنعت قبیحہ اختیار کی جیسے ابو البختری وہب بن وہب القاص وسلیمان بن عمر النخعی وحسین بن علوان واسحق بن نجیح اور غالبا یہ فرقہ وعظ وتذکیر مین مشغول تہا ایک اور فرقہ اہل زہد وعبادت ودیانت کا ہے کہ اونہون نے خواب یا معاملہ مین کوئی چیز زبان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یا ائمہ اطہار رضی اللہ عنہم سے سنی اور بسبب جزم ویقین کے اپنے خواب ومعاملہ پر اوسکو مبہم روایت کیا اور لوگون نے گمان کیا کہ یہ حدیث واقعی ہے کہ راہ ظاہر سے اونکو پہونچی ہے ابوعبدالرحمن سلمی اور دوسرے صوفیون کو کہ مذاق حدیث شریف سے آشنا نہ تہے اس علت کے ساتھ متہم کیا ہے اونکی روایت کو حیز اعتبار سے نکال دیا ہے ایک اور فرقہ مصاحبین خلفاء وملوک وامراء کا ہے کہ اونہون نے واسطے استمالت اونکی خاطر کے حدیثین وضع کی ہین اور اپنے دین کو دنیا کے ساتھ فروخت کیا ہے ایک اور فرقہ ہے کہ اونہون نے بغیر قصد وتعمد کے حدیث وضع کی ہے صورت اوسکی یہ ہے کہ اونہون نے بسبب غفلت وتوہم کے کوئی کلام صاحب تجربہ یا صوفی یا کسی حکیم حکماء سابقین سے سنا اور اوسکو پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف نسبت کیا اس گمان پر کہ یہ کلام یا حکمت سوائے پیغمبر کے اور کسی سے نہوگا اس فرقے کی کوئی حد ونہایت نہین ہے اکثر عوام اسمین مبتلا ہوئے ہین واللہ الموفق والعاصم یہ بیان تہا خاتمہ عجالہ نافعہ کا +

فصل بیان مین اقسام کتب حدیث شریف کے

قسم اول جامع اصطلاح محدثین مین جامع وہ ہے کہ اوسمین سب قسم کی حدیثین پائی جائین یعنے احادیث عقائد احادیث احکام احادیث رقاق احادیث آداب اکل وشرب وسفر وقیام وقعود احادیث

متعلقہ تفسیر احادیث تاریخ وسیر احادیث فتن احادیث مناقب ومثالب علماء حدیث نے ہر فن مین ان
آٹھ فنون سے جداجدا تصنیف فرمائی ہے پس احادیث عقائد کو علم التوحید والصفات کہتے ہین ابوبکر بن
خزیمہ نے کتاب التوحید لکہی اور بیہقی کی بہی کتاب الاسماء والصفات ہے اور احادیث احکام کا نام سنن
ہے کتاب الطہارت سے کتاب الوصایا تک ترتیب فقہ پر اس باب مین بیشمار کتابین تصنیف ہوئی
ہین اور احادیث رقاق کو علم سلوک و زہد کہتے ہین امام احمد وابن المبارک اور ایک جماعت دیگر نے
کتاب الزہد جداگانہ لکہی ہے اور احادیث آداب کو علم الآداب کہتے ہین اس فن مین بخاری رحمہ اللہ کے
ایک کتاب مبسوط ہے جسکو کتاب الادب المفرد کہتے ہین اور احادیث متعلقہ تفسیر کو تفسیر کہتے ہین
تفسیر ابن مردویہ تفسیر دیلمی تفسیر ابن جریر وغیرہ مشاہیر تفاسیر حدیث کے ہین اور کتاب دُر منثور شیخ جلال الدین
سیوطی کی سب کی جامع ہے اور احادیث تاریخ وسیر کو دو قسم کیا ہے جو حدیثین کہ خلق آسمان وزمین و
حیوانات وجن وشیاطین وملائکہ وانبیاء ماضیین وامم سابقین کے متعلق ہین اونکو بدء الخلق کہتے ہین
اور جو حدیثین کہ وجود باجود ہمارے پیغمبر صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آپ کے صحابہ کرام وآل عظام سے
متعلق ہین اونکو سیرہ کہتے ہین سیرۂ ابن اسحق وسیرۂ ابن ہشام وسیرۂ ملاعمر و دیگر کتب بسیار اس
باب مین تصنیف ہوئی ہین اور بالفعل نسخۂ صحیحہ روضۃ الاحباب میر جمال الدین محدث حسینی کا اگر میسر
آجائے جو کہ الحاق وتحریف سے خالی ہو تو وہ اس باب کی ساری تصانیف سے بہتر ہے اور مدارج
النبوت شیخ عبدالحق محدث رحمہ اللہ اور سیرت شامیہ اور مواہب لدنیہ مبسوط ترین سیر ہے اور احادیث
فتن کو علم الفتن کہتے ہین نعیم بن حماد نے کتاب الفتن بہت طویل وعریض لکہی ہے اور رطب ویابس
اوسمین لائے ہین اور لوگون کے بہی اس باب مین تصانیف ہین اور احادیث مناقب ومثالب کو
علم المناقب بولتے ہین اس باب مین بہی تصانیف متعددہ الانواع واقسام کے واقع ہوئی ہین بعض
محدثین نے بالخصوص بعض آل واصحاب کی کسی غرض متعلق کے واسطے جداجدا مناقب لکہے ہین جیسے
مناقب قریش مناقب الانصار مناقب العشرۃ المبشرۃ الباب الریاض النضرۃ فی مناقب العشرۃ المبشرۃ
تام تصنیف محب طبری رحمہ اللہ کی ہے ذخائر العقبیٰ فی مناقب ذوی القربیٰ حلیۃ الکمیت فی مناقب

اہل البیت الدیباج فی مناقب الازواج اور بہت سی کتابین مناقب خلفای راشدین رضی اللہ عنہم مین تصنیف ہوئی ہین اور بالتخصیص القول الصواب فی مناقب امیر المومنین عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ القول الجلی فی مناقب امیر المومنین علی رضی اللہ عنہ نسائی رحمہ اللہ نے مناقب امیر المومنین علی رضی اللہ عنہ مین ایک رسالہ دراز لکہا تہا نواصب شام نے بسبب فرط تعصب و عداوت کے اونکو دمشق مین اسی کام پر شہید کر ڈالا رحمہ اللہ علیہ پس جامع وہ ہے کہ اسمین سے ہر فن کا نمونہ رکہتا ہو جیسے جامع بخاری و جامع ترمذی اور صحیح مسلم مین ہر چند ان فنون کی حدیثین ہین لیکن جو حدیثین کہ متعلق تفسیر و قراءت کے ہین وہ اوسمین نہین ہین اسی لئے اوسکو جامع نہین کہتے ہین **دوسری قسم تصانیف حدیث شریف سے مسانید** ہے مسند اصطلاح محدثین مین یہ ہے کہ حدیثون کو ترتیب صحابہ پر موافق حروف تہجی یا موافق سوابق اسلامیہ یا موافق شرافت نسب کے ذکر کرین سو اگر حروف تہجی پر جمع کرین تو احادیث مرویہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو مقدم لکہین اور احادیث اسامہ بن زید و انس بن مالک رضی اللہ عنہما کو و علی ہذا القیاس دوسرے صحابہ کبار کی حدیثون پر مقدم لکہین گے اور اگر موافق سوابق اسلامیہ کے لکہین تو عشرۂ مبشرہ کو مقدم رکہین اور خلفای راشدین کو ترتیب خلافت پر اور سب سے پہلے ذکر کرین بعد اوسکے اہل بدر و اہل حدیبیہ بعد اوسکے مسلمۃ الفتح بعد اوسکے صحابی بی بیون کی حدیثین ذکر کیجائین گی اور ازواج مطہرات کو سب عورتون پر مقدم کرینگے اور بنات مطہرہ یعنی آپ کی صاحبزادیون سے حدیثون کی روایت واقع نہین ہوئی مگر قدر قلیل حضرت سیدۃ النساء فاطمہ زہراء رضی اللہ عنہا سے اسلئے کہ اکثر صاحبزادیان آپ کے حضور ہی مین داخل بہشت ہوگئین اور حضرت سیدۃ النساء بقدر چہ مہینے کے بعد آپ کی وفات شریف سے دنیا مین تہین بعد اوسکے اپنے والد ماجد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی جناب فیضمآب سے جا ملین اسلئے فرصت روایت کی نہین پائی اور اگر قبائل و نسب پر مسند کو ترتیب کرین تو اول بنی ہاشم کی مسانید خصوصاً حسنین و امیر المومنین علی رضی اللہ عنہم کو ذکر کرین بعد اوسکے ہر وہ قبیلہ مقدم ہوگا جو کہ آپ سے ازروے نسب کے زیادہ تر قریب ہے پس حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی حدیثین حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی حدیثون پر مقدم ہونگی اور حدیثین حضرت صدیق کی اور طلحہ بن عبید اللہ کی حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی حدیثون پر مقدم ہونگی

وعلی ہذا القیاس تیسری **قسم معاجم** ہے معجم اصطلاح محدثین مین یہ ہے کہ حدیثون کو ترتیب شیوخ پر
ذکر کریں اور یہان بہی تقدم وفات شیخ کا اعتبار کرینگے یا موافق حروف تہجی کی ترتیب دین یا موافق فضیلت
وتقدم کے علم وتقوی مین ترتیب کرین لیکن اکثر اسی حروف تہجی پر ترتیب کرتے ہین معاجم ثلثہ طبرانی
اسی قسم سے ہین چوتہی **قسم اجزا** ہے جزو اصطلاح محدثین مین یہ ہے کہ ایک شخص خاص کی روایت
کی ہوئی حدیثین جمع کیجائین خواہ وہ شخص طبقہ صحابہ مین ہو یا بعد اوسکے مثلا جزو حدیث حضرت
ابوبکر رضی اللہ عنہ اور جزو حدیث مالک رحمہ اللہ وعلی ہذا القیاس یہ قسم بہت ہے اور کبہی اون مطالب مین
سے جو کہ ذکر جامع مین گذر چکی ہین ایک مطلب کو اختیار کرلیتے ہین اور اوسمین ایک مبسوط التصنیف فرماتے
ہین جیسے کہ ابوبکر بن ابی الدنیا نے باب النیۃ کی ایک کتاب مبسوط لکہی ہے اور باب رویۃ اللہ تعالی کو
آجری نے تصنیف کیا ہے اور ذم دنیا کی بہی ابن ابی الدنیا نے ایک کتاب مبسوط لکہی ہے اور علی
ہذا القیاس رسائل جزئیہ اون امور مین کہ جزئیات مطالب ثمانیہ مذکورہ کی ہین بہت تصنیف کیگئی
ہین وہانتک کہ احصار وتعداد اونکا طوق البشری سے خارج ہے حافظ ابن حجر اور شیخ جلال الدین سیوطی
رحمہما اللہ تعالی تصنیف رسائل مین بہت کچہہ وسعت رکہتے ہین تصانیف احادیث سے ایک دوسری
قسم ہے کہ اوسکو اربعین بولتے ہین یعنی **چہل حدیث** ایک باب یا ابواب متفرقہ مین ایک سند یا متعدد
سندون سے جمع کرتے ہین اربعینات بہی بیشمار ہین دیکہے سُنے جاتے ہین پس تصانیف حدیث
کی چہہ قسم ہین جوامع مسانید معاجم اجزا اور رسائل اربعینات اور رسائل کو کتب بہی کہتے ہین کذا
فی عجالۃ نافعہ ایک قسم اور ہے کہ اوسکو امالی کہتے ہین املا یہ ہے کہ ایک عالم بیٹہے اور اوسکے گرد اوسکے
شاگرد دوات وکاغذ لیکر حلقہ کرین اور وہ اون علوم کے ساتہہ کلام کرے جو اللہ تعالی نے اوسپر مفتوح
کئے ہین اور شاگرد اوسکو لکہین پس یہ لکہا ہوا ایک کتاب ہو جاتی ہے اسکا نام املا ہوتا ہے سلف
اہل حدیث وفقہ وعربیت کی عادت افادۂ علوم مین بزمانۂ قدیم اسی طرح تہی علمای شافعیہ ایسے امور
کو تعلیق کہتے ہین یہ امالی بہت ہین ایک جملۂ صالحہ انکا اتحاف مین لکہا ہے ✤

فصل ذکر شارحین حدیث شریف

مشارق الانوار توضیح معانی احادیث صحیحین و موطا مین کافی ہے اور جامع الاصول کتب ستہ مین مغنی ہے اور مجمع البحار شیخ محمد طاہر کی جمیع کتب حدیث کی تحقیق مین یعنی طبقات اربعہ مذکورہ مین کافی ہے اور نیز شرح عبد الرؤف مناوی کی جامع صغیر شیخ جلال الدین سیوطی پر واسطے اکثر احادیث کے کفایت کرتی ہے لیکن اس قدر جان لینا چاہیے کہ شرح و توجیہ احادیث مین کلام گوناگون اور رطب و یابس بہت کچھ واقع ہوا ہے اب اون اشخاص کو پہچان کہنا چاہیے جو کہ اس باب مین محل اعتماد ہین اور اونکی کتب و تصانیف سے فائدہ لینا چاہیے

امام نووی محی السنہ بغوی ابو سلیمان خطّابی

منجملہ علمای شافعیہ کے بہت معتمد علیہ ہین اور انکی بات متین و مضبوط واقع ہوئی ہے خصوصًا شرح السنہ بغوی فقہ حدیث و توجیہ مشکلات مین کافی و شافی ہے اور گویا شرح مصابیح و مشکوٰۃ کی اوس سے حاصل ہے اور شرح صحیح مسلم امام نووی کی ہے اور معالم السنن شرح ابو داؤد کی خطّابی کی ہے اور طحاوی منجملہ علمای حنفیہ کے شرح احادیث مین سرآمد و پیشوا ہین انکی کتاب معانی الآثار اس باب مین دستاویز حنفیونکی ہے اور ابن عبد البر مقدم جماعۂ مالکیہ ہین کتاب استذکار و تمہید اس باب مین اونکی یادگار ہے شراح کتب حدیث شریف بہت ہین کہ تعداد اونکے اسماء و کتب کی ایسی عجلت کے وقت ممکن نہین ہے ہر ایک کی بات کا ایک اور ہی قماش ہے لیکن وہ سب انہین چند آدمیون سے آخذ و مستفید ہین جنکا ذکر ہو چکا ہے پس اگر اس جماعت کی کتابین ہاتھ آجائین تو تشویشات و تکلفات باردہ متاخرین سے حاجت مرتفع ہو جاتی ہے

فصل بیان مین ضبط بعض نامون کی قاعدہ ۱

حدیث شریف کی کتابون مین جس جگہہ لفظ سلام کا آوے اوسکو بتشدید لام پڑہنا چاہیے مگر پانچ جگہہ اول عبد اللہ بن سلام رضی اللہ عنہ کے والد کا نام کہ صحابی ہین اور احبار یہود سے ہین بشرف ایمان مشرف ہوئے اور دخول جنت کی بشارت دیئے گئے دوسرے محمد بن سلام بیکندی کے باپ کہ شیخ بخاری کے ہین بیکند بکسر بای موحدہ و سکون تحتیہ مثل تاشکند نام ایک گانون کا ہے توابع بخارا سے سوم سلام بن محمد

بن ناہض المقدسی اس شخص کا ذکر صحاح ستہ مین نہین ہے اَنسے ابو طالب اور طبرانی روایت کرتے
ہین اور اُنکا نام سلامہ ذکر کیا ہے چہارم محمد بن عبد الوہاب بن سلام معتزلی کے دادا یہ بھی وہان
صحاح ستہ سے نہین ہے پنجم سلام بن ابی الحقیق کہ یہودی تہا غایت عداوت وعناد مین اسکی شرارت
وفساد کا ذکر حدیث مین بہت ہے ان پانچ آدمیون کے نامون کو بتخفیف لام پڑہنا چاہئے اور
سوای ان پانچ کے بتشدید لام ۲ عُمَارَہ جہان کہین ہو بضم عین مہملہ ہے مگر ابی بن عمارہ کے باپ کا
نام کہ بکسر ہے یہ صحابی ہین ۳ کریز ہر جگہہ بفتح کاف ہے قبیلۂ خزاعہ مین اور بضم کاف ہے ساتہہ تصغیر
کے قبیلۂ بنی عبد الشمس مین پس جب نسب مین کسی کا یہ نام ہو تو دیکہنا چاہئے اگر وہ خزاعی ہے تو بفتح کاف
ہے اور اگر عبشمی ہے تو اوسکو مصغر پڑہنا چاہئے ۴ حرام اگر صاحب اس نام کا قریشی ہے تو اوسکو بزای
معجمہ وکسر حای مہملہ پڑہین اور اگر وہ انصاری ہے تو اوسکو بہ فتح حای مہملہ وفتح رای مہملہ پڑہنا چاہیے کہ
۵ عسل ہر جگہہ بکسر عین وسکون مہملتین کے ہے مگر عسل بن ذکوان الاخباری البصری کہ بفتح عین
وسین ہے لیکن صحیحین مین اس شخص کا مذکور نہین ہے ۶ غنام جہان کہین ہو بفتح غین معجمہ وتشدید
نون ہے مگر عثام بن علی العامری الکوفی کہ بفتح عین مہملہ وتشدید مثلثہ ہے اور غنام بن اوس صحابی
بدری قبیل اول سے ہین ۷ قمیر ہر جگہہ بہ تصغیر قمر کی ہے یعنی بضم قاف وفتح میم اور نام ایک مرد کا ہے
مگر قمیر نام مسروق بن الاجدع کی عورت کا کہ عمرو کی بیٹی ہے اوسکو طویل کے وزن پر پڑہنا چاہئے
۸ مسور ہر جگہہ بوزن مضرب اسم آلہ ہے مگر دو آدمی ایک مسور بن یزید صحابی دوسرے مسور بن عبد الملک
الیربوعی ان دونون کو بوزن محمد پڑہنا چاہئے +

فصل بیان مین بعض نسبتون کی قاعدہ ۱

جہان کہین لفظ حمال کا واقع ہو بجیم ہے مگر باپ موسی بن ہارون الحمال کہ یہ بحای مہملہ ہے ۲ عنسی
اگر یہ صورت بصریون کی اسناد مین واقع ہو تو اوسکو عیشی پڑہنا چاہئے بنسبت طرف عیش ضد موت
کے اور اگر کوفیون کی اسناد مین واقع ہو تو عبسی ببای موحدہ وسین مہملہ پڑہی جائے اور اگر شامیون کے
اسناد مین ہے تو عنسی تو بجای موحدہ کے نون ہوگا منجملہ لطائف اس فن کے ایک یہ ہے

کہ بعض جگہہ اگر تصحیف لفظی واقع ہوجائے تو غلط نہین ہوتا ہے جس صورت پر پڑہین درست ہے
مثل عیسی بن ابی عیسی الحناط ومسلم بن الخیاط کہ اگر ان دونون کو حناط پڑہین تو
نسبت طرف حنطہ فروشی کے ہے اور اگر حبّاط پڑہین تو نسبت طرف حبط فروشی کے ہے حبط بفتح حای مہملہ و بای
موحدہ آخر مین طای مہملہ بموں کے پتون کو کہتے ہین جنکو واسطے چاریون کے ذخیرہ کرتے ہین اور بیچتے
ہین اور اگر خیّاط پڑہین تو نسبت طرف پیشۂ خیاطت کے ہے یعنی سینا پرونا یہ دونون آدمی تینون پیشے رکہتے
تھے ایک کو بعد دوسرے کے اختیار کیا ہے لیکن مشہور تر اول شخص مین حنّاط ہے نسبت طرف حنطہ یعنی
گندم فروشی کے اور دوسرے شخص مین زیادہ تر مشہور حباط ہے نسبت طرف حبط فروشی کی ؛

فصل بیان مین بعض اسماء موطا وصحیحین کی قاعدہ ۱

لیسار جس جگہہ یہ صورت واقع ہو تو اوسکو بتقدیم یای تحتیہ بر سین مہملہ پڑہنا چاہیے مگر نام والد محمد
بن بشار کا کہ یہ بای موحدہ اور شین معجمہ سے ہے یہ شخص بخاری ومسلم کے اوستاد ہین ۲ جس جگہہ
موطا وصحیحین مین لفظ بشر واقع ہو تو بکسر موحدہ وشین معجمہ پڑہنا چاہیے مگر چار آدمی کہ وہ بضم موحدہ
وسین مہملہ ہین عبداللہ بن بسر صحابی بسر بن سعید بن عبداللہ حضرمی بسر بن محجن ۳ جس جگہہ ان تین کتابون
مین لفظ بشیر واقع ہو اوسکو بروزن طویل بشارت سے پڑہنا چاہیے کہ بمعنی خبر خوش ہے مگر چار آدمی کہ
وہ بصیغۂ تصغیر ہین اونمین سے دو بشین معجمہ بُشیر بن کعب عدوی وبُشیر بن یسار اور دو کو سین مہملہ
سے پڑہین ایک اور شخص ہین کہ اونکو بضم یای تحتیہ پڑہین یُسیر بن عمرو ایک اور ہین کہ اونکو بنون
مضمومہ پڑہنا چاہیے وہ قطن بن نُسیر ہین ۴ صورت برید کی ہر جگہہ بصیغۂ مضارع زیادت سے ہے
مگر تین آدمی ایک بُرید بن عبداللہ بن ابی بُردہ کہ بضم بای موحدہ ورای مہملہ مفتوحہ ہے تصغیر بُرد بمعنی
ثرالہ یعنی اوّلا دوسرے نام محمد بن عرعرہ بن البرند کے دادا کا کہ یہ بکسر موحدہ ورای مہملہ ونون ساکنہ ہے
اور بعض دونون کا فتح پڑہتے ہین تیسری نام علی بن ہاشم بن البرید کے دادا کا کہ یہ بفتح بای موحدہ
وکسر رای مہملہ ویای تحتیہ ہے ۵ ہر جگہہ لفظ براء کو بتخفیف رای مہملہ وفتح بای موحدہ پڑہین مگر دو آدمی
ابو العالیۃ البرّاء وابو معشر البرّاء کہ بفتح بای موحدہ وتشدید رای مہملہ ہین ۶ حارثہ کی صورت کو جائے

مہملہ وراء مکسورہ وثای مثلثہ مفتوحہ پڑہنا چاہیے مگر چار جگہہ بجیم وراء مہملہ ویای تحتانیہ جانین جاریہ بن قدامہ یزید بن جاریہ عمرو بن سفیان بن اسید بن جاریہ الاسود بن العلاء بن جاریہ ۷ صورت حریز کو ہر جگہہ بجیم وتکریر رای مہملہ جاننا چاہیے مگر دو آدمی کہ اونکے اول نام مین حاء مہملہ ہے اور آخر مین زای معجمہ حریز بن عثمان الرحبی کہ منسوب طرف رحبہ کوفے کے ہین اور ابو حریز عبد اللہ بن حسین کہ راوی عکرمہ کے ہین ۸ خراش ہر جگہہ بکسر خای معجمہ ہے مگر نام ربعی بن خراش کے باپ کا کہ بحای مہملہ ہے ۹ حصین ہر جگہہ بصیغۂ تصغیر اور بصاد مہملہ ہے مگر ابو حصین عثمان بن عاصم کہ بروزن طویل ہے مگر حضین بن المنذر ابو ساسان کہ بصیغۂ تصغیر وضاد معجمہ ۱۰ حازم ہر جگہہ تینون کتابون مین بحای مہملہ وزای منقوطہ ہے مگر نام ابو معاویہ محمد بن خازم کے باپ کا کہ مشہور بضریر کوفی ہین شاگرد اعمش کے یہ بخای معجمہ ہے ۱۱ حبان بن منقذ اور جد محمد بن یحیی بن حبان اور خود اور دادا حبان بن واسع بن حبان اور حبان بن ہلال کہ یہان بفتح حای مہملہ وتشدید بای موحدہ پڑہنا چاہیے اور حبان بن عطیہ اور حبان بن موسی اور حبان بن العرقہ ان تینون کو بکسر حای مہملہ وتشدید موحدہ پڑہین ۱۲ حبیب ہر جگہہ بفتح حای مہملہ وکسر بای موحدہ بروزن طویل حب ومحبت سے جاننا چاہیے مگر تین جگہہ مین بضم خای معجمہ بصیغۂ تصغیر جانین خبابت بمعنی زیرکی سے خبیب بن عدی خبیب بن عبد الرحمن ابو خبیب کنیت عبد اللہ بن الزبیر کی ۱۳ حکیم کو ہر جگہہ بوزن طویل حکمت سے پڑہین مگر زریق بن حکیم کے باپ اور حکیم بن عبد اللہ کہ یہ دونون تصغیر ہین حکم کے ۱۴ رباح ہر جگہہ بای موحدہ ورای مفتوحہ ہے مگر باپ ابو قیس زیاد بن رباح کی کہ یہ بیای تحتیہ وکسر رای مہملہ ہین ۱۵ زبید صحیحین مین بضم زای معجمہ وبای موحدہ مفتوحہ پڑہنا چاہیے تصغیر زبد بمعنی مسکہ اور موطا مین زیید تصغیر زید کی پڑہین جو کہ مشہور نام ہے ۱۶ سلیم ہر جگہہ تینون کتابون مین بصیغۂ تصغیر ہے مگر سلیم بن حیان بروزن طویل ہے ۱۷ سلم ہر جگہہ بفتح سین مہملہ وسکون لام ہے ۱۸ شریح ہر جگہہ بضم شین معجمہ ہے اور آخر مین حاء مہملہ ہے مگر تین آدمی بسین مہملہ مضمومہ وبجیم ہین سریج بن یونس سریج بن النعمان احمد

بن ابی سریج ۱۹ **سُلیمان** ہرجگہہ بیغیمبر معروف ہین مگر چہہ آدمی سلمان فارسی سلمان
بن عامر ضبی سلمان الاغر عبدالرحمن بن سلمان ابوحازم کہ راوی ابوہریرہ کے ہین نام انکا
سلمان ہے ابورجا مولای قلابہ نام انکابھی سلمان ہے ۲۰ **سَلَمَة** ہرجگہہ بفتحات ہے مگر
دوجگہہ بکسر لام پڑہنا چاہیئے عمرو بن سلمة الجرمی کہ امام مسجد بصرے کے تہے بنی سلمہ کہ ایک
قبیلہ ہے انصار کا ۲۱ **عُبَیدَہ** ہرجگہہ بتصغیر واقع ہوا ہے مگر چارجگہہ عَبِیدہ سلمانی شاگرد
حضرت علی رضی اللہ عنہ عبیدہ بن حمید عبیدہ بن سفیان عامر بن عبیدة الباہلی
۲۲ **عُبَادَہ** ہرجگہہ بضم عین مہملہ وتخفیف بای موحدہ ہے مگر محمد بن عَبَادہ الواسطی استاذ
بخاری کہ بفتح عین ہے ۲۳ **عبدہ** ہرجگہہ بفتح عین مہملہ وسکون بای موحدہ ہے مگر عامر بن
عبدہ جوکہ خطبہ کتاب مسلم مین واقع ہوا ہے اوسکو بفتحتین پڑہنا چاہیئے اور بجالہ بن عَبَدَہ ۲۴
عَبَّاد ہرجگہہ بفتح مہملہ وتشدید موحدہ ہے مگر قیس بن عباد کہ بضم عین مہملہ وتخفیف موحدہ ہے ۲۵
عقیل بفتح عین مہملہ وکسر قاف ہے مگر تین آدمی بصیغہ تصغیر ہین عُقیل بن خالد شاگرد ابن شہاب
زہری یحیی بن عقیل بنی عقیل قبیلۂ مشہور ومعروف ۲۶ **وَاقِد** ہرجگہہ بقاف ہے ۲۷
لفظ **نَصر** اگر معروف باللام واقع ہو تو اوسکو بضاد معجمہ پڑہنا چاہیئے مثل ابی النضر والنضر بن الحارث
اور اگر بے لام تعریف کی ہو تو اوسکو بصاد مہملہ پڑہین یہ فرق اصطلاحی ہے کہ واسطے امتیاز کے کتابت
مین اختیار کیا ہے مثل عُمر وعَمرو ۲۸ **عُبَید وحُمَید** ہرجگہہ مصغر ہین ۲۹ **اَیلِی**
منسوب طرف اَیلہ کے کہ ایک شہر ہے حدود شام مین بفتح ہمزہ وسکون یای تحتانی وتخفیف لام اس صورت
کے ساتہہ **اُبُلّی** مشتبہ ہوتا ہے یہ منسوب ہے طرف اُبُلّہ کے بضم ہمزہ وبای موحدہ مضمومہ وتشدید لام
لیکن صحیحین مین کوئی شخص اُبُلّی واقع نہین ہوا ہے اور اگر واقع ہوا ہے تو اوسکی نسبت مذکور نہین ہوئی
مثل شیبان بن فروخ کہ مسلم نے اِنسے روایت کی ہے لیکن انکو ابلی نہین کیا ہے ۳۰ **بَزَّاز** ہرجگہہ بدو
زای منقوطہ یعنی پارچہ فروش من البزّ وہی الثیاب مگر دو آدمی بَزّار ہین یعنی اول زای معجمہ اور آخر
مین رای مہملہ بی نقطہ اور بزار عربی مین بزر فروش یعنی تخم فروش کو کہتے ہین اس پیشے کے آدمی کو ہندی

ین بیپاری بولتے ہین خلف بن ہشام البزار الحسن بن الصبّاح البزار ۳۱- **البصری**
ہر جگہہ بباء موحدہ ہے نسبت طرف شہر بصرہ کے مگر تین آدمیون کے ساتھ ہین نسبت طرف بنی نصر کے
کہ ایک قبیلۂ معروف ہے مالک بن اوس النصری عبد الواحد بن عبد اللہ النصری سالم بن
فلان مولی النصریین ۳۲- **التوزی** ہر جگہہ بثاء مثلثہ ہے مگر ابو یعلی محمد بن الصلت
التوزی بتاء مثناۃ فوقانیہ وتشدید واو ہے نسبت طرف توز کے کہ ایک شہر ہے فارس مین اور او سکے
آخر مین زاء منقوطہ ہے ۳۳ **الجُریری** ہر جگہہ بجیم وبتصغیر ہے مگر یحیی بن ایوب جریری بفتح
جیم ہے اور یحیی بن بشر حریری استاذ بخاری ومسلم بفتح حاء مہملہ منسوب طرف حریر کے ہے
یعنی ابریشم ۳۴- **السَّلَمی** ہر جگہہ بفتح لام ہے اور جگہہ اہل الحدیث بکسر ونیز فیا جاء منسوبا الی بنی سلمۃ
من الانصار ۳۵- **الهَمْدانی** سب بسکون میم ہے نسبت طرف قبیلۂ ہمدان کے رہا ہمدان
بفتح میم سو وہ نام ایک شہر کا ہے عراق عجم کے شہرون سے صحیحین مین اس شہر کی طرف نسبت واقع
نہین ہوئی ہے

فصل

محدثون کا قاعدہ ہے کہ راوی کو کنیت ونسب ونسبت ونام وصنعت وپیشہ سے ذکر کرتے ہین غرض اونکی
اس مبالغے مین احتیاط کامل ہے کیونکہ محض نام کبھی مشترک ہوتا ہے اور محض کنیت بھی کبھی مشترک
ہو جاتی ہے پس تمیز راوی کا اوسکے غیر سے بدون مبالغہ کے متحقق نہین ہوتا ہے بلکہ بعض جگہہ نام راوی
کا اور نام اوسکے باپ کا مشترک واقع ہوا ہے لکھا ہے کہ خلیل ابن احمد چھ آدمی گزرے ہین اور
انس بن مالک پانچ آدمی اور بعض جگہہ نام راوی کا اور نام اوسکے باپ دادا کا مشترک واقع ہوا ہے
جیسے احمد بن جعفر بن حمدان چار آدمی ہین کہ نام خود اونکا اور اونکے باپ دادون کا متفق واقع
ہوا ہے اور محمد بن یعقوب بن یوسف دو آدمی ہین اور بعض جگہہ کنیت ونسب متفق واقع
ہوا ہے ابو عمران جونی دو شخص ہین ایک کا عبد الملک بن حبیب نام ہے اور دوسرے کا
موسی بن سہل اور ابو بکر بن عیاش تین آدمی ہین حاصل یہ ہے کہ محدثین کے اہتمام تعمق کو

رائگان گننا نہ چاہئے غرض اونکی احتیاط ہے تمیز مین تاکہ راوی ضعیف ساتہہ راوی قوی کے مشتبہ نہو جائے اور اگر دو آدمی صفت عدالت و وثوق مین متفق ہووین تو اشتباہ ضرر نہین کرتا ہے لیکن محدثین کی اس قسم کی تمیز مین بہی قرائن و اشارات ہین جیسے سفیان ثوری اور سفیان بن عیینہ کہ انکے شیوخ و تلامذہ سے امتیاز حاصل ہوجاتا ہے اور جب شیوخ و تلامذہ بہی متحد ہوئے ہین تو امتیاز بہت مشکل ہوتا ہے اور اسی مواضع مین محدثیت کا امتحان کرتے ہین اور نیز بصرے مین دو امام فن حدیث کے ایک وقت مین ہوئے ہین اونکو حمّادین کہتے ہین حماد بن زید بن درھم اور حماد بن سلمۃ پس صحیحین مین جہان کہین روایت عارم کی حماد سے ہووے تو جان لینا چاہئے کہ حماد بن زید ہے اور اگر موسی بن اسمعیل تبوذکی راوی ہو تو حماد بن سلمہ ہے **عبد اللہ** مطلقاً اندر صحیحین کے درجۂ صحابہ مین عبد اللہ بن مسعود ہین او ر درجۂ ائمۃ الحدیث مین عبد اللہ بن المبارک ہین **ابو جمرہ** براے مہملہ شاگرد حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے ہین اور ابو حمزہ بجای مہملہ زاے معجمہ بہی اونکے شاگرد ہین اور شعبہ دونون سے روایت رکہتے ہین پس اصطلاح یہ ہے کہ شعبہ جسوقت مطلق ابو جمرہ کہین تو مراد نصر بن عمران ہین جو کہ بجیم ہے اور جب مقید کرین ساتہہ نسب کے تو مراد ابو حمزہ بجای جہملہ ہے واللہ اعلم بعض جگہہ مان کا نام باپ کے نام سے مشتبہ ہوجاتا ہے لیکن خوض و تعمق سے معلوم ہوجاتا ہے کہ نام مان کا ہے نہ باپ کا جیسا کہ حدیث مُعاذ مُعَوِّذ ابنی عفراء پس عفراء اونکی مان ہین اور باپ اونکا حارث ہے بعض روایات مین آیا ہے بلال بن حمامہ یہ بلال بن رباح ہین خادم آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے انکی مان کا نام حمامہ ہے اور نیز صحیحین مین آیا ہے عبد اللہ بن بُحَینۃ انکی مان کا نام بحینہ ہے اور باپ کا نام مالک ہے بعض جگہہ جمع کرکے کہا ہے عبد اللہ بن مالک ابن بحینۃ پس اس جگہہ نام اونکی مان کا اونکے دادا کے نام سے مشتبہ ہوتا ہے اس لئے مقرر کیا ہے کہ درمیان لفظ مالک اور بحینہ کے ابن کے الف کو ثابت رکہتے ہین ساقط نہین کرتے تاکہ معلوم ہوجائے کہ صفت عبد اللہ کی ہے نہ صفت مالک کی اور جیسے محمد بن الحنفیہ کہ انکے والد بزرگوار حضرت امیر المومنین علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ ہین اور حنفیہ نسبت ہے طرف اونکی مان کے اور نام اون کا

خولہ بنت جعفر ہے کہ سردار یمامہ کا اور سید بنی حنیفہ کا تہا اور جیسے اسمعیل بن عُلَیَّہ نام انکے باپ کا
ابراہیم ہے اور نسبت شخص کی طرف اوسکے دادا کے کتب حدیث بلکہ محاورات عرب مین شائع ومشہور ہے
اما ابن عبد المطلب اسیر گواہ ہے تعجب یہ ہے کہ نسبت کبہی دادی کی طرف کرتے ہین جیسے یَعْلی
بن مُنْیَہ صحابی منیہ انکی دادی کا نام ہے کہ انکے باپ کی مان تہی اور بشر بن الخصاصیہ بہی ایسی
باب سے ہے اور جو نسبت کہ طرف دادا کے ہوتی ہے وہ بہت ہے جیسے ابو عبیدۃ بن الجراح کہ نام انکے
باپ کا عبد اللہ بن الجراح ہے اور جیسے ابن جریج کہ نام انکا عبد الملک بن عبد العزیز بن جریج
ہے اور احمد بن حنبل انکے والد کا نام محمد ہے اور کبہی طرف متبنی کے کرتے ہین یعنی کسی کو بیٹا
بنا لینا جیسے مقداد بن الاسود اصل مقداد بن عمرو بن ثعلبۃ الکندی ہین انکو اسود بن عبد یغوث
زہری قرشی نے پرورش کیا اور متبنی کر لیا اوسکی طرف منسوب ہوگئے اور جیسے حسن بن دینار کہ اصل
مین حسن واصل ہین اور دینار انکی مان کے خاوند تہے یہ سب عجالہ نافعہ سے لکہا گیا ہے اس قدر
واسطے بصیرت کے کافی وافی ہے الحمد للہ الذی بنعمتہ تتم الصالحات والصلوٰۃ والسلام
علی سیدنا ومولانا محمد وآلہ وصحبہ وبارک وسلم آمین الی یوم الدین حرر
فی ۲۰ ذیقعدہ سنہ ۱۳۰۶ ہجری وقد استحسنت ان اختم ہذہ المقالۃ علی ابیات
العلامۃ السہیلی رحمہ اللہ تعالیٰ

یا من یری ما فی الضمیر ویسمع … انت المعد لکل ما یتوقع
یا من یرجی للشدائد کلہا … یا من الیہ المشتکی والمفزع
یا من خزائن رزقہ فی قول کن … امنن فان الخیر عندک اجمع
مالی سوی فقری الیک وسیلۃ … فلئن رددت فای باب اقرع
من ذا الذی ادعو واہتف باسمہ … ان کان فضلک عن فقیرک یمنع
حاشا لمجدک ان تقنط عاصیا … الفضل اجزل والمواہب اوسع

سبحان اللہ وبحمدہ سبحان اللہ العظیم

تمت

مناجات

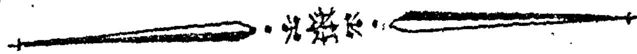
مومنون عجز و التجا کے ساتھہ
صدقہ اوس نور مصطفائی کا
مرتے دم غیب سے مدد کیجو
لب پہ ہو لا الہ الا اللہ
کینہ دہو مومنون کے سینہ سے
دور ہو اختلاف بیجا سب
ہے خدا تو بڑا سمیع و مجیب
ناتوانون کی تن مین چستی دے
کر غریبون سے تنگدستی دور
کر عطا اونکو حسب حاجت مال
تیرے بندے ہین سب یتیم و یسیر
مشکلین کہول کم نصیبونکی

اب دعا کے لئے اوٹھا دو ہاتھہ
سیدہا رستہ چلائیو ہمکو
ساتھہ ایمان کے اوٹھائیجو
دین و دنیا کی آبرو دیجو
سینے ہو جائین پاک کینہ سے
دین ہو دین احمدی کل کا
بہیرا دون کو کر مراد نصیب
بیوطن کو وطن مین پہونچا دے
تنگدستون سے فاقہ مستی دور
جو ہین مظلوم اونکی سن فریاد
تیرے محتاج کل غریب امیر
نہ رہے کوئی خستہ دل غمگین

اے خدا صدقہ کبریائی کا
پیچ و خم سے بچائیو ہمکو
جب دم واپسین ہو یا اللہ
دونون عالم مین سرخرو کیجو
سبکو اک راستہ دکہا یا رب
ہو طریقہ محمدی کل کا
کل مریضون کو تندرستی دے
قید سے قیدیونکو چہڑوا دے
رکہتے کثرت سے ہین جو اہل و عیال
اور کر غمزدون کے دلکو شاد
لے خبر بیکسون غریبون کی
سبکی پوری مراد ہو آمین

رحمہ اللہ تعالی رحمۃ لا تغادر دنیا ولا تدع حوبا وتظلہ ظل طوبی وتغفر ذنوبا وتسقیہ ماء مسکوبا آمین

فہرست مضامین الروض الممطور فی ذکر تراجم علماء شرح الصدور



صحت نامۂ روض ممطور

صفحہ	سطر	خطا	صواب	صفحہ	سطر	خطا	صواب
٢	١٠	غرابت	دغرابت	٣٠	٣	قعبنی	قعنبی
٣	٦	اوسکو	وہ	٣٨	٤	سنہ ٦٠٢ھ	سنہ ٢٠٦ھ
"	١٠	نفعول	فصول	٣٩	٢٠	مویہ	اسویہ
٥	٢١	کے	کسی	٤١	١٥	تھی	تھے
٦	٤	منہاح	منہاج	٤٢	١٣	اشتہ	اشعة
٨	"	زمانہ	زمانۂ	٤٣	١	حَفۡسَہ	حفنه
"	٦	تعموف	وتصوف	٤٦	٦	اکے	انکے
٩	١٠	نہ کری	کری	"	٢١	فضل	ابن فضل
"	"	نہوئے	ہوئے	٤٧	١	اِنہار	اُنہار
"	١٢	شَب	شبِ	٥١	١٤	کرکے	کرکے عراق مین آئے
١٠	٨	وہ پہر	پہروہ				
١٢	٦	کمال	اکمال	٥٢	١٥	جمعے	جمعہ
١٥	٩	سے	پینے	٥٣	١	المعادی	المغازی
"	١٩	حضر	حَضَر	"	١٤	سنہ ١٤٣	سنہ ٢٤٣
١٩	١٥	بہی	یہی	٦٤	٨	لذوی	ازوے
٢٢	٣	العلامتہ	العلامة	٦٥	١٨	کُشتی	کُتبی
٢٤	١١	دارالہجرہ	امام دارالہجرہ	٦٨	٦	اسفرائن	بہیہ اسفرائن
٢٩	١	لیشثین	لیثیین	٧٠	٩	وحذف	وتنقیح وحذف

[illegible]

صفحہ	سطر	خطا	صواب
۷۰	۱۷	متقی	منتقی
۷۲	۱۰	شبیلیه	اشبیلیه
۷۴	۷ حاشیه	قیبتہ	قتیبه
″	۸ حاشیه	الافاضل	الفاضل
″	۱۸ حاشیه	ابن	ابی
۷۵	۱۰	تل	قد
۷۶	۹	الدین	لدین
۸۷	۱۶	لمولوی	للمولوی
۸۰	۹	اخذکیا	علم اخذکیا
۸۱	۵	وورتی ومحمد	دورتی ومحمدؐ
۸۲	۱۹	شریف	شریف کے
۸۴	۹	وسجیر	وبحر
″	۱ حاشیه	المحاضر	المحاضرة
″	۱۶	ہین	تھی
۸۶	۵	دو	وُدّ
۸۷	۱۵	وعلل	علل
۹۰	۱۳	شریفا حدیثا	حدیث شریف
۹۱	″	عبدالرحمن	ابوعبدالرحمن
″	۷	المقنفی	المقتفی
۹۲	۲	نقی	تقی
۹۶	۶	الخیرة	الخبرة
۹۷	۷	وجد	جدّ
۹۸	۳	الضیع	الصنیع
۹۹	۱۱	مَرّوروذ	مروَرّوذ
۱۰۰	۱۰	جبرہ	حیرہ
۱۰۱	۷	جبیر	وجبیر
۱۰۲	۹	اسکانی	اسکافی
۱۰۵	۳	تبجح	تَبَجُّح
۱۰۶	۷	کیا ہے	کرتے ہین
۱۰۷	۱۰	بالصدیقته	بالصدیقیة
۱۰۹	۲	حرورہ	خرورہ ۹۱
۱۱۱	۱۳	ومحمدبن محمد	ومحمدبن محمدبن محمد
۱۱۳	۱۳	سترہزار	سترہزار
۱۱۴	۸	شہرالمحرم	فی شہرالمحرم
″	۱۸	کئی بار	کئی برس
۱۱۶	۱۴	اوسکو اوسپر	اوسپر
۱۱۷	۱۷	التاریخ	تاریخ
۱۱۸	۳	ایک دیوان	انکا ایک دیوان
″	۷	سقنی	سقتنی
″	۲۰	الفقبه	الفقیه

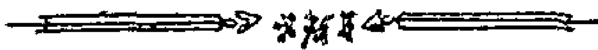
۹۱ بوزن قسورہ موضع بمکہ مجمع البحار ۱۲

صفحہ	سطر	خطا	صواب	صفحہ	سطر	خطا	صواب
۱۱۹	۱	سفینہ	السفینۃ	۱۳۴	۸	درس	ودرس
۱۲۰	۵	فوائد	الفوائد	۱۳۵	۱۷	جزاءً	جزاءٌ
〃	۱۴	لمولوی	للمولوی	〃	۱۹	وجزہ	وجزؤ
۱۲۲	۳	اور	دو	〃	۲۰	بنسخۃ	لسفح
۱۲۳	۵	اخلی لکتاب	اخلا الکتاب	۱۳۶	۹	المتبنی	المتنبی
〃	۱۸	الیمینی	الیمنی	〃	۱۱	واذ	واذا
〃	۲۰	وکرامات	وکمالات	۱۳۷	۲	ابن حزم	ابن حزم
〃	۱۲ حاشیہ	جہانیاں گشت	جہانیان جہاں گشت	۱۳۸	۱۳	وان	اِن
۱۲۴	۲	مصلا	اور مصلا	〃	۱۶	الاقوال	الاقواء
〃	〃	سالم	شیخ عالم	〃	〃	تاکیدا	تاکیدٌ
〃	〃	رکن الدین	شیخ رکن الدین	۱۳۹	۲ حاشیہ	نحط	بخط
۱۲۹	۱	تجونیہ	تجویز	۱۴۰	۹	الغادون	الغاوون
〃	۴	راز	الراز	۱۴۴	۱۸	اطہر	اظہر
〃	۱۱	وکتا	کذا	〃	〃	السم	السمسم
۱۳۰	۳	رضی	ورضی	۱۴۸	۵	اللهُ	اللهِ
۱۳۱	۹	البلحرامی	البلجرامی	〃	۸	عمل	عند
〃	۱۰	سبحۃ الموجان	سبحۃ المرجان	۱۴۹	۲۰	الآیہ	الآیۃ
〃	۱۱	مبہتین	المبھتین	۱۵۰	۱۷	السامی	اسامی
۱۳۲	۲	ظار	ظہر	۱۵۱	۱۶	فتاملت	فتالمت
۱۳۳	۱۶	مصری نے	مصری	۱۵۲	۵	علیہ	الیہ

صفحہ	سطر	خطا	صواب	صفحہ	سطر	خطا	صواب
۱۵۳	۳	النائلی	النائلی	۱۸۴	۱۹	اُسنا	سنا
۱۵۵	۷	ایمہ	ائمۃ	۱۸۷	۱۵	۶	۹
۱۵۶	۱۹	ان قال	الی ان قال	۱۸۸	۶و۷	بن یونس	+
۱۵۷	۶	مرحباء	مرحبًا	۱۹۰	۱۷	اور علم	اورجو علم
″	۸	العلامۃ	علامۃ	۱۹۱	۱۲	سنا	سنامہا
۱۵۸	۱۴	لعصبت	لعصبیت	۱۹۵	۲	ایسے	ایسی ہی
″	۲۱	سنۃ	سنۃ ثلاثلث	″	۲۱	جبین	جبن
۱۵۹	۱۲	مغار	مغاز	۱۹۹	۱۱	سنہ ۱۲۳۱	سنہ ۱۲۳۹
″	″	الخال	الحال	۲۰۳	۴	کہ مرد	مرد کہ
۱۶۲	۲۱	اسر	اسرار	″	″	کہا	اوسنے کہا
۱۶۳	۱۶	القاہری	التاری	″	۱۱	نتہی	منتہی
۱۶۷	۱	شکواۃ	مشکوۃ	۲۰۵	۴	ولاتقولوا لمن یقتل	ولاتحسبن الذین
۱۶۹	۱۵	منجے	ث				قتلوا
۱۷۰	۶	انسے	انسے پر	″	۶	لا	اَلّا
۱۷۱	″	حکایت	حکایات	۲۱۰	″	اجماعیہ	اجتماعیہ
۱۷۳	۲۰	اصوتات	اصوات	۲۱۶	۱	ظفرات	ظفرات
۱۷۸	۱	حِتّی	حتّی	″	″	تراہ	تریٰہ
۱۸۰	۱۴	سِترہ	سُترہ	۲۲۰	۶	برکات	بابرکات
۱۸۱	۵	اِن	اَنّ	۲۲۲	۸	وحلال	وحلان
۱۸۴	۱۷	المقلب	الملقب	۲۲۳	۲	فلک	فلک کو

صفحہ	سطر	خطا	صواب
۲۲۳	۱۹	صعانی	صعانی
۲۲۹	۷	تدکر	تذکیر
۲۳۱	۱۰	کو مقدم لکھیں اور	یہ
″	″	عنہا کو	عنہا کو مقدم لکھیں گے
″	۱۳	بدیبیہ	حدیبیہ
۲۳۳	۱۵	اجبار	اجبار
۲۳۴	۱۸	عسی	عیسے
″	۲۱	توسجاے	سجاے
۲۳۵	۳	حسط	خطہ
″	۴	چاریوں	چارپایون
″	۱۱	چار سلہ	
″	۱۴	برید	یزید
۲۳۶	۶	خراش	حراش
۲۳۶	۷	مگر حسین	دیگر حفیین
″	۱۸	رید	ربد
۲۳۷	۲	الاعر	الاعرا
″	۵	عدیل	عَبَیداہ
″	۶	مامر	عامر
″	۱۳	معروت	معرت
″	۱۷	اُبلی	اُبلِی
″	″	اُلُلَہ	اُدیلَہ
۲۳۹	۸	اور جگہہ	و
″	″	جامد	جار
″	۹	بن	من
۲۴۰	۱۰	حسن	حسن بن

تمت



القول الميسور في

رجال شرح الصدور

طبع في مطبع مفيد عام الواقع في آگره

سنه ١٣٠٧

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ العزیز السلام علی اشرف نعمہ نعمۃ الاسلام ثم علی جمیع الائہ التی لا تحد ولا تعد علی
مرور الدھور وکرور الشہور والاعوام والصلوٰۃ والسلام علی رسولہ ونبیہ سید المرسلین شفیع المذنبین
رحمۃ للعالمین سیدنا ومولانا محمد وعلی الہ الکرام وصحبہ العظام ما تم العشایا وتکر الغدایا الی
یوم البعث وساعۃ القیام اما بعد خاکسار ذوالفقار احمد نقوی عفا اللہ عنہ اجناہ ووفقہ لما یحبہ ویرضاہ عرض پرداز
ہے کہ جب بحمدہ تعالی طی الفراسخ جو کہ شرح الصدور وغیرہ کتب علم برزخ کا ترجمہ ہی تمام ہوئی تو یہ خیال آیا کہ جو لوگ اصحاب کتب
ستہ وغیرہم جنسی شرح الصدور وغیرہ مین نقل کیا ہی اگر اونکی تراجم لکھی جائین تو خالی از فائدہ معتد بہا نہوگا چنانچہ بفضلہ سبحانہ اونکے
تراجم کتاب اتحاف النبلاء وبستان المحدثین وکشف الظنون وابن خلکان وغیرہ سے لکھکر ایک رسالہ مرتب کیا اور اوس کا نام
الروض الممطور فی ذکر علماء شرح الصدور رکھا اور وہ مطبوع ہو کر ملحق کتاب مذکور کیا گیا پھر یہ جی مین آیا کہ راویان اخبار
وناقلان آثار شرح الصدور کے تراجم لکھی جائین تاکہ جس راوی کا حال دریافت کرنا منظور ہو جلد معلوم ہو جاوی اللہ تعالی
کے فضل سی یہ کام بھی انجام کو پہونچا ایک رسالہ حدائق الزہور فی رجال شرح الصدور نام کتب اسمای رجال مثل
تقریب وخلاصہ تہذیب واسد الغابہ ومیزان الاعتدال سی مرتب کیا اور ترتیب اسماء کی موافق اصل کتاب کے رکھی جن
لوگون کا حال ان کتب سی معلوم ہوا وہ رسالہ مذکور مین لکھدیا گیا اور جن راویون کا حال معلوم نہوا اون کو ترک کیا اس
رسالی کا حجم قریب سات جزو کے ہو گیا چونکہ اس رسالی کی تہذیب وتنقیح بسبب امراض وغیرہ کی ابھی تک ہونی نپائی تھی اور
طی الفراسخ بہمہ وجوہ تیار ہو گئی اسلیے یون مناسب معلوم ہوا کہ اس رسالی کا ایک ملخص لکھا جاوی جس سی ہر راوی کا نام وولدیت
وکنیت وتاریخ وفات اور کچھ حال مختصر معلوم ہو جاوے اور ثقہ کی غیر ثقہ سی تمیز کرلیجاوی چنانچہ بفضل الہی وبرکت رسالت پناہی
رسالہ مذکور سی ایک جدول اس قسم کی مرتب کی اور ترتیب حروف ہجا کی رکھی تاکہ استخراج اسماء رواۃ کا سہل ہو اور جن راویون کے
نام کتب موجودہ مین میسر نہ آئی یا بسبب تشابہ کی تمیز دشوار ہوا اون ناموں کو ہر حرف کی بعد جدا لکھدیا تاکہ جن حضرات کو اونکا
حال معلوم ہو وہ لکھدین اور اجر حاصل کرین اور چونکہ یہ جدول بسرعت تیار کی گئی ہے اس لیے اسکا نام القول المیسور فی
رجال شرح الصدور رکھا اللہ سبحانہ وتعالی اس کو قبول فرمای اور ہماری ذنوب وسیئات کو اپنی عفو وکرم فیاض سے
بخشدی اور اعمال صالح کی توفیق عطا کری اور عذاب برزخ وآخرت سی بچا کر داخل خلد برین فرمائی یا سیدی ویا مولائی
ما ذلک علیک بعزیز فانک علی ما تشاء قدیر وبالاجابۃ جدیر والحمد للہ اولا وآخرا والصلوٰۃ والسلام علی سیدنا
وسید الخلائق محمد وعلی الہ وصحبہ واتباعہم بالاحسان الی یوم الدین آمین

حرف الہمزۃ

تعداد	نام راوی مع ولدیت	حال	سنہ وفات
۱	حضرت انس بن مالک انصاری رضی اللہ عنہ	دس برس حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت کی مدینہ میں حاضر ہوئے	سنہ ۹۰ ہجری یا اسکے بعد بصرے مین
۲	حضرت ابوہریرہ عبدالرحمن بن صخر دوسی رضی	صحابی جلیل القدر کثیر الحدیث ہر روز بارہ ہزار بار تسبیح کہتے تھے	سنہ ۵۹ عمر ۷۸ سال
۳	حضرت ابن عباس عبداللہ رضی اللہ عنہ	ابن عم نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم و حبر امت و ترجمان قرآن	سنہ ۶۸ بطائف
۴	حضرت ام الفضل لبابہ بنت الحارث الہلالیۃ زوجۃ العباس رضی اللہ عنہا	بعد حضرت خدیجہ کی عورتون مین اول یہی مسلمان ہوئین پیر اور جمعرات کو روزہ رکھا کرتی تھین	
۵	حضرت ابوبکرہ نفیع بن حارث رضی اللہ عنہ	صحابی مین جنگ صفین و جمل سے علحدہ رہے	سنہ ۵۱ ہجری
۶	ابراہیم بن ابی عبلہ رضی اللہ عنہ	تابعی ہین حضرت ابوامامہ و انس رضی اللہ عنہما سے راوی ہین	سنہ ۵۲ ہجری
۷	ابوسعید بن المعلی بن لوذان رضی اللہ عنہ	انکا نام رافع ہے بخاری نے انسے ایک حدیث روایت کی ہے	سنہ ۷۴ ہجری
۸	حضرت ابن عمر عبداللہ رضی اللہ عنہ	امام متین واسع العلم کثیر الاتباع وافر العبادۃ کبیر القدر تھے	سنہ ۷۳ ہجری
۹	حضرت ابو عبس انصاری عبدالرحمن بن جبر	بدری جلیل ہین بخاری نے انسے ایک حدیث روایت کی ہے	سنہ ۳۴ ہجری
۱۰	حضرت ابوذر جندب بن جنادہ رضی اللہ عنہ	ابوداود نے کہا علم مین حضرت ابن مسعود کے برابر تھے	سنہ ۳۲ ربذہ
۱۱	ابوسلمہ بن عبدالرحمن رضی اللہ عنہ	احد الاعلام انکا کوئی نام نہین ہے یا عبداللہ یا اسمعیل یا نام کنیت ایک	سنہ ۹۴ یا سنہ ۱۰۴
۱۲	ابوعثمان عبدالرحمن بن مل النہدی الکوفی	ثقہ ہین بڑے عابد تھے ساٹھ بار حج و عمرہ کیا حضرت صلعم کو نہین دیکھا	سنہ ۹۵ یا سنہ ۱۰۰
۱۳	ابومسہر عبدالاعلی بن مسہر غسانی رضی اللہ عنہ	نہایت فصیح تھے امام احمد رحمہ اللہ نے فرمایا کان اثبت	سنہ ۲۱۸ در قید مامون
۱۴	ابوعبداللہ عبدالرحمن صنابحی بن عسیلہ	مخضرم مین ابن سعد نے انکی توثیق کی حضرت ابوبکر و عمر سے روایت	در خلافت عبدالملک
۱۵	حضرت ام الدرداء صغری ہجیمہ بنت حیی	فقیہ عالم زاہدہ تھین ان کا قول ہے افضل العلم المعرفۃ	سنہ ۸۰ کے بعد تک زندہ رہیں
۱۶	حضرت ابوالدرداء عویمر بن زید رضی اللہ عنہ	بدر کے دن مسلمان ہوئے احد میں حاضر ہوئے حضرت عمر نے انکو مدینہ کا قاضی کیا	سنہ ۳۲
۱۷	ابوجحیفہ وہب بن عبداللہ سوائی رضی اللہ عنہ	یہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے کبار اصحاب خواص سے تھے	سنہ ۷۴
۱۸	ابوعنبۃ الخولانی عبداللہ بن عنبہ	انکی صحبت میں اختلاف ہے انکی ایک حدیث ہے اوسمین سماع کی تصریح ہے	در ایام عبدالملک
۱۹	احمد ابوالحسن بن ابی الحواری رضی اللہ عنہ	زاہد احد الاعلام حضرت جنید نے انکو ریحانۃ الشام فرمایا ہے	سنہ ۲۴۶ مولد سنہ ۱۶۴
۲۰	ابوقتادہ حارث بن ربعی رضی اللہ عنہ	احد اور دیگر مشاہد مین حاضر ہوئے حضرت کے فارس تھے	سنہ ۵۴ در مدینہ و موضع
۲۱	ابوشیخ الہنائی کاحمر بن عبدۃ رحمہ اللہ تعالی	بخاری نے منکر الحدیث حافظ نے ضعیف من الخامسہ کہا ہے	
۲۲	ابن سابط عبدالرحمن قرشی جمحی مکی رح	ابن معین نے انکی توثیق کی اور کہا ابوامامہ سے نہین سنا	سنہ ۱۱۸ در مکہ مکرمہ

ع عمل ہو یا دوسری طرح کی امور عبادت کے کثر کی ترقی ہوتی ہے بعد اعلام کے ثواب ہوتی پایان ہے ایک مومن کو بعض سے زیادہ عمر پائی ۱۲
عہ خلاف مشہور ہے
عہ صاحب تقریب الصحیح انکے باپ کا نام عبدہ درج نہین کیا ۱۲

تعداد	نام راوی مع ولدیت	حال	سنہ وفات
۲۳	ابو حازم سلمان اشجعی کوفی رضی اللہ عنہ	پانچ برس حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی مجالست کی امام احمد و ابن معین نے ان کی توثیق کی	در خلافت عمر بن عبد العزیز رضی اللہ عنہ
۲۴	ابو حازم سلمہ بن دینار اعرج تمار مدنی	قاص زاہد احد الاعلام ثقہ ہیں اپنی وقت میں بی مثل تھی	سنہ ۱۳۵ یا سنہ ۱۴۰
۲۵	ابو سعید خدری سعد بن مالک رضی اللہ عنہ	زیر درخت بیعت کی مابعد حدیں حاضر ہوی علما صحابہ میں تھے	سنہ ۷۴ ہجری
۲۶	ابراہیم نخعی ابن یزید ابو عمران کوفی فقیہ	فقیہ جلیل ہیں ارسال بہت کرتی ہیں لیکن انکی مراسیل مراسیل شعبی سی اچھی ہیں	سنہ ۹۶
۲۷	ابو غالب بصری حزور صاحب ابو امامہ	دارقطنی نے توثیق ترمذی نے انکی حدیث کی تصحیح کی نسائی نے ضعیف کہا	
۲۸	ابن اسحق محمد ابو عبد اللہ مدنی رحمہ اللہ	احد الائمۃ الاعلام خصوصا مغازی و سیر میں حسن الحدیث صدوق ہیں	سنہ ۱۵۱
۲۹	اشعث بن سلیم رضی اللہ عنہ	امام احمد رحمہ اللہ نے ان کی توثیق کی	سنہ ۱۲۵
۳۰	ابو قیس اودی عبد الرحمن کوفی رضی اللہ عنہ	ابن معین و عجلی نے توثیق کی اور امام احمد نے کہا مخالف ہے	سنہ ۱۲۰
۳۱	ابو المثنی حمصی ضمضم الملوکی رحمہ اللہ تعالی	ابن حبان نے ان کی توثیق کی	
۳۲	ابراہیم بن محمد ابو بدیہ فارسی پہر بصری	میزان میں انکا حال خوب لکھا ہی انکو غیر معتبر بتایا ہی	سنہ ۲۰۰ تک باقی رہے
۳۳	ابن جریج عبد الملک رضی اللہ عنہ	فقیہ احد الاعلام ابن معین نے کہا ثقہ ہیں جبکہ کتاب سی روایت کریں	سنہ ۱۵۰
۳۴	ابو الشعثاء جابر بن زید رضی اللہ عنہ	فقیہ احد الائمۃ حضرت ابن عباس نے کہا ہو من العلماء	سنہ ۹۳ یا سنہ ۱۰۳
۳۵	اعمش سلیمان بن مہران رضی اللہ عنہ	احد الاعلام الحفاظ القراء عجلی نے کہا ثقہ ثبت ہیں	سنہ ۱۴۸ العمر ۸۴ سال
۳۶	ابو زرعہ عبید اللہ بن عبد الکریم رازی	حافظ احد الاعلام والائمۃ قال الامام احمد ما جاوز الجسر احفظ من ابی زرعۃ	سنہ ۲۶۴
۳۷	ابو زرعہ دمشقی ضحاک بن عبد الرحمن رحمہ اللہ	واثلہ کو دیکھا دحیم نے کہا ثقہ ثبت ہیں	
۳۸	ابو زرعہ عبد الرحمن بن عمرو رحمہ اللہ دمشقی	حافظ کبیر ابو حاتم نے کہا صادق ہیں	سنہ ۲۸۱
۳۹	ابو زرعہ یحیی بن ابی عمرو حمصی رحمہ اللہ	امام احمد و دحیم نے ان کی توثیق کی	سنہ ۱۴۸
۴۰	اوزاعی عبد الرحمن بن عمرو ابو عمرو دمشقی	ابن سعد نے کہا کان ثقۃ مامونا فاضلا خیرا کثیر الحدیث والعلم والفقہ	سنہ ۱۵۷
۴۱	ابن ابی ملیکہ عبد اللہ بن عبید اللہ رحمہ اللہ	تیس صحابہ کو پایا ابو حاتم و ابو زرعہ نے انکی توثیق کی	سنہ ۱۱۷ قالہ البخاری
۴۲	ام الحسن خیرہ والدہ حسن بصری مولاۃ ام سلمہ	ابن حبان نے انکی توثیق کی	
۴۳	حضرت ام سلمہ ہند بنت ابی امیہ ام المومنین	انسے تین سو اٹہتر حدیثیں مروی ہیں	سنہ ۵۹ آخر الامہات وفاۃ
۴۴	ابو عمران جونی عبد الملک بن حبیب ازدی	احد العلماء جندب و انس رضی اللہ عنہما ابن معین نے انکی توثیق کی	سنہ ۱۲۸
۴۵	ابو العالیہ رفیع بن مہران ریاحی	مخضرم امام من الائمۃ صلی خلف عمر و دخل علی ابی بکر رض	سنہ ۹۰ وہو الصحیح

تعداد	نام راوی مع ولدیت	حال	سنہ وفات
۴۶	ابو معین نوح بن ربیعہ مولی الانصارؓ	ابن معین و ابو داود نے ان کی توثیق کی ہے	
۴۷	حضرت ابو موسیٰ اشعری عبد اللہ بن قیسؓ	حبشہ کی طرف ہجرت کی زبید کے عامل ہوئے صحابی جلیل القدر ہیں	سنہ ۴۲
۴۸	ابو قلابہ عبد اللہ بن زید جرمی رضی اللہ عنہ	احد الائمہ الاعلام ذوی الالباب سے ہیں ثقہ کثیر الحدیث تابعی ہیں	سنہ ۱۰۴ یا ۱۰۶ یا ۱۰۷ در شام
۴۹	ابان بن ابی عیاش فیروز رحمہ اللہ تعالیٰ	امام احمد و فلاس و ابن معین نے کہا متروک ہیں یہاں ایک حدیث ہے	در حدود سنہ ۱۴۰
۵۰	ابن الماجشون عبد الملک بن عبد العزیزؒ	فقیہ فصیح مدار علیہ فتویٰ تھے	سنہ ۲۱۲
۵۱	حضرت ابو بکر صدیق عبد اللہ بن عثمان رضی اللہ عنہ	افضل الناس مطلقا بعد النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خلیفہ رسول اللہ صلعم	سنہ ۱۳ بعمر ۶۳ سال
۵۲	ابراہیم بن عبد الرحمن بن عوف رضی اللہ عنہما	یعقوب بن ابی شیبہ نے کہا ثقہ ہیں	سنہ ۹۶ بعمر ۷۵ سال
۵۳	ابو مخلد مہاجر ابن مخلد ابو مخلد رحمہ اللہ تعالیٰ	مقبول من السادسۃ کذا فی التقریب	
۵۴	ابو مجلز لاحق بن حمید	کذا فی الخلاصۃ	
۵۵	حضرت ابو ایوب انصاری خالد بن زیدؓ	بدر و عقبہ میں حاضر ہوئے صحابی جلیل القدر ہیں	سنہ ۵۲ در روم
۵۶	ابن لبیبہ محمد بن عبد الرحمن رحمہ اللہ تعالیٰ	ابن حبان نے انکی توثیق کی لیس حدیثہ بشئ	
۵۷	احمد بن سعید بن صخر دارمی ابو جعفر سرخسی رحمہ اللہ تعالیٰ	فقیہ حافظ احد الائمہ	سنہ ۲۵۳ از حسین القبانی
۵۸	ابن ابی نجیح عبد اللہ بن ابی نجیح ثقفیؒ	طاؤس و مجاہد سے راوی ہیں امام احمد نے توثیق کی ہے	سنہ ۱۳۱
۵۹	ابو محمد ابن نجار بدری شامی مسعود بن اوسؓ[سلہ]	بدر میں حاضر ہوئے ابن اسحق نے اہل بدر میں انکا ذکر نہیں کیا	
۶۰	ابن سیرین محمد الانصاری البصریؒ	امام وقت کبار تابعین سے ہیں بغایت متورع تھے	سنہ ۱۱۰
۶۱	ابو عبید حُیَیّ یا حی صاحب سلیمان بن عبد الملک	امام احمد و ابو زرعہ و یعقوب بن سفیان نے انکی توثیق کی	
۶۲	ابو بصرہ غفاری حُمیل یا جمیل رضی اللہ عنہ	فتح مصر میں حاضر ہوئے انکا گھر بھی مصر میں ہے اور اوسی کی مقبرہ میں دفن ہوئے	
۶۳	ابن المسیب سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ	راس علماء التابعین و فردہم و فاضلہم و فقیہہم ولادت سنہ ۱۵	سنہ ۹۳ یا سنہ ۹۴
۶۴	حضرت ابو امامہ صُدَیّ بن عجلان رضی اللہ عنہ	صحابی مشہور خرد و بزرگ جس پر گذرتے سلام کرتے	سنہ ۸۱ در حمص
۶۵	ابن سعد محمد ابو عبد اللہ کاتب واقدی	صاحب الطبقات و احد الحفاظ الکبار الثقات المتحرین	سنہ ۲۳۰ در بغداد
۶۶	ابو بکر بن عبد اللہ بن ابی مریم غسانی حمصی	انکا نام بکیر یا عبد السلام ہے حافظ ابو عبد اللہ نے انکو ضعیف کہا ہے	سنہ ۱۵۶
۶۷	ابراہیم بن سعد بن ابراہیم ابو اسحق مدنی	امام احمد و یحییٰ بن معین و ابو حاتم و عجلی نے انکی توثیق کی ہے	سنہ ۱۸۳ یا ۱۸۴ بعمر ۷۵ یا ۷۶ سال
۶۸	امیہ بن عبد اللہ مکی رحمہ اللہ تعالیٰ	حضرت ابن عمرؓ سے راوی ہیں عجلی نے انکی توثیق کی ہے	سنہ ۱۴۳ یا ۱۰۰
۶۹	ابن عیینہ سفیان ابو محمد الاعور الکوفیؒ	امام شافعی نے فرمایا اگر مالک و ابن عیینہ نہ ہوتے تو علم حجاز کا جاتا رہتا	سنہ ۱۹۸ مولد سنہ ۱۰۷

سلہ یہ صحابی ہیں ان کا ذکر سوا بخاری کی تاریخ الکبیر میں جو شخص اس نام سے مذکور ہیں دو ہیں سو یہ بجا اصحاب کے ذہبی علیم ۱۲

تعداد	نام راوی مع ولدیت	حال	سنہ وفات
۷۰	حضرت ابو رافع ابراہیم یا اسلم یا ثابت رض	مولای رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم احد وخندق مین حاضر ہوئے	ذرا بعد حضرت عثمان کے
۷۱	حضرت اسماء بنت الصدیق رضی اللہ عنہا	مہاجریہ جلیلہ ہین انکی عمر سو برس کی ہوئی ایک دانت نہین گرا عقل متغیر ہوئی	سنہ ۷۳ در مکہ مکرمہ
۷۲	ابو الزبیر محمد بن مسلم مکی رحمہ اللہ تعالی	احد الائمہ ثقہ یدلس عن جابر وابن عباس وعائشہ رض	سنہ ۱۲۸
۷۳	ابو سفیان طلحہ بن نافع قرشی مکی رحمہ اللہ تعالی	قال احمد والنسائی لیس بہ باس وقال ابن معین لاشی وذکرہ ابن حبان فی الثقات	
۷۴	ابو عبد الرحمن مقری عبد اللہ بن یزید رح	امام احمد وابن معین نے انکی توثیق کی ہے	سنہ ۱۲۹
۷۵	ابو عمر ضریر حفص بن عمر رحمہ اللہ تعالی	صدوق عالم ہین نابینا پیدا ہوئی کبار عاشرہ سے ہین	سنہ ۲۰
۷۶	حضرت ابو عبیدہ عامر بن عبد اللہ بن الجراح رض	منجملہ عشرہ مبشرہ ہین بدر مین حاضر ہوئی رضی اللہ تعالی عنہ	سنہ ۱۸ در طاعون عمواس
۷۷	حضرت ام حرام بنت ملحان انصاریہ رضی اللہ عنہا	نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم انکی زیارت کرتی انکی پاس قیلولہ فرماتی	سنہ ۲۷ قبر در قبرس
۷۸	ابو سفیان بن حرب صخر اموی رضی اللہ عنہ	مسلمین فتح سے ہین حنین مین حاضر ہوئی	سنہ ۳۲ یا ۳۴
۷۹	حضرت ابو برزہ نضلہ بن عبید رضی اللہ عنہ	فتح مکہ مین حاضر ہوئی انسے ۴۶ حدیثین مروی ہین	سنہ ۶۴ در بصرہ
۸۰	اسود بن سریع تمیمی منقری ابو عبد اللہ صحابی رض	شاعر فصیح محسن لسن تہی انسے ۸ حدیثین مروی ہین	سنہ ۴۲
۸۱	حضرت ابی بن کعب انصاری سید القراء رض	منجملہ جامعین قرآن شریف ہین انکی مناقب بہت ہین	سنہ ۲۰ یا ۲۲ یا ۱۹ یا ۳۲
۸۲	ایاس بن بکیر بن عبد یالیل رضی اللہ عنہ	بدر واحد وخندق اور کل مشاہد مین ہمراہ حضرت صلعم کی حاضر ہوئی	سنہ ۳۴
۸۳	احنف بن قیس تمیمی رضی اللہ عنہ	نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انکی واسطی دعا کی اور آپکو نہین دیکھا	سنہ ۶۷
۸۴	ابو سلمہ عبد اللہ بن عبد الاسد مخزومی رضی اللہ عنہ	ابن عمۃ النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم برۃ بنت عبد المطلب واخوہ من الرضاعۃ	بعد از رجوع بدر وفات پائی
۸۵	حضرت ابراہیم بن ادہم بن منصور رضی اللہ عنہ	احد الزہاد الاعلام نسائی نے کہا ثقہ مامون احد الزہاد	سنہ ۱۶۲ یا ۱۶۱
۸۶	ابو کاہل احمسی قیس بن عائذ یا عبد اللہ بن مالک رض	صحابی ہین ایک حدیث انسے مروی ہے اسمعیل بن خالد انسے راوی ہین	
۸۷	ام مبشر انصاریہ رضی اللہ عنہا	انسے کئی حدیثین مروی ہین مسلم دو کی ساتھ منفرد ہین جابر بن عبد اللہ رض انسے راوی ہین	
۸۸	ابان بن عبد اللہ بن ابی حازم بجلی رضی اللہ عنہ	یحیی نے کہا ثقہ ثقہ امام احمد نے کہا صدوق صالح	در خلافت ابو جعفر منصور
۸۹	ابو اسحق فزاری ابراہیم بن محمد رضی اللہ عنہ	حافظ احد الاعلام ابو حاتم نے کہا ثقہ مامون امام ہین	سنہ ۱۸۶ یا ۱۸۸ یا ۱۸۵
۹۰	اہبان بن صیفی غفاری بضم ہمزہ رضی اللہ عنہ	صحابی ہین انسے ایک حدیث مروی ہے زہرم وغیرہ انسے راوی ہین	
۹۱	ابو مطیع معاویہ بن یحیی دمشقی رضی اللہ عنہ	ابو زرعہ نے توثیق دارقطنی نے تضعیف کی ہے	
۹۲	اسمعیل بن ابی خالد بجلی احمسی کوفی رض	احد الاعلام عجلی نے انکو ثقہ کہا ہے	سنہ ۱۴۶
۹۳	ازہر بن مروان الرقاشی رحمہ اللہ تعالی	ابن حبان نے انکو مستقیم الحدیث کہا ہے	سنہ ۲۴۳

تعداد	نام راوی مع ولدیت	حال	سنہ وفات
۹۴	ابو التیاح یزید بن حمید ضبعی رحمہ اللہ تعالیٰ	احد الائمہ امام احمد نے ثقہ ثبت کہا ہی ابن معین وغیرہ نے توثیق کی ہی	سنہ ۱۲۸ھ
۹۵	ابو جری ہجیمی سلیم بن جابر یا جابر بن سلیم	صحابی ہین انسے ایک حدیث مروی ہے	
۹۶	حضرت ام ہانی بنت ابی طالب فاختہ یا ہند	حضرت علی رضی اللہ عنہ کی بہن ہین فتح کی دن مسلمان ہوئین	
۹۷	اخنس بن خلیفہ ضبی رحمہ اللہ تعالیٰ	تقریب مین مستور من الثالثہ کہا ہے	
۹۸	ابان بن تغلب ربعی کوفی قاری احد الائمہ	امام احمد و یحییٰ و ابو حاتم نے توثیق کی ہے	سنہ ۱۴۱ھ
۹۹	اسحٰق بن عبد اللہ بن ابی فروہ مولی عثمان	امام بخاری نے کہا ترکوہ امام احمد نے کہا لا یکتب حدیثہ ولا تحل الروایۃ عنہ	سنہ ۱۴۴ھ علی الصحیح
۱۰۰	حضرت اویس بن عامر قرنی رضی اللہ عنہ	سید التابعین صفین مین ہمراہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے حاضر ہوئی	
۱۰۱	ابراہیم بن میسرہ طائفی مکی حافظ رحمہ اللہ تعالیٰ	امام احمد نے ان کی توثیق کی ہی	تقریب سنہ ۱۳۲ھ قالہ البخاری
۱۰۲	ابو بکر بن عیاش الاسدی مقری احد الاعلام	امام احمد نے کہا ثقہ ربما غلط ابن معین نے توثیق کی ہی	سنہ ۱۷۳ھ
۱۰۳	ابو الزاہریہ حدیر بن کریب حضرمی رحمہ اللہ تعالیٰ	ابن معین و نسائی و عجلی وغیرہم نے انکی توثیق کی ہی	سنہ ۱۰۰ھ یا ۱۲۹
۱۰۴	ابن الاجلح عبد اللہ کندی ابو محمد الکوفی رح	ابو حاتم نے کہا لا باس بہ	
۱۰۵	اصمعی عبد الملک بن قریب ابو سعید بصری رح	احد الاعلام ابن معین نے انکی توثیق کی ہے	سنہ ۲۱۳ھ دیصیرہ
۱۰۶	ابراہیم بن المنذر اسدی حزامی مدنی رح	احد کبار العلما المحدثین ابن معین و نسائی وغیرہ نے توثیق کی ہے	سنہ ۲۳۶ھ
۱۰۷	ابن عائشہ عبید اللہ بن محمد تیمی رحمہ اللہ تعالیٰ	ابو حاتم نے انکو ثقہ کہا ہی ابو زرعہ نے لیس بالقوی کہا	سنہ ۲۲۸ھ
۱۰۸	ایاس بن دغفل الحرانی البصری رحمہ اللہ تعالیٰ	امام احمد نے فرمایا ثقہ ثقہ	
۱۰۹	ابو الربیع زہرانی سلیمان بن داود عتکی بصری رح	حافظ نزیل بغداد ابن معین و ابو حاتم نے انکی توثیق کی	سنہ ۲۳۴ھ بماہ رمضان
۱۱۰	ابو جعفر قاری یزید بن قعقاع رحمہ اللہ تعالیٰ	ابن سعد نے کہا ثقہ قلیل الحدیث وکان امام اہل المدینۃ فی القراءۃ	سنہ ۱۲۷ھ
۱۱۱	اشعث بن عبد اللہ بن جابر الحدانی رح	نسائی نے انکی توثیق کی	
۱۱۲	اوس بن ابی اوس ثقفی رضی اللہ عنہ	صحابی ہین دمشق مین ساکن ہوئی انسے دو حدیثین مروی ہین	
۱۱۳	اوس بن ابی اوس حذیفہ ثقفی رضی اللہ عنہ	صحابی ہین انسے احادیث مروی ہین	
۱۱۴	ابو الہیاج اسدی حیان بن حصین رح	ثقہ ہین ابن حبان نے انکی توثیق کی ہی	
۱۱۵	ابن طاوس عبد اللہ یمانی رحمہ اللہ تعالیٰ	ابو حاتم و نسائی نے ثقہ کہا ہے	سنہ ۱۳۲ھ
۱۱۶	ابو الحجاج ثمالی عبد بن عبد یا عبد اللہ بن عبد	صحابی ہین حدیث کلام قبر انسے مروی ہی	
۱۱۷	ابو غطفان مری سعد بن طریف حجازی	ابن حبان نے انکی توثیق کی	

۱۱۵ امام حمزہ سبعہ قرا ... ۱۴۳

فصل بیان مین اون راویون کی جن کا حال نہین ملا یا بسبب تشابہ نام کی تمیز نہو سکا

۱۱۸	ابن عبد ربہ رحمہ اللہ تعالی	
۱۱۹	ابو عبید اللہ نباجی رحمہ اللہ تعالی	
۱۲۰	ابو عبد الرحمن رحمہ اللہ تعالی	
۱۲۱	ابو اعور سلمی رحمہ اللہ تعالی	
۱۲۲	ابو عطیہ مذبوح رحمہ اللہ تعالی	
۱۲۳	ابن عطیہ رحمہ اللہ تعالی	
۱۲۴	ابو الخصیب بشیر رحمہ اللہ تعالی	
۱۲۵	ابو معشر رحمہ اللہ تعالی	
۱۲۶	ابوب رحمہ اللہ تعالی	اس نام کی ایک خلق کثیر ہی کوئی نسبت ہوتی تو حال لکہا جاتا
۱۲۷	ابو غفلہ رحمہ اللہ تعالی	
۱۲۸	ابو الجلد رحمہ اللہ تعالی	
۱۲۹	ابراہیم غنوی رحمہ اللہ تعالی	
۱۳۰	احمد بن نصر رحمہ اللہ تعالی	خلاصہ مین اس نام کی کئی آدمی ہین بسبب نسبت نہونیکی تمیز مشکل ہے
۱۳۱	ابن عیاش رحمہ اللہ تعالی	ایضاً
۱۳۲	ابن میناء رحمہ اللہ تعالی	یہ کنیت چار شخص کی ہی حکم و زیاد و سعید و عباس
۱۳۳	ابو الدرداء ہاشم بن محمد رحمہ اللہ تعالی	خلاصہ مین اس نام کی بغیر کنیت کی ایک شخص ہین ہاشم بن محمد ثقفی
۱۳۴	ابو عمرو بصری رحمہ اللہ تعالی	
۱۳۵	ابو المنہال رحمہ اللہ تعالی	یہ تین شخص کی کنیت ہی واللہ اعلم یہ کون ہین

حرف الباء الموحدة

۱۳۶	بلال بن سعد بن تمیم الاشعری القاص رضی اللہ عنہ	ابن سعد نی انکی توثیق کی ہی یہ بڑی عابد فاضل تہی	حدود سنہ ۱۲۰ھ
۱۳۷	حضرت بریدہ بن الحصیب صحابی رضی اللہ عنہ	مدینی مین سکونت کی پہر بصرے مین پہر مرو مین	سنہ ۶۲ یا ۶۳ھ
۱۳۸	بکر بن عبد اللہ المزنی البصری احد الاعلام	از مغیرہ و ابن عباس وغیرہ ثقہ ثبت مامون حجہ فقیہ تہی	سنہ ۱۰۶ یا ۸ھ
۱۳۹	حضرت براء بن عازب اوسی انصاری	احد و حدیبیہ مین حاضر ہوئی	سنہ ۷۱ یا ۷۲ھ
۱۴۰	حضرت بشیر باکال بعاوی یا حارثی	انکا شمار مدنیین مین ہی انکی فرزند ایوب بیت قبر کی راوی ہین	

تعداد	نام راوی مع ولدیت	حال	سنہ وفات
۱۴۱	بقیہ بن الولید الحمصی احد الاعلام رحمہ اللہ تعالیٰ	نسائی نے کہا اذا قال حدثنا واخبرنا فہو ثقۃ	سنہ ۱۹۷
۱۴۲	حضرت بشر حافی ابن حارث رضی اللہ عنہ	زاہد عابد قدوہ پچاس برس ننگے پاؤں پھرے ایک بھی کسی کی غیبت نہیں کی	سنہ ۲۲۷ بعمر ۷۵ سال
۱۴۳	بشر بن منصور سلیمی ابو محمد بصری رضی اللہ تعالیٰ عنہ	زاہد قانت ابو زرعہ نے ثقہ مامون امام احمد نے ثقۃ ثقۃ کہا	سنہ ۱۹۰
۱۴۴	بشر بن مفضل رقاشی بصری رضی اللہ تعالیٰ عنہ	عابد احد الحفاظ الاعلام قال الامام احمد الیہ المنتہی فی التثبت بالبصرۃ	سنہ ۱۸۶
۱۴۵	بکر بن محمد رحمہ اللہ تعالیٰ	میزان میں اس نام کے حضرت دو شخص ذکر کئے ہیں ایک بکر بن محمد بصری منکر الحدیث دوسرے بکر بن محمد بن عبد غیر قوی واللہ اعلم انہیں کونسے	

حرف التاء المثناۃ الفوقیۃ

تعداد	نام راوی مع ولدیت	حال	سنہ وفات
۱۴۶	حضرت تمیم داری ابن اوس راوی خبر جساسہ	سال نہم میں اسلام لائے بیت المقدس میں سکونت کی قرآن جمع کیا ایک رکعت میں ختم کرتے	سنہ ۴۰

حرف الثاء المثلثۃ

تعداد	نام راوی مع ولدیت	حال	سنہ وفات
۱۴۷	حضرت ثوبان بن بجدد یقال الجحدر مولی النبی صلعم	حضر و سفر میں آپکی خدمت کی پھر شام میں نازل ہوئے	سنہ ۵۴ یا ۴۴ حمص میں
۱۴۸	ثابت بنانی[له] ابن اسلم بصری احد الاعلام	ہر روز و شب میں ختم کرتے صائم الدہر تھے نسائی واحمد بن حنبل نے انکی توثیق کی	سنہ ۱۲۳ یا ۱۲۷ بعمر ۸۶
۱۴۹	ثور بن یزید کلاعی حمصی احد الحفاظ الاثبات اثنا[عشر]	ابن معین نے کہا ما رأیت شامیا اوثق منہ قال احمد کان یری القدر تکلم فیہ بالقدر	سنہ ۱۵۳
۱۵۰	ثابت بن قیس بن شماس انصاری خطیب	من کبار الصحابۃ وصح فی البخاری ومسلم انہ من اہل الجنۃ رضی اللہ تعالیٰ	سنہ ۱۲ یوم یمامہ

حرف الجیم

تعداد	نام راوی مع ولدیت	حال	سنہ وفات
۱۵۱	حضرت جابر بن عبد اللہ انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ	صحابی مشہور بیعت عقبہ میں حاضر ہوئے اور ۱۹ غزوے کئے ۱۵۴۰ احادیث انسے مروی ہیں	سنہ ۷۴ مدینہ منورہ میں
۱۵۲	جعفر بن زیاد الکوفی الاحمر رحمہ اللہ تعالیٰ	ابو داود نے کہا ثقۃ شیعی ابو زرعہ نے کہا صدوق نسائی نے کہا لیس بہ بأس	سنہ ۱۶۵
۱۵۳	جابر بن نوح حمانی کوفی امام مسجد بنی حمان	ابن معین نے لیس بشیء کہا فلانی ضعیف من التاسعۃ ابن حبان نے کہا یخطی	سنہ ۲۰۳
۱۵۴	حضرت جعفر الصادق ابو عبد اللہ بن محمد الباقر رضی اللہ عنہ	احد الائمۃ الاثنی عشر کان من سادات اہل البیت ولقب بالصادق لصدق مقالتہ	سنہ ۱۴۸ مدینہ طیبہ
۱۵۵	جعفر بن جبیر[له] حنفی یا باہلی دمشقی رحمہ اللہ تعالیٰ	تقریب میں کہا متروک الحدیث وکان یحکی عنہ من السابعۃ	بعد سنہ ۱۴۰
۱۵۶	جعفر بن برقان کلابی رحمہ اللہ تعالیٰ	ابو احمد نے کہا ثقۃ ابن معین نے کہا لیس فی الزہری بذاک	سنہ ۱۵۴ و قال ۱۵۰
۱۵۷	حضرت جابر بن عتیک انصاری رضی اللہ عنہ	صحابی جلیل انکی حضور بدر میں اختلاف ہے انسے ایک حدیث مروی ہے	
۱۵۸	جعفر بن سلیمان ضبعی بصری زاہد رحمہ اللہ تعالیٰ	امام احمد و ابن معین نے آپکی توثیق کی ابن سعد نے کہا ثقۃ یتشیع	سنہ ۱۷۸
۱۵۹	حضرت جریر بن عبد اللہ بجلی بادم نزول نخلۃ رضی اللہ عنہ	سال دہم میں اسلام لائے آپکی واسطے حضور صلعم نے اپنا کپڑا بچھایا	سنہ ۵۱ یا ۵۴
۱۶۰	حضرت جندب بن عبد اللہ بجلی رضی اللہ عنہ	انسے ۴۳ حدیثیں مروی ہیں حسن و ابن سیرین و ابو مجلز انسے راوی ہیں	بعد سنہ ۶۰

له بنانی ... بن ... ۱۲ تہذیب
له بسبب ذلک ... در این فیروز ... التقریب ۱۲ ... ۱۵۰ ... جعفر بن ابی حیان اور ... سوکی ۱۲

تعداد	نام راوی مع ولدیت	حال	سنہ وفات
	حرف الحاء المہملۃ		
۱۶۱	حضرت حسن بن ابی الحسن یسار البصری مولی ام سلمۃؓ	الامام احد الائمۃ الہدی والسنۃ رمی بالقدر والاصح عالم جامع رفیع ثقۃ مامون	سنہ ۱۱۰
۱۶۲	حبیب بن الشہید الازدی البصری عن الحسن وعطاء	امام احمد نے کہا ثقہ مامون ہیں — لسہم ستبر	سنہ ۱۴۵
۱۶۳	حکم بن عمرو غفاری انکو حکم بن الاقرع بھی کہتے ہیں	صحابی ہیں انسے احادیث مروی ہیں بخاری ایک حدیث کی ساتھ منفرد ہیں	سنہ ۴۵ یا ۵۰ یا ۵۱
۱۶۴	حبیب بن ابی فضلان او ابن ابی فضالۃ مکی بصریؒ	سلام بن مسکین زیاد بن ابی مسلم ان سے راوی ہیں ابن معین نے کہا مشہور	
۱۶۵	حضرت امام حسین بن علی علیہما السلام ابو عبداللہ	سبط رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وریحانتہ انی احد مجدیہ ۸ مہینہ کے ایام جنین	ولادت ۴ھ وفات ۶۱ھ بعمر ۵۶ بکربلا
۱۶۶	حضرت حذیفہ بن الیمان حسیل عبسی کوفی ؓ	صحابی جلیل واقف حوادث فتن ماکان ویکون الی یوم القیامہ	سنہ ۳۶
۱۶۷	حبان بن ابی جبلہ بکسر الحاء المہملۃ قرشی مولاہم المصری	عمرو بن عاص عبداللہ بن عمرو سے راوی ہیں ان سے عبداللہ بن زحر	سنہ ۱۲۲ در افریقیہ
۱۶۸	حسن بن عمارہ بجلی مولاہم ابو محمد کوفی قاضی بغداد	دارقطنی نے متروک کہا ابن المدینی نے متہم بوضع کہا	سنہ ۱۵۳
۱۶۹	حکم بن عتیبہ کندی مولاہم ابو محمد او ابو عبداللہ کوفی	احد الاعلام عجلی نے کہا ثقہ ثبت من فقہاء اصحاب ابراہیم صاحب سنت واتباع	سنہ ۱۱۵
۱۷۰	حارث بن خزرج ابی الحارث رحمہ اللہ تعالی	اسکو التابعین کہا خزرج ابو الحارث مجہول فی حدیثہ نظر روی عنہ ابنہ الحارث	
۱۷۱	حکم بن عبد المطلب بن عبداللہ بن حنطب رحمہ اللہ تعالی	عن ابیہ قال الدارقطنی یعتبر بہ وقال ابو محمد بن حزم لا یعرف حالہ قالہ المیزان	
۱۷۲	حکم بن ابان عدنی ابو عیسی عدن ان سے راوی ہیں طاؤس وغیرہ	ثقہ صاحب سنت کان اذا ہدأت العیون وقف فی البحر الی رکبتیہ یذکر اللہ تعالی حتی یصبح	سنہ ۱۵۴ یا ۱۵۵
۱۷۳	حجاج بن یوسف الثقفی الامیر الظالم المبیر	قال النسائی لیس بثقۃ ولا مامون	سنہ ۹۵
۱۷۴	حسن بن صالح بن صالح بن مسلم بن حیان لقبہ حی بن شفی	فقیہ کوفی احد الاعلام ابن معین نسائی نے ثقہ کہا ابو حاتم نے بھی توثیق کی	سنہ ۱۶۹
۱۷۵	حضرت حسن بن حسن بن علی بن ابی طالب علیہم السلام	اپنے والد ماجد اور عبداللہ بن جعفر سے راوی ہیں ثقہ حضرت امیر کی الی ہو	سنہ ۹۷
۱۷۶	حرملہ بن عمران بن قراد التجیبی ابو حفص المصری الحاجب	یہ یزید بن ابی حبیب اور ابن وہب ابو صالح انسے راوی ہیں	سنہ ۱۶۰
۱۷۷	حکم بن عمیر عن النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم	فی احادیث منکرۃ لا صحبۃ لہ قال ابو حاتم ضعیف قالہ فی المیزان	
۱۷۸	حماد بن سلمہ البصری احد الاعلام قال العقیلی	رایت الرجل یقع فی حماد فاتہمہ علی الاسلام قال حماد من طلب العلم لغیر اللہ مکر بہ	سنہ ۱۶۷
۱۷۹	حریز بن عثمان الرحبی آخرہ زاء معجمہ رحمہ اللہ تعالی	امام احمد نے ثقہ ثقہ ثقہ ابو الیمان عمرو بن علی وغیرہ نے متہم بنصب کیا	سنہ ۱۶۳
۱۸۰	حوثرہ بن محمد منقری ابو الازہر البصری الوراق	قطان وابن مہدی سے راوی ہیں ابن حبان نے انکی توثیق کی ہے	سنہ ۲۵۶
۱۸۱	حضرت امام حسن بن علی بن ابی طالب ابو محمد المدنی علیہم السلام	سبط رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وریحانتہ آپکی تیرہ حدیثیں ہیں ولادت ۳ھ	سنہ ۴۹ یا ۵۰ یا بعد اسکے
۱۸۲	حمید الطویل بن ابی حمید مختلف فی اسم ابیہ البصری	قال شعبۃ لم یسمع حمید من انس الا اربعۃ وعشرین حدیثا قال ابو خراش صدوق ثقہ	سنہ ۱۴۲
۱۸۳	حارث بن اسد المحاسبی ابو عبداللہ البغدادی الزاہد	المشہور صاحب التصانیف فی الرد علی المعتزلۃ والرافضۃ وغیرہم ولہ کلام فی التصوف	سنہ ۲۴۳

تعداد	نام راوی مع ولدیت	حال	سنہ وفات
۱۸۴	حبیب بن سالم کاتب النعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ	وعنہ بشیر بن ثابت ومحمد بن المنتشر قال ابو حاتم ثقہ	
۱۸۵	حفص بن بعیل مصغر بعین معجمہ	الہمدانی المرہبی الکوفی عن زائدہ وعنہ ابو کریب کذا فی الخلاصہ	
۱۸۶	حبیش بن مبشر بن احمد بن محمد التمیمی ابو عبد اللہ	الطوسی الفقیہ نزیل بغداد وثقہ الدارقطنی وذکرہ ابن حبان فی الثقات	سنہ ۲۵۹
۱۸۷	حجاج بن دینار واسطی رحمہ اللہ تعالیٰ	امام احمد وابن معین نے کہا لیس باس ابو زرعہ نے کہا صالح صدوق مستقیم الحدیث [1]	
۱۸۸	حبان بن اسود رحمہ اللہ تعالیٰ		
۱۸۹	حمید رحمہ اللہ تعالیٰ	اس نام کی ایک جماعت ہے معلوم نہیں یہ اون میں سے کون ہیں	
۱۹۰	حمید بن معیوف رحمہ اللہ تعالیٰ		
۱۹۱	حصین	خلاصہ میں اس نام کے ۵ شخص ذکر کیے ہیں اور حبیلان نامہ میں لکھا ہے الحصین غیر منسوب ہوا ابن منصور واللہ اعلم	
۱۹۲	حمید بن میمونہ رحمہ اللہ تعالیٰ		
۱۹۳	حویرث بن رباب رحمہ اللہ تعالیٰ		
۱۹۴	حارث غنوی رحمہ اللہ تعالیٰ		
	حرف الخاء المعجمہ		
۱۹۵	حضرت خباب بن الارت رضی اللہ عنہ	بدر میں حاضر ہوئے منجملہ اون کے ہیں جو راہ خدا میں عذاب کیے گئے	سنہ ۳۷ کوفہ میں وفات پائی عمر ۷۳ برس
۱۹۶	خالد بن معدان کلاعی از فقہاء واعیان التابعین	فرمایا میں نے ستر صحابہ کو پایا دن میں ستر ہزار تسبیح کہتے تھے	سنہ ۱۰۳ یا ۱۰۴ یا ۱۰۸
۱۹۷	خلف بن حوشب الکوفی الاعور العابد	عن مجاہد وعطاء قال النسائی لیس بہ باس	سنہ ۱۵۰ کے بعد [illegible]
۱۹۸	حضرت خالد بن الولید مخزومی ملقب بسیف اللہ	صلح حدیبیہ کے بعد مسلمان ہوئے اور غزوہ موتہ میں حاضر ہوئے اور انکے ہاتھ پر فتح ہوئی	سنہ ۲۱ حمص میں یا مدینہ
۱۹۹	حضرت خدیجہ بنت خویلد ام المومنین رضی اللہ عنہا	زوج النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اول امراۃ تزوجہا واول خلق اللہ اسلاما	۳ سال قبل ہجرت
۲۰۰	خالد بن عرفطہ قضاعی صحابی رضی اللہ عنہ	انسے ایک حدیث مروی ہے ابو اسحق سبیعی انسے راوی ہیں	سنہ ۶۱
۲۰۱	خزیمہ بن ثابت انصاری ذو الشہادتین رضی اللہ عنہ	بدر واحد میں حاضر ہوئے ہمراہ علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی صفین میں قتل ہوئے	سنہ ۳۷
۲۰۲	خیثمہ بن ابی خیثمہ عبد الرحمن بصری عن انس	ابن حبان نے انکی توثیق کی اور ابن معین نے لیس بشئی کہا	
۲۰۳	خیثمہ بن عبد الرحمن بن ابی سبرہ جعفی کوفی	عن ابیہ وعائشہ وابی ہریرہ ابن معین وعجلی نے انکی توثیق کی	سنہ ۸۰
۲۰۴	خیثمہ بن عبد الرحمن اطرابلسی رحمہ اللہ تعالیٰ	خلاصہ میں کہا ہے ان سے قرات النسائی حافظ امام	
۲۰۵	خالدہ بنت عبد اللہ بن انیس رضی اللہ عنہا	انکا ذکر خلاصہ و اسد الغابہ وغیرہ میں نہیں ہے [2]	
۲۰۶	خنساء بنت معاویہ انکا ذکر خلاصہ و اسد الغابہ وغیرہ میں نہیں ہے ہاں خنساء بنت عمرو بن الشرید کا ذکر ہے اسد الغابہ میں [3]		

[1] مَلَّه لا باس بہ وقال ابو حاتم لیکن حسن یہ ولا یحتج بہ وقال الترمذی ثقہ مقارب الحدیث ۱۲

[2] اور خالدہ بنت انس الساعدیہ کا [illegible]

[3] [illegible]

تعداد	نام راوی مع ولدیت	حال	سنہ وفات
	کہاکہ ہشام بن کلبی نی کہاکہ صخر و معاویہ و خنساء اور خنساء کا نام تماضر ہی عمرو بن الشرید کی اولاد مین		
	انتہی اس صورت مین خنساء اخت معاویہ ہوئین یہ بی بی شاعرہ تہین حضرت کو انکی شعر سنیا خاطر ہوتی		
	حرف الدال المہملہ		
۲۰۷	داود بن ابی ہند القشیری مولاہم ابوبکر البصری	احد الاعلام عن ابن المسیب امام احمد و عجلی و ابوحاتم و نسائی نی انکی توثیق کی ہی	سنہ ۱۳۹ یا ۴۰
۲۰۸	داود بن صغیر ابوعبدالرحمن شامی رح	ابوبکر خطیب نی کہا ضعیف دارقطنی نی کہا منکر الحدیث باقی رہی	سنہ ۱۳۲ تک
۲۰۹	داود بن نصیر بضم النون الطائی ابوسلیمان	العالم الربانی احد الاعلام الکوفی الزاہد ابن معین نی توثیق کی	سنہ ۱۶۰ یا ۶۵
	حرف الذال المعجمہ فارغ		
	حرف الراء المہملہ		
۲۱۰	رجاء بن حیوۃ الکندی الفلسطینی احد الاعلام	عن معاویۃ و غیرہ ابن سعد نی ثقہ فاضل کثیر العلم کہا ہی	سنہ ۱۱۲
۲۱۱	ربیع بن انس الکندی او الحنفی البصری عن انس	و الحسن و ارسل عن ام سلمۃ ابوحاتم نی صدوق عجلی نی ثقہ صدوق کہا ہی	سنہ ۱۳۹ یا ۴۰
۲۱۲	راشد بن سعد مقرائی احد العلماء عن ثوبان و غیرہ	ابن معین و ابوحاتم و ابن سعد نی انکی توثیق کی ہی	سنہ ۱۰۸
۲۱۳	ربیع بن بدر عن الحسن قال العقیلی قدری اتی عنۃ	و لا مستند عندہ انتہی من المیزان و در بدر بدراء مہملہ بغیر ضبط لکہا ہی	
۲۱۴	ربعی بن حراش بکسر المہملہ العبسی بالموحدۃ ابو مریم الکوفی مخضرم عن عمر و علی فرد حدیثہ قال العجلی من خیار الناس لم یکذب کذبۃ قط		سنہ ۱۰۰ یا ۱۰۴
۲۱۵	حضرت رافع بن خدیج الاوسی صحابی احد و ما بعد	احد مین حاضر ہوئی انسے ۷۸ حدیثین مروی ہین	سنہ ۷۴
۲۱۶	ربیع بن سلیمان مولاہم ابو محمد المصری موذن الفسطاط و صاحب	الامام الشافعی راوی الام و ثقہ ابن یونس رحمہ اللہ تعالی	سنہ ۲۷۰
۲۱۷	ربیع بن خثیم الثوری ابویزید الکوفی مخضرم	عن ابن مسعود قال لہ ابن مسعود لو راک النبی صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم لاحبک	سنہ ۶۳
۲۱۸	ربیع بن ابی شداد رحمہ اللہ تعالی	الکا تقریب و خلاصہ و میزان مین نہین ذکر کیا	
	حرف الزای المعجمہ		
۲۱۹	زرعہ بن عبداللہ الانصاری البیاضی عن المعتمر	التیمی قال فی التہذیب ذکرہ ابن حبان فی الثقات	
۲۲۰	زید عن عائشۃ زید السلمی عن ابی جعفر	محمد بن علی مجہولان کذا فی میزان الاعتدال واللہ اعلم	
۲۲۱	زہری محمد بن مسلم ابوبکر المدنی احد الائمۃ الاعلام	و عالم الحجاز والشام عن ابن عمر و غیرہ قال ما استودعت قلبی شیئا فنسیتہ	سنہ ۱۲۴
۲۲۲	زہیر بن محمد التمیمی ابوالمنذر الخراسانی نزیل الشام	والحجاز عن زید بن اسلم و غیرہ قال البخاری للشامیین عنہ مناکیر و ہو ثقہ لیس بہ باس	سنہ ۱۶۲
۲۲۳	زید بن اسلم العدوی مولاہم المدنی احد الاعلام	عن ابیہ و ابن عمر و ثقہ احمد و یعقوب بن شیبہ و ابوحاتم و النسائی	سنہ ۱۳۶ ماہ ذی الحجہ
۲۲۴	زاذان الکندی مولاہم ابوعمر البزاز الکوفی	شہد الجابیۃ عن علی و غیرہ و ثقہ ابن معین	سنہ ۸۲

تعداد	نام راوی مع ولدیت	حال	سنہ وفات
۲۲۵	زبیر بن بکار ابو عبد اللہ المدنی قاضیہا صاحب	کتاب النسب عن ابن عیینۃ وثقہ الدارقطنی والخطیب	سنہ ۲۵۶
۲۲۶	زیاد النمیری یعنی زیاد بن عبد اللہ عن انس	ضعفہ ابن معین وعنہ سہل بن ابی صالح لہ عندہ فرد حدیث	
۲۲۷	حضرت زید بن ثابت النجاری المدنی کاتب الوحی	واحد کبار الاصحابیت ضمان عن جاضر ہوی حضرت یقراۃ کی قرآن جمع کیا	سنہ ۴۵ یا ۴۸ یا ۵۰
۲۲۸	زر بن حبیش ابو مریم الکوفی مخضرم عن عمر وعثمان	وعلی والعباس وعنہ ابراہیم النخعی ابن معین نے انکی توثیق کی ہے	سنہ ۸۲
۲۲۹	حضرت امام زین العابدین علی ابن الحسین بن علی	الہاشمی المدنی علیہم السلام عن جدہ مرسلا وعن ابیہ وعائشۃ وصفیۃ وغیرہم	سنہ ۹۳ وقیل غیر ذلک
۲۳۰	زید بن خارجۃ الخزرجی قال ابن عبد البر ہو الذی	تکلم بعد الموت قال ابن مندہ شہد بدرا لہ حدیث وعنہ موسی بن طلحۃ	فی خلافۃ عثمان رض
۲۳۱	زکریا بن ابی زائدۃ التیمی مولاہم ابو یحیی الکوفی الحافظ	اخو یوسف عن شریک وحماد بن زید قال ابن خراش ثقۃ جلیل	سنہ ۲۱۱ یا ۲۱۲
۲۳۲	زرارۃ بن اوفی الحرشی البصری قاضیہا عن	عمران بن حصین ابن سعد ونسائی نے انکی توثیق کی ہے	سنہ ۹۳
۲۳۳	حضرت زید بن ارقم الخزرجی شہد الخندق وغزا	سبع عشرۃ غزوۃ ونزل الکوفۃ وکان من خواص علی رضی اللہ عنہ	سنہ ۶۶ یا سنہ ۶۸
		حرف السین المہملۃ	
۲۳۴	حضرت سعد بن ابی وقاص الزہری المدنی	شہد بدرا والمشاہد وہو احد العشرۃ وآخرہم موتا واول من رمی فی سبیل اللہ	سنہ ۵۵ یا ۵۸
۲۳۵	سعید بن جبیر الوالبی مولاہم الکوفی احد اعلام الاسلام	عن ابن عباس وغیرہ الا کہ نے ان کو قتل کیا اور حجہ کو مارا	قتلہ الحجاج سنہ ۹۵
۲۳۶	سفیان بن سعید الثوری ابو عبد اللہ الکوفی	احد الائمۃ الاعلام قال العجلی کان لا یسمع شیئا الا حفظہ	سنہ ۱۶۱ در بصرہ فوت ہوئے
۲۳۷	سعید بن عبد العزیز بن ابی یحیی التنوخی ابو محمد	الدمشقی الفقیہ عن مکحول ونافع ابن معین وابو حاتم ونسائی نے توثیق کی	سنہ ۱۶۷
۲۳۸	سدی اسمعیل بن عبد الرحمن مولی قریش	ابو محمد الکوفی رمی بالتشیع عن انس قال ابن عدی صدوق مستقیم الحدیث	سنہ ۱۲۷
۲۳۹	سدی الصغیر محمد بن مروان عن محمد بن السائب	الکلبی صاحب التفسیر وعنہ الاصمعی وغیرہ قال جریر بن لیس کذا فی الخلاصۃ ۱۲	
۲۴۰	حضرت سہل بن سعد الانصاری ابو العباس من بنی	النبی ۱۸۸ احادیث مروی ہیں وعنہ الزہری وابو حازم	سنہ ۹۱ بعمر ۱۰۰ سال وہو آخر من مات بالمدینۃ
۲۴۱	سمیط بن عمیر یقال ابن سمیر السدوسی البصری	ابو عبد اللہ صدوق من الثالثۃ کذا فی التقریب	
۲۴۲	سلم بن عطیۃ الفقیمی بالفاء والقاف مصغر الکوفی	لین الحدیث من السادسۃ عن عطاء وطاؤس ذکرہ ابن حبان فی الثقات و فی الضعفاء	
۲۴۳	حضرت سلمان الفارسی ابو عبد اللہ ابن الاسلام رضی اللہ عنہ	اسلم مقدم النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم المدینۃ وشہد الخندق قیل انہ ادرک وصی عیسی علیہ السلام	سنہ ۳۶ بعمر ۳۵۰ سال
۲۴۴	حضرت سعد بن معاذ الاوسی ابو عمرو سید قومہ	شہد بدرا واحدا وقال النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اہتز العرش لموت سعد بن معاذ ورمی	استشہد زمن الخندق
۲۴۵	سعید بن ابی سعید المقبری ابو سعید المدنی	ارسل عن ام سلمۃ وعن ابیہ وابی ہریرۃ قال ابن خراش ثقۃ جلیل	سنہ ۱۲۳ یا ۱۲۵
۲۴۶	سہل بن عمار النیسابوری عن یزید بن ہارون وغیرہ	متہم کذبہ الحاکم کذا فی میزان الاعتدال	
۲۴۷	حضرت سعید بن زید العدوی احد العشرۃ المشہود لہم	بالجنۃ والمہاجرین الاولین شہد المشاہد کلہا بعد بدر ویذکرہ البخاری فیمن شہد بدرا	سنہ ۵۱
۲۴۸	سوید بن سعید الہروی ابو محمد عن حفص بن میسرۃ وغیرہ	قال احمد ارجو ان یکون صدوقا وقال ابو حاتم صدوق مدلس	سنہ ۲۴۰

سکہ سیدالی سنۃ ... ببطالکوفۃ وکان یبیع ... ۱۲ سنۃ قال فی التہذیب وقال ابو حاتم [illegible] ۱۲

تعداد	نام راوی مع ولدیت	حال	سنہ وفات
۲۴۹	سوید بن مقرن المزنی نزیل الکوفۃ لہ ستۃ احادیث	انفرد لہ مسلم بحدیث وعنہ ابنہ معاویۃ وغیرہ قال فی التہذیب صحابی	
۲۵۰	سمرۃ بن جندب الفزاری نزیل البصرۃ قال ابن عبد البر کان	من الحفاظ المکثرین قال ابن سیرین کان عظیم الامانۃ صدوق الحدیث	سنہ ۵۸ یا ۵۹ در بصرہ
۲۵۱	سلمۃ بن قیس الاشجعی صحابی رضی اللہ عنہ نزل الکوفۃ	لہ سبعۃ احادیث وعنہم فرد حدیث وعنہ ہلال بن یساف وابو اسحق	
۲۵۲	سوار بن مصعب الہمدانی الکوفی ابو عبد اللہ الاعمی المؤذن	عن عطیۃ العوفی وغیرہ قال البخاری منکر الحدیث وقال النسائی وغیرہ متروک	سنہ بضع وسبعین ومائۃ
۲۵۳	سری بن مخلد رحمہ اللہ تعالی	قال فی المیزان لا اعرفہ قال الازدی ضعیف جدا	
۲۵۴	سراقۃ بن مالک بن جعشم المدلجی ابو سفیان نزیل قدید	اسلم یوم الفتح لہ تسعۃ عشر حدیثا انفرد لہ البخاری بحدیث رضی اللہ عنہ	سنہ ۲۴
۲۵۵	سلیمان بن صرد الخزاعی ابو مطرف الکوفی صحابی	شہد صفین مع علی رضی اللہ عنہ ثم خرج لطلب دم الحسین رضی اللہ عنہ فقتل بعین الوردۃ	من الہجرۃ سنہ ۶۵
۲۵۶	سلیمان بن طرخان التیمی ابو المعتمر البصری احد	سادۃ التابعین علما وعملا عن انس وغیرہ قال ابن سعد ثقۃ کثیر الحدیث	سنہ ۱۴۳ عمر ۹۷ سال
۲۵۷	سلمۃ بن شبیب النیسابوری ابو عبد اللہ الحافظ	عن ابی اسامۃ ویزید بن ہارون قال ابو حاتم صدوق	سنہ ۲۴۷
۲۵۸	سعید بن سوید ذکرہ ابن عدی مختصرا وقال خ	لا یتابع فی حدیثہ کذا فی المیزان	
۲۵۹	سلمی مولاۃ بکر بن وائل عن عائشۃ وام سلمۃ	وعنہا رزین الجہنی کذا فی الخلاصۃ	
۲۶۰	سلمۃ بن کہیل الحضرمی ابو یحیی الکوفی رأی ابن عمر	قال ابن المدینی لہ نحو مائتین وخمسین حدیثا وثقہ احمد والعجلی زاد وفیہ تشیع قلیل	سنہ ۱۲۱ عمر ۷۴ سال
۲۶۱	سلمۃ بن سعید البصری عن ابن جریج وعنہ محمد بن عثمان	الثقفی وغیرہ وثقہ ابن حبان کذا فی الخلاصہ	
۲۶۲	سوید بن عمرو الکلبی ابو الولید الکوفی عابد عن حماد بن	سلمۃ وداود الطائی وعنہ احمد بن حنبل وثقہ ابن معین والنسائی والعجلی	
۲۶۳	سری بن یحیی الشیبانی ابو الہیثم البصری عن ثابت	وعمرو بن دینار وعنہ حماد ابن زید وابن وہب وثقہ النسائی	سنہ ۱۶۷
۲۶۴	سہیل بن ابی حزم مہران القطعی بضم القاف وفتح الطاء	ابو بکر البصری قال احمد عن ثابت البنانی مناکیر	
۲۶۵	سعید بن سالم القداح ابو عثمان الخراسانی ثم المکی عن	ابن جریج وعنہ الشافعی قال ابن معین لیس بہ باس وقیل صدوق وقیل لین الحدیث	
۲۶۶	سلیمان بن سحیم بمہملتین مصغر المدنی ابو ایوب عن	ابن المسیب وثقہ ابن سعد والنسائی قال فی التہذیب توفی فی خلافۃ المنصور	
۲۶۷	حضرت سعد بن عبادۃ الخزرجی سیدہم وصاحب رایۃ الانصار	فی المشاہد کلہا ووقع فی مسلم انہ شہد بدرا وتخلف عن بیعۃ ابی بکر وخرج عن المدینۃ ولم یرجع الیہا حتی قتلتہ	الجن بحوران من عمل دمشق سنہ ۱۵ یا ۱۴ یا ۱۱ وقیل غیر ذلک ۱۲
۲۶۸	سعد بن طریف الحنظلی الاسکاف الکوفی عن ابی وائل	وعنہ اسرائیل وابن علیۃ ضعفہ احمد وغیرہ	
۲۶۹	سفیان بن وہب الخولانی ابو ایمن صحب النبی	صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وحضر حجۃ الوداع وشہد فتح مصر وافریقیۃ وسکن المغرب	
۲۷۰	سلیمان بن مہیر یا بہیر رحمہ اللہ	من رواۃ الامام مالک رحمہ اللہ	
۲۷۱	سلام بن سلم یا سلیم رحمہ اللہ تعالی	تقریب وخلاصہ ومیزان میں سلام بن سلم کا ذکر نہیں ہی ہاں سلام بن سلیم بتشدید لام دو شخص اس نام کی مذکور ہیں ایک سلام بن سلیم تمیمی سعدی دوسرے سلام بن سلیم الحنفی مولاہم ابو الاحوص الکوفی الحافظ	

نمبر	نام راوی مع ولدیت	حال	سنہ وفات
		حرف الشین المعجمۃ	
۲۷۲	شداد بن اوس بن ثابت الانصاری النجاری ابو یعلی المدنی ابن اخی حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ له خمسون حدیثا انفرد له البخاری بحدیث		سنہ ۵۸ھ وبیت المقدس
۲۷۳	شعبی عامر بن شراحیل الحمیری ابو عمرو الکوفی الامام العلم ولد لست سنین خلت من خلافۃ عمر روی عن علی وابن مسعود ولم یسمع منہم		سنہ ۱۰۳ھ
۲۷۴	شہر بن حوشب مولی اسماء بنت یزید بن السکن ابو سعید الشامی وثقہ احمد وابن معین قال ابن معین ثبت وقال النسائی لیس بالقوی		سنہ ۱۱۱ھ
۲۷۵	شمر بن عطیۃ الاسدی الکاہلی الکوفی عن ابی وائل وشہر بن حوشب وثقہ النسائی وقال ابو داود کان عثمانیا جدا		
۲۷۶	شریح بن عبید بن شریح الحضرمی الحمصی ثقۃ من الثالثۃ وکان یرسل کثیرا مات بعد المائۃ کذا فی التقریب		
۲۷۷	شبابۃ بن سوار الفزاری ابو عمرو المدائنی قیل اسمہ مروان مولاہم عن حریز بن عثمان وثقہ ابن معین وغیرہ قال احمد کان مرجیا		سنہ ۲۰۶ھ
۲۷۸	شریک بن عبد اللہ النخعی ابو عبد اللہ الکوفی قاضیہا وقاضی الاہواز قال ابن معین ثقۃ یغلط وقال العجلی ثقۃ وقال النسائی لیس بالقوی		سنہ ۱۴۰ھ
۲۷۹	شعبۃ بن الحجاج ابو بسطام الحافظ احد ائمۃ الاسلام الواسطی نزیل البصرۃ عن معاویۃ بن قرۃ وغیرہ قال احمد شعبۃ امۃ وحدہ		سنہ ۱۶۰ھ
۲۸۰	حضرت شقیق بن ابراہیم بن علی رضی اللہ عنہ من کبار الزہاد والعباد تکلم فی احادیثہ من جہۃ الرواۃ عنہ لا الحکم علیہ بالضعف کذا فی المیزان		سنہ ۱۹۴ھ
		حرف الصاد المہملۃ	
۲۸۱	صفوان بن سلیم الزہری مولاہم ابو عبد اللہ المدنی	عن ابن عمر وغیرہ قال احمد ثقۃ من خیار عباد اللہ الصالحین یستشفی بحدیثہ وینزل القطر من السماء بذکرہ	سنہ ۱۳۲ھ
۲۸۲	صالح بن صالح بن مسلم بن حی وہو حیان الہمدانی	الکوفی عن الشعبی وغیرہ وثقہ احمد وابن معین والنسائی والعجلی	
۲۸۳	حضرت صعب بن جثامۃ اللیثی الحجازی الصحابی	اتفقا علی حدیثین وانفرد البخاری باخر وعنہ ابن عباس فقط عندہم فی ہدیۃ الصید وغیرہ	
۲۸۴	حضرت صفوان بن امیۃ الجمحی القرشی ابو وہب	اسلم بعد الفتح وکان من المؤلفۃ قلوبہم انفرد له مسلم بحدیث روی عنہ ابنہ امیۃ وطاوس	سنہ ۴۱ھ
۲۸۵	صدقۃ بن خالد الاموی مولاہم ابو العباس	الدمشقی عن یزید بن ابی مریم قال احمد ثقۃ ثقۃ	سنہ العمر ۷۲ سال
۲۸۶	صفیۃ بنت شیبۃ بن عثمان العبدریۃ عن النبی صلی اللہ	علیہ وآلہ وسلم وعن عائشۃ قال البرقانی لیست بصحابیۃ ووثقہا ابن حبان	
۲۸۷	صالح بن بشیر المری ابو بشر البصری القاص احد	احد قراء الصوفیۃ والزہاد الصالحین عن قتادۃ وثابت ضعفہ ابن المدینی	سنہ ۱۷۲ھ
۲۸۸	صفوان بن عمرو السکسکی ابو عمرو الحمصی عن عبد اللہ	بن بسر قال عمرو بن علی ثبت وقال ابو حاتم ثقۃ	سنہ ۱۵۵ھ
۲۸۹	صالح بن عبد العزیز ابو الفضل الازدی	الفلسفۃ والزندقۃ قال النسائی لیس بثقۃ قال الذہبی اعرف له روایۃ قتلہ المہدی	
۲۹۰	صدقۃ بن یزید الخراسانی ثم الشامی نزیل الرملۃ عن	حماد بن ابی سلیمان ضعفہ احمد وقال ابو حاتم صالح وقال ابو زرعۃ الدمشقی ثقۃ	
۲۹۱	حضرت صفیۃ بنت حیی بن اخطب الاسرائیلیۃ	ام المؤمنین رضی اللہ عنہا من بنات ہارون علیہ السلام	سنہ ۵۰ھ فی امارۃ معاویۃ
		خلاصہ میں اس نام کی اور کسی کی بیان ذکر کی ہے مگر العلم لتاب کے بین ان مراد ہیں	
		حرف الضاد المعجمۃ	

تعداد	نام راوی مع ولدیت	حال	سنہ وفات
٢٩٢	ضحاک بن مزاحم الہلالی مولاہم الخراسانی ابوالقاسم عن	ابی ہریرۃ وغیرہ وثقہ احمد وابن معین وابوزرعۃ وقال ابن حبان فی جمیع روی نظر	سنہ ١٠٥
٢٩٣	ضحاک بن حمزۃ الاملوکی الواسطی عن انس مرسلا قال ابن معین	لیس بشیء وقال النسائی لیس بثقۃ واما ابن حبان فوثقہ ۔ کتب علیہ میاد	
٢٩٤	ضمرۃ بن حبیب الزبیدی بالقسم ابوعتبۃ الحمصی عن ابی امامۃ	وغیرہ وثقہ ابن معین	
٢٩٥	ضمرۃ بن حبیب المقدسی راوی حدیث خضر علیہ السلام	ضعیف ابن	
٢٩٦	ضحاک بن سفیان الکلابی ابوسعید الی تحد صحابی لہ اربعۃ	احادیث وعندہم حدیثہ فی توریث امرأۃ اشیم الضبابی یعنی من دیۃ زوجہا	
٢٩٧	ضحاک بن عثمان بن الضحاک بن عثمان بن عبداللہ بن خالد	عن جدہ ومالک وعنہ ابراہیم بن المنذر وثقہ مصعب الزبیری	
		حرف الطاء المہملۃ	
٢٩٨	حضرت طلحۃ بن عبیداللہ ابومحمد المدنی احد العشرۃ وستۃ	الشوری واحد الثمانیۃ الذین سبقوا الی الاسلام وضرب لہ النبی صلعم السہم	الیوم بدر سنہ ٣٦ روز جمل
٢٩٩	طاؤس بن کیسان قیل اسمہ ذکوان الامام العلم عن ابی	ہریرۃ وعائشۃ وغیرہما حج اربعین حجۃ وکان مستجاب الدعوۃ وثقہ ابن معین	وغیرہ سنہ ١٠٦ یوم الترویۃ
٣٠٠	طارق بن عبداللہ المحاربی صحابی لہ احادیث وعنہ	ربعی بن حراش وجامع بن شداد	
٣٠١	طعمۃ بن غیلان الجعفی الکوفی عن الشعبی وعنہ	السفیانان قال ابوحاتم شیخ وذکرہ ابن حبان فی الثقات	
		حرف الظاء المعجمۃ فارغ	
		١١٤ **حرف العین المہملۃ**	
٣٠٢	حضرت عباس بن عبدالمطلب عم النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم	اظہر اسلامہ یوم الفتح وکان فیما قبل کتم ایمانہ باذنہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم	سنہ ٣٢ یا ٣٤ بعمر ٨٨
٣٠٣	حضرت عبادۃ بن الصامت الانصاری ابوالولید شہد العقبتین	وبدرا وہو احد النقباء وکان ممن جمع القرآن علی عہد النبی صلعم	سنہ ٣٤ در رملہ
٣٠٤	حضرت عوف بن مالک الاشجعی الغطفانی کانت معہ رایۃ	اشجع یوم الفتح قال الواقدی شہد خیبر مات	سنہ ٧٣
٣٠٥	حضرت امیرالمومنین علی بن ابی طالب ابوالحسن الہاشمی کرم اللہ وجہہ	آپ سے ٥٨٦ حدیثیں مروی ہیں بدر میں اور مشاہد میں حاضر ہوئے	سنہ ٤٠ شب جمعہ رمضان کو شہید ہوئے
٣٠٦	حضرت عبداللہ بن مسعود ابوعبدالرحمن الکوفی احد السابقین	الاولین وصاحب النعلین شہد بدرا والمشاہد روی ٨٤٨ حدیثا	سنہ ٣٢ در مدینہ طیبہ
٣٠٧	حضرت امیرالمومنین عمر بن الخطاب ابوحفص المدنی احد فقہاء الصحابۃ	ثانی الخلفاء الراشدین واحد العشرۃ المشہود لہم بالجنۃ ٥٣٩ حدیث	آخر سنہ ٢٣ میں شہید ہوئے
٣٠٨	عمرو بن عبسۃ ابونجیح صحابی مشہور لہ ٤٨ حدیث	قال ابوسعید یقولون انہ رابع او خامس فی الاسلام	
٣٠٩	عمرو بن میمون بن مہران الرقی ابوعبداللہ عن ابیہ	وسلیمان بن یسار وثقہ ابن معین	سنہ ١٤٥ قالہ الواقدی
٣١٠	عمرو بن میمون الاودی ابویحیی الکوفی عن عمر ومعاذ	روی اسرائیل عن ابی اسحق حج مائۃ حجۃ وعمرۃ وثقہ ابن معین	سنہ ٧٤ قالہ ابونعیم
٣١١	عروۃ بن رویم اللخمی ابوالقاسم الدمشقی المقری	عن ثوبان وجابر مرسلا وثقہ النسائی	سنہ ١٣٢ یا ٣٥
٣١٢	حضرت عرباض بن ساریۃ السلمی ابونجیح من اہل الصفۃ	سکن حمص لہ احادیث وعنہ جبیر بن نفیر وخالد بن معدان	سنہ ٧٥
٣١٣	حضرت عمر بن عبدالعزیز الاموی ابوحفص الحافظ امیر	المومنین عن انس وغیرہ قال میمون بن مہران کانت العلماء عند عمر الا تلامذۃ	سنہ ١٠١

سلہ اور اول ٢٤ھ میں مدفون عمر ٦٣ سال رضی اللہ تعالیٰ عنہ ١٢

تعداد	نام راوی مع ولدیت	حال	سنہ وفات
۳۱۴	حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص السہمی ابو محمد کان	یلوم اباہ علی القتال فی یاد رب تودو یقول ما لی و لصفین ما لی و لقتال المسلمین	سنہ ۶۵ یا ۶۸
۳۱۵	حضرت عائشہ بنت امیر المؤمنین ابی بکر الصدیق	ام المؤمنین ام عبداللہ الفقیہۃ الربانیۃ حبیبۃ النبی صلعم کانت تصوم الدہر مرویات ۲۲	سنہ ۵۸ مدفون بقیع
۳۱۶	عبدالرحمن بن یزید بن جابر الازدی الدمشقی الدارانی	عن ابیہ و القاسم بن عبدالرحمن قال ابن ابی داود ثقۃ مأمون و قال یحییٰ بن معین ثقۃ	سنہ ۱۵۳
۳۱۷	عبداللہ بن ابی زکریا الخزاعی ابو یحییٰ الشامی الفقیہ	عن ابی الدرداء و سلمان مرسلاً قال ابو زرعۃ الدمشقی لم یلق احدا من الصحابۃ قال ابن سعد ثقۃ	سنہ ۱۱۷
۳۱۸	عطاء بن ابی مسلم الخراسانی مولی المہلب بن ابی صفرۃ ابو ایوب	الخراسانی نزیل الشام احد الاعلام عن ابی الدرداء و غیرہ مرسلاً و کان یحیی اللیل ثقۃ ابن معین و ابو حاتم	سنہ ۱۳۵ بعمر ۹۰ سال
۳۱۹	حضرت عمار بن یاسر ابو الیقظان حلیف بنی مخزوم	صحابی جلیل شہد بدرا و المشاہد کان احد السابقین الاولین مرویات ۶۲ قتل بصفین مع علی	
۳۲۰	عون بن عبداللہ الہذلی ابو عبداللہ الکوفی الزاہد	عن ابیہ و عائشہ و ثقہ احمد و ابن معین و ابن سعد بالاحادیث قال الامام البخاری مات	بعد سنہ ۱۲۰
۳۲۱	عقبۃ بن مسلم التجیبی ابو محمد المصری امام الجامع عن	عبداللہ بن عمرو و عقبۃ بن عامر و عنہ حیوۃ بن شریح و حرملۃ بن عمران ثقۃ العجلی	قریب سنہ ۱۲۰
۳۲۲	عکرمۃ البربری مولی ابن عباس ابو عبداللہ احد الائمۃ	الاعلام قال العجلی ثقۃ بری مما یرمیہ الناس بہ و ثقہ احمد و ابن معین و ابو حاتم و النسائی	سنہ ۱۰۵
۳۲۳	عبید بن عمیر بن قتادۃ اللیثی ابو عاصم المکی القاص	مخضرم عن ابی و عمر قال ثابت اول من قص عبید بن عمیر و ثقہ ابو زرعۃ	سنہ ۶۴
۳۲۴	عبداللہ بن عبید بن عمیر اللیثی ابو ہاشم المکی	عن ابیہ و ابن عمر و ثقہ ابو حاتم	سنہ ۱۱۳
۳۲۵	عطاء بن یسار الہلالی[له] ابو محمد المدنی احد الاعلام	عن مولاتہ میمونۃ و ابن مسعود و غیرہ و عنہ ابو جعفر الباقر و غیرہ قال النسائی ثقۃ	سنہ ۹۴ یا سنہ ۱۰۳
۳۲۶	عبداللہ بن عیسیٰ الانصاری ابو محمد الکوفی عن	جدہ فی البخاری و مسلم قال الحربی لم یسمع و ثقہ ابن معین و النسائی قال ابن المدینی ہو عندی منکر	سنہ ۱۳۰
۳۲۷	عبداللہ بن عیسیٰ البصری ابو خلف الخزاز عن یونس بن	عبید و عنہ ابو بکر بن ابی الاسود و عقبۃ بن مکرم قال النسائی لیس بثقۃ	
۳۲۸	عثمان بن محمد بن المغیرۃ بن الاخنس بن شریق الثقفی	الحجازی عن الاعرج و ثقہ ابن معین قال ابن المدینی روی عن ابن المسیب مناکیر	
۳۲۹	حضرت عقبۃ بن عامر الجہنی مرویات ۵۵ حدیث	اختط البصرۃ و ولی المصر لمعاویۃ و حضر معہ بصفین و ولی غزو البحر و کان فصیحا شاعرا مفوّہا	سنہ ۵۸
۳۳۰	عمرو بن الحمق الخزاعی صحابی ہاجر بعد الحدیبیۃ	و کان ممن حمل الی علی عثمان ثم انضم الی علی و شہد معہ الجمل و الصفین و النہروان قتلہ عبدالرحمن ۵۰	
۳۳۱	علقمۃ بن قیس النخعی ابو شبل الکوفی احد الاعلام مخضرم	عن ابی بکر و عمر و عثمان و علی رضی اللہ عنہم کان یقرأ فی خمس مات ۶۲ یا ۶۱	بعمر ۹۰ سال
۳۳۲	عمر بن حبیب المکی ثم الیمنی عن عطاء و عنہ ابن عیینۃ	و ثقہ ابن معین	
۳۳۳	عمر بن حبیب العدوی مولاہم البصری قاضیہا	عن یحییٰ بن سعید و سلیمان التیمی و عنہ محمد بن الصباح کذبہ ابن معین قیل مات	سنہ ۲۰۹
۳۳۴	حضرت عبداللہ بن ابی اوفی الاسلمی ابو ابراہیم	صحابی ابن صحابی شہد بیعۃ الرضوان مرویات ۹۵ حدیث قال عمرو بن علی ہو آخر من مات بالکوفۃ من الصحابۃ	سنہ ۸۶ یا ۸۷
۳۳۵	عبدالرحمن بن ابی الشعثاء المحاربی عن ابراہیم	التیمی و عنہ بیان بن بشر فقط فرد حدیث کذا فی الخلاصۃ	
۳۳۶	حضرت عدی بن حاتم الطائی الجواد ابن الجواد	وفد فی شعبان سنہ ۷ مرویات ۶۶ حدیث شہد مع علی رضی اللہ عنہ حروبہ	سنہ ۶۸ بعمر ۱۲۰ سال
۳۳۷	حضرت عثمان بن عفان الاموی ابو عمرو ذو النورین	و امیر المؤمنین من العشرۃ المبشرۃ و احد الستۃ اہل الشوریٰ مرویات ۱۴۶ احادیث	۷ ذی الحجہ روز جمعہ سنہ ۳۵

له ابن عثمان النخعی سنہ ۹۵ و بعض اہل العلم الی معاویہ بن دوال راس المائۃ من الاسلام ۱۲

تعداد	نام راوی مع ولدیت	حال	سنہ وفات
۳۳۸	عبد العزیز بن رفیع الاسدی ابو عبد اللہ المکی عن	ابن عباس وثقہ احمد وابن معین قال علی بن عبد اللہ لہ نحو ستین حدیثا	سنہ ۱۳۰
۳۳۹	عبد الرحمن بن زید بن اسلم المدنی عن ابیہ	وعنہ وکیع وابن وہب ضعفہ احمد وابن المدینی والنسائی وغیرہم	سنہ ۱۸۲
۳۴۰	عبد الملک بن عمیر الفرسی اللخمی ابو عمر الکوفی القبطی	عن جریر وغیرہ قال العجلی ثقہ قال النسائی لیس بہ باس وقال ابن معین اختلط	سنہ ۱۳۶ وقد جاز المائۃ
۳۴۱	عبد الملک بن مروان بن الحکم الاموی ابو الولید المدنی	ثم الدمشقی عن ابیہ وابی ہریرۃ قال ابن سعد کان ناسکا قبل الخلافۃ قال الذہبی لیس لہ اعمال اللہ	۸۶
۳۴۲	حضرت عبد الرحمن بن عوف الزہری ابو محمد المدنی	شہد بدرا والمشاہد لہ ۶۵ حدیث وہو احد العشرۃ وہاجر الہجرتین واحد الستۃ	سنہ ۳۲ یا ۳۳ مدفون در بقیع
۳۴۳	علی بن صالح بن صالح بن حی الہمدانی ابو محمد الکوفی عن	سلمۃ بن کہیل وثقہ احمد ابن معین قال ابن المدینی لہ نحو ثمانین حدیثا	سنہ ۱۵۱
۳۴۴	عبد الرحمن بن غنم الاشعری زعم یحیی بن بکیر ان	لہ صحبۃ وقال ابن یونس قدم فی السفینۃ وذکرہ العجلی فی کبار التابعین عن عمر وعثمان	سنہ ۷۸
۳۴۵	عبد الرحمن بن مہدی بن الازدی مولاہم ابو سعید البصری	اللؤلؤی الحافظ الامام العلم عن عمر بن ذر ومالک قال ابو حاتم امام ثقۃ اثبت من القطان ۵۵	سنہ ۱۹۸ در بصرہ بعمر ۶۳ سال
۳۴۶	عبد الرحمن بن ابی لیلی الانصاری الاوسی ابو عیسی	الکوفی عن عمر ومعاذ ادرک مائۃ وعشرین من الصحابۃ الانصاریین ثقہ ابن معین	سنہ ۸۳
۳۴۷	عمرو بن دینار الجمحی مولاہم ابو محمد المکی الاثرم احد	الاعلام عن العبادلۃ قال ابن المدینی لہ خمسمائۃ حدیث قال مسعر کان ثقۃ ثقۃ ثقۃ	سنہ ۱۱۵
۳۴۸	عمرو بن مہاجر بن ابی مسلم الانصاری مولاہم ابو عبید	الدمشقی عن ابیہ وکان علی شرطۃ عمر بن عبد العزیز وثقہ ابن معین	سنہ ۱۳۹
۳۴۹	عمرو بن العاص السہمی ابو محمد الامیر لہ ۳۹ حدیثا اسلم	عند النجاشی وقدم مہاجرا فی صفر سنہ ۸ فامرہ صلعم علی جیش ذات السلاسل	سنہ ۴۳ ودفن بالمقطم
۳۵۰	عمرو بن مرۃ الہمدانی المرادی الجملی ابو عبد اللہ الاعمی	الکوفی احد الاعلام عن عبد اللہ بن ابی اوفی وثقہ ابن معین وقال ابو حاتم ثقۃ یری الارجاء	سنہ ۱۱۶
۳۵۱	عبد المجید بن عبد العزیز بن ابی رواد الازدی ابو عبد الحمید	المکی عن ابن جریج فاکثر وعنہ الحمیدی والشافعی قال احمد ویحیی ثقۃ یغلو فی الارجاء	سنہ ۸۶
۳۵۲	عبد العزیز بن ابی رواد العتکی مولی المہلب عن عکرمۃ	وسالم وثقہ ابن معین وابو حاتم وقال ابن عدی فی بعض احادیثہ ما لا یتابع علیہ	سنہ ۱۵۹
۳۵۳	عمر بن شبۃ بن عبیدۃ النمیری ابو زید البصری الحافظ	الاخباری الادیب عن ابی نعیم وغیرہ وثقہ الدارقطنی	سنہ ۲۶۲
۳۵۴	عبد اللہ بن الشخیر بن عوف الحرشی صحابی بصری لہ	احادیث انفرد لہ مسلم بحدیث وعنہ بنوہ مطرف وہانی ویزید	
۳۵۵	عمر بن ذر بن عبد اللہ المرہبی ابو ذر الکوفی عن ابیہ وسعید	بن جبیر قال ابن المدینی لہ نحو ۳۰ حدیثا وقال العجلی کان ثقۃ بلیغا وقال ابو داود وکان اسا	سنہ ۱۵۳
۳۵۶	حضرت عبد اللہ بن رواحۃ الانصاری الخزرجی وہو عقبی	بدری نقیب امیر شہید لہ احادیث انفرد لہ البخاری بحدیث موقوف استشہد بموتۃ رض	
۳۵۷	علاء بن عبد الکریم الیامی ابو عون الکوفی عن مرۃ الطیب	ومجاہد وثقہ ابن معین وابو حاتم قال الذہبی توفی فی حدود	سنہ ۱۵۰
۳۵۸	عروۃ بن الزبیر بن العوام الاسدی ابو عبد اللہ المدنی	احد الفقہاء السبعۃ واحد العلماء التابعین عن ابیہ وامہ وخالتہ عائشۃ قال ابن سعد ثقہ	سنہ ۹۳ یا ۹۴ یا ۹۹
۳۵۹	عنترہ بن عبد الرحمن الشیبانی عن علی وابن عمر وعنہ	ابنہ ہارون وثقہ ابن حبان	
۳۶۰	حضرت عیاض بن حمار التمیمی المجاشعی صحابی سکن البصرۃ	وعاش الی حدود الخمسین لہ ۳۰ حدیثا انفرد لہ مسلم بحدیث وعنہ الحسن ومطرف بن الشخیر	
۳۶۱	عبد اللہ بن ابی قیس النصری بالنون ابو الاسود الحمصی	عن ابی ذر وعنہ محمد بن زیاد ومعاویۃ بن صالح وثقہ النسائی	

لہ وقد یفک الرمار وفعل الافاعیل ۱۲

لہ وارتقن من وجع ۱۲

لہ کثیر الحدیث فقیہ عالم ثبت مامون وقال العجلی ابو حاتم ثقہ فی شیء من الفقہ ۱۲

تعداد	نام راوی مع ولدیت	حسال	سنہ وفات
٣٦٢	عکرمہ بن خالد بن العاص بن ہشام المخزومی المکی	عن ابن عباس و ابن عمر و ابی ہریرۃ وعنہ قتادۃ و ایوب و ابن اسحٰق وثقہ ابن معین	مات بعد عطاء رحمہ
٣٦٣	عاصم بن بہدلہ وہی امہ ابو بکر المقری ابن ابی	داؤد الاسدی مولاہم ابو بکر الکوفی احد القراء السبعۃ عن ابی وائل وثقہ احمد وغیرہ	سنہ ١٢٩ھ
٣٦٤	عبد اللہ بن غالب الحدانی البصری العابد عن	ابی سعید وعنہ قتادۃ ومالک لہ عندہما فرد حدیث	قتل فی الجماجم
٣٦٥	عبد اللہ بن ہشام بن زہرۃ القرشی صحابی رأی النبی	صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ومسح علی رأسہ وعنہ حفیدہ ابو عقیل زہرۃ بن معبد لہ فی البخاری ٣ حدیث	
٣٦٦	عبد اللہ بن ہاشم بن حیان العبدی الطوسی عن	ابن عیینۃ وثقہ صالح بن محمد الاوسی	سنہ ٢٥٥ یا ٥٩
٣٦٧	عمارۃ بن عمیر التیمی الکوفی عن علقمۃ وعنہ حبیب بن	ابی ثابت وثقہ النسائی قال ابن المدینی لہ نحو ٨٠ حدیثا	توفی فی خلافۃ سلیمان
٣٦٨	عمرو بن شرحبیل الہمدانی ابو میسرۃ الکوفی احد الفضلاء	عن عمر وعلی وعنہ ابو وائل والقاسم بن مخیمرۃ مات قدیما	
٣٦٩	عوام بن حوشب الشیبانی الربعی ابو عیسیٰ الواسطی	احد الاعلام عن مجاہد وابراہیم النخعی وعنہ شعبۃ وثقہ ابو حاتم وقال العجلی ثقۃ	سنہ ١٤٠ھ
٣٧٠	عبد الرحمن بن سمرۃ بن حبیب بن عبد شمس العبشمی	اسلم یوم الفتح وافتتح سجستان وکابل ورو ١٤ احادیثا وعنہ الحسن البصری وغیرہ	سنہ ٥٠ھ
٣٧١	عطیہ بن سعد بن جنادۃ العوفی ابو الحسن الکوفی عن	ابی ہریرۃ وغیرہ ضعفہ الثوری وہشیم وابن عدی وحسن لہ الترمذی احادیث	سنہ ١١١ھ
٣٧٢	عبد اللہ بن یاسین الطائفی عن ابی ہریرۃ	وعنہ سعید بن السائب	
٣٧٣	عبادۃ بن نسی الکندی ابو عمر الاردنی قاضی طبریۃ	عن ابی الدرداء وغیرہ وثقہ ابن معین والنسائی	سنہ ١١٨ھ
٣٧٤	عدیسۃ بنت اہبان بن صیفی عن ابیہا وعنہا عبد اللہ	بن عبید	
٣٧٥	عبد اللہ بن الزبیر بن العوام الاسدی ابو خبیب المکی ثم	المدنی اول مولود فی الاسلام وفارس قریش لہ ٣٣ حدیثا وبویع بعد موت یزید	قتل بمکۃ سنہ ٧٣ھ
٣٧٦	عکاف بن خالد بن عبد اللہ بن العاص المخزومی	ابو صفوان اللیثی عن نافع وزید بن اسلم قال ابن عدی لم ار بحدیثہ باسا	
٣٧٧	عبد الواحد بن زیاد العبدی مولاہم ابو بشر البصری	احد الاعلام عن لیث بن ابی سلیم قال ابن معین ثقۃ وفی روایۃ لیس بشیء	سنہ ١٧٦ھ
٣٧٨	عبد الرحمن بن جبیر بن نفیر الحضرمی ابو حمید	الشامی عن ابیہ وانس وثقہ ابو زرعۃ والنسائی وابن سعد قال وبعضہم یستنکر حدیثہ	سنہ ١١٨ھ
٣٧٩	عمیر بن ہانی العنسی بالنون ابو الولید الدارانی الدمشقی	عن ابی ہریرۃ وغیرہ وثقہ العجلی قال ابو داؤد قتل صبرا ایام یزید بن الولید	سنہ ١٢٧ھ
٣٨٠	عبد العزیز بن عبد اللہ بن ابی سلمۃ الماجشون التیمی	مولاہم المدنی الفقیہ احد الاعلام عن ابیہ والزہری وثقہ ابن سعد وابن حبان	سنہ ١٦٦ھ
٣٨١	عاصم الجحدری ابن العجاج البصری ابو المجشر المقری عن	عاصم بن ابی الصباح قرأ علی یحیی بن یعمر ونصر بن عاصم اخذ عنہ سلام ابو المنذر[له]	
٣٨٢	عبد الرحمن بن کعب بن مالک الانصاری عن ابیہ	واخیہ وعنہ الزہری وغیرہ ذکرہ ابن حبان فی الثقات توفی فی خلافۃ سلیمان بن عبد الملک	
٣٨٣	عبد الرحمن بن زیاد بن انعم بضم المہملۃ الشعبانی	ابو ایوب قاضی افریقیۃ عن ابیہ وعنہ ابن المبارک وثقہ یحیی القطان قال احمد حدیثہ منکر	سنہ ١٥٦ھ
٣٨٤	عامر بن عبد اللہ بن لحی بضم اللام الہوزنی ابو الیمان	الحمصی عن ابیہ وعنہ صفوان بن عمرو وثقہ ابن حبان	
٣٨٥	عمرو بن ثابت بن خزیمۃ النمیری احد الابطال ذ	حدیثا اسلم بعد احد ومات بالشام فی خلافۃ معاویۃ رضی اللہ تعالی عنہ	

[له] الصواب ابن ابی النجود

[له] وبہا قراءۃ شاذۃ فیہا ما یکرہ انتہی من المیزان

تعداد	نام راوی مع ولدیت	حال	سنہ وفات
۳۸۶	عبداللہ بن سلمۃ کبیر اللام المرادی الکوفی عن عمر	وعلی وغیرہما قال البخاری لایتابع فی حدیثہ ووثقہ العجلی	
۳۸۷	عمرو بن قیس الملائی ابوعبداللہ الکوفی عن عکرمۃ	وغیرہ وعنہ اسمعیل بن ابی خالد مع تقدمہ والثوری وثقہ ابوحاتم والنسائی	
۳۸۸	عبلیا بن سعید بن ابان الاموی الکوفی عن الاعمش	وعمرو بن قیس الملائی وثقہ ابن معین وابوحاتم	قیل سنہ ۲
۳۸۹	عثمان بن عبداللہ بن اوس بن ابی اوس الثقفی الطائفی	عن جدہ والمغیرۃ بن شعبۃ وثقہ ابن حبان	
۳۹۰	عمرو بن اوس بن ابی اوس الثقفی الطائفی عن ابیہ	وعبداللہ بن عمرو بن العاص وعنہ النعمان بن سالم وعمرو بن دینار وثقہ ابن حبان	سنہ ۵۵
۳۹۱	عبدالاعلی بن عدی البہرانی الحمصی عن ثوبان وابن عمر	وعنہ اخوہ عبدالرحمن وابنہ محمد موثق وثقہ ابوداود وابن حبان	سنہ ۱۰۴
۳۹۲	عقبہ بن بشر بن حبیب الرحبی بالضم الحمصی عن ابیہ	وعمہ المہاجر وقال ابوحاتم شیخ قال فی التہذیب صالح وذکرہ ابن حبان فی الثقات	
۳۹۳	عبدالملک بن یعلی اللیثی البصری القاضی عن عمران	بن حصین وعنہ ایوب وحمید وثقہ ابن حبان وقال مات سنہ مائتہ	۱۰۰
۳۹۴	عقبہ بن ابی حکیم الہمدانی او الشعبانی ابوالعباس الطبرانی	عن طلحۃ بن نافع والزہری قال النسائی ضعیف وقال ابن عدی ارجو انہ لاباس بہ	سنہ ۱۴۰
۳۹۵	عبدالعزیز بن عمر بن عبدالعزیز الاموی ابومحمد المدنی	عن مجاہد ومکحول وثقہ ابن معین ابوداود وقال ابونعیم قدم الکوفۃ سنہ ۱۴۷	
۳۹۶	عبدالوہاب بن عبدالحکم بن نافع الوراق ابوالحسن	البغدادی صاحب احمد والحارث الشافعی قال احمد قل من یرمثلہ وثقہ النسائی والدارقطنی	سنہ ۲۵۱
۳۹۷	عمرو بن جریر قال فی التقریب صوابہ ابوزرعہ	بن عمرو بن جریر	
۳۹۸	عبدالرحمن بن صعصعۃ الانصاری المازنی عن ابیہ وعنہ	یحیی القطان ومالک ثقہ ابوحاتم والنسائی مات فی خلافۃ ابی جعفر	
۳۹۹	عیسی بن یونس بن ابی اسحق السبیعی ابوعمرو الکوفی	احد الاعلام عن ابیہ واخیہ اسرائیل وثقہ ابوحاتم وقال ابن المدینی بخ بخ ثقہ الخ	سنہ ۱۹۱ یا ۸۷
۴۰۰	عبداللہ بن بریدۃ بن الحصیب الاسلمی ابوسہل قاضی	مرو عن ابیہ وابن مسعود وثقہ ابن معین ابوحاتم قال ابن حبان مات	سنہ ۱۱۵
۴۰۱	عبدالرحمن بن القاسم بن خالد بن جنادۃ العتقی ابو	عبداللہ المصری الفقیہ صاحب مالک ثقہ من کبار العاشرۃ مات	سنہ ۱۹۱
۴۰۲	عبیداللہ بن ابی جعفر الکنانی مولاہم ابوبکر المصری	الفقیہ احد الاعلام عن ابی سلمۃ والشعبی وثقہ ابوحاتم قال ابن سعد ہو فقیہ	سنہ ۱۳۶
۴۰۳	حضرت عبداللہ بن مغفل المزنی ابوزیاد بایع	تحت الشجرۃ ونزل البصرۃ لہ ۴۳ حدیثا وقال الحسن کان من نقباء الصحابۃ رض	سنہ ۵۷ یا ۶۰
۴۰۴	عفان بن مسلم بن عبداللہ الانصاری مولاہم	عروۃ بن ثابت ابوعثمان البصری الصفار احد الائمۃ الاعلام عن ہشام الدستوائی وشعبۃ وغیرہما	
	وعنہ البخاری واحمد واسحق وغیرہم قال العجلی ثقہ ثبت ولم یحیبا فی المحنۃ وقال ابوحاتم امام ثقہ متقن متین وقال ابن عدی عفان		
	اوثق من ان یقال فیہ شئی اختلط سنۃ تسع عشرۃ ومات سنۃ عشرین ومائتین قالہ البخاری وابوداود ومطین		
۴۰۵	علیم کندی رحمہ اللہ تعالی	عبدالاعلی تیمی	
۴۰۶	عبدربہ بن صالح رحمہ اللہ تعالی		
۴۰۷	عبیدہ بن مہاجر رحمہ اللہ تعالی		

تعداد	نام راوی مع ولدیت	حال	سنہ وفات
۴۰۸	عوانہ بن حکم رحمہ اللہ تعالی		
۴۰۹	عبداللہ بن انیس الانصاری صحابی	روی عنہ ابنہ عیسی قال ابن المدینی وخلیفۃ	
۴۱۰	عبداللہ بن انیس الجہنی ابو یحیی حلیف	الانصار شہد العقبۃ الثانیۃ واحدا قال ابن یونس توفی بالشام سنۃ ۸۰	
۴۱۱	عبداللہ بن انیس رحمہ اللہ تعالی	المرائی عن بریدۃ وعنہ اسمعیل بن سلیمان وثقہ ابن حبان	
۴۱۲	عبید بن مرزوق رحمہ اللہ تعالی		
۴۱۳	عبداللہ بن نافع المزنی رحمہ اللہ تعالی		
۴۱۴	عبداللہ بن عبید رحمہ اللہ تعالی	خلاصہ میں اس نام کی تین شخص مذکور ہیں بسبب عدم ذکر نسبت کی تعیین دشوار ہے	
۴۱۵	عتبہ بن ابی شبیب کا ذکر خلاصہ میں نہیں لفظ لکھا ہی عتبہ بن بلیت	میں ہی تاید بسبب تصحیف بلیت ہو عتبہ بن بلیت کا حال خلاصہ میں مصغر بیت اول موحدۃ الراسبی البصری عن ابی الجوزاء الربعی وعنہ شعبۃ وحماد بن زید وثقہ ابن معین انتہی	
	حرف الغین المعجمہ		
۴۱۶	غضیف بن الحارث بن تیم السکونی الشامی	الحمصی عن عمر وبلال وعنہ مکحول وعبادۃ بن نسی وثقہ العجلی وابن سعد مات	فی زمن مروان
	حرف الفاء		
۴۱۷	حضرت فاطمہ علیہا السلام بنت رسول اللہ	صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وسیدۃ نساء المؤمنین لہا ۱۸ احادیث اتفقا علی حدیث	سنہ ۱۱ھ
۴۱۸	فرقد بن یعقوب السبخی بفتح السین والموحدۃ وکسر المعجمۃ بعدہا [illegible] البصری ابو یعقوب [illegible] عن انس [illegible] القطان عیر [illegible] وقال احمد		سنہ ۱۳۱ھ
۴۱۹	فضیل بن [illegible]	محمد بن [illegible] وثقہ احمد الحنظلی وابن معین وابو داود وقال عمرو بن علی ضعیف الحدیث [illegible] بن ہارون قال العقیلی منکر الحدیث کذا فی المیزان	
۴۲۰	فضیل [illegible]		
۴۲۱	فضل [illegible]	الحافظ عن ابی احمد [illegible] ہارون [illegible] عن [illegible] وثقہ	سنہ ۲۵۵ھ
۴۲۲	[illegible]	شہد امرا وصفیۃ الزیتون وولی قضاء دمشق لہ ۵۰ حدیثا انفرد مسلم بحدیثین	سنہ ۵۳ھ
۴۲۳	[illegible]	[illegible] ابو الحکم الکوفی عن فطر بن خلیفۃ ضعفہ ابو حاتم	
۴۲۴	[illegible]	[illegible] الخراسانی الزاہد شیخ الحرم واحد ائمۃ الہدی [illegible]	سنہ ۱۸۷ھ بمکہ مکرمہ
	[illegible]	[illegible] عابد اور حاکی الحدیث	بعمر ۸۰ سال
	حرف القاف		
	[illegible] یعقوب بن شیبۃ		سنہ ۹۸ھ

علہ [illegible] قال فی القاموس والصواب [illegible] ذکرہ امتی والتشاکلیہ [illegible] ۲ سنہ [illegible] وقال [illegible] وقال البخاری [illegible]

تعداد	نام راوی مع ولدیت	حال	سنہ وفات
۴۲۶	قاسم بن عبد الرحمن مولی بنی امیة ابو عبد الرحمن	الدمشقی قیل لم یسمع من احد من الصحابة سوی ابی امامة وثقه ابن معین والعجلی	سنہ ۱۱۲
۴۲۷	قاسم بن مخیمرة بضم اوله وفتح المعجمة بعدها تحتانیة ساکنة	ثم میم مفتوحة الهمدانی ابو عروة احد الاعلام عن ابی سعید قال ابن معین ثقة	سنہ ۱۰۱
۴۲۸	قبیصة بن ذویب عن ابیه وابی هریرة وعنه الزهری	ورجاء بن حیوة وغیره وثقه ابن حبان قال عمرو بن علی مات	سنہ ۸۶
۴۲۹	قرة بن خالد السدوسی ابو خالد البصری عن الحسن	وابن سیرین وعنه شعبة والقطان له نحو ۱۰۰ احدیث وثقه احمد ابن معین	سنہ ۱۵۴
۴۳۰	حضرت قیس بن عاصم بن سنان بن خالد بن منقر	منقر التیمی المنقری وفد سنہ تسع وکان حلیما عاقلا جوادا وعنه ابنه الحکم وغیره	
۴۳۱	قیس بن ثابت بن قیس بن شماس الانصاری	عن ابیه وعنه ابنه عبد الله وفی التهذیب والکاشف علیه الخبیر	
۴۳۲	قاسم بن عبد الرحمن بن عبد الله بن مسعود الهذلی	ابو عبد الرحمن قاضی الکوفة عن ابیه وجابر بن سمرة وثقه ابن معین	سنہ ۱۱۰
۴۳۳	قاسم بن محمد بن ابی بکر الصدیق التیمی ابو محمد المدنی	احد الفقهاء السبعة واحد الاعلام عن عائشة قال ابن سعد کان ثقة عالما الخ	سنہ ۱۰۶
۴۳۴	قتادة بن دعامة السدوسی ابو الخطاب البصری	الاکمه احد الائمة الاعلام حافظ مدلس روی عن انس قال ابن سیرین هو احفظ الناس انکے سوا خلاصہ میں تین شخص اور اس نام کے مذکور ہیں	
	حرف الکاف		
۴۳۵	کعب بن ماتع الحمیری ابو اسحق الحبر من مسلمة	اهل الکتاب عن عمر وصهیب وعنه ابو هریرة وابن عباس ومعاویة وجماعة من التابعین	سنہ ۳۲ بحمص
۴۳۶	کلبی محمد بن السائب بن بشر بن عمرو الکلبی ابو النضر	الکوفی عن ابی صالح باذام والشعبی وغیرهما وعنه ابن المبارک وابن فضیل ویزید بن ...	سنہ ۱۴۶
۴۳۷	کثیر بن هشام بن سهل الکلابی الرقی عن جعفر بن	برقان وشعبة وعنه احمد واسحق وعباس بن محمد وابن معین وثقه مات	سنہ ۲۰۷
۴۳۸	کعب بن مالک بن ابی بن کعب عمرو بن القین بن کعب	الانصاری السلمی ابو عبد الله المدنی الشاعر احد الثلاثة شهد العقبة له ۸۰ حدیثا رضی الله عنه	سنہ ۵۱
۴۳۹	کثیر بن الصلت بن معدیکرب الکندی ابو عبد الله	المدنی عن ابی بکر وعمر کان اسمه قلیلا فسماه النبی صلی الله علیه وآله وسلم کثیرا قال العجلی	
	حرف اللام	ثقة تابعی	
۴۴۰	لیث بن ابی رقیة مصغر الثقفی مولاهم الشامی	عن عمر بن عبد العزیز وعنه منصور بن المعتمر وثقه ابن حبان قال فی التقریب کاتب عمر	
۴۴۱	لیث بن سعد بن عبد الرحمن الفهمی مولاهم الامام عالم	مصر وفقیهها ورئیسها عن سعید المقبری وعطاء ونافع وثقه احمد وابن معین والناس	سنہ ۱۷۵
۴۴۲	لقمان حنفی رحمه الله تعالی تقریب وخلاصہ	وغیرہ میں انکا ذکر نہیں ہے ان تینوں کتابوں میں اس نام کے صرف ایک شخص ہیں یعنی لقمان بن عامر الوصابی ابو عامر الحمصی عن ابی امامة قال ابو حاتم یکتب حدیثه	
	حرف المیم		
۴۴۳	مجاهد بن جبر المقری المفسر احد الاعلام الاثبات عن ابن	عباس قرأ علیه وعن ام سلمة قال یحیی القطان مات مجاهد سنہ ... واجمعت الامة علی امامة مجاهد	والاحتجاج به
۴۴۴	مطرف بن عبد الله بن الشخیر العامری الحرشی ابو	عبد الله البصری احد سادة التابعین عن ابیه وعثمان وغیره قال ابن سعد ثقة له فضل الخ	سنہ ۹۵

له ما یرویه ... قال ابن عدی ... [illegible] وقال ابو حاتم ... [illegible] لیس بثقة ولا یکتب حدیثه

تعداد	نام راوی مع ولدیت	حال	سنہ وفات
۴۴۵	مرۃ بن شراحیل الہمدانی ابو اسمٰعیل الکوفی العابد	مرۃ الطیب مرۃ الخیر عن ابی بکر و عمر وثقہ ابن معین قال ابن سعد توفی	بعد الجماجم
۴۴۶	مکحول الدمشقی مفتی اہل دمشق وعالمہم ثقۃ کثیر	الارسال وقال ابن سعد ضعفہ جماعۃ روی عن واثلۃ وابی امامۃ وعدۃ	سنہ ۱۱۳
۴۴۷	محمود بن لبید الانصاری الاشہلی ابو نعیم من	اولاد الصحابۃ الصحیح لہ سماع من النبی صلعم عن عمر و عثمان وثقہ ابن سعد	سنہ ۹۶
۴۴۸	مالک بن مغول ابو عبد اللہ احد علماء الکوفۃ عن	ابن بریدۃ والشعبی وعطاء وثقہ احمد وابن معین والنسائی وابو حاتم	سنہ ۱۵۸
۴۴۹	محارب بن دثار السدوسی ابو مطرف الکوفی القاضی	عن ابن عمر وجابر وطائفۃ وعنہ الاعمش وغیرہ قال ابو زرعۃ ثقۃ مامون توفی	ایام القسری
۴۵۰	محمد بن عبد العزیز التیمی شیخ حدث عن عثمان	وغیرہ ضعفہ الدارقطنی وقال عثمان الدارمی ثقۃ کذا فی المیزان	
۴۵۱	مسروق بن الاجدع الہمدانی ابو عائشۃ الکوفی	الامام القدوۃ عن ابی بکر و عمر قال ابن معین ثقۃ لا یسأل عن مثلہ	سنہ ۶۳
۴۵۲	مالک بن دینار السامی الناجی مولاہم البصری الزاہد	الواعظ احد الاعلام عن انس ثقۃ النسائی قال ابن المدینی لہ ۴ حدیثا	سنہ ۱۳۰
۴۵۳	حضرت معاذ بن جبل الانصاری الخزرجی ابو	عبد الرحمن المدنی اسلم وہو ابن ثمان عشرۃ سنۃ وشہد بدرا والمشاہد لہ ۱۵۷ حدیثا	سنہ ۱۸ طاعون عمواس
۴۵۴	محمد بن المنکدر القرشی التیمی ابو عبد اللہ المدنی احد الائمۃ	الاعلام عن عائشۃ قال الحمیدی ابن المنکدر حافظ وثقہ ابن معین وابو حاتم	سنہ ۱۳۰
۴۵۵	محمد بن جحادۃ الاودی الکوفی عن انس وابی حازم	الاشجعی وعطاء وطائفۃ وثقہ ابو حاتم والنسائی مات	سنہ ۱۳۱
۴۵۶	محمد بن کعب القرظی المدنی ثم الکوفی احد العلماء	عن ابی الدرداء مرسلا وعن فضالۃ وعائشۃ قال ابن سعد کان ثقۃ ورعا کثیر الحدیث	سنہ ۱۱۹ یا ۲۰
۴۵۷	میمون بن مہران الرقی عن ابی ہریرۃ وابن عباس وابن عمر وثقہ النسائی واحمد والعجلی قال ابو الملیح ما رأیت افضل منہ		سنہ ۱۱۷
۴۵۸	حضرت معقل بن یسار المزنی ابو علی بایع	تحت الشجرۃ لہ ۳۴ حدیثا اتفقا علی حدیث وانفرد البخاری بآخر ومسلم بحدیثین مات فی	خلافۃ معاویۃ
۴۵۹	محمد بن الحسن بن احمد ابو بکر الجوہری الواعظ متہم	قال یحیی بن مندہ رکب اسنادہ فی الصلوۃ خلف الحائک والاساکفۃ انتہی من المیزان	
۴۶۰	میمونۃ بنت سعد خادمۃ النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم	وعنہا ایوب بن خالد وعثمان بن ابی سودہ وغیرہ کذا فی الخلاصۃ	
۴۶۱	مورق بن مشمرج العجلی ابو المعتمر البصری احد الائمۃ	عن عمر وابی ذر وثقہ النسائی وقال ابن سعد ثقۃ مات فی ولایۃ	عمر بن ہبیرۃ
۴۶۲	حضرت مسور بن مخرمۃ الزہری لہ ۲۲ حدیثا	وعنہ علی بن الحسین وعروۃ اصابہ حجر المنجنیق وہو یصلی فی الحجر فی محاصرۃ ابن الزبیر	بمکۃ ستۃ اربع وستین
۴۶۳	محمد بن واسع بن جابر الازدی ابو بکر البصری	الزاہد احد الاعلام عن انس نحو احادیث وفی مسلم فرد حدیث وثقہ العجلی والدارقطنی	سنہ ۱۲۷ یا ۲۳
۴۶۴	حضرت معاویۃ بن ابی سفیان الاموی ابو عبد الرحمن	اسلم زمن الفتح لہ ۱۳۰ حدیثا اتفقا علی اربعۃ وانفرد البخاری باربعۃ ومسلم بخمسۃ	سنہ ۶۰ ماہ رجب
۴۶۵	حضرت مقدام بن معدیکرب الکندی صحابی	لہ ۴۷ حدیثا انفرد البخاری بحدیث وعنہ ابنہ یحیی والشعبی قال ابن سعد مات	سنہ ۸۷
۴۶۶	مبارک بن فضالۃ ابو فضالۃ البصری عن	بکر المزنی وابن المنکدر قال ابو زرعۃ ثقۃ اذا قال حدثنا وقال ابو داؤد ثبت اذا قال حدثنا	سنہ ۱۶۴
۴۶۷	مرحوم بن عبد العزیز العطار ابو محمد البصری	عن ابیہ وابی عمران الجونی وعنہ ابن المدینی وخلیفۃ وثقہ النسائی مات	سنہ ۱۸۷
۴۶۸	حضرت مطر بن عکامس السلمی اولہ فتح الکاف	السلمی من بنی سلیم بن منصور صحابی وعنہ ابو اسحاق فقط قال عثمان الدارمی لہ	

۱۵ سال ابن معین سطر نوی النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قال اعلم

تعداد	نام راوی مع ولدیت	حال	سنہ وفات
۴۶۹	مسلمہ بن عبد الملک بن مروان الاموی ابو سعید الامیر	اخو الخلفاء وقائد الجیوش وذو المواقف المشہورۃ عن عمر بن عبد العزیز قال خلیفۃ	مات ۱۲۰؁
۴۷۰	محمد بن امیر المومنین علی بن ابی طالب الہاشمی ابو محمد	الامام المعروف بابن الحنفیۃ عن ابیہ عثمان وغیرہما وعنہ بنوہ ابراہیم وغیرہ	۸۰؁
۴۷۱	معاذہ بنت عبد اللہ العدویۃ ام الصہبا البصریۃ العابدۃ	عن علی وعائشۃ وعنہا ابو قلابۃ قال ابن معین ثقۃ حجۃ قال ابن الجوزی	توفیت ۸۳؁
۴۷۲	منیرہ بن حبیب عن مالک بن دینار قال الازدی	منکر الحدیث کذا فی میزان الاعتدال	
۴۷۳	حضرت میمونہ بنت الحارث العامریۃ الہلالیۃ ام المومنین	لہا ۴۶ حدیثا قال الزہری ہی التی وہبت نفسہا قال المزی توفیت بسرف	۵۱؁ قالہ خلیفہ
۴۷۴	مفضل بن یونس الجعفی ابو یونس الکوفی عن الاوزاعی	وعنہ ابن مہدی وثقہ ابو حاتم وابن معین والمفضل بن یونس الکنانی شیخ الاوزاعی	
۴۷۵	محمد بن یوسف الفریابی ابو عبد اللہ الحافظ نزیل قیساریہ	عن مطر بن خلیفۃ وابراہیم بن ابی عبلۃ وثقہ ابو حاتم والنسائی ومدحہ البخاری	۲۱۲؁
۴۷۶	معافی بن عمران الازدی الفہمی ابو مسعود الموصلی	احد الاعلام عن ثور بن یزید وثقہ ابن معین وابو حاتم وقال الثوری یاقوتۃ العلماء رض	۲۰۴؁
۴۷۷	منہال بن عمرو الاسدی مولاہم الکوفی عن ابن الحنفیۃ	وزر بن حبیش قال احمد ترکہ شعبۃ ووثقہ ابن معین والنسائی والعجلی لہ عند البخاری حدیثان	
۴۷۸	مالک بن انس الاصبحی ابو عبد اللہ المدنی احد اعلام	الاسلام وامام الہجرۃ عن نافع والمقبری قال الشافعی مالک حجۃ اللہ تعالیٰ علی خلقہ	۱۷۹؁
۴۷۹	موسیٰ بن عقبۃ الاسدی مولاہم المدنی عن ام خالد بنت	خالد وعروۃ قال مالک علیکم بمغازی ابن عقبۃ فانہ ثقۃ وہی اصح المغازی ووثقہ احمد	۱۴۱؁
۴۸۰	مالک بن ربیعۃ ابو اسید الساعدی الخزرجی البدری	صحابی جلیل لہ ۲۸ حدیثا اتفقا علی حدیث وانفرد البخاری بحدیثین ومسلم باخر	۶۰؁
۴۸۱	محمد بن زیاد الالہانی ابو سفیان الحمصی عن ابی امامۃ	وعبد اللہ بن بسر وغیرہما وعنہ ابنہ ابراہیم وثقہ احمد والنسائی	
۴۸۲	میمون الکردی ابو بصیر عن ابی عثمان النہدی وعنہ	الفضل بن عمیرۃ وثقہ ابو داؤد وقال ابن معین لیس بہ باس	
۴۸۳	محمد بن عبد الرحمن بن الحارث المخزومی رضی اللہ عنہ	اخو ابی بکر عن عائشۃ وعنہ الزہری وثقہ النسائی	
۴۸۴	منکدر بن محمد بن المنکدر التیمی المدنی عن ابن شہاب	وعنہ ابن وہب وقتیبۃ وثقہ احمد وقال النسائی ضعیف لیس بالقوی وحسن الترمذی حدیثہ	
۴۸۵	محمد بن یزید الکلاعی الشامی ثم الواسطی عن اسمعیل	بن ابی خالد وابن اسحق وعنہ اسحق وابن معین واحمد وقال ثبت	۱۸۸؁
۴۸۶	محمد بن عوف بن سفیان الطائی الحمصی الحافظ عن ابی	عاصم قال ابن عدی ہو عالم الشام وقال ابو حاتم صدوق	۲۷۲؁
۴۸۷	محمد بن مصفی الحمصی ابن بہلول القرشی ابو عبد اللہ الحافظ	عن ابن عیینۃ ومحمد بن حمیر قال ابو حاتم صدوق مات بمنی	۲۴۶؁
۴۸۸	محمد بن یحییٰ بن عبد اللہ بن خالد بن فارس الذہلی	ابو عبد اللہ النیسابوری الحافظ احد الاعلام الکبار عن ابن مہدی وقال	۲۵۸؁
۴۸۹	محمد بن مسلم بن وارہ ابو عبد اللہ الحافظ عن عمرو بن	ابی سلمۃ والفریابی وابی عبد الرحمن المقری خلق وعنہ س و وثقہ	۲۷۰؁
۴۹۰	مقوقس صاحب الاسکندریۃ اہدی الی النبی	صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ذکرہ ابن مندہ وابو نعیم ولا مدخل لہ فی الصحابۃ فانہ لم یسلم ولم	یزل نصرانیا ومنہ
	فتح المسلمون مصر فی خلافۃ عمر رضی اللہ عنہ فلہذا انسان	ہذا ولا وجہ لذکرہ قال ابن ماکولا اسم المقوقس جریج بعینی مہملتین اولاہما مضمومۃ کذا فی	اسد الغابۃ
۴۹۱	محمد بن زیاد خلاصہ میں اس نام کے کئی شخص ہیں		

کئی ہیں محمد بن عبد الرحمن ... مخزومی ... ابن عباس ... خود ابن ... ابن ... محمد بن عبد الرحمن ... ہیں ... ان ... عبد الرحمن بن ... مخزومی ... قاضی ... مدینہ ... واللہ اعلم ... سکونی ... نسائی ... ۱۲

سنہ وفات	حال	نام راوی مع ولدیت	تعداد
سنہ ۲۵۰	یروی عن حماد شیخ وثقہ ابن حبان وقال ربما اخطا توفی فی حدود	محمد بن زیاد بن عبید اللہ الزیادی البصری	۴۹۲
	ثم البصری عن ابی ہریرۃ وثقہ احمد وابن معین والنسائی	محمد بن زیاد الجمحی مولاہم ابو الحارث المدنی	۴۹۳
	عن ابی امامۃ وثقہ احمد والنسائی	محمد بن زیاد الالہانی ابو سفیان الحمصی	۴۹۴
	الطحان الاعور الفافا المیمونی قال احمد والفلاس کذاب لتمییز محمد بن زیاد الکوفی الطحان عن الاعمش روی عنہ اہل الکوفۃ ومحمد بن زیاد بن مروان الیجاری قال ابن حبان فی الثقات لیس ہو الیشکری الجزری	محمد بن زیاد الیشکری الکوفی او الجزری	۴۹۵
	مذکورین گراوں مین سے کوئی تیمی نہیں ہے	مجمع تیمی خلاصہ مین اس نام کی چار شخص	۴۹۶
	مولی مولاہم عبد السلام بن عبد القدوس ابو عروۃ البصری ثم الیمانی احد الاعلام عن الزہری وہمام بن منبہ وقتادۃ وخلق وعنہ ایوب من شیوخہ والثوری من اقرانہ وابن المبارک وخلق قال العجلی ثقۃ صالح وقال النسائی ثقۃ مامون وضعفہ ابن معین فی ثابت توفی سنہ ۱۵۰ انکی سوا خلاصہ مین اور کوئی شخص اس نام ونشان کی مذکور نہین	معمر رحمہ اللہ تعالیٰ ابن راشد الازدی	۴۹۷
	عن عدی بن ثابت وعنہ شعبۃ واسرائیل وثقہ ابن معین	میسرۃ بن حبیب النہدی ابو حازم الکوفی	۴۹۸
	وابی عثمان النہدی وعنہ الثوری وزائدۃ وثقہ ابو زرعۃ	میسرۃ بن عمار وقیل تمام الاشجعی عن ابی حازم	۴۹۹
	علی عنہ وعن عثمان وعنہ ابنہ عبد اللہ وعطاء بن السائب وثقہ ابن حبان	میسرۃ بن یعقوب الطہوی ابو جمیلۃ صاحب رایۃ	۵۰۰
	بلال بن خباب وثقہ ابن حبان	میسرۃ الکندی مولاہم ابو صالح عن علی وعنہ	۵۰۱
	رحمہ اللہ تعالیٰ	محمد بن عبد اللہ بن لیاف	۵۰۲
	المفسر عن الضحاک ومجاہد قال الامام الشافعی الناس عیال علیہ فی التفسیر قال ابن المبارک ما احسن تفسیرہ لو کان ثقۃ وقال الحربی لم یسمع من مجاہد شیئا ولم یسمع من الضحاک مات الضحاک قبل ان یولد مقاتل باربع سنین وقال ابو حنیفۃ رحمہ اللہ تعالیٰ مشبہ وکذبہ وکیع والنسائی وغیرہما قال ابن حبان کان یاخذ عن الیہود علم الکتاب وکان مشبہا یکذب قیل مات سنہ ۱۵۰	مقاتل بن سلیمان الازدی ابو الحسن الخراسانی	۵۰۳
	وثقہ ابن حبان	مقاتل بن بشیر العجلی الکوفی عن شریح بن ہانی	۵۰۴
	البلخی الخزاز عن مجاہد وعروۃ وثقہ ابن معین وعنہ ابراہیم بن ادہم رضی	مقاتل بن حیان البکری مولاہم النبطی ابو بسطام	۵۰۵

سنہ وفات	حال	نام راوی مع ولدیت	تعداد
	تقریب وخلاصہ ومیزان مین نہین ہین مگر ایک آدمی باین عبارت لکھی ہین یا	میمون مرادی اس نسبت کی کوئی شخص	۵۰۶
	صفوان بن قدامۃ المری بفتحتین وبہمزۃ ابو موسی البصری صدوق مدلس	میمون بن موسی ویقال ابن عبد الرحمن بن	
	من السابعۃ کذا فی التقریب		
	کہ مغیرہ بن خلف عن ابیہ مجہول انتہی	مغیرہ بن خلف میزان مین اس قدر ذکر کیا ہے	۵۰۷
	نام کی جو یہ مذکور ہین اگر اصل کتاب مین کوئی نسبت ہوتی تو حال لکھا جاتا	محمد بن قیس رحمہ اللہ تعالی خلاصہ مین اس	۵۰۸
	نام کی دو شخص مذکور ہین ایک معاویہ بن صالح بن حدیر بضم المہملۃ الاولی حضرمی	معاویہ بن صالح رحمہ اللہ تعالی خلاصہ مین اس	۵۰۹
	مکحول وربیعۃ بن یزید وثقہ احمد وابن معین قال ابو صالح الفراء مات سنہ ۱۵۸	ابو عبد الرحمن الحمصی احد الاعلام وقاضی الاندلس عن	
	الدمشقی الحافظ عن ابی مسہر وعنہ س ق قال لا باس بہ توفی سنہ ۲۶۳	دوسرے معاویہ بن صالح بن الوزیر مولاہم ابو عبید اللہ	
	کی چار شخص مذکور ہین ایک محمد بن عبد اللہ بن جحش الاسدی صحابی	محمد بن عبد اللہ الاسدی خلاصہ مین اس نام ونسبت	۵۱۰
	محمد بن عبد اللہ بن الزبیر بن عمر بن درہم الاسدی چوتھے محمد بن عبید اللہ	دوسری محمد بن عبد اللہ بن حرب الاسدی تیسری	
	بن عبد الاعلی الاسدی واللہ اعلم یہ انمین سی کون ہین		
	الا ذکر تقریب وخلاصہ ومیزان مین نہین ہی ہان میزان مین	محمد بن عبد الرحمن بن علاء بن اللجلاج	۵۱۱
	بن العلاء بن اللجلاج شامی عن ابیہ روی عنہ سوی مبشر بن اسمعیل الحلبی انتہی	عبد الرحمن کو باین عبارت لکھا ہی کہ عبد الرحمن	
	کئی شخص ہین مگر اصل کتاب مین چونکہ باپ کا نام نہین ہے اسلیے تعیین دشوار ہے	محمد تیمی یا تمیمی اس نام ونسبت کی خلاصہ وغیرہ مین	۵۱۲
	مگر میزان مین اس نام کی چار شخص ذکر کیے ہین ایک محمد بن صبیح ابن السماک	محمد بن صبیح الا ذکر تقریب وخلاصہ مین نہین ہے	۵۱۳
	وطائفۃ قال ابن نمیر صدوق لیس حدیثہ بشیٔ دوسری محمد بن الصبیح السعدی	الواعظ عن ہشام بن عروۃ وطبقتہ وعنہ احمد وابن نمیر	
	ابو عبد اللہ البغدادی عن مجاشع بن عمرو وعنہ محمد بن النضر لہ مناکیر	عن الحسن البصری مجہول تیسرے محمد بن صبیح السعدی	
	ایوب الموصلی قال الدارقطنی ضعیف الحدیث	قالہ ابن مندہ چوتھے محمد بن صبیح لہ عن عمر بن	
	کیے ہین ایک محمد بن ابان بن عمران السلمی او القرشی الواسطی الطحان	محمد بن ابان خلاصہ مین اس نام کی تین شخص ذکر	۵۱۴
سـ۵۳ مات سنہ ۱۴۴ ۱۲	بن وزیر البلخی حمدویہ الحافظ مستملی وکیع وثقہ النسائی تیسری محمد بن	وثقہ ابن حبان مات سنہ ۲۳۹ دوسری محمد بن ابان	
	ابان بن علی بن ابان شیخ لآدم بن عبد المومن الرازی		
		مرثد بن حوشب رحمہ اللہ تعالی	۵۱۵
	بن المطاع الکندی المعروف بابن حسنہ ہاجر الی الحبشۃ وکان من	محمد بن شرحبیل بن حسنہ شرحبیل بن عبد اللہ	۵۱۶
	ربیعۃ وابو عبد الرحمن الاشعری مات سنہ ۱۸ محمد بن شرحبیل عن قیس بن سعد	امراء الاجناد فی فتح الشام لہ حدیث وعنہ جعفر بن	

مخالف فی مجمعہ ۱۲

تعداد	نام راوی مع ولدیت	حال	سنہ وفات
	بن عبادہ وقال وکیع عن ابن ابی لیلی عن لیلی عن عمرو بن شرحبیل وفیہ قول آخر محمد بن شرحبیل محمد بن ثابت بن شرحبیل العبدری	محمد بن عبدالرحمن بن اسعد بن زرارۃ وعنہ عیسی بن یونس عن ابن ابی شرحبیل عن محمد بن اسعد وعنہ مصعب بن محمد الصواب مصعب بن محمد بن ابو مصعب عن ابی ہریرۃ وابن عمر وعنہ ابناہ مصعب وابراہیم وثقہ ابن حبان	
	حرف النون		
۵۱۷	نصر بن معبد ابو مجذم عن محمد بن سیرین مولی ثقۃ	روی عباس عن ابن معین لیس بشئ وقال ابو حاتم یکتب حدیثہ وقال النسائی لیس بثقۃ	
۵۱۸	نزال بن سبرۃ بموحدۃ ساکنۃ العامری الہلالی	عن ابی بکر وعثمان رضی اللہ عنہما وعنہ الشعبی والضحاک وثقہ العجلی عہ	
۵۱۹	نافع العدوی مولاہم ابو عبداللہ المدنی احد الاعلام	عن مولاہ ابن عمر وابی لبابۃ قال البخاری اصح الاسانید مالک عن نافع عن ابن عمر قال حماد بن زید مات سنہ ۱۲۰ھ	
۵۲۰	حضرت نواس بن سمعان بفتح اولہ وکسر الکلابی	صحابی لہ احادیث انفرد لہ مسلم بثلاثۃ وعنہ جبیر بن نفیر وابو ادریس الخولانی	
۵۲۱	نعمان بن المنذر الغسانی او اللخمی ابو الوزیر الدمشقی	عن مجاہد وعطاء وثقہ دحیم وابو زرعہ ورماہ ابو داود بالقدر قال ابن سعد	ذکرہ الفسوی سنہ ۱۳۲ھ قالہ ابن سعد
۵۲۲	نجیب بن عبید رحمہ اللہ تعالی	الحافظ ذکر تقریب وخلاصہ ومیزان میں نہیں ملا	
	حرف الواو		
۵۲۳	وضین بن عطاء الخزاعی الدمشقی عن خالد	بن معدان وثقہ احمد وابن معین ودحیم وقال مات سنہ ۱۴۹ھ ضعفہ ابن سعد ما کو	وابن قانع
۵۲۴	حضرت واثلہ بن الاسقع بقاف بعد المہملۃ اللیثی من	اہل الصفۃ شہد تبوک لہ ۷۶ حدیثا قال ابن معین توفی	سنہ ۸۳ھ
۵۲۵	وہب بن منبہ بن کامل الابناوی الصنعانی	ابو عبداللہ الاخباری عن ابن عباس وجابر وابی سعید وثقہ النسائی قال عمرو بن علی	ابن عمر سنہ ۱۱۰ھ
۵۲۶	وہیب بن الورد القرشی ابو عثمان المکی الزاہد	عن عطاء قیل مرسلا وثقہ ابن معین والنسائی قال ابن حبان مات	سنہ ۱۵۳ھ
۵۲۷	واقدی محمد بن عمر بن واقد الاسلمی مولاہم ابو	عبداللہ المدنی احد الاعلام وقاضی العراق عن ابن عجلان وابن جریج ومالک سعہ	سنہ ۲۰۷ھ
۵۲۸	وکیع بن الجراح بن ملیح الرواسی ابو سفیان الکوفی	الحافظ احد الائمۃ الاعلام عن ہشام بن عروۃ وجعفر بن برقان وعنہ احمد	سنہ ۱۹۶ھ
۵۲۹	ولید بن عمرو بن ساج تقریب وخلاصہ میزان بن عمرو بن ساج الحرانی یحیی لہ ابن ابی	میں الحافظ ذکر نہیں ملا ان میزان میں ان کا تذکرہ یہ عبارت مذکور ہے الولید حاتم وسال ابانا فقال لا یحتج بہ ضعفہ ابن معین والنسائی وقال ابن عدی مع ضعفہ یکتب حدیثہ	
	حرف الہاء		
۵۳۰	ہیثم بن مالک الطائی ابو محمد الشامی عن	النعمان بن بشیر وعنہ صفوان بن عمرو وثقہ ابن حبان کذا فی الخلاصۃ	
۵۳۱	ہلال بن یساف بفتح التحتانیۃ والسین المہملۃ	الاشجعی مولاہم ابو الحسن الکوفی عن البراء وعمران بن حصین وثقہ ابن معین والعجلی	

عہ قال فی اسد الغابۃ ذکروہ فیمن رای النبی صلی اللہ علیہ وسلم ولا تصح لہ روایۃ الا عن ابن مسعود وابی مسعود وغیرہما من کبار التابعین والصحابۃ روی عنہ الشعبی وغیرہ ۱۲

سعہ تقریب بالواو وفتح النون ثقۃ عابد ۱۲ تقریب

سعہ مختلف فیہ قال البخاری ... وقال احمد ہو کذاب وقال ابن معین ضعیف وقال ابراہیم الحربی الواقدی امین الناس علی اہل الاسلام قال الخطیب کان جوادا کریما مشہورا بالسخاء ونقم مصعب الزبیری ... ۱۲

تعداد	نام راوی مع ولدیت	حال	سنہ وفات
۵۳۲	ہذیل بن بلال بمعجمہ ابن حکم الازدی ابو المنذر البصری	عن الحکم بن ابان وعنہ معلی بن اسد قال البخاری منکر الحدیث	
۵۳۳	ہانی مولی عثمان رضی اللہ عنہ البربری ابو سعید	الدمشقی عن مولاہ عثمان قال النسائی لیس بہ باس لہ حدیثان	
۵۳۴	ہشام بن عروۃ بن الزبیر بن العوام الاسدی	ابو المنذر احد الاعلام عن ابیہ وغیرہ قال ابن المدینی لہ نحو ۴۰۰ حدیث قال ابن سعد ثقۃ حجۃ وقال ابو حاتم امام قال ابو نعیم توفی سنۃ ۱۴۵ یا ۱۴۶ او تکلم فیہ مالک وغیرہ	
۵۳۵	ہشام بن عمار السلمی ابو الولید الدمشقی المقری الحافظ	الخطیب عن مالک وعنہ خ د س ق ویحیی بن معین وثقہ وکذا وثقہ العجلی	سنۃ ۲۴۵ قالہ البخاری
		حرف الیاء التحتیہ	
۵۳۶	یزید بن ابان الرقاشی ابو عمرو البصری الزاہد	عن ابیہ وانس تکلم فیہ شعبۃ وقال الفلاس لیس بالقوی ضعفہ ابن معین[۱]	
۵۳۷	یزید بن شجرۃ الرہاوی ورہا قبیلۃ من مذحج روی	عنہ مجاہد بن جبیر حدیثہ فی فضل الجہاد ذکرہ فی اسد الغابۃ وہو صحابی	سنۃ ۵۵ قتل شہیدا او ۵۸ سنۃ
۵۳۸	یزید بن ہارون السلمی ابو خالد الواسطی احد الاعلام	الحفاظ المشاہیر عن سلیمان التیمی قال احمد کان حافظا متقنا وقال العجلی ثقۃ ثبت	سنۃ ۲۰۶
۵۳۹	یزید بن ابی زیاد الہاشمی عن مولاہ عبد اللہ بن الحارث	بن نوفل وکان من ائمۃ الشیعۃ الکبار وقال ابن عدی یکتب حدیثہ[۲]	سنۃ ۱۳۷
۵۴۰	یعلی بن سیابۃ وابن مرۃ الثقفی ابو المرازم بضم المیم وکسر الزای لعبد اللہ صحابی یعرف بابن سیابۃ بکسر المہملۃ وفتح التحتانیۃ شہد[۳]		
۵۴۱	یوسف بن عمرو بن یزید الفارسی المصری عن ابن	لہیعۃ واللیث والشافعی والحرث بن مسکین قال ابن یونس توفی سنۃ	۲۰۵ وکان جلاقا ضلال
۵۴۲	یحیی بن حمزۃ بن واقد الحضرمی ابو عبد الرحمن قاضی	دمشق عن ابیہ وثقہ ابن معین ودحیم ورماہ بالقدر قال ابن مسہر مات	سنۃ ۱۸۳
۵۴۳	یونس بن ابی الفرات الاسکاف البصری عن الحسن	وعمر بن عبد العزیز وعنہ ہشام الدستوائی ومحمد بن بکر وثقہ ابو داود لہ عندہم فرد حدیث	
۵۴۴	یحیی بن معین بن عون الغطفانی ابو زکریا البغدادی	الحافظ الامام العلم عن ابن عیینۃ وغیرہ قال احمد کل حدیث لا یعرفہ یحیی فلیس بحدیث	سنۃ ۲۳۳
۵۴۵	یونس بن میسرۃ بن حلبس بفتح المہملۃ بینہما لام ساکنۃ	وآخرہ مہملۃ الحمیری الدمشقی الزاہد عن معاویۃ وغیرہ وثقہ الدارقطنی قتلتہ المسودۃ	سنۃ ۱۳۲ بدمشق
۵۴۶	یزید بن عبد اللہ بن الشخیر العامری ابو العلاء البصری	عن عائشۃ وابی ہریرۃ وثقہ النسائی قیل مات سنۃ ۱۰۸	او سنۃ ۱۱۱
۵۴۷	یوسف بن یحیی القرشی ابو یحیی البویطی المصری الفقیہ	صاحب الشافعی وخلیفتہ فی حلقتہ عن ابن وہب کان صالحا متعبدا زاہدا	سنۃ ۲۳۱
۵۴۸	یزید بن نعامۃ الضبی ابو مودود عن انس عنہ سلام	بن مسکین قال ابو حاتم صالح الحدیث	
۵۴۹	یعقوب بن سفیان بن جوان بفتح الجیم والواو	المثقلۃ آخرہ نون الفارسی ابو یوسف الفسوی الحافظ عن ابی عاصم قال ابن حبان کان	سنۃ ۲۷۷ بالبصرۃ
۵۵۰	یوسف بن ماہک بفتح الہاء الفارسی المکی عن حکیم	بن حزام وثقہ النسائی قال الہیثم بن عدی مات	سنۃ ۱۱۰
۵۵۱	یحیی بن اکثم ابو محمد الخراسانی ثم البغدادی القاضی	عن جریر بن عبد الحمید تکلم فیہ ابن معین وابو حاتم واسحق وعظمہ احمد	سنۃ ۲۴۳
۵۵۲	یزید بن زیاد او ابن ابی زیاد المدنی	عن محمد بن کعب وعنہ مالک وثقہ النسائی	
۵۵۳	یزید بن زیاد او ابن ابی زیاد الدمشقی	عن الزہری وعیسی بن قائد وعنہ مروان بن معاویۃ وابو نعیم قال البخاری منکر الحدیث	

[۱] وہو من الاخیار وفی المواعظ والخوف والبکاء رضی اللہ عنہ ۱۲

[۲] قال الذہبی ہو صدوق ردی الحفظ ۱۲

[۳] الحدیبیۃ وخیبر او حادث وعنہ ابناہ وعبد اللہ وعثمان ۱۲

[۴] یعنی بنی العباس ۱۲

تعداد	نام راوی مع ولدیت	حال	سنه وفات
٥٥٤	یحیی بن خالد انکا ذکر تقریب وخلاصہ	مین نہین ملا مگر میزان مین یون لکھا ہی کہ یحیی بن خالد عن روح بن القاسم بخبر باطل مجہول من شیخة بقیة ویحیی بن ابی خالد شیخ لابن ابی فدیک کذلک	
٥٥٥	یوسف بن یعقوب الحنفی تقریب وخلاصہ	و میزان مین انکا ذکر نہین ہے اور لوگ اس نام و نشان کے مذکور ہین مگر اون کی نسبت حنفی نہین ہے	
٥٥٦	یحیی بن راشد خلاصہ مین اس نام کی	تین شخص ہین ایک یحیی بن راشد اللیثی ابو ہشام الدمشقی الطویل عن ابن عمر وثقہ ابو زرعة دوسری یحیی بن راشد المازنی ابو سعید البراء البصری عن حمید ضعفہ ابو حاتم تیسری یحیی بن راشد البصری مستملی ابی عاصم وعنہ عبد اللہ بن محمد الجعفی	

٥٥٧ ذکر خیر بقیہ ائمہ اثنی عشر علیہم السلام جن کا نام مبارک طی الفرائض مین آیا ہے رضوان اللہ علیہم اجمعین

١ حضرت امام محمد باقر علیہم السلام ابو جعفر محمد بن زین العابدین علی بن الحسین بن علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہم اجمعین الملقب بالباقر احد الائمة الاثنی عشر وہو والد جعفر الصادق علیہ السلام وکان الباقر عالما سیدا کبیرا وانما قیل الباقر لانہ تبقر فی العلم ای توسع والتبقر التوسع مولدہ بالمدینة یوم الثلاثاء ثالث صفر سبع وخمسین للہجرة وکان عمرہ یوم قتل جدہ الحسین رضی اللہ عنہ ثلاث سنین وامہ ام عبد اللہ بنت الحسن بن الحسن بن علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ توفی فی شہر ربیع الاول سنة ثلاث عشرة ومائة وقیل فی الثالث والعشرین من صفر سنة اربع عشرة وقیل سبع عشرة وقیل ثمان عشرة بالحمیمة ونقل الی المدینة ودفن بالبقیع فی القبر الذی فیہ ابوہ وعم ابیہ الحسن بن علی رضی اللہ عنہم فی القبة التی فیہا قبر العباس رضی اللہ تعالی عنہ

٢ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام ابو عبد اللہ جعفر الصادق بن محمد الباقر بن علی زین العابدین بن الحسین بن علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہم اجمعین احد الائمة الاثنی عشر وکان من سادات اہل البیت ولقب بالصادق لصدقہ فی مقالتہ وفضلہ اشہر من ان یذکر ولہ کلام فی صنعة الکیمیا والزجر والفال وکان تلمیذہ ابو موسی جابر بن حیان الصوفی الطرطوسی قد الف کتابا یشتمل علی الف ورقة تتضمن رسائل جعفر الصادق وہی خمس مائة رسالة وکانت ولادتہ سنة ثمانین للہجرة وہی سنة سیل الجحاف وقیل بل ولد یوم الثلاثاء قبل طلوع الشمس ثامن شہر رمضان سنة ثلاث وثمانین وتوفی فی شوال سنة ثمان واربعین ومائة بالمدینة ودفن بالبقیع فی قبر فیہ ابوہ محمد الباقر وجدہ علی زین العابدین وعم جدہ الحسن بن علی رضی اللہ عنہم اجمعین فللہ درہ من قبر ما اکرمہ واشرفہ وامہ ام فروة بنت القاسم بن محمد بن ابی بکر الصدیق رضی اللہ عنہم اجمعین وحکی کشاجم فی کتاب المصاید والمطارد ان الامام جعفر المذکور سال ابا حنیفة رضی اللہ عنہما تعالی ما تقول فی محرم کسر رباعیة ظبی فقال یا ابن رسول اللہ لا اعلم ما فیہ فقال لانت تتداہی ولا تعلم ان الظبی لا یکون لہ رباعیة وہو ثنی ابدا۔

تعداد	اسمای ائمه اثنی عشر و حال
۳	**حضرت امام موسی کاظم علیه السلام** ابو الحسن موسی الکاظم بن جعفر الصادق ابن محمد الباقر ابن علی زین العابدین بن الحسین بن علی بن ابی طالب رضی الله عنهم احد الائمة الاثنی عشر رضی الله عنهم قال الخطیب فی تاریخ بغداد کان موسی یدعی العبد الصالح من عبادته واجتهاده **حکایت** روی انه دخل مسجد رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم فسجد سجدة فی اول اللیل و سمع وهو یقول فی سجوده عظم الذنب عندی فلیحسن العفو من عندک یا اهل التقوی ویا اهل المغفرة فجعل یرددها حتی اصبح وکان سخیا کریما وکان یبلغه عن الرجل انه یوذیه فیبعث الیه بصرة فیها الف دینار وکان یصر الصرر ثلث مائة دینار واربع مائة دینار ومائتی دینار ثم یقسمها بالمدینة وکان یسکن المدینة فاقدمه المهدی بغداد فحبسه فرای فی النوم علی بن ابی طالب رضی الله عنه وهو یقول فهل عسیتم ان تولیتم ان تفسدوا فی الارض وتقطعوا ارحامکم وله اخبار ونوادر کثیرة وکانت ولادته یوم الثلاثاء قبل طلوع الفجر سنة تسع وعشرین ومائة وقال الخطیب سنة ثمان وعشرین بالمدینة وتوفی لخمس بقین من رجب سنة ثلاث وثمانین ومائة وقیل سنة ست وثمانین ببغداد وقیل انه توفی مسموما وقال الخطیب توفی فی الحبس ودفن فی مقابر الشونیزیة خارج القبة وقبره هناک مشهور یزار وعلیه مشهد عظیم فیه قنادیل الذهب والفضة وانواع الآلات والفرش ما لا یحد وهو فی الجانب الغربی رضی الله تعالی عنه آمین
۴	**حضرت امام علی رضا علیه السلام** ابو الحسن علی الرضا ابن موسی الکاظم وکان المامون قد زوجه ابنته ام حبیب فی سنة ۲۰۲ وجعله ولی عهده وضرب اسمه علی الدینار والدرهم وکان السبب فی ذلک انه استحضر اولاد العباس الرجال منهم والنساء وهو بمدینة مرو وکان عددهم ۳۳ الفا ما بین الکبار والصغار واستدعی علیا المذکور فانزله احسن منزلة وجمع خواص الاولیاء واخبرهم انه نظر فی اولاد العباس واولاد علی بن ابی طالب رضی الله عنه فلم یجد فی وقته احدا افضل ولا احق بالامر من علی الرضا فبایعه وامر بازالة السواد من اللباس والاعلام ونمی الخبر الی من بالعراق من اولاد العباس فعلموا ان فی ذلک خروج الامر منهم فخلعوا المامون وبایعوا ابراهیم بن المهدی وهو عم المامون وذلک یوم الخمیس لخمس خلون من المحرم سنة اثنتین وقیل سنة ثلاث ومائتین والشرح فی ذلک یطول والقصة مشهورة وکانت ولادة علی الرضا یوم الجمعة فی بعض شهور سنة ثلاث وخمسین ومائة بالمدینة وقیل بل ولد سابع شوال وقیل ثامنه وقیل سادسه سنة احدی وخمسین ومائة وتوفی فی آخر یوم من صفر سنة اثنتین ومائتین وقیل بل توفی خامس ذی الحجة وقیل ثالث عشر ذی القعدة سنة ثلاث ومائتین بمدینة طوس وصلی علیه المامون ودفنه ملاصق قبر ابیه الرشید وکان سبب موته انه اکل عنبا فاکثر منه وقیل بل کان مسموما فاعتل منه ومات رضی الله عنه ومدحه ابو نواس الشاعر رحمه الله تعالی
۵	**حضرت امام محمد الجواد یعنی امام محمد تقی علیه السلام** ابو جعفر محمد بن علی الرضا ابن موسی الکاظم المعروف بالجواد قدم الی بغداد وافدا علی المعتصم ومعه امرأته ام الفضل بنت المامون فتوفی بها وحملت امرأته الی قصر عمها المعتصم فجعلت مع الحرم وکان یروی مسندا عن آبائه الی علی بن ابی طالب کرم الله وجهه انه قال بعثنی رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم الی الیمن فقال لی

تعداد	اسمای ائمۂ اثنی عشر
	وهو یوصینی یا علی ما خاب من استخار ولا ندم من استشار یا علی علیک بالدلجة فان الارض تطوی باللیل ما لا تطوی بالنهار یا علی اغد بسم الله فان الله بارک لامتی فی بکورها وکان یقول من استفاد اخا فی الله فقد استفاد بیتا فی الجنة وله حکایات واخبار کثیرة وکانت ولادته یوم الثلاثاء خامس شهر رمضان وقیل منتصفه سنة خمس وتسعین ومائة وتوفی یوم الثلاثاء لخمس خلون من ذی الحجة سنة عشرین ومائتین وقیل تسع عشرة ومائتین ببغداد ودفن عند جده موسی بن جعفر فی مقابر قریش وصلی علیه الواثق بن المعتصم رضی الله عنهم اجمعین
٦	**حضرت امام علی ہادی یعنی امام علی نقی علیه السلام** ابو الحسن علی الهادی بن محمد الجواد ویعرف بالعسکری کانت ولادته یوم الاحد ثالث عشر رجب وقیل یوم عرفة سنة اربع وقیل ثلاث عشرة ومائتین ولما کثرت السعایة فی حقه عند المتوکل احضره من المدینة وکان مولده بها واقره بسر من رأی وهی تدعی بالعسکر لان المعتصم لما بناها انتقل الیها بعسکره فقیل لها العسکر ولهذا قیل لابی الحسن المذکور العسکری لانه منسوب الیها واقام بها عشرین سنة وتسعة اشهر وتوفی بها یوم الاثنین لخمس بقین من جمادی الآخرة وقیل لاربع بقین منها وقیل فی رابعها وقیل فی ثالث رجب سنة اربع وخمسین ومائتین ودفن فی داره رضی الله تعالی عنه
٧	**حضرت امام حسن عسکری علیه السلام** ابو محمد الحسن بن علی بن محمد بن علی بن موسی الرضا بن جعفر الصادق رضی الله عنهم اجمعین وهو والد المنتظر صاحب السرداب ویعرف بالعسکری وابوه علی یعرف ایضا بهذه النسبة وکانت ولادة الحسن المذکور یوم الخمیس فی بعض شهور سنة احدی وثلاثین ومائتین وقیل سادس شهر ربیع الاول وقیل الآخر ۲۳۲ وتوفی یوم الجمعة وقیل الاربعاء لثمان لیال خلون من شهر ربیع الاول وقیل جمادی الاولی سنة ۲۶۰ بسر من رأی ودفن بجنب قبر ابیه رضی الله تعالی عنهما
٨	**حضرت امام محمد مهدی علیه السلام** ابو القاسم محمد بن الحسن العسکری بن علی الهادی بن محمد الجواد ثانی عشر الائمة الاثنی عشر علی اعتقاد الامامیة المعروف بالحجة وهو الذی تزعم الشیعة انه المنتظر والقائم والمهدی وهو صاحب السرداب عندهم واقاویلهم فیه کثیرة وهم ینتظرون ظهوره فی آخر الزمان من السرداب بسر من رأی کانت ولادته یوم الجمعة منتصف شعبان سنة ۲۵۵ ولما توفی ابوه کان عمره خمس سنین واسم امه خمط وقیل نرجس والشیعة یقولون انه دخل السرداب فی دار ابیه وامه تنظر الیه فلم یعد الیها وذلک فی سنة ۲۶۵ وعمره یومئذ تسع سنین وذکر ابن الازرق فی تاریخ میافارقین ان الحجة المذکور ولد تاسع شهر ربیع الاول سنة ۲۵۸ وقیل فی ثامن شعبان سنة ۲۵۶ وهو الاصح وانه لما دخل السرداب کان عمره اربع سنین وقیل خمس سنین وقیل انه دخل السرداب سنة ۲۷۵ وعمره سبع عشرة سنة والله اعلم ای ذلک کان رضی الله عنه ف ہذا کلہ تلخیص ما اتی من الوفیات الزہور فی حال شرح الصدور وقد الف بعض الاکابر رسالة فی مناقب الائمة الاثنی عشر رضی الله عنهم ومآثرهم وکراماتهم

وقد وقعت بحمد اللہ سبحانہ فی غایۃ الاستحسان وجمعت کل شاردۃ تتعلق بجمیل مزایاہم وشریف سجایاہم ولکتہا باللسان الہندی فاحببت ان اذکر جملا من ذکرہم بالعربی فی ہذہ الرسالۃ لیکون ذکرہم جامعا بین اللسانین ولیسفر الصبح لذی عینین وہذا الذی ذکرت انما ہو قطرۃ من البحر الخضم وذرۃ من البحر الاعظم وما اردت بذلک الا التبرک بلہج ذکرہم والرجاء لشفاعۃ جدہم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وما توفیقی الا باللہ علیہ توکلت والیہ انیب ف امام سیوطی رضی اللہ عنہ نے فضائل اہل بیت علیہم السلام مین ایک چہل حدیث جمع فرمائی ہی رسالہ فضائل آئمہ اثنی عشر مین مطبوع ہو چکی ہے شیخ حسن عدوی حمزاوی رحمہ اللہ نے کتاب مشارق الانوار فی فوز اہل الاعتبار مین فضائل اہل بیت علیہم السلام کے بہت کچہہ لکہی ہین یہ کتاب نہایت نفیس ہی مرنے سی لیکر تا دخول جنت ونار سب حال لکہا ہی مصر مین مطبوع ہو چکی ہے انکی سوا علماے ربانیین نے قدیما وحدیثا بامید شفاعت کتب بیشمار فضائل اہل بیت علیہم السلام مین تالیف فرمائی ہین اہل بیت علیہم السلام کی محبت ایمان ہی اور ان سی بغض رکہنا ایمان سی ہاتہہ دہونا ہی اللہم احینا علی حبہم وامتنا علی حبہم وبارك لنا فی حبہم وانفعنا بہم فی الحیوۃ الدنیا والاخرۃ امین یا ارحم الراحمین ف

ابونواس رحمہ اللہ تعالی نے چند شعر نفیس مدح اہل بیت علیہم السلام مین لکہی ہین وہ یہ ہین ؏ مطہرون نقیات جیوبہم تجری الصلوۃ علیہم اینما ذکروا ✢ من لم یکن علویا حین تنسبہ ✢ فما لہ فی قدیم الدہر مفتخر ✢ اللہ لما برا خلقا فاتقنہ ✢ صفاکم واصطفاکم ایہا البشر ✢ فانتم الملأ الاعلی وعندکم ✢ علم الکتاب وما جاءت بہ السور ✢

یہ چند شعر بزبان اردو ہین خاکسار نے منشی عزیز اللہ خان بہوپالی سلمہ اللہ تعالی سی فرمایش کی کہ ہر شعر مین مدح ایک امام کی ہو چنانچہ اونہون نے اسی شرط پر چند شعر نظم کر دیی جزاہ اللہ خیرا ووقاہ بوسا وضیرا ؏ بشیر ونذیر ونبی امین ✢ کہ روشن ہوا جس سی دین متین ✢ وہ بنت نبی حضرت فاطمہ ✢ شرافت کا جس پر ہوا خاتمہ ✢ علی بادشہ ہی لقب بوتراب ✢ کہ ہی شہر علم نبی کا وہ باب ✢ وہ مقبول خالق جناب حسن ✢ جگر بند احمد سعید زمن ✢ شہید معظم حسین علیؑ ✢ دل وجان زہرا وسبط نبی ✢ وہ زین العباس ور عابدین ✢ امام الہدی سید ساجدین ✢ امام رضا باقر نیک نام ✢ خدا اوس سی راضی رہے تا قیام ✢ مہ اوج صدق و صفای کمال ✢ امام زمن جعفر خوش خصال ✢ ضیای طریقت جمیل الشیم ✢ امام الوری موسی ذو الکرم ✢ علی رضا وہ امام سعید ✢ گل بوستان عطای مزید ✢ امام محمد تقی ذو الحیا ✢ خدا اوس سی خوش اور رسول خدا ✢ امام علی ہادی ذو المنن ✢ لقب ہی نقی بادشاہ زمن ✢ امام حسن عسکری جمیل ✢ محب خدا پیشوای سبیل ✢ ہدایت کا جس پر ہوا اختتام ✢ وہ یعنی کہ مہدی علیہ السلام ✢ وصلی اللہ وسلم علی سید المرسلین وآلہ الطاہرین وصحبہ الاکرمین آمین ۔

ذکر خیر حضرت سیدہ نفیسہ رضی اللہ عنہا

ابنۃ ابی محمد الحسن بن زید بن الحسن بن علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالی عنہم اجمعین یہ ہمراہ اپنی خاوند اسحق بن جعفر الصادق علیہما السلام کی مصر مین تشریف لائین کسی نی کہا اپنے والد حسن کی ساتہہ آئین اور قبر حسن رضی اللہ عنہ کی مصر مین ہی لکن

نیز مشہور ہی یا ابو جعفر منصور کی طرف سی مدینہ منورہ کی حاکم تہی پانچ برس تک حاکم رہی پہر منصور اونپر خفا ہوا اونکو
معزول کر دیا اور سارا مال و متاع اونکا چھین لیا اور بغداد مین قید کر دیا منصور کی مرنی تک وہ قید مین رہے جب مہدی
والی ہوا تو اوس نی اون کو قید سی رہا کیا اور سب چیز جو اونکی لی گئی تہی وہ اون کو واپس دی اور وہ مہدی کی ہمراہ رہی
یہان تک کہ جب مہدی نی حج کیا تو اوس کی جملہ جماعت مین تہی جب حاجر تک پہنچی تو وہان انتقال کیا یہ واقعہ سنہ ۱۶۸
مین ہوا اور اون کی عمر ۸۵ سال کی تہی علی بن مہدی نی اونپر نماز پڑہی حاجر مدینہ سی پانچ میل ہی بعض نی کہا کہ
اونکا انتقال بغداد مین ہوا مقبرہ خیزران مین دفن ہوئی صحیح یہی ہے کہ حاجر مین وفات پائی کذا قالہ الخطیب فی تاریخہ
واللہ اعلم سیدہ نفیسہ رضی اللہ عنہا صالح تقی بی بیون مین سی تہین مروی ہی کہ جب امام شافعی رضی اللہ عنہ مصر مین
داخل ہوئی تو اون کی خدمت شریف مین حاضر ہوئی اور اون سی حدیث شریف سنی مصر والون کو انکی حق مین اعتقاد
عظیم ہے اور وہ اب تک باقی ہی جیسا کہ تہا جس وقت امام شافعی رضی اللہ عنہ کا انتقال ہوا تو اون کا جنازہ سیدہ کی
پاس لایا گیا اونہون نی اپنی گہر مین اوسپر نماز پڑہی اور وہ اوسی جگہ تہین جہان آج اونکا مشہد مبارک ہی اور وہ وہین
رہین یہان تک کہ ماہ رمضان سنہ ۲۰۸ مین وفات پائی جس وقت اونکا انتقال ہو گیا تو اون کی خاوند مؤتمن اسحق بن جعفر
الصادق علیہ السلام نی قصد کیا کہ اون کو اوٹہا کر مدینہ منورہ کو لیجائین تا کہ وہان دفن کرین مصریون نی اون سے
درخواست کی کہ اونکو انہین کی نزدیک باقی رکہین اسی لیی وہ اوسی موضع مین مدفون ہوئین جو اب درمیان قاہرہ
و مصر کے معروف و مشہور ہی نزدیک مشاہد کی یہ موضع اوس وقت معروف بدرب السباع تہا وہ درب خراب و ویران ہو گیا
وہان سوای مشہد کے اور کچہ باقی نہین ہی و قبرہا معروف باجابۃ الدعوۃ عندہ و ہو مجرب رضی اللہ عنہا کذا فی ابن خلکان
امام یافعی رضی اللہ عنہ نی مرآۃ الجنان مین تحریر فرمایا ہی کہ مین نی بہی انکی مشہد کی زیارت کی ہی انکا کچہ ذکر محاسن المحسنین
مین بہی ہی تبرکا بیان بہی کر دیا تا کہ نزول برکات و خیرات ہو مشارق الانوار فی فوز اہل الاعتبار مین لکہا ہی کہ انکی انتقال
کی بعد انکی خاوند نی ارادہ کیا کہ انکو مدینہ منورہ مین لیجائین اور بقیع مین دفن کرین اہل مصر نی اون سی درخواست کی کہ
انکو نزدیک اون کی قبر کا چہوڑ دین اور بہت سا مال اونکو دیا وہ راضی ہوئی پہر اونہون نی نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو
دیکہا آپ نی اونسی فرمایا ای ابو اسحق تو معارضہ مت کر اہل مصر سی حق مین نفیسہ کے کیونکہ رحمت اونپر نازل ہوتی ہی بسبب
اوس کی برکت کے پس وہ اون کی دونون بچون کو لیکر نکلے اور مدینہ منورہ کی طرف سفر کیا امام ابن حجر رحمہ اللہ
نی قریب ۱۵۰ کی اون کی کرامتین ذکر کی ہین یہ مضمون امام زرقانی رحمہ اللہ نی شرح مواہب لدنیہ مین ذکر کیا ہی۔

ذکر خیر ائمہ مذاہب متبوعہ رضی اللہ تعالی عنہم اجمعین

۱ حضرت امام اعظم رضی اللہ تعالی عنہ النعمان بن ثابت الفارسی ابو حنیفہ رضی اللہ تعالی عنہ امام اہل العراق
وفقیہ الامۃ عن عطاء ونافع والاعرج وطائفۃ وعنہ ابنہ حماد وزفر وابو یوسف ومحمد وجماعۃ وثقہ ابن معین وقال ابن المبارک
ما رأیت فی الفقہ مثل ابی حنیفۃ وقال مکی ابو حنیفۃ اعلم اہل زمانہ وقال القطان لا نکذب اللہ ما سمعنا احسن من رأی ابی حنیفۃ

اسمای ائمہ مذاہب متبوعہ رضی اللہ عنہم	تعداد
قال ابن المبارک ما رایت اورع منہ مات سنۃ خمسین ومائۃ انتہی من الخلاصۃ قال الشیخ محمد طاہر الفتنی رضی اللہ عنہ فی مجمع البحار ابو حنیفۃ النعمان بن ثابت بن زوطا بن ماہ الامام الکوفی مولی تیم اللہ بن ثعلبۃ وہو من رہط حمزۃ الزیات وکان خزازا یبیع الخز وکان جدہ من اہل کابل او بابل مملوکا لبنی تیم فاعتقہ وقال اسمعیل بن حماد بن ابی حنیفۃ نحن من ابناء فارس من الاحرار ما وقع علینا رق وولد جدی سنۃ ثمانین ذہب ثابت الی علی رضی اللہ عنہ وہو صغیر فدعا لہ بالبرکۃ فیہ وفی ذریتہ ومات ببغداد سنۃ خمسین ومائۃ علی الاصح وکان فی ایامہ اربعۃ صحابۃ انس وعبد اللہ بن ابی اوفی وسہل بن سعد وابو الطفیل ولم یلتق احدا منہم ولا اخذ منہ واصحابہ یقولون انہ لقی جماعۃ من الصحابۃ وروی عنہم ولا یثبت عند اہل النقل نقلہ المنصور من الکوفۃ الی بغداد فاقام بہا الی ان مات وکان اکرہہ ابن ہبیرۃ ایام مروان علی القضاء بالکوفۃ فابی فضربہ مائۃ سوط فی عشرۃ ایام ثم خلی سبیلہ واکرہہ منصور علیہ بعد اشخاصہ الی العراق فابی فحلف وحلف منصور فحبسہ ومات فی السجن وقیل افتدی نفسہ وقد نسب الیہ من خلق القرآن والقدر والارجاء بما یجل قدرہ عنہ ویدل علیہ ما یسر اللہ لہ من الذکر المنتشر فی الآفاق فلو لم یکن للہ سر فیہ لما جمع شطر الاسلام علی تقلیدہ وتوفی ببغداد سنۃ خمسین ومائۃ ولہ سبعون سنۃ ش اخرج لہ الترمذی والنسائی انتہی امام یافعی رضی اللہ عنہ نے حضرت امام کا ترجمہ بسیط مرآۃ الجنان مین تحریر فرمایا ہے خاکسار نے حدائق الزہور مین بتمامہا نقل کیا ہے یہان بقدر ضرورت لکہا گیا	
حضرت امام ابو یوسف رضی اللہ عنہ مرزا محمد معتمد خان بدخشی رحمہ اللہ نے تراجم الحفاظ تلخیص انساب سمعانی مین ذکر کیا ہی کہ ابو یوسف یعقوب بن ابراہیم بن حبیب بن خنیس بن سعد بن بحیر بن معاویۃ وام سعد حبتہ بنت مالک من بنی عمرو بن عوف صاحب ابی حنیفۃ رضی اللہ عنہما من اہل الکوفۃ سمع ابا اسحق الشیبانی وسلیمان التیمی ویحیی بن سعید الانصاری وسلیمان الاعمش وہشام بن عروۃ وعبید اللہ بن عمر العمری وحنظلہ بن سفیان وعطاء بن السائب ومحمد بن اسحق بن یسار وحجاج بن ارطاۃ واللیث بن سعد وغیرہم روی عنہ محمد بن الحسن الشیبانی وبشر بن الولید الکندی وعلی بن الجعد واحمد بن حنبل ویحیی بن معین وعمرو بن محمد الناقد واحمد بن منیع فی آخرین وکان قد سکن بغداد وولاہ الہادی موسی بن المہدی القضاء بہا ثم ہارون الرشید من بعدہ وہو اول من دعی بقاضی القضاۃ فی الاسلام ولم یختلف یحیی بن معین واحمد بن حنبل وعلی بن المدینی فی ثقتہ فی النقل ولم یتقدمہ احد فی زمانہ وکان النہایۃ فی العلم والحکم والریاسۃ والقدر واول من وضع الکتب فی اصول الفقہ علی مذہب الامام ابی حنیفۃ رضی اللہ عنہ واملی المسائل ونشرہا وبث علم الامام ابی حنیفۃ رضی اللہ عنہ فی اقطار الارض ولد سنۃ ثلاث عشرۃ ومائۃ ومات فی شہر ربیع الاول سنۃ اثنتین وثمانین ومائۃ ببغداد قال المرزا محمد البدخشی رحمہ اللہ ذکرہ الذہبی وابن ناصر الدین فی طبقات الحفاظ رضی اللہ تعالی عنہ	۲
حضرت امام محمد رضی اللہ تعالی عنہ ذکر البدخشی فی تذکرۃ الحفاظ ابو عبد اللہ محمد بن الحسن بن فرقد الشیبانی صاحب ابی حنیفۃ رضی اللہ عنہ وتلمیذہ اصلہ من دمشق من اہل قریۃ یقال لہا حرستا قدم ابوہ العراق فولد لہ محمد بواسط ونشا بالکوفۃ وتلمذ لابی حنیفۃ رحمہ اللہ تعالی وسمع العلم والحدیث عن مسعر بن کدام وسفیان الثوری وعمرو بن دینار ومالک بن مغول ومالک بن انس وابی عمرو الاوزاعی وزمعۃ بن صالح وبکیر بن عامر وابی یوسف القاضی وسکن بغداد وحدث بہا وتوفی بالری روی عنہ محمد بن ادریس	۳

تعداد	اسمای ائمہ مذاہب متبوعہ
	الشافعی وابو سلیمان موسی بن سلیمان الجوزجانی وہشام بن عبد اللہ الرازی وابو عبید القاسم بن سلام واسمعیل بن توبۃ وعلی بن مسلم الطوسی وابو حفص الکبیر والطحاوی وخلف بن ایوب وکان الرشید ولاہ القضاء الرقۃ فصنف کتاباً یسمی بالرقیات ثم عزلہ وقدم بغداد فلما خرج ہارون الی الری الخرجۃ الاولی امرہ فخرج معہ فمات بالری سنۃ تسع وثمانین ومائۃ ولہ ثمان وخمسین سنۃ وحکی عنہ انہ قال مات ابی وترک ثلاثین الف درہم فانفقت خمسۃ عشر الفاً علی النحو والشعر وخمسۃ عشر علی الحدیث والفقہ وروی انہ کان یجلس فی مسجد الکوفۃ وہو ابن عشرین سنۃ قال الشافعی رحمہ اللہ تعالی ما رایت سمیناً اخف من محمد بن الحسن وما رایت افصح منہ کان اذا رایتہ یقرء کان القرآن نزل بلغتہ وکان الشافعی یقول ما رایت اعقل من محمد بن الحسن وروی عن احمد بن حنبل قال اذا کان فی المسألۃ قول ثلاثۃ لم یسمع مخالفتہم فقلت من ہم قال ابو حنیفۃ وابو یوسف ومحمد بن الحسن فابو حنیفۃ ابصر الناس بالقیاس وابو یوسف ابصر الناس بالآثار ومحمد ابصر الناس بالعربیۃ ومات معہ ابو الحسن علی بن حمزۃ الکسائی فی یوم واحد فقال الرشید دفنت الیوم اللغۃ والفقہ۔ **حکایت** رای محمویۃ رضی اللہ عنہ وکان یعد من الابدال فی المنام محمد بن الحسن فقال لہ یا ابا عبد اللہ الی ما صرت قال قال لی انی لم اجعلک وعاء للعلم وانا ارید اعذبک قلت فما فعل ابو یوسف قال فوقی قال قلت فما فعل ابو حنیفۃ قال فوق ابی یوسف بطبقات انتہی ملخصاً۔
۴	**حضرت امام زفر رضی اللہ عنہ** زفر بن الہذیل بن قیس بن سلم بن قیس بن مکمل بن ذہل بن ذویب بن عمرو العنبری البصری احد الفقہاء من اصحاب ابی حنیفۃ رضی اللہ عنہ وکان من اسن منہم بالاقیسۃ قدم اصبہان علی خیۃ الکوثر بن الہذیل بقریۃ بزان روی عن اسمعیل بن ابی خالد وہو من بنی العنبر توفی سنۃ ثمان وخمسین ومائۃ بالبصرۃ والبزانی نسبۃ الی بزان بضم الباء الموحدۃ وفتح الزای وفی آخرہا النون وہی قریۃ من اصبہان ویروی عن حجاج بن ارطاۃ روی عنہ ابو نعیم وحسان بن ابراہیم والحکم بن ہشام وغیرہم قال ابو نعیم الفضل بن دکین وذکر زفر بن الہذیل فقال کان ثقۃ مامونا وقع الی البصرۃ فی میراث اخیہ فتشبث بہ اہل البصرۃ فلم یدعوہ یخرج من عندہم قال یحیی بن معین زفر بن الہذیل صاحب الرای ثقۃ مامون قال الحافظ ابن حجر رحمہ اللہ تعالی فی لسان المیزان ذکرہ ابن حبان فی الثقات وقال کان متقنا حافظا وقال ابن خلکان کان قد جمع بین العلم والعبادۃ وکان من اصحاب الحدیث ثم غلب علیہ الرای وہو قیاس اصحاب ابی حنیفۃ رحمہ اللہ تعالی وکان ابوہ الہذیل علی اصبہان ومولدہ سنۃ عشر ومائۃ وتوفی فی شعبان سنۃ ثمان وخمسین ومائۃ رحمہ اللہ تعالی وزفر بضم الزای وفتح الفاء وبعدہا راء وہذیل بضم الہاء وفتح الذال المعجمۃ وسکون الیاء المثناۃ من تحتہا وبعدہا لام کذا فی تراجم الحفاظ۔
۵	**حضرت امام شافعی رضی اللہ عنہ** محمد بن ادریس بن العباس بن عثمان بن شافع بن السائب بن عبید بن عبد یزید المطلبی ابو عبد اللہ الشافعی الامام العلم عن مالک وابراہیم بن سعد وابن عیینۃ ومحمد بن علی بن شافع وخلق وعنہ ابو بکر الحمیدی واحمد بن حنبل والبویطی وابو ثور وحرملۃ وطائفۃ حفظ القرآن وہو ابن سبع سنین والموطا وہو ابن عشر سنین قال الربیع کان الشافعی یختم القرآن ستین مرۃ

[1] کذا فی تراجم الحفاظ لیکن اگر طحاوی سے مراد صاحب معانی الآثار ہیں تو وہ شاگرد درست نہیں ہو سکتے کیونکہ ان کی ولادت ۲۳۹ھ میں ہوئی ہے اور امام محمد کی وفات ۱۸۹ھ میں ہوئی ہے اور اگر کوئی اور طحاوی ہیں تو ٹھیک ہے معلوم نہیں کون ہیں ۱۲

اسمای ائمۂ مذاہب متبوعہ	تعداد
في صلوٰة رمضان وقال بحر بن نصر كنا اذا اردنا ان نبكي قلنا بعضنا لبعض قوموا بنا الى هذا الفتى المطلبي يقرء القرآن فاذا آتيناه استفتح القرآن حتى يتساقط الناس بين يديه ويكثر عجيجهم بالبكاء من حسن صوته وقال ابن مهدي كان الشافعي شابا مفهما وقال احمد ستة ادعو لهم سحرا احدهم الشافعي وقال ان الشافعي للناس كالشمس للعالم وكالعافية للناس وقال ابو عبيد ما رايت اعقل من الشافعي وقال قتيبة الشافعي امام ولد سنة خمسين ومائة وتوفي في آخر يوم من رجب سنة اربع ومائتين رضي الله تعالى عنه كذا في الخلاصة وقد ترجم للامام الشافعي رضي الله تعالى عنه ترجمة حافلة في مرآة الجنان وقال في غصون البيان قال الشافعي رحمه الله تعالى رايت النبي صلى الله عليه وآله وسلم فقال لي يا غلام ممن انت فقلت من رهطك يا رسول الله فقال ادن مني فدنوت منه فاخذ من ريقه المبارك ففتحت فمي فامر من ريقه على لساني وفمي وشفتي وقال امض بارك الله فيك قال ورايت علي بن ابي طالب كرم الله وجهه في النوم ايضا فسلم علي وصافحني وخلع خاتمه وجعله في اصبعي وكان لي عم ففسرها فقال اما مصافحتك لعلي فهو امان من العذاب واما خلعه خاتمه وجعله في اصبعك فسيبلغ اسمك ما بلغ اسم علي في المشرق والمغرب انتهى وقد ترجم له رضي الله عنه الحافظ ابن حجر رحمه الله في رسالة مستقلة سماها توالي التاسيس بمعالي ابن ادريس وطبع بحمد الله سبحانه آخر الخلاصة وكذلك الف العلماء الاثبات والفضلاء الثقات كتبا حافلة في تراجم حضرات الائمة الاربعة وبث مناقبهم ونشر فضائلهم رضي الله تعالى عنهم كيف وهم اركان الدين القويم وهداة الامة الى الصراط المستقيم وحسنات الاسلام وبركات الليالي والايام	
حضرت امام مالک وحضرت امام احمد بن حنبل رضی اللہ تعالیٰ عنہما انکا ترجمہ روض ممطور میں لکھا گیا ہے اسی لیے یہاں فروگذاشت کیا **فائدہ** قال في الرياض المستطابة وقد نقل ابن الجوزي وغيره ان الائمة المتبوعين في المذاهب بايع كل واحد منهم لامام من ائمة اهل البيت فبايع ابو حنيفة رحمه الله تعالى لابراهيم بن عبد الله بن الحسن عليهم السلام وبايع مالك لاخيه محمد وبايع الشافعي لاخيهما يحيى فلما غلبوا عليهم رجعوا الى طاعة الآخرين وسلموا وبايعوا۔	۴
فصل بیان میں متفرقات کی	
ابو دلف عجلی القاسم بن عيسى ذكر ابن خلكان في وفيات الاعيان ترجمته الطويلة وهو احد قواد المامون ثم المعتصم من بعده و كان كريما سريا جوادا ممدحا شجاعا مقداما ذا وقائع مشهورة وصنائع ماثورة اخذ عنه الادباء والفضلاء وله صنعة في الغناء وله من الكتب كتاب البزاة والصيد وكتاب السلاح وكتاب النزه وكتاب سياسة الملوك وغير ذلك ومدحه الشعراء ومدائحه كثيرة حكي انه قال يوما من لم يكن مغاليا في التشيع فهو ولد زنى فقال له ولده اني لست على مذهبك فقال له ابوه لما وطئت امك وعلقت بك ما كنت بعد استبرأتها فهذا من ذاك والله اعلم وكانت وفاته سنة ست وعشرين وقيل خمس وعشرين ومائتين ببغداد رحمه الله تعالى ودلف بضم الدال المهملة وفتح اللام وبعدها فاء وهو اسم علم لا ينصرف لاجتماع العلمية والعدل فانه معدول عن دالف **ابو نصر بن ماكولا رحمه الله تعالى** الامير سعد الملك ابو نصر علي بن هبة الله بن علي بن جعفر بن علكان بن محمد بن دلف بن ابي دلف القاسم بن عيسى بن ادريس بن	۱

سعد بن علی العجلی المعروف بابن ماکولا اصلہ من جرباذقان من نواحی اصبہان وولد ابوہ ابو القاسم ہبۃ اللہ للامام القائم
بامر اللہ وتولی عمہ ابو عبد اللہ الحسین بن علی قضاء بغداد سمع الحدیث الکثیر وصنف المصنفات النافعۃ واخذ عن مشایخ العراق و
خراسان والشام وغیر ذلک کان ابو نصر من احد الفضلاء المشہورین تتبع الالفاظ المشتبہۃ فی الاسماء والاعلام وجمع منہا شیئا کثیرا وکان
الخطیب ابو بکر صاحب تاریخ بغداد قد اخذ کتاب ابی الحسن الدار القطنی المسمی المختلف والمؤتلف وکتاب الحافظ عبد الغنی بن سعید الذی
سماہ مشتبہ النسبۃ وجمع بینہما وزاد علیہما وجعلہ کتابا مستقلا سماہ الموتنف تکملۃ المختلف وجاء الامیر ابو نصر المذکور وزاد علی ہذہ التکملۃ
وضم الیہا الاسماء التی وقعت لہ وجعلہ ایضا کتابا مستقلا وسماہ الاکمال وہو فی غایۃ الافادۃ فی رفع الالتباس والضبط والتقیید وعلیہ
اعتماد المحدثین وارباب ہذا الشان فانہ لم یوضع مثلہ ولقد احسن فیہ غایۃ الاحسان ثم جاء ابن نقطۃ وذیلہ بما فاتہ فیہ ایضا وما تجدد
الامیر المذکور مع ہذا الکتاب الی فضیلۃ اخری وفیہ دلالۃ علی کثرۃ اطلاعہ وضبطہ واتقانہ ومن الشعر المنسوب الیہ ؎ قوض خیامک عن
ارض تہان بہا ؛ وجانب الذل ان الذل یجتنب ؛ وارحل اذا کان فی الاوطان منقصۃ ؛ فالمندل الرطب فی اوطانہ حطب
وکانت ولادتہ فی عکبرا فی خامس شعبان سنۃ ۴۲۲ وقتلہ غلمانہ بجرجان سنۃ نیف وسبعین واربع مائۃ وقیل غیر ذلک وماکولا بفتح المیم و
بعد الالف کاف مضمومۃ وبعدہا واو ساکنۃ ثم لام الف قال ابن خلکان ولا اعرف معناہ ولا ادری سبب تسمیتہ بالامیر بل کان
امیرا بنفسہ لم لانہ من اولاد ابی دلف العجلی **السمرقندی** رحمہ اللہ تعالی قال فی مجمع البحار ثم السمرقندی الامام الحنفی ابو اللیث
تفقہ علی ابی جعفر الہندوانی مات سنۃ ثلاث وسبعین وثلث مائۃ **قس بن ساعدۃ** بضم قاف ذکر حدیثہ کثیرا وہو ممن آمن
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قبل البعث وبشر بہ وکان من حکماء العرب وفصحائہم قیل انہ عمر سبع مائۃ سنۃ وکان یلبس المسوح ومن خطبتہ الی
اری الناس یذہبون ولا یرجعون ارضوا بالمقام ہنالک فاقاموا ام ترکوا فناموا اقسم قس قسما صدقا ان للہ دینا ہو خیر من دینکم
ونبیا قد آن اوانہ واظلکم زمانہ طوبی لمن آمن بہ فصدقہ ولما سمعہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم من رآہ قال رحم اللہ قسا انہ یبعث
یوم القیامۃ امۃ واحدۃ انتہی من مجمع البحار۔

فصل

۱ **حضرت خیر نساج رضی اللہ عنہ** خیر ابو الحسن نساج الصوفی آپ کی عمر دراز ہوئی آپ کا پیشہ بننی کا نہ تھا وجہ تسمیہ
خیر نساج کی صرف یہ بات ہوئی کہ خود آپ نی ذکر کیا کہ مین نی اللہ سی عہد کیا کہ رطب یعنی پکی ہوئی کھجور کبھی نہ کھاؤنگا سو میرے
نفس نی مجھپر غلبہ کیا تو مین نی آدھ رطل لیا جب مین نی ایک کھجور کھائی تو ناگاہ ایک آدمی نی میری طرف نظر کی اور کہا اے
خیر تو مجھسی بھاگا اور اوسکا ایک غلام خیر نام تھا اوسکی شباہت وصورت مجھپر واقع ہو گئی لوگ جمع ہو گئی اور کہا یہ تیرا غلام خیر ہے
پس مین متحیر رہا اور جان لیا کہ کس سبب سی پکڑا گیا اور اپنی جنایت پہچان لی اوسنی مجھی پکڑ لیا اور اپنی دکان کی طرف لے گیا
جسمین اوسکا غلام بنا کرتا تھا اور مجھسے کہا اے میری غلام تو مجھسے بھاگتا ہے پس اوسکی ساتھ کئی برس رہا اوسکی واسطی بنا کرتا تھا
مین ایک رات نماز صبح کی طرف کھڑا ہوا اور مین نی اپنی سجدی مین کہا الٰہی لا اعود الی ما فعلت یعنی میری معبود مین نی جو کیا

پہر نکروںگا لیس مجہسی شبہہ جاتا رہا اور جس صورت پر مین تہا اوسی صورت پر ہو گیا پہر مین تعویذ دیا گیا اور یہ نام مجہپر ثابت
رہا اور اوس آدمی نی انسے کہا کہ نہ تو میرا غلام ہی اور نہ تیرا نام خیر ہی پس یہ چلدیے اور کہا کہ میں اوس نام کو نہین بدلتا
جو ایک مرد مسلمان نی رکہا اور فرمایا کرتی تہی کہ نہین ہی کوئی نسب زیادہ تر شریف اوس شخص کی نسب سے جسکو اللہ نے
اپنی ہاتہہ سی بنایا پہر اوسکی عصمت نکی اور نہ زیادہ تر عالم اوس شخص سی جسکو اللہ نی سارے اسما تعلیم فرمائی لیس جسکو نفع دیا
وقت جاری ہونی قضا کی اوسپر آپ کو زرہ پشت ہو گئی تہی اور جب سنتی یعنی اذان تو آپ کی پشت سیدہی ہو جاتی اور
قوت رجوع کر آتی ایک سو بیس برس کی عمر پائی سنہ ۳۲۲ مین انتقال کیا آپکی بعض اصحاب نی آپکو خواب مین دیکہا پوچہا اللہ تعالی
نی آپ کی ساتہہ کیا کیا فرمایا لا تسألنی عن هذا ولکن استرحت من دنیاکم المضرة یعنی تو مجہسے اسکا مت پوچہہ ولیکن
تمہاری دنیای مضرہ سی مین نی راحت پائی رضی اللہ عنہ کذا فی ابن خلکان

۲ حضرت ابو یزید رضی اللہ عنہ طیفور بن عیسی بن آدم بن عیسی بن علی البسطامی الزاہد المشہور آپ کی دادا مجوسی
تہی پہر مسلمان ہو گئے آپ کی دو بہائی بہی زاہد عابد تہی آدم اور علی آپ ان سبمین جلیل و بزرگ تہے کسی نی پوچہا کہ معرفت
آپ نی کس چیز سی پائی فرمایا ببطن جائع وبدن عار یعنی شکم گرسنہ و بدن برہنہ سی قیل لابی یزید یا شیخ انک تمشی علی
الماء فقال والخشبة تمشی علی الماء وقیل لہ ما اہون بالبیت انفسک منک فقال انا اذ انعم دعوتہا الی شیء من الطاعات فلم تجبنی فمنعتہا
الماء سنة وکان یقول لو نظرتم الی رجل اعطی من الکرامات حتی یرتفع فی الہواء فلا تغتروا بہ حتی تنظروا کیف تجدونہ عند الامر والنہی
وحفظ الحدود واداء الشریعة ولہ مقالات کثیرة ومجاہدات مشہورة وکرامات ظاہرة وکانت وفاتہ سنة احدی وستین وقیل
اربع وستین ومائتین رضی اللہ عنہ ونفعنا بہ طیفور بفتح الطاء المہملة وسکون الیاء المثناة من تحتہا وضم الفاء وبعد الواو الساکنة
راء والبسطامی بفتح الباء الموحدة وسکون السین المہملة وفتح الطاء المہملة وبعد الالف میم ہذہ النسبة الی بسطام وہی بلدة مشہورة من اعمال
قومس قال انہا اول بلاد خراسان من جہة العراق انتہی من ابن خلکان

۳ حضرت حافظ شیرازی رضی اللہ عنہ شمس الدین محمد قال فی کشف الظنون المتوفی سنة اثنتین وتسعین وسبع مائة
ذکر مرتب دیوان حافظ فی دیباجتہ ان مولانا حافظ لم یرتب دیوانہ لکثرة اشتغالہ بتحشیة الکشاف والمطالع ودرس فاترتب بعدہ
باشارة قوام الدین عبد اللہ وہو دیوان معروف متداول بین اہل الفرس ویتفاءل بہ کثیرا فاذا بیت منہ مناسب بحسب حال
المتفاءل ولہذا یقال لسان الغیب وقد الف فی تصدیق ہذا المدعی محمد بن الشیخ محمد الہروی المتوفی سنة رسالة مختصرة واورد
اخبارا متعلقة بالتفاءل بہ ووقوع مطابقا لمقتضی حال المتفاءل وافرادا فی شرح الشیخ المذکور ولکنوی المولی حسین المتوفی
بعد سنة رسالة ترکیة فی تفاءلات دیوان حافظ مشحونة بالحکایات الغریبة وقد شرحہ سفی بن شعبان المتخلص بسروری المتوفی
سنة شرحا ترکیا اورد احمد بسرالذی حفظ الترکی و ہو شرح علی لسان الترکیت وشرحہ المولی شمعی بالترکی المتوفی سنة تقریبا
کل قافیہ و بحر باشارة من شعراء الروم یقال لہ فضلی المتوفی سنة کذا ختم قنا بالتحریر وقافیة ابو الفضل محمد بن ادریس الدفتری

المتوفی سنه ٩٠٢ وشرح المولی سودی البسنوی المتوفی فی حدود سنه ١٠٠٠ بالترکی شرحا مفصلا وشرح السودی مختصر انتهی

یقول کاتب هذه الاسطر عفا الله عنه انی کتبت دیوان الحافظ رحمه الله تعالی لبعض احبّ الاحباب تفاولا فی السابع عشر من

شوال سنه ١٢٠٠ الهجریه بعد صلوة الظهر فجاء هذا البیت ع دلا ز طعن حسودان مرنج و امین باش ✤ که بد بخاطر امید وار ما نرسد

فوقع کما اشار الیه ثم رایت لبعض شانه فی الخامس والعشرین من ذی القعدة سنه ١٢٠٢ فاذا قد خرج هذا البیت ع

ز دل بر آمدم و کاری بر نمی آید ✤ ز خود برون شدم و کار بر نمی آید ✤ فکان کما اشار الیه الفال و وقع حسبما قال

فسبحان الله وبحمده سبحان الله العلی العظیم۔

۴ ابو نواس رحمه الله تعالی ابو علی الحسن بن هانی بن عبد الاول المعروف بابی نواس الحکمی الشاعر المشهور ولد بالبصرة

وقیل بالاهواز وروی ابن الخصیب صاحب دیوان الخراج سأل ابو نواس عن نسبه فقال اغنانی ادبی عن نسبی فامسک عنه

وقال اسمعیل بن نوبخت ما رایت قط اوسع علما من ابی نواس ولا احفظ منه مع قلة کتبه ولقد فتشنا منزله بعد موته فما وجدنا له

الا قمطرا فیه جزاز مشتمل علی غریب ونحو لا غیر وهو من الطبقة الاولی من المولدین وشعره عشرة انواع وهو مجید فی العشرة وقد اعتنی

بجمع شعره جماعة من الفضلاء منهم ابو بکر الصولی وعلی بن حمزة وابراهیم بن احمد بن محمد الطبری المعروف بتوزون فلهذا یوجد

دیوانه مختلفا ومع شهرة دیوانه لا حاجة الی ذکر شیء منه وما احسن ظن ابی نواس بربه عز وجل حیث یقول ع تکثّر

ما استطعت من الخطایا ✤ فانک بالغ ربا غفورا ✤ ستبصر ان وردت علیه عفوا ✤ وتلقی سیدا ملکا کبیرا ✤ تعض ندامة کفیک مما

ترکت مخافة النار السرورا ✤ وهذا من احسن المعانی واغربها واخباره کثیرة وذکرها ابو بکر الخطیب فی تاریخ بغداد وقال ولد فی

سنة خمس واربعین وقیل سنة ست وثلاثین ومائة وتوفی فی سنة خمس وقیل ست وقیل ثمان وتسعین ومائة ببغداد

ودفن فی مقابر الشونیزی رحمه الله تعالی وانما قیل له ابو نواس لذوابتین کانتا تنوسان علی عاتقیه انتهی من ابن خلکان

ملخصا هذا ما تیسر لی ایراده فی هذا المختصر والحمد لله رب العالمین والصلوة والسلام علی سید المرسلین صلی الله علیه وعلی آله

الطاهرین واصحابه الاکرمین الی یوم الدین آمین۔

تمت بالخیر

—— ۰) ✤ (۰ ——